شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سَتر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنزُ العُمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کُتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علّامہ علاء الدّین علی متّقی بن حسام الدّین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرِثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب مدظلہم

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمّال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

کنز العمّال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

جلد ۱
حصہ اول، دوم

تالیف

علّامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری
متوفی [illegible]

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 799 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

……… ملنے کے پتے ………

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اے اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 HALLIWELL ROAD
BOLTON BL1-3NE

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ اس نے ہمیں دینِ اسلام کی اہم ومفید کتب کی اشاعت وترویج کی توفیق عطا فرمائی اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ کنز العمال جو نبی کریم ﷺ کی قولی وعملی ہدایات پر مشتمل بے مثال مجموعہ ہے۔ ذخیرۂ احادیث میں اس کی افادیت ہر دور میں مسلّم رہی۔ امت نے بھرپور اس سے استفادہ کیا اور بعد کے دور کی تقریباً کوئی کتاب کنز العمال کے حوالے سے خالی نہیں۔ اصل کتاب سے استفادہ عربی میں ہونے کے باعث علماء تک محدود تھا۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم العالیہ کو جنہوں نے اس عظیم مجموعہ کو بزبانِ اردو منتقل کرنے کا مشورہ دیتے ہوئے پہلی حدیث کا ترجمہ خود اپنے قلم سے لکھ کر دیا باقی ترجمہ ذمہ دار علماء

مولانا محمد اصغر فاضل جامعہ دار العلوم کراچی	مولانا محمد یوسف تنولی فاضل ومتخصص جامعہ دار العلوم کراچی
مولانا عامر شہزاد فاضل ومتخصص جامعہ دار العلوم کراچی	مولانا سلمان اکبر فاضل جامعہ احسن العلوم کراچی

کی خدمات حاصل کی گئیں۔ اس طرح نو سال کی محنت وعرق ریزی کے بعد ۱۶ جلدوں پر مشتمل ذخیرہ کا ترجمہ پایۂ تکمیل کو پہنچا یہ محض اللہ کا فضل واحسان ہے اس پر جس قدر شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

احادیث کا ترجمہ آسان عام فہم وسلیس انداز میں کیا گیا، احادیث کے حوالہ جات نقل کرتے ہوئے رواۃِ حدیث سے متعلق کلام بھی مستند کتب سے مع حوالہ جات نقل کیا گیا۔ مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب معین مفتی دارالافتاء جامعۃ الرشید نے مکمل ترجمہ پر نظر ثانی اور بالاستیعاب موازنہ کیا جابجا عنوانات کا اضافہ کیا جس سے بحمد اللہ اس ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہوگیا۔ مفتی احسان اللہ شائق صاحب نے قارئین کی سہولت کے لیے ایک مبسوط مقدمہ تحریر فرمایا جس سے کتاب کی اہمیت وافادیت کے ساتھ ساتھ مصنف رحمہ اللہ کا بھی جامع تعارف شاملِ کتاب ہے۔ مزید یہ کہ جناب مولانا ڈاکٹر عبدالحلیم چشتی صاحب کے فرزند مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب جو وفاقی اردو یونیورسٹی میں شعبۂ علومِ اسلامی کے پروفیسر ہیں کا ایک مضمون "صاحب کنز العمال علی المتقی الہندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال وآثار" کے عنوان سے شاملِ کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اسے شرفِ قبولیت بخشے اور قارئین کے لیے ذریعۂ علم ومعرفت بنائے اور ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کے تعاون سے یہ علمی کام پایۂ تکمیل کو پہنچا اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

الحمد للہ کتاب کو ظاہری وباطنی خوبیوں سے آراستہ کر کے اہلِ علم واردو داں مسلمانوں کی خدمت میں بزبانِ اردو پہلی بار پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سید المرسلین کی سچی محبت وکامل اتباع نصیب فرمائے۔

والسلام طالبِ دُعا

ناشر

فہرست عنوانات......حصہ اول

فہرست عنوانات......حصہ دوم

مقدمہ کنزالعمال اردو

از

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب
استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی أمابعد
علم حدیث شروع کرنے سے پہلے حدیث کے متعلق بعض اہم امور اور ضروری باتیں معلوم ہونا ضروری ہیں جن سے حدیث اور اس کی شرح سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ایسی بعض باتوں کو یہاں اختصار کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

حدیث کا لغوی معنی:

حدیث لغت کے اعتبار سے ہر قسم کے کلام کو کہا جاتا ہے۔لغت عرب کے مشہور امام علامہ جوہری نے اپنی کتاب ''صحاح'' میں حدیث کے معنی اس طرح بیان کئے ہیں کہ:

الحدیث:الکلام قلیلہ و کثیرہ و جمعہ احادیث.

حدیث قلیل اور کثیر کلام کو کہا جاتا ہے اسکی جمع احادیث ہے۔

حدیث کی اصطلاحی تعریف:

اقوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وافعالہ وتقریراتہ.

حدیث رسول اللہ ﷺ کے اقوال،افعال اور تقریرات کو کہا جاتا ہے۔تقریرات سے مراد صحابہ کرام نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی عمل کیا آپ نے منع نہیں فرمایا تو یہ اس عمل کے جائز ہونے کی دلیل ہے،اس کو حدیث تقریری کہا جاتا ہے۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے ''فتح المغیث'' میں اس طرح تعریف فرمائی کہ:

والحدیث ضدالقدیم، واصطلاحا ماا ضیف الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولا لہ او فعلا لہ او تقریرا او صفۃ حتی الحرکات والسکنات فی الیقظۃ والمنام.

حدیث کی وجہ تسمیہ:

حدیث کو حدیث کیوں کہا جاتا ہے؟اس سلسلہ میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ لفظ حدیث ﴿وَأَمَّا بِنِعْمَةِ

رَبِّکَ فَحَدِّث﴾ سے ماخوذ ہے کہ یہاں نعمت سے مراد شرائع کی تعلیم ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جن شرائع کی تعلیم فرمائی ہے ان کو آپ دوسروں تک پہنچائیں، آپ ﷺ کے اقوال وافعال کا نام "حدیث" رکھا گیا ہے۔ مقدمة فتح الملهم

استاذ محترم مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم فرماتے ہیں کہ احقر کے نزدیک صاف اور بے غبار بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال کے لئے لفظ "حدیث" کو مخصوص کر لینا استعارة العام للخاص کی قبیل سے ہے اور اس استعارہ کے ماخذ خود رسول اللہ ﷺ کے بعض ارشادات ہیں، جن میں خود آپ ﷺ نے اپنے افعال واقوال کے لیے لفظ "حدیث" استعمال فرمایا، چنانچہ ارشاد ہے:

حدثوا عني ولا حرج. صحيح مسلم كتاب الزهد ۲: ۴۱۴

اسی طرح ارشاد ہے:

من حفظ على امتي اربعين حديثا في امر دينها بعثه الله فقيها وكنت له يوم القيامة شافعا وشهيدا

مشكوة كتاب العلم في الفصل الثالث: ص ۳۲

بہر حال ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اقوال وافعال نبی کو حدیث کہنا کوئی نئی اصطلاح نہیں بلکہ خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے لہٰذا اس سلسلہ میں دور از کار توجیہات کی کوئی حاجت نہیں۔ درس ترمذی: ۱/۱۹

چند متقارب الفاظ:

حدیث کے معنی میں چند الفاظ اور مستعمل ہوتے ہیں یعنی، روایت، اثر، خبر اور سنت، صحیح یہ ہے کہ یہ تمام الفاظ علماء حدیث کی اصطلاح میں مرادف ہیں اور انہیں ایک دوسرے کے معنی میں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، بعض حضرات نے ان اصطلاحات میں فرق بھی کیا ہے، البتہ جہاں تک روایت کا تعلق ہے اس کا اطلاق بالاتفاق حدیث کے لغوی مفہوم پر ہوتا ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک دونوں میں تباین کی نسبت ہے کہ حدیث آنحضرت ﷺ کے اقوال اور افعال کا نام ہے اور خبر آپ کے سوا دوسرے لوگوں کے اقوال وافعال کا، اور بعض کے نزدیک دونوں کے درمیان عموم خصوص کی نسبت ہے خبر عام ہے اور آنحضرت ﷺ اور دوسرے حضرات کے اقوال وافعال کو بھی شامل ہے اور حدیث صرف آنحضرت ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے۔ فقہاء خراسان، حدیث موقوف کو اثر، اور حدیث مرفوع کو خبر یا حدیث کہتے ہیں۔

علم حدیث کی تعریف:

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے علم حدیث کی یہ تعریف کی ہے:

هو علم يعرف به اقوال رسول الله صلى الله عليه وسلم وافعاله واحواله.

علم حدیث وہ علم ہے جس کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور احوال کو پہچانا جائے۔

حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے "فتح المغیث" میں یہ تعریف کی ہے:

معرفة ما اضيف الى النبي صلى الله عليه وسلم قولا له او فعلا او تقريرا او صفة

رسول اللہ ﷺ کی طرف جو قول یا فعل یا حالت یا اوصاف منسوب ہیں ان کو پہچاننا۔

علم حدیث کی اقسام:

علامہ ابن الاکفانی رحمہ اللہ نے ارشاد القاصد میں لکھا ہے کہ علم حدیث کی ابتداء دو قسمیں ہیں:

۱.....علم روایۃ الحدیث ۲..... علم درایۃ الحدیث

علم روایۃ الحدیث کی تعریف یہ ہے:

هو علم بنقل اقوال النبی صلی الله علیه وسلم وافعاله واحواله بالسماع المتصل وضبطها وتحریرها.

اور علم درایۃ الحدیث کی تعریف یہ ہے کہ:

هو علم یتعرف به انواع الروایة واحکامها وشروط الروایة واصناف المرویات واستخراج معانیها.

لہٰذا کسی حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ فلاں کتاب میں فلاں سند سے فلاں الفاظ کے ساتھ مروی ہے، یہ علم روایۃ الحدیث ہے اوراس حدیث کے بارے میں یہ معلوم ہونا کہ وہ خبر واحد ہے یا مشہور، صحیح ہے یا ضعیف، متصل ہے یا منقطع، اس کے رجال ثقہ ہیں یا غیر ثقہ و نیز اس حدیث سے کیا احکام مستنبط ہوتے ہیں اور کوئی تعارض تو نہیں ہے اگر ہے تو کیونکر رفع کیا جاسکتا ہے؟ یہ سب باتیں علم درایۃ الحدیث سے متعلق ہیں۔

علم حدیث کا موضوع:

علم حدیث کا موضوع آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی ہیں اس حیثیت سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

چنانچہ علامہ کرمانی شارح بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ:

موضوع علم الحدیث ذات النبی صلی الله علیه وسلم من حیث أنه رسول.

آپ ﷺ کے افعال واقوال علم روایت الحدیث کا موضوع ہیں اور سند ومتن علم درایت حدیث کا۔

وقال السیوطی رحمه الله، موضوع علم الحدیث فهو السند والمتن.

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے سند اور متن حدیث ہی کو علم حدیث کا موضوع قرار دیا (تدریب الراوی ص ۵) -

علم حدیث کی غرض وغایت:

الاهتداء بهدی النبی صلی الله علیه وسلم.

یعنی علم حدیث کی غرض رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اتباع ہے۔ اب دین کا مدار علم حدیث پر ہے، کیونکہ اصل دین قرآن پاک تو مجمل ہے اس کی تبیین اور توضیح کی ضرورت ہے اور وہ احادیث ہی سے ہوسکتی ہے، قرآن پاک میں نماز وزکوۃ کا تو ذکر ہے لیکن ان کی رکعات اور تعداد وغیرہ کچھ مذکور نہیں یہ سب احادیث سے ثابت ہیں، خلاصہ یہ ہے کہ قرآن پاک متن ہے حدیث شرح تو قرآن پاک جو مدار دین ہے اس کو سمجھنے کے لیے حدیث کا پڑھنا اہم ہوا۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پڑھنے کے لیے ایک غرض یہ کافی ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کلام ہے اور ہم محب رسول ہیں اور آپ سے سچی محبت کے دعویدار ہیں لہٰذا آپ کے کلام کو محض اس لیے پڑھنا چاہئے کہ ایک محبوب کا کلام ہے اور جب اس کو محبت کے ساتھ پڑھا جائے تو ایک قسم کی لذت وحلاوت اور رغبت پیدا ہوگی جیسے اگر کوئی عشق میں پھنسا ہوا ہو اور اس کے معشوق کا خط آجائے تو اگر وہ حدیث پاک کے بھی سبق میں ہوگا پہلے اس کو پڑھے گا اور اگر کھانے کے درمیان آجائے تو کھانا بند کردے گا اور نماز کے اوقات میں جیب پر نظر رہے گی تو جب اس ناپاک خط کو پڑھنے کا اتنا شوق اور ذوق ہے تو پھر حضور ﷺ کا پاک کلام تو اس سے بدرجہا قابل صد اہتمام ہے۔ ماخوذ از تقریر بخاری

علم حدیث کی فضیلت:

رسول اللہ ﷺ نے ایسے خوش نصیبوں کے حق میں دعاء فرمائی ہے جو علم حدیث پڑھنے پڑھانے امت تک پہنچانے کا مشغلہ اختیار کرتے ہیں۔چنانچہ ارشاد فرمایا:

عن زیدبن ثابت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:نضر الله امرا، سمع منا حديثا فحفظه وبلغه غيره فرب حامل فقه ليس بفقيه. كتاب العلم والعلماء: صـ ۳۹

رسول اللہ ﷺ نے دعاء دی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وتروتازہ رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرے پھر دوسروں تک پہنچائے، کیونکہ بعض حدیث کو یاد کرنے والے حدیث کے معنی اور مفہوم سے پوری طرح واقف نہیں ہوتے۔

عن محمد بن سيرين قال نبئت أن ابابكرة حدث قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى فقال: الافليبغ الشاهد منكم الغائب فانه لعله أن يبلغه من هو اوعىٰ له منه أو من هو احفظ له.

كتاب العلم والعلماء: ۱۱/۴۱

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تم میں سے موجودلوگ میری احادیث کو دوسرے لوگوں تک پہنچائیں کیونکہ ہوسکتا ہے جس تک حدیث پہنچائی جارہی ہے وہ زیادہ سمجھدار اور دین کو زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔

وروی عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "اللهم ارحم خلفائي قلنا يارسول الله! ومن خلفاء ک؟ قال الذين يأتون من بعدي يروون احاديثي ويعلمونها الناس."اخرجه الهيثمي في مجمع الزوائد: ۱/۱۲۶

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما تو صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ تو ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور میری احادیث روایت کریں گے اور لوگوں کو سکھلائیں گے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ان اولى الناس بى يوم القيامة اكثرهم على صلوة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز میرے سب سے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتے ہیں تو حدیث کے پڑھنے پڑھانے وغیرہ کا مشغلہ اختیار کرنے میں اس فضیلت کے حصول کا زیادہ موقع ہے۔

حدیث روایت کرنے میں احتیاط کی ضرورت:

حدیث پڑھنا، پڑھانا یقیناً بہت ہی اجروثواب کا کام ہے، اسی طرح حدیث روایت کرنا رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات عام کرنا بھی ضروری ہے جس کی تعلیم اوپر کی احادیث میں موجود ہے۔تاہم جس روایت کے متعلق یقین نہ ہو کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے اس کو حدیث کہہ کر روایت کرنا یا یہ کہ کسی جھوٹی بات کو حدیث کہہ کر بیان کرنا بڑا گناہ ہے اس پر سخت وعید آئی ہے۔

عن سمرة بن جندب ومغيرة بن شعبه رضى الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من حدث عني بحديث يرى أنه كذب فهو احد الكاذبين. رواه مسلم

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جھوٹی حدیث روایت کی وہ بھی جھوٹ باندھنے والوں کے حکم میں ہوگا۔

وعن ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اتقوا الحديث عنى الاما علمتم فمن كذب على متعمدا فليتبوأ مقعده من النار. رواه الترمذى، مشكوة كتاب العلم: ۱/۳۵

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے حدیث روایت کرنے میں احتیاط سے کام لو صرف وہی حدیث روایت کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو، کیونکہ جو کوئی میری طرف جھوٹی حدیث منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

خلاصہ یہ ہے کہ صحیح حدیث کا علم حاصل کرنا، اس پر عمل کرنا، آگے امت تک پہنچانا انتہائی ضروری ہے۔ اس کو چھپانا، روگردانی کرنا جائز نہیں۔ نیز فضائل بیان کرنے کے شوق میں جھوٹی حدیث بنانا یا صوفیہ وغیرہ کے اقوال یا سنی سنائی بات کو حدیث کہہ کر آگے بیان کرنا یہ بھی بڑا گناہ ہے۔ اس لئے علماء طلبہ اور دین کی اشاعت کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ جب کوئی روایت سنئے تو پہلے اس روایت کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرے، کسی مستند کتاب میں دیکھے اور کسی معتبر عالم سے اس کا مفہوم سمجھ لے اس کے بعد آگے بیان کرے کہیں ایسا نہ ہو کہ غلط بات آگے پہنچانے کی وجہ سے ثواب کی بجائے الٹا عذاب کا مستحق قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق شامل حاصل ہو تو دونوں ہی باتوں پر عمل کرنا آسان ہے۔

اللھم انا نسئلک علما نافعا وعملا صالحا وقلبا خاشعا منیبا.

حجیۃ الحدیث:

امت محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اس پر اجماع ہے کہ حدیث، قرآن کریم کے بعد دین کا دوسرا اہم ماخذ ہے، لیکن بیسویں صدی کے آغاز میں جب مسلمانوں پر مغربی اقوام کا سیاسی، نظریاتی تسلط بڑھا تو کم علم مسلمانوں کا ایسا طبقہ وجود میں آیا جو مغربی افکار سے بے حد مرعوب تھا، وہ یہ سمجھتا تھا کہ دنیا میں ترقی بغیر تقلید مغرب کے حاصل نہیں ہوسکتی، لیکن اسلام کے بہت سے احکام اس کے راستہ میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے، اس لیے اس نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کر دیا، تاکہ اسے مغربی افکار کے مطابق بنایا جا سکے، اس طبقہ کو ''اہل تجدد'' کہا جاتا ہے، ہندوستان میں سرسید احمد خان، مصر میں طہٰ حسین، ترکی میں ضیاء گوک الپ اس طبقہ کے رہنما ہیں، اس طبقہ کے مقاصد اس وقت تک حاصل نہیں ہوسکتے تھے جب تک حدیث کو راستہ سے نہ ہٹایا جائے، کیونکہ احادیث میں زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق ایسی مفصل ہدایات موجود ہیں جو مغربی افکار سے صراحۃً متصادم ہیں، چنانچہ اس طبقہ کے بعض افراد نے حدیث کو حجت ماننے سے انکار کیا، یہ آواز ہندوستان میں سب سے پہلے سرسید احمد خان اور ان کے رفیق مولوی چراغ علی نے بلند کی، لیکن انہوں نے انکار حدیث کے نظریہ کو علی الاعلان اور بوضاحت پیش کرنے کی بجائے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مدعا کے خلاف نظر آئی اس کی صحت سے انکار کر دیا...... خواہ اس کی سند کتنی ہی قوی کیوں نہ ہو اور ساتھ ہی کہیں کہیں اس بات کا بھی اظہار کیا جاتا رہا کہ یہ احادیث موجودہ دور میں حجت نہیں ہونی چاہئیں اور اس کے ساتھ بعض مقامات پر مفید مطلب احادیث سے استدلال بھی کیا جاتا رہا، اسی ذریعہ سے تجارتی سود کو حلال کہا گیا، معجزات کا انکار کیا گیا، پردہ کا انکار کیا گیا، اور بہت سے مغربی نظریات کو سند جواز دی گئی۔

ان کے بعد نظریہ انکار حدیث میں اور ترقی ہوئی اور یہ نظریہ کسی قدر منظم طور سے عبداللہ چکڑالوی کی قیادت میں آگے بڑھا اور وہ ایک فرقہ کا بانی تھا جو اپنے آپ کو ''اہل قرآن'' کہتا تھا، اس کا مقصد حدیث سے کلیۃً انکار کرنا تھا، اس کے بعد اسلم جیراج پوری نے اہل قرآن سے ہٹ کر اس نظریہ کو اور آگے بڑھایا، یہاں تک کہ غلام احمد پرویز نے اس فتنہ کی باگ دوڑ سنبھالی اور اسے ایک منظم نظریہ اور مکتب فکر کی شکل دیدی، نوجوانوں کے لیے اس کی تحریر میں بڑی کشش تھی، اس لیے اس کے زمانہ میں یہ فتنہ سب سے زیادہ پھیلا، یہاں ہم اس فتنہ کے بنیادی نظریات پر مختصر گفتگو کریں گے۔ منکرین حدیث کی طرف سے جو نظریات اب تک سامنے آئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں:

۱......رسول کریم ﷺ کا فریضہ صرف قرآن پہنچانا تھا، اطاعت صرف قرآن کی واجب ہے، آپ ﷺ کی اطاعت ''من حیث الرسول'' نہ صحابہ پر واجب تھی اور نہ ہم پر واجب ہے (معاذ اللہ) اور وحی صرف متلو ہے اور وحی غیر متلو کوئی چیز نہیں ہے، نیز قرآن کریم کو سمجھنے کے لیے حدیث کی حاجت نہیں۔

۲......آنحضرت ﷺ کے ارشادات صحابہ پر تو حجت تھے لیکن ہم پر حجت نہیں۔

۳......آپ ﷺ کے ارشادات تمام انسانوں پر حجت نہیں، اس لیے ہم انہیں ماننے کے مکلف نہیں۔

منکرین حدیث خواہ کسی طبقہ یا گروہ سے متعلق ہوں ان کی ہر تحریر ان تین نظریات میں سے کسی ایک کی ترجمانی کرتی ہے، اس لیے ہم ان

متضاد نظریات میں سے ہر ایک پر مختصر کلام کرتے ہیں۔

نظریہ اولیٰ کی تردید:

﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَن يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا﴾

اس آیت میں ارسال رسول کے علاوہ "وحیا" ایک مستقل قسم ذکر کی گئی ہے، یہی وحی غیر متلو ہے۔

قرآن کریم میں ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ﴾

اس میں "القبلۃ" سے مراد بیت المقدس ہے، اور اس کی طرف رخ کرنے کے حکم کو باری تعالیٰ نے جعلنا کے لفظ سے اپنی جانب منسوب فرمایا، حالانکہ پورے قرآن میں کہیں بھی بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کا حکم مذکور نہیں، لامحالہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا اور اسے اپنی طرف منسوب کرکے اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمایا کہ وحی غیر متلو کا حکم بھی اسی طرح واجب التعمیل ہے جس طرح وحی متلو کا۔

﴿عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ﴾

اس آیت میں لیالی رمضان کے اندر جماع کرنے کو خیانت سے تعبیر کیا گیا اور بعد میں اس کی اجازت دیدی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم یہ واضح کررہا ہے کہ اس سے پہلے حرمت جماع کا حکم آیا تھا، حالانکہ یہ حکم قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں، لامحالہ یہ حکم وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا، اور اس کی مخالفت قرآن کریم کی نظر میں خیانت تھی۔

﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ﴾ (الی قولہ تعالی) ﴿وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ﴾

یہ آیت غزوۂ احد کے موقع پر نازل ہوئی اور اس میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر میں نزول ملائکہ کی پیشگوئی فرمائی تھی، حالانکہ یہ پیشگوئی قرآن میں کہیں مذکور نہیں، ظاہر ہے کہ وہ وحی غیر متلو کے ذریعہ تھی۔

﴿وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ﴾

اس میں بھی جس وعدہ کا ذکر ہے وہ وحی غیر متلو کے ذریعہ ہوا تھا، کیونکہ قرآن کریم میں کہیں مذکور نہیں۔

﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَن بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾

اس میں صاف مذکور ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کا پورا واقعہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر ظاہر فرمادیا اور قرآن میں کہیں یہ واقعہ مذکور نہیں، لامحالہ یہ وحی غیر متلو کے ذریعہ تھا۔

﴿سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ﴾

اس میں یہ مذکور ہے کہ منافقین کے غزوۂ خیبر میں شریک نہ ہونے کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے پہلے سے فرمادی تھی، ظاہر ہے کہ یہ پیشگوئی بھی وحی غیر متلو کے ذریعہ تھی، کیونکہ قرآن میں کہیں اور اس کا ذکر نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے فرائض منصبی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾

نیز ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ﴾

ان آیتوں میں صاف طور پر فرمایا کہ آپ کا مقصد پیغام پہنچا دینا نہیں بلکہ تعلیم کتاب وحکمت کی تشریح بھی تھا ظاہر بات ہے قرآن کریم کی تشریح کے لیے اپنی طرف سے کوئی بات کرنے کی ضرورت پیش آئے گی اگر آپ کی بات حجت نہ ہوں تو تعلیم کا کیا فائدہ ہے؟

یہ بات بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن کریم میں زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق جو ہدایات دی گئی ہیں وہ عموماً بنیادی احکام پر مشتمل ہیں ان احکام کی تفصیلات اور ان پر عمل کرنے کے طریقے سب احادیث نے بتائے، نماز پڑھنے کا طریقہ اور اسکے اوقات اور تعداد رکعات کی تعیین، ان میں سے کوئی چیز بھی قرآن میں مذکور نہیں ہے، اگر احادیث حجت نہیں تو ﴿اقیموا الصلوۃ﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ نماز قائم کرو، اس پر عمل کا کیا طریقہ ہوگا؟ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ صلاۃ کے معنی عربی لغت کے اعتبار سے تحریک الصلوین ہے لہذا ﴿اقیموا الصلوۃ﴾ کا مطلب رقص کے اڈے قائم کرو تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ لہذا قرآن پر عمل کرنے کے لیے حدیث کو حجت ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

نظریہ ثانیہ کی تردید:

اس نظریہ کے مطابق احادیث صحابہ کے لیے حجت تھیں، لیکن ہمارے لیے حجت نہیں، یہ نظریہ اتنا بدیہی البطلان ہے کہ اس کی تردید کے لیے کسی تفصیل کی ضرورت نہیں، اس کا خلاصہ تو یہ نکلتا ہے کہ معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی رسالت صرف عہد صحابہ تک مخصوص تھی، حالانکہ مندرجہ ذیل آیات اس کی صراحۃ تردید کرتی ہیں:

۱ ..... ﴿یَاأَیُّهَا النَّاسُ اِنِّی رَسُولُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾

۲ ..... ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاکَ اِلَّا کَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَنَذِیْرًا﴾

۳ ..... ﴿وَمَا أَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ﴾

۴ ..... ﴿تَبَارَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا﴾

اس کے علاوہ بنیادی سوال یہ ہے کہ فہم قرآن کے لیے تعلیم رسول ﷺ کی حاجت ہے یا نہیں؟

اگر نہیں ہے تو رسول کو بھیجا ہی کیوں گیا؟ اور اگر ہے تو عجیب معاملہ ہے کہ صحابہ کو تو تعلیم کی حاجت ہو اور ہمیں نہ ہو، حالانکہ صحابہ کرام نے نزول قرآن کا خود مشاہدہ کیا تھا اسباب نزول سے وہ پوری طرح خود بخود واقف تھے، نزول قرآن کا ماحول ان کے سامنے تھا۔ اور ہم ان سب چیزوں سے محروم ہیں۔

نظریہ ثالثہ کی تردید:

منکرین حدیث یہ کہتے ہیں احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں تو یہ کہنا بالکل باطل ہے کہ احادیث حجت تو ہیں لیکن ہم تک قابل اعتماد ذرائع سے نہیں پہنچیں، اس نظریہ کے بطلان پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

ہم تک قرآن بھی انہی واسطوں سے پہنچا ہے جن واسطوں سے حدیث آئی ہے، اب اگر یہ واسطے ناقابل اعتماد ہیں تو قرآن سے بھی ہاتھ دھونا پڑیں گے، منکرین حدیث اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ قرآن نے ﴿انا لہ لحافظون﴾ کہہ کر اپنی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے، حدیث کے بارے میں ایسی کوئی ذمہ داری نہیں لی گئی، لیکن اس کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ ﴿انا لہ لحافظون﴾ کی آیت تو ہم تک انہی واسطوں سے پہنچی ہے، جو بقول آپ کے ناقابل اعتماد ہیں، تو اس کی کیا دلیل ہے کہ یہ آیت کسی نے اپنی طرف سے نہیں بڑھائی، دوسرے اس میں قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا گیا ہے اور قرآن باتفاق اصولیین نام ہے نظم اور معنی دونوں کا۔ اس لیے یہ آیت صرف الفاظ قرآن کی نہیں بلکہ معانی قرآن کی حفاظت کی بھی ضمانت لیتی ہے اور معانی قرآن کی تعلیم حدیث میں ہوئی۔ (ماخوذ از مقدمۃ درس ترمذی، وارشاد القاری شرح بخاری)

خلاصہ یہ ہے کہ منکرین حدیث کے تمام اعتراضات لغو اور باطل ہیں، حدیث دین کی بنیاد قرآن کی تشریح ہیں، وحی غیر متلو ہے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر دین وایمان نامکمل ہے، بلکہ حدیث کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔

تدوین حدیث:

تدوین حدیث کے بارے میں بعض لوگ اس مغالطہ میں ہیں کہ یہ تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئی ہیں، یہ خیال محض غلط ہے۔ ابتداء

اسلام میں باقاعدہ کتابت سے ممانعت تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ چونکہ اس وقت قرآن کریم باقاعدہ مدون نہ ہوا تھا اس لیے قرآن وحدیث دونوں مستقل طور پر لکھی جائیں تو دونوں میں گڈمڈ ہوجانے کا خطرہ تھا، لیکن انفرادی طور پر احادیث لکھنے کی نہ صرف اجازت تھی بلکہ خود آنحضرت ﷺ نے بعض موقع پر اس کا حکم فرمایا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قیدوا العلم بالکتابة قلت وما تقییده قال کتابته.

مستدرک: ۱/۱۰۶، کتاب العلم

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کو کتابت کے ذریعے محفوظ کرو۔ تو صحابہ نے عرض کیا قید بالکتابۃ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ لکھ لیا جائے۔

وعن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فذكر قصة فی الحدیث فقال ابو شاه اکتب لی یارسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اکتبوا لابی شاة وفی الحدیث قصة هذا حدیث حسن صحیح. ترمذی: ۲/۱۰۷، ابواب العلم

چنانچہ بہت سے صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ جمع کرلیا تھا ان میں سے چند یہ ہیں:

۱...الصحیفة الصادقة: لعبداللہ بن عمرو بن العاص.

۲...صحیفة علی: ابو داؤد ۱/۲۷۸ کتاب المناسک باب تحریم المدینة کے تحت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول منقول ہے، ماکتبنا عن رسول اللہ الا القران ومافی هذه الصحیفة.

۳...کتاب الصدقة

اس میں زکوٰۃ، صدقات، عشر وغیرہ کے احکام تھے، ان احادیث کا آنحضرت ﷺ نے املا کروایا تھا۔

۴...صحف انس بن مالک.

۵...صحیفة ابن عباس.

۶...صحیفة سعد بن عبادة.

۷...صحیفة ابی هریرة.

۸...صحیفة جابر بن عبداللہ.

یہ چند مثالیں اس بات کو واضح کرنے کے لیے کافی ہیں کہ عہد رسالت ﷺ اور عہد صحابہ میں کتابت حدیث کا طریقہ خوب اچھی طرح رائج ہوچکا تھا، ہاں یہ درست ہے کہ تدوین حدیث کی یہ تمام کوششیں انفرادی نوعیت کی تھیں، اس کے علاوہ حفاظت حدیث کے لیے حفظ روایت کا طریقہ بھی استعمال کیا گیا، نیز تعامل یعنی رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال بجنسہا عمل کرکے اسے یاد کرتے تھے بہت سے صحابہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کوئی عمل کیا اور اس کے بعد فرمایا:

ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل.

یہ طریقہ بھی حفظ حدیث کا نہایت قابل اعتماد طریقہ ہے۔

بہرحال عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے زمانہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا، انہوں نے محسوس کیا کہ اگر باقاعدہ طور پر حدیث کو مدون نہ کیا جائے تو علم حدیث کے مٹنے کا خطرہ ہے، چنانچہ انہوں نے مدینہ طیبہ کے قاضی ابوبکر ابن حزم کے نام خط لکھا، جس میں ان کو حکم دیا:

انظر ماکان من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکتبه فانی خفت دروس العلم وذهاب العلماء.

صحیح بخاری: ۱/۲۰، باب کیف یقبض العلم

کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث جہاں مل جائیں ان کو لکھ لو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ علماء کی وفات سے علم مٹ جائے گا۔

چنانچہ ان کی نگرانی میں تدوین حدیث کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا جس کے نتیجے میں کئی کتابیں وجود میں آئیں:

۱۔ کتب ابی بکر بن حزم.
۲۔ رسالة سالم بن عبدالله فی الصدقات
۳۔ دفاتر الزهري
۴۔ کتاب السنن لمکحول وغیره.

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی وفات ۱۰۱ھ میں ہوئی۔ اس وقت تک حدیث کی یہ ساری کتابیں وجود میں آچکی تھیں۔ اس سے ثابت ہوا یہ کہنا غلط ہے کہ تدوین حدیث کا عمل تیسری صدی ہجری کا ہے، بلکہ دورِ صحابہ سے ہی حدیث محفوظ کرنے کا سلسلہ جاری تھا، جس پر مذکورہ بالا تحریر شاہد ہے۔

اس کے بعد بعض محدثین نے فتاویٰ صحابہ کو الگ کر کے صرف احادیث رسول کو جمع کرنا شروع کیا، ایسی کتابوں کو "مسند" سے موسوم کیا گیا۔ جن میں سب سے پہلے ابوداود طیالسی (۲۰۴ھ) نے لکھا، اور سب سے جامع انداز میں امام احمد بن حنبل (۲۴۱ھ) نے لکھا۔

احادیث جمع کرنے کے مختلف ادوار:

پھر تیسری صدی ہجری آگئی امام اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ) مجلس حدیث میں احادیث لکھوا رہے تھے، دوران درس انہوں نے فرمایا: "اس وقت کسی حدیث پر عمل اس کی سند دیکھے بغیر ممکن نہیں، کاش کوئی صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کر دے، تاکہ عام مسلمان بغیر سند دیکھے اس پر اعتماد کر سکیں، یہی بات امام بخاری رحمہ اللہ کی صحیح کا سبب بنی، اور انہوں نے باقاعدہ یہ کام شروع کر دیا، پھر اسی تیسری صدی میں امام مسلم نے اپنی صحیح، اور امام ابوداود، امام نسائی امام ترمذی اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سنن تحریر کیں امام ابن الجارود نے "المنتقیٰ" اور امام ابویعلی نے مسند لکھی۔

چوتھی صدی ہجری میں امام دارقطنی نے سنن دارقطنی امام طبرانی نے اپنی معاجم ثلاثہ (صغیر، اوسط، کبیر) اور مسند الشامیین لکھیں۔
پانچویں صدی میں امام بیہقی نے "سنن کبریٰ" "شعب الایمان" اور معرفۃ السنن والآثار تصنیف کیں۔
چھٹی صدی ہجری میں امام بغوی نے "شرح السنۃ" کے نام سے احادیث کا مجموعہ اپنی اسناد سے تحریر کیا۔
ساتویں صدی میں علامہ ضیاء الدین مقدسی نے "الاحادیث المختارۃ" کے نام سے صحیح احادیث کا مجموعہ لکھا۔
اپنی مستقل اسناد کے ساتھ احادیث کا یہ آخری مجموعہ ہے۔ اس کے بعد انہی مجموعات پر مختلف انداز اور جہات سے کام ہوا۔
چھٹی صدی ہجری میں امام ابن اثیر جزری (م ۶۰۶ھ) نے "جامع الاصول" لکھ کر چھ بنیادی کتابوں کی احادیث کو ایک ساتھ جمع کر دیا۔
بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداود، موطا

ساتویں صدی میں امام منذری نے ترغیب و ترہیب کی احادیث کو یکجا کر دیا۔
آٹھویں صدی میں امام ہیثمی نے مجمع الزوائد لکھ کر طبرانی کی معاجم ثلاثہ، مسند بزار، مسند ابی یعلی اور مسند احمد بن حنبل کی ان احادیث کو جمع کیا جو صحاح ستہ میں نہیں تھیں۔
نویں صدی میں امام سیوطی رحمہ اللہ نے تمام احادیث کو الف بائی ترتیب سے جمع کرنے کی کوشش کی۔
دسویں صدی میں امام علی متقی ہندی نے ان احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا۔ اور اسے کنزالعمال کا نام دیا۔
گیارہویں صدی میں اور عظیم الشان کام ہوا، امام محمد بن سلیمان المغربی نے صحاح ستہ، موطا، دارمی، مسند احمد، مسند بزار مسند ابی یعلی اور طبرانی کی معاجم ثلاثہ) چودہ کتابوں کی احادیث کو سند اور مکررات کو حذف کر کے ایک ساتھ جمع کر دیا۔ جس کا نام جمع الفوائد رکھا۔ ابھی تک منظر عام پر آنے والی کتب میں یہ سب سے جامع اور مختصر مجموعہ ہے جو صرف چار جلدوں میں میسر ہے۔ یہ ہے عشق رسول، اور اسلاف کا میراث نبوت سے گہرا تعلق، اور حقیقت میں یہی وراثت نبوت ہے۔

امام شافعی فرماتے ہیں:

کل العلوم سوی القرآن مشغلة
الا الحدیث وعلم الفقه فی الدین
العلم ما کان فیه قال حدثنا
وما سوی ذاک وساوس الشیاطین

یہ تو علم حدیث کے ایک شعبہ ''متون حدیث'' کی مختصر روداد ہے دو اور بڑے شعبے جن کے تحت بیسیوں فنون ہیں ان کا ذکر ابھی ہوا ہی نہیں۔

حدیث کے دو اہم فنون:

۱.....مصطلحات الحدیث ۲.....اسمائے رجال

یہ دو بھی عظیم الشان طویل الذیل موضوع ہیں جن کے تحت کئی فن ہیں۔ مصطلحات میں مصطلح حدیث پر الگ کتابیں، موضوعات پر الگ، ضعاف پر الگ، صحاح پر الگ، مراسیل پر الگ، متواتر پر الگ، احادیث قدسیہ پر الگ، آداب الطالب والمحدث پر الگ، الغرض مصطلحات حدیث کی پچاس سے زائد انواع ہیں سب پر مستقل کتابیں ہیں۔

اسماء الرجال کا فن:

اور اسمائے رجال: یہ علم تو مسلمانوں کے لئے قابل صد افتخار ہے، کفار بھی اس پر حیرت واستعجاب میں مبتلا ہیں محدثین کی محنت دیکھئے ثقات پر الگ کتابیں، ضعفاء راویوں پر الگ کتابیں، مختصرات، مطولات، ضبط اسماء پر الگ کتابیں جن شہروں کا انہوں نے سفر کیا ان پر الگ کتابیں، انکی تاریخ وفات کے لئے الگ کتابیں القاب اور وجوہ القاب پر الگ تصنیفات، یہاں ان علوم کا تعارف مقصود نہیں، اتنا بتانا ہے کہ محدثین کرام نے کیسے محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ تینديں قربان کیں، وطن کو چھوڑا، بھوک پیاس، گرمی سردی برداشت کی، بعض نے اس کے لئے شادی کو بھی ترک کر دیا، تفصیل کا موقع نہیں؛ آپ خطیب بغدادی کی'' الرحلہ فی طلب الحدیث'' اور شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی'' صبر العلماء علی شدائد العلم والتحصیل'' اور'' العلماء العزاب الذین اثروا العلم علی الزواج'' اور امام اہل سنہ شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کی کتاب'' شوق حدیث'' اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ اتنی والہانہ محبت یہ رسول اللہ کا معجزہ ہے، اور امت کا عشق رسول ہے جن کو یہ فلسفہ معلوم ہو گیا تھا:

عاشقاں را درد دل بدیاری باید کشید
داغ یار وغصہ اغیاری باید کشید
در دل شبہائے کار از دو اشتیاق دوست
آہ سر دونا مہائے زاری باید کشید

بعض کتب حدیث کے مصنفین کے حالات

’’کتاب الآثار‘‘

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ

آپ کا نام نعمان ہے، ابوحنیفہ کنیت ہے اور امام اعظم لقب ہے، والد کا نام ثابت اور دادا کا نام زوطی ہے۔

پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔ ائمہ اربعہ میں امام اعظم رحمہ اللہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ آپ تابعی ہیں، دو صحابی رسول ﷺ سے آپ کی ملاقات ثابت ہے:

۱..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم رسول ﷺ متوفی ۹۳ھ

۲..... حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ متوفی ۱۰۰ھ

امام صاحب نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں حاصل کی پھر کوفہ کے مشہور عالم امام حماد رحمہ اللہ کے درس میں مکمل دو سال شریک ہوئے اور پوری توجہ سے علم فقہ حاصل کیا، اس کے ساتھ حدیث پڑھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا، حدیث میں امام صاحب کے مشہور اساتذہ، امام شعبی رحمہ اللہ، سلمہ بن کہیل، محارب بن دثار، ابواسحاق بن سبیعی رحمہم اللہ، عون بن عبداللہ، سماک بن حرب، ابراہیم بن محمد رحمہ اللہ، عدی بن ثابت اور موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہم اللہ ہیں۔ ۱۲۰ھ میں جب آپ کے استاذ حضرت حماد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو اہل کوفہ نے استاذ کی جانشینی کے لیے تمام شاگردوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا انتخاب کیا اور درخواست کی کہ مسند درس کو مشرف فرمائیں۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے کچھ اصرار کے ساتھ یہ درخواست قبول فرمائی اور بڑے استقلال سے درس دینے لگے، تھوڑے ہی دنوں میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی قابلیت نے تمام اسلامی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور دور دور سے طلبہ ان کی درسگاہ میں آنے لگے، اور شاگردی کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔

امام صاحب کے اوصاف کا اجمالی خاکہ:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد قاضی ابویوسف رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ خلیفہ ہارون الرشید نے کہا کہ امام حنیفہ رحمہ اللہ کے کچھ اوصاف بیان کرو، قاضی صاحب نے امام صاحب رحمہ اللہ کے اخلاق و عادات پر ایک مختصر مگر جامع تقریر کی جو حسب ذیل ہے:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت بااخلاق اور پرہیز گار بزرگ تھے، اوقات درس کے علاوہ زیادہ وقت خاموش رہتے تھے، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی گہرے غور و فکر میں مصروف ہیں، اگر کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اس کا جواب دیدیتے تھے ورنہ خاموش رہتے، نہایت سخی اور فیاض تھے، کبھی کسی کے آگے کوئی حاجت نہیں لے گئے، اہل دنیا سے حتی الامکان بچتے تھے اور دنیوی جاہ و عزت کو حقیر سمجھتے تھے، کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے، اگر کسی کا ذکر آتا تو بھلائی سے یاد کرتے تھے، بہت بڑے عالم اور مال کی طرح علم کے خرچ کرنے میں بھی فیاض تھے۔

تدوین فقہ حنفی:

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے چند مخصوص شاگردوں کا انتخاب کیا، جن میں قاضی ابو یوسف، داؤد طائی، امام محمد اور امام زفر رحمہم اللہ بہت ممتاز ہیں، مسائل کے استنباط اور فقہ کی تدوین کے لیے ایک مجلس قائم فرمائی اس مجلس نے ۱۲۱ھ میں کام شروع کیا اور امام صاحب رحمہم اللہ کی وفات

۱۵۰ھ تک جاری رہا۔
امام صاحب رحمہ اللہ کی آخری عمر قید خانہ میں گزری، وہاں بھی یہ کام جاری تھا، غرض یہ کہ کم وبیش تیس سال کی مدت میں یہ عظیم الشان کام انجام کو پہنچا اور مسائل فقہ کا ایک ایسا مجموعہ تیار کرلیا گیا جس میں "باب الطہارۃ" سے لے کر "باب المیراث" تک تمام مسائل موجود تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی خدمت حدیث:

امام اعظم رحمہ اللہ کو فقہ کے مدون اول ہونے کے ساتھ ساتھ خدمت حدیث میں بھی اولیت کا مرتبہ حاصل ہے، چنانچہ "کتاب الآثار" اس کا شاہد عدل ہے۔ اس کتاب میں پہلی بار احادیث کو فقہی ترتیب پر مرتب کیا گیا، علم حدیث میں اس کا پایہ بہت بلند ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس ہزار احادیث میں سے اس کتاب کا انتخاب فرمایا ہے۔ ذکرہ المؤفق في مناقب امام ابو حنيفه.
اس کتاب کے کئی نسخے ہیں، بروایت امام محمد، بروایت امام ابو یوسف، بروایت امام زفر رحمہم اللہ اور یہ کتاب "مؤطا امام مالک" سے زمانہ کے اعتبار سے مقدم ہے، ادھر یہ بھی ثابت ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تالیفات سے استفادہ کیا، اس لیے یہ کتاب اپنی طرز تدوین میں مؤطا امام مالک کی اصل کی حیثیت رکھتی ہے۔
یہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ علم حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی براہ راست مرتب کردہ کتاب یہی "کتاب الآثار" ہے اس کے علاوہ مسند ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نام سے جو مختلف کتابیں ملتی ہیں وہ خود امام صاحب کی تالیف نہیں ہیں، بلکہ آپ کے بعد بہت سے حضرات محدثین نے آپ کی مسندات تیار کیں، بعد میں علامہ خوارزمی رحمہ اللہ نے ان تمام مسانید کو ایک مجموعہ میں یکجا کر دیا جو جامع المسانید للامام الاعظم کے نام سے مشہور ہے اور اس وقت برصغیر پاک وہند میں جو مسند امام اعظم رحمہ اللہ درس نظامی کے نصاب میں داخل ہے۔ یہ درحقیقت امام عبداللہ حارثی کی تالیف ہے، جس کا اختصار علامہ حصکفی رحمہ اللہ نے کیا اور ملا محمد عابد سندھی رحمہ اللہ نے اس کی ابواب فقہیہ پر ترتیب دی ہے۔

وفات حسرت آیات:

رجب ۱۵۰ھ میں قید خانہ کے اندر ہی خلیفہ منصور نے امام صاحب کو زہر دلوایا امام صاحب نے زہر کے اثر کو محسوس کیا اور شاگردوں کو وصیت کی کہ مجھے خیزران کے مقبرہ میں دفن کیا جائے، پھر سجدہ میں گر گئے اسی حالت میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
تاریخ وفات ۱۵/رجب ۱۵۰ھ ہے۔ ماخوذ از مقدمہ مسند امام اعظم/درس ترمذی

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بہت مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

نام:...... محمد، کنیت ابوعبداللہ، والد کا نام اسماعیل، دادا کا نام ابراہیم بن مغیرہ آپ کے پردادا مغیرہ حاکم بخارا امام جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے۔
ولادت:...... ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو جمعہ کے دن بعد نماز جمعہ پیدا ہوئے۔
حالات:...... آپ بچپن میں نابینا ہو گئے تھے آپ کی والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بینائی عطا فرمادی، امام بخاری کو بچپن سے ہی حدیثیں یاد کرنے کا شوق تھا۔ سولہ سال کی عمر میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی تمام کتابوں کو یاد کرلیا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ اور اپنے

بھائی احمد بن اسماعیل کیساتھ حج کے لیے تشریف لے گئے۔ حج کے بعد والدہ اور بھائی واپس آ گئے مگر آپ حجاز مقدس میں حدیث پڑھنے کے لیے رک گئے، پھر آپ نے مکہ، کوفہ، بصرہ، بغداد، مصر، واسط، الجزائر، شام، بلخ، ہرات اور نیشاپور وغیرہ کا سفر کیا۔

خواب اور بخاری شریف کی تصنیف:

امام بخاری رحمہ اللہ نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کے جسد اطہر پر مکھیاں بیٹھنا چاہتی ہیں مگر امام بخاری ان مکھیوں کو اڑا دیتے ہیں اس کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے صحیح بخاری لکھوائی۔ آپ نے چھ لاکھ حدیثوں میں سے انتخاب کر کے سولہ برس کی محنت شاقہ کے ساتھ تصنیف فرمائی۔ بخاری میں کل احادیث نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) ہیں۔ اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو دو ہزار سات سو اکسٹھ (۲۷۶۱) ہیں۔ امام بخاری ہر حدیث لکھنے سے پہلے غسل فرماتے اور دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر لکھتے تھے، آپ کے شاگردوں کی تعداد نوے ہزار ہے۔

وفات:...... باسٹھ (۶۲) برس کی عمر میں شب شنبہ عید الفطر کی رات میں عشاء کی نماز کے وقت ۲۵۶ھ میں وفات پائی اور خرتنگ نامی گاؤں میں جو سمرقند سے دس میل کے فاصلہ پر ہے وہاں مدفون ہوئے۔

ارباب چمن مجھ کو بہت یاد کریں گے
ہر شاخ پہ اپنا ہی نشان چھوڑ دیا ہے

امام مسلم رحمہ اللہ کے مختصر حالات

نام:...... مسلم، کنیت ابوالحسین، والد کا نام حجاج تھا اور لقب عساکر الدین ہے بنی قشیر قبیلہ کی نسبت کی وجہ سے قشیری کہلاتے تھے، نیشاپور کے رہنے والے ہیں، جو خراسان کا بہت ہی خوب صورت اور مردم خیز شہر ہے۔

ولادت:...... ۲۰۲ھ میں یا ۲۰۴ھ بعض نے ۲۰۶ھ کہا ہے، بارہ سال کی عمر سے احادیث کو یاد کرنا شروع کر دیا۔ طلب حدیث کے لیے عراق، حجاز، شام، بصرہ اور مصر وغیرہ کا سفر کیا۔

اساتذہ:...... آپ کے استاذوں میں سے امام احمد بن حنبل، یحیٰ بن یحیٰ نیشاپوری، قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مسلمہ وغیرہ، آپ کے شاگردوں میں امام ترمذی اور ابوبکر بن خزیمہ وغیرہ شامل ہیں۔ تین لاکھ احادیث امام مسلم کو ازبر یاد تھیں۔

وفات:...... ۵۵ سال کی عمر میں ۲۵ رجب المرجب ۲۶۱ھ کو انتقال ہوا اور نیشاپور کے محلہ نصیر آباد میں مدفون ہوئے۔ امام مسلم نے اپنی کتاب میں مکررات کے بعد ۴ ہزار احادیث جمع کی ہیں۔

لاش یہ عبرت یہ کہتی ہے میر
آئے تھے دنیا میں اس دن کے لیے

امام ترمذی رحمہ اللہ کے مختصر حالات

نام وولادت:...... آپ کا نام محمد، کنیت ابوعیسیٰ، بوغ جو شہر ترمذ سے چھ کوس کے فاصلہ پر ہے وہاں ۲۰۹ھ میں ۱۷ رجب کو پیدا ہوئے۔

اساتذہ:...... آپ نے امام بخاری و مسلم جیسے قابل قدر اساتذہ سے علم حدیث حاصل کیا اور علم حدیث کے حصول کے لیے ہزاروں میل

کا سفر کیا۔

وفات:...... ۱۷رجب شب دوشنبہ ۲۷۹ھ کو انتقال ہوا اور ترمذ شہر میں مدفون ہوئے۔

ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید
زجا دہر مئے کل من علیہا فان

امام ابوداؤد رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

نام:...... سلیمان، والد کا نام اشعث بن شداد بن عمرو ہے۔

ولادت:...... ۲۰۲ھ کو بصرہ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:...... آپ نے بھی حصول علم کے لیے دور دراز کا سفر کیا اور پھر اپنے زمانے کے یکتا محدث بن گئے۔ آپ کے اساتذہ میں ہزاروں محدثین ہیں، پھر عمر بھر آپ حدیث کا درس دیتے رہے اس لیے آپ کے شاگردوں کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ ان کے شاگردوں میں امام ترمذی اور نسائی جیسے محدث بھی ہیں۔

بغداد کے ایک بڑے عالم سہل بن عبداللہ تستری ایک دن امام ابوداؤد کی ملاقات کے لیے آئے انہوں نے کہا: اپنی زبان باہر نکالیے انہوں نے زبان باہر نکالی تو انہوں نے ان کی زبان کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ اس زبان سے رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔

وفات:...... ۷۳ سال کی عمر میں ۱۴ شوال ۲۷۵ھ بصرہ ہی میں انتقال ہوا۔

تعداد روایات:...... امام ابوداؤد کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں جن میں سے انہوں نے اپنی اس کتاب میں چار ہزار آٹھ سو احادیث کو جمع کیا۔

آہ اس آباد ویرانے میں گھبراتا ہوں میں
رخصت اے بزم جہاں! سوئے وطن جاتا ہوں میں

امام نسائی رحمہ اللہ کے حالات

نام:...... احمد، آپ خراسان کے علاقہ نساء کے رہنے والے تھے اس لیے نسائی کہتے ہیں۔

ولادت:...... ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:...... آپ نہایت عابد وزاہد آدمی تھے، صوم داؤدی یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ متعدد مرتبہ زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے، امراء، اور سلاطین کے درباروں سے سخت متنفر اور ایسے لوگوں کی ملاقاتوں سے ہمیشہ پرہیز کیا کرتے تھے۔

وفات:...... آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب بیان کئے جس پر خارجیوں نے اتنا مارا کہ اسی میں انتقال ہوگیا۔ آپ کی وصیت کے مطابق آپ کو صفاء و مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔ آپ کی وفات ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں ہوئی۔ بقول شاعر

ہزاروں منزلیں ہوں گی، ہزاروں کارواں ہوں گے
بہاریں ہم کو ڈھونڈیں گی نہ جانے ہم کہاں ہوں گے

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے حالات

نام:......محمد، کنیت ابوعبداللہ، ربعی قزوینی نسبت ہے۔ مگر عام طور سے ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہیں ایک قول یہ ہے کہ ماجہ ان کی والدہ کا نام ہے۔

ولادت:......آپ ایران کے شہر قزوین میں ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔

عام زندگی:......علم حدیث کے حصول کے لیے حجاز، عراق، شام، خراسان، بصرہ، کوفہ، بغداد، دمشق وغیرہ کا سفر کیا۔ پھر عمر بھر علم حدیث کے درس وتدریس کا مشغلہ رہا اور بلند پایہ محدثین میں شمار ہوئے۔

وفات:......۲۱ رمضان ۲۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ محمد بن علی قرمان اور ابراہیم بن دینار وراق دو بزرگوں نے آپ کو غسل دیا۔ آپ کے بھائی ابوبکر نے آپ کو قبر میں اتارا۔

تعداد روایات:......پندرہ سو ابواب میں چار ہزار روایات کو ان کی مناسبت سے بیان فرمایا ہے۔

امام دارمی رحمہ اللہ کے مختصر حالات

حقیقت میں زمانہ میں وہی خوش تقدیر
نام مرنے پہ بھی مٹتا نہیں جن کا زنہار

نام:......عبداللہ، کنیت ابومحمد، والد کا نام عبدالرحمٰن دارمی ہے۔

ولادت:......سمرقند میں ۱۸۱ھ میں پیدا ہوئے۔ قبیلہ بنی تمیم میں ایک خاندان دارم بن مالک بن حنظلہ کی طرف نسبت کی وجہ سے دارمی کہلاتے ہیں۔

وفات:......۲۵۵ھ میں چوہتر سال کی عمر میں ہوئی۔ ماخوذ از بستان المحدثین لشاہ عبدالعزیز: ۱۰۷ وروضة الصالحين

امام مالک بن انس رحمہ اللہ تعالیٰ کے مختصر حالات

آپ کا نام مالک بن انس بن مالک بن ابوعامر بن عامر بن الحارث بن غیمان بن خثیل ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے چنانچہ یحیٰ بن بکیر نے جو امام مالک کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں یہی بیان کیا ہے۔ امام مالک رحمہ اللہ شکم مادر میں معمول سے زیادہ رہے اس مدت کو بعض نے دو سال بیان کیا اور بعض نے تین سال۔

آپ کی وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی۔

حدیث میں آپ کی مایہ ناز کتاب ''موطا'' کو تقریباً ایک ہزار آدمیوں نے آپ سے سنا اور حدیث میں آپ سے سند لی ہے آپ کے وصال کے بعد اس کتاب کو دنیائے اسلام میں بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی اور اہل اسلام اس سے فیضیاب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔

ماخوذ از بستان المحدثين، ومقدمة مظاهر حق جديد

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کے حالات

نام:......عبدالرحمٰن، لقب جلال الدین سیوطی

ولادت:......یکم رجب ۸۴۹ھ

عام حالات

آٹھ سال سے کم عمر میں حفظ قرآن سے فارغ ہوکر، عمدہ منہاج، اصول الفیہ ابن مالک وغیرہ کتابیں حفظ یاد کیں۔ پھر مختلف شیوخ سے علوم وفنون کی تکمیل کے بعد ۸۷۱ھ میں افتاء کا کام شروع کیا۔ ۸۷۲ھ سے املاء حدیث میں مشغول ہوگئے۔

آپ اپنے زمانے میں علم حدیث کے سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے خود فرمایا کہ ”مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں تو ان کو بھی یاد کرتا شاید اس وقت اس سے زیادہ نہ مل سکیں۔“

استغناء، بے نیازی:......دنیوی مال ودولت کی طرف سے آپ کی طبیعت میں اس قدر استغناء تھا کہ امراء واغنیاء آپ کی زیارت کو آتے اور تحفے تحائف، ہدایا واموال پیش کرتے مگر آپ کسی کا ہدیہ قبول نہ کرتے۔

خالی دل انسان میں ہے گم دولت کونین
شرمندہ کیوں غیر کے احسان وعطاء سے

تصانیف:......علامہ سیوطی رحمہ اللہ کثیر التالیف علماء میں سے تھے۔ امت کے لیے اپنی تصنیفات کا گرانقدر مجموعہ چھوڑا ہے۔ جن کی فہرست، حسن المحاضرہ، تالیف سیوطی میں دیکھی جا سکتی ہے۔

حدیث میں آپ کی تصنیف:......الجامع الکبیر، جامع صغیر، زوائد الجامع، حدیث کی بہت جامع کتاب ہیں۔ جن پر مزید اضافہ، علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی کنز العمال ہے۔ جنکی تفصیلات آئندہ صفحات میں مذکور ہوں گی۔

وفات:......علامہ سیوطی رحمہ اللہ ہاتھ کے ورم میں مبتلاء ہوکر آخر شب جمعہ ۱۹ جمادی الاولی ۹۱۱ھ میں روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اشیانہ قدس میں پہنچ گئی۔ بستان المحدثین، شذرات الذهب

حدیث کی بعض اصطلاحات اوران کی تعریفات

صحابی:......الصحابی من لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا به ومات علی الاسلام. معرفة الصحابه ۱/۵۹

صحابی اس خوش نصیب انسان کو کہتے ہیں جس نے ایمان کی حالت میں نبی کریم ﷺ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور ایمان کی حالت میں اس کا انتقال ہوا ہو۔

تابعی:......من لقی الصحابی من الثقلین مؤمنا بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ومات علی الاسلام. الکشاف ۱/۳۶۲

تابعی اس خوش نصیب شخص کو کہتے ہیں جس کو بحالت ایمان کسی صحابی سے شرف ملاقات حاصل ہوا ہو اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔

تبع تابعی:......تبع تابعی ان حضرات کو کہتے ہیں کہ جنہوں نے بحالت ایمان کسی تابعی سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر فوت ہوئے ہوں۔

حدیث باعتبار الفاظ کے دو چیزوں پر مشتمل ہوتی ہے: سند یا اسناد اور متن

سند یا اسناد:......الطریق الموصولة الی المتن.

متن حدیث کے اس سلسلہ روایت یعنی نبی کریم ﷺ سے لے کر صاحب کتاب تک حدیث کو روایت کرنے والوں کے سلسلہ کو سند یا اسناد کہتے ہیں۔

متن:......هو الفاظ الحدیث التی تتقوم بها المعانی. ظفر الامانی ۲۳

حدیث کے ان الفاظ کو متن کہتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے اب تک بجنسہ نقل ہوتے چلے آئے ہوں۔ مثلاً

حدثنا ابو الیمان قال: أخبرنا شعیب قال: حدثنا ابو الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: "والذی نفسی بیده لایؤمن أحدکم حتی أکون أحب الیه من والده وولده والناس اجمعین"

اس حدیث میں "حدثنا" سے "ابی ہریرۃ" تک اسناد اور اس کے بعد سے آخر تک متن ہے۔

بلحاظ اسناد حدیث کی تین قسمیں ہیں:

مرفوع:......ماأضیف الی النبی صلی الله علیه وسلم من قول أو فعل أو تقریر.

جس حدیث کی روایت کا سلسلہ نبی کریم ﷺ تک پہنچتا ہے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں۔

جیسے کہا جائے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبی کریم ﷺ نے یہ کام کیا، نبی کریم ﷺ نے اس قول وفعل پر تقریر فرمائی، یعنی سکوت فرمایا۔ یا یہ کہا جائے کہ یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً ثابت ہے۔ یا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس حدیث کو مرفوع کہا، تو اس حدیث کو جس کی سند نبی کریم ﷺ پر جا کر ختم ہوتی ہو، حدیث مرفوع کہا جائے گا۔

موقوف:......مایروی عن الصحابة رضی الله عنهم من أقوالهم أو أفعالهم أو تقریراتهم

جس حدیث کی روایت کا سلسلہ صحابی پر پہنچ کر ختم ہو جاتا ہے حدیث موقوف کہتے ہیں۔ مثلاً

اس طرح کہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس طرح کہا، یا ایسے ہی کہا جائے کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

مقطوع:......ماجاء عن التابعین موقوفا علیهم من أقوالهم أو أفعالهم أو تقریراتهم

جس حدیث کی سند تابعی تک پہنچ کر ختم ہو جائے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔ بعض حضرات کے نزدیک "موقوف اور مقطوع" کو اثر بھی کہتے ہیں، یعنی اس طرح "حدیث" کا اطلاق تو صرف نبی کریم ﷺ کے اقوال، افعال، اور تقریر پر ہوگا اور صحابی و تابعی کے اقوال، افعال اور تقریر کو "اثر" کہا جائے گا۔

روایت کے اعتبار سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں:

۱.....متصل ۲.....منقطع ۳. معضل ۴.....معلق ۵.....مرسل

حدیث متصل:......هو الحدیث الذی لم یسقط من سنده راوٍ من الرواة. توجیه النظر ۲/۵۵۳

اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے راوی شروع سے آخر تک پورے ہوں اور درمیان میں سے کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو۔

حدیث منقطع:......مالم یتصل اسناده بأی وجه کان سواء کان المتروک واحدا أو أکثر وسواء کان السقوط فی موضع واحد أو أکثر.

اس حدیث کو کہتے ہیں جس کی اسناد سے دو یا دو سے زائد راوی ایک ہی مقام سے بتصرف یا بلا تصرف مصنف ساقط ہوں۔

حدیث معلق:......ماحذف من مبدأ اسناده واحدا أو أکثر

وہ حدیث ہے جس کی اوائل سند سے بتصرف مصنف ایک یا متعدد راوی ساقط ہوں۔

حدیث مرسل:......اس حدیث کو کہیں گے جس کی اخیر سند سے تابعی کے بعد کوئی راوی ساقط ہو۔

جیسے کوئی تابعی حدیث روایت کرتے ہوئے کہے کہ قال رسول اللہ ﷺ۔

مرتبہ اور درجہ کے اعتبار سے حدیث کی تین قسمیں ہیں:

۱۔۔۔۔صحیح: جو اعلیٰ مرتبہ کی حدیث ہوتی ہے۔

۲۔۔۔۔حسن: جو اوسط مرتبہ کی ہوتی ہے۔

۳۔۔۔۔ضعیف: جو ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔

حدیث صحیح:۔۔۔۔۔۔هو الحديث الذي يكون متصل الاسناد من أوله الى منتهاه بنقل العدل الضابط عن مثله ولا يكون فيه شذوذ ولا علة. توجيه النظر

وہ حدیث ہے جس کے تمام راوی مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک سب کے سب صاحب عدالت اور صاحب ضبط ہوں نیز حدیث کی روایت کے وقت مسلمان عاقل بالغ ہوں۔

صاحب عدالت کا مطلب یہ ہے کہ وہ صاحب تقویٰ اور تقدس ہو جھوٹ نہ بولتا ہو گناہ کبیرہ کا مرتکب نہ ہو اور اگر بتقاضائے بشریت کبھی گناہ کبیرہ صادر ہو گیا پھر اس سے توبہ کر لی ہو۔ گناہ صغیرہ سے حتی الامکان اجتناب کرتا ہو اور ان پر دوام نہ کرتا ہو۔ اسباب فسق و فجور سے پرہیز کرتا ہو۔ صاحب مروت ہو یعنی ایسے کام نہ کرتا ہو جو اسلامی معاشرہ میں معیوب سمجھے جاتے ہوں مثلاً بازار میں ننگے سر گھومنا۔ سرِراہ سب کے سامنے بیٹھ کر ناپیشاب کرنا راستہ چلتے ہوئے باہر سر بازار کھڑے ہو کر کھانا پینا وغیرہ۔

صاحب ضبط کا معنی یہ ہیں کہ وہ نہایت ہوشیار اور سمجھدار ہو قوی حافظہ رکھتا ہو تا کہ حدیث کے الفاظ پختہ یاد رکھ سکے اور روایت حدیث کے وقت کسی قسم کی بھول چوک اور شک وشبہ کی گنجائش نہ رہ سکے۔

مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک جتنے راوی ہیں اگر ان صفات وخصوصیات کے معیار پر پورے اترتے ہوں تو ان کی روایت کردہ حدیث ''صحیح'' کہلائے گی۔

اب اگر یہ تمام صفتیں راوی میں پوری پوری پائی جائیں گی تو اس کی روایت کردہ حدیث کو ''صحیح لذاتہ'' کہیں گے۔

لیکن راوی میں اگر ان صفات میں سے کسی شق سے کوئی کمی یا قصور ہو اور وہ کمی اور قصور کثرت طرق سے پوری ہو جاتی ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث کو ''صحیح لغیرہٖ'' کہیں گے۔

حدیث حسن:۔۔۔۔۔مصنف کتاب سے لے کر آنحضرت ﷺ تک رواۃ میں سے کسی ایک راوی میں مذکورہ بالا صفات میں سے کسی میں کوئی کمی یا قصور ہو اور وہ کثرت طرق سے پوری بھی نہ ہو تو اس کی روایت کردہ حدیث کو ''حدیث حسن'' کہا جاتا ہے۔

حدیث ضعیف:۔۔۔۔۔هو مالم يجمع صفات الحديث الصحيح ولا صفات الحديث الحسن.

حدیث صحیح اور حدیث حسن کی مذکورہ بالا شرائط میں سے ایک یا زیادہ شرائط اگر راوی میں مفقود ہوں مثلاً حدیث کا راوی صاحب عدالت نہیں ہے یا صاحب ضبط نہیں ہے تو اس کی روایت کردہ حدیث ضعیف کہلائے گی۔

بایں حیثیت کہ ہم تک پہنچی، حدیث کی چار قسمیں ہیں:

۱۔۔۔۔متواتر　　۲۔۔۔۔مشہور　　۳۔۔۔۔عزیز　　۴۔۔۔۔غریب

متواتر:۔۔۔۔۔هو خبر عن محسوس أخبر به جماعة بلغوا في الكثرة مبلغا تحيل العادة تواطؤهم على الكذب فيه.

توجيه النظر ۱۰۹/۱

وہ حدیث ہے جس کو ابتداء سے انتہاء تک یکساں بلاتعین عدد اسانید کثیرہ سے اتنے راویوں نے روایت کیا ہو کہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا یا ان سے اتفاقیہ بھی جھوٹ کا صادر ہونا عقلاً محال ہو۔

مشہور:۔۔۔۔۔هو خبر جماعه لم يبلغوا في الكثرة مبلغا يمنع تواطؤهم على الكذب فيه. توجيه النظر ۱۱۱/۱

یعنی جو خبر متواتر کی طرح نہ ہو یا وہ حدیث غیر متواتر جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم تین یا تین سے زیادہ ہوں، بعض محدثین کے نزدیک ''مشہور'' کو ''مستفیض'' بھی کہتے ہیں۔

عزیز:.......مایرویه اثنان عن اثنین فی کل طبقة.

وہ حدیث ہے جس کے راوی ہر طبقہ میں کم از کم دو ضرور ہوں۔

غریب:.......ماینفرد بروایته شخص واحد فی أی طبقة کان.

وہ حدیث ہے جس کی اسناد میں کسی جگہ صرف ایک ہی راوی ہو جس کا کوئی شریک نہ ہو، غریب کو ''فرد'' بھی کہتے ہیں۔

باعتبار اختلاف رواۃ کے حدیث کی چار قسمیں ہیں:

شاذ:......مارواه الثقة أو الصدوق مخالفا من هو أرجح منه لمزید ضبط أو کثرة عدد أو مرجح سواهما.

وہ حدیث ہے جس کا راوی تو ثقہ ہو مگر وہ کسی ایسے ثقہ راوی کی حدیث کے خلاف ہو، جو ضبط وغیرہ وجوہ ترجیح میں اس سے بڑھا ہوا ہو۔

محفوظ:......وہ حدیث ہے جس کا راوی اوثق ہو مگر وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضبط وغیرہ وجوہ ترجیح میں اس سے کم تر ہو۔ یعنی شاذ کے مقابل حدیث کو ''محفوظ'' کہتے ہیں۔

منکر: مایرویه غیر الثقة مخالفا لمن هو أرجح منه توجیه النظر ۱/۵۱۵

وہ حدیث ہے جس کا راوی ضعیف ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو قوی راوی ہو یعنی منکر کے مقابل حدیث کو معروف کہتے ہیں۔

معروف:......مارواه المقبول مخالفا للضعیف (قواعد علوم الحدیث ص۴۲)

وہ حدیث ہے جس کا راوی قوی ہو اور وہ ایسے راوی کی حدیث کے خلاف ہو جو ضعیف ہے۔

مضطرب: وہ حدیث ہے جس کی سند یا متن میں ایسا اختلاف واقع ہو کہ اس میں ترجیح یا تطبیق نہ ہو سکے۔

مقلوب:......وہ حدیث ہے جس میں بھول سے متن یا سند کے اعتبار سے تقدیم و تاخیر واقع ہو گئی ہو یعنی لفظ مقدم کو موخر اور موخر کو مقدم کیا گیا ہو یا بھول کر ایک راوی کی جگہ دوسرا راوی ذکر کیا گیا ہو۔

اصطلاحات حدیث کا یہ اجمالی تعارف ہے۔ یوں تو حدیث کی اصطلاحات بہت زیادہ ہیں، جو حدیث کی مختلف تقسیم پر مبنی ہیں لیکن ان سب کا یہاں ذکر کرنا طوالت کا باعث ہوگا اور دوسرے یہ کہ صرف ان ہی اصطلاحات پر اکتفا کر لیا جائے تو اس کتاب کے سمجھنے اور حدیث کی حقیقت کو جاننے کے لیے کافی ہوگا نیز دوسری تمام اصطلاحات کا سمجھنا بھی عوام کے لیے بہت مشکل ہوگا اس لیے ان ہی اصطلاحات کی تعریفات پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

صحاح ستہ:......فن حدیث کی وہ چھ کتابیں جو باعتبار نقل حدیث کے اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جن کی نقل کردہ احادیث محدثین کی تحقیق اور نقد و نظر کی کسوٹی پر سب سے اعلیٰ اور صحیح مرتبہ کی ثابت ہوئی ہیں ''صحاح ستہ'' کہلاتی ہیں: بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف اور ابن ماجہ شریف صحاح ستہ میں شامل ہیں۔

بعض حضرات بجائے ابن ماجہ شریف کے مؤطا امام مالک رحمہ اللہ کو صحاح ستہ میں شمار کرتے ہیں، بخاری اور مسلم کے علاوہ صحاح ستہ کی دیگر کتب میں صحیح، حسن، ضعیف تینوں درجے کی احادیث ہیں، جن کی تشریح و توضیح ہر ایک صاحب کتاب نے اپنی اپنی جگہ کر دی۔

جامع: حدیث کی وہ کتاب جس میں تفسیر، عقائد، آداب، احکام، مناقب، سیر، فتن، علامات قیامت وغیرہ ہر قسم کے مسائل کی احادیث مندرج ہوں۔ جیسے بخاری، ترمذی،

سنن: وہ کتاب جس میں احکام کی احادیث فقہی ابواب کی ترتیب کے موافق بیان ہوں، جیسے سنن ابی داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ

مسند:......وہ کتاب ہے جس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ترتیب رتبی یا ترتیب حروف ہجاء یا تقدم و تاخر اسلامی کے لحاظ سے احادیث مذکور

ہوں۔ جیسے مسند احمد، مسند دارمی
معجم: ..... وہ کتاب ہے جس کے اندر وضع احادیث میں ترتیب اساتذہ کا لحاظ رکھا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی۔
جزء: ..... وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک مسئلہ کی احادیث یکجا جمع ہوں، جیسے جزء القراءۃ وجزء رفع الیدین للبخاری رحمہ اللہ تعالیٰ وجزء القرأۃ للبیہقی
مفرد: ..... وہ کتاب ہے جس میں صرف ایک شخص کی کل مرویات ذکر ہوں۔
غریب: ..... وہ کتاب ہے جس میں ایک محدث کے متفردات جو کسی شیخ سے ہیں، وہ ذکر ہوں۔ عجالہ نافعہ ص: ۱۴ عرف الشذی
مستخرج: ..... وہ کتاب جس میں دوسری کتاب کی حدیثوں کی زائد سندوں کا استخراج کیا گیا ہو، جیسے مستخرج ابوعوانہ۔
مستدرک: ..... وہ کتاب ہے جس میں دوسری کتاب کی شرط کے موافق اس کی رہی ہوئی حدیثوں کو پورا کر دیا گیا ہو، جیسے مستدرک حاکم۔

الحطہ فی ذکر الصحاح الستۃ

دوسری تقسیم: ..... کتب حدیث کی مقبول وغیر مقبول ہونے کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں:
پہلی قسم: ..... وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں صحیح ہیں، جیسے مؤطا امام مالک، صحیح بخاری، صحیح مسلم، صحیح ابن حبان، صحیح حاکم، مختارہ ضیاء مقدسی، صحیح ابن خزیمہ، صحیح ابن عوانہ، صحیح ابن سکن، منتقی ابن جارود۔
دوسری قسم: ..... وہ کتابیں ہیں جن میں احادیث، صحیح وحسن وضعیف ہر طرح کی ہیں مگر سب قابل احتجاج ہیں، کیونکہ ان میں جو حدیثیں ضعیف ہیں وہ بھی مرتبہ میں حسن کے قریب ہیں، جیسے سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، سنن نسائی، مسند احمد۔
تیسری قسم: ..... وہ کتابیں ہیں جن میں حسن، صالح، منکر ہر نوع کی حدیثیں ہیں، جیسے:

۱..... سنن ابن ماجہ	۲..... مسند طیالسی
۳..... زیادات ابن احمد بن حنبل	۴..... مسند عبدالرزاق
۵..... مسند سعید بن منصور	۶ مصنف ابی بکر بن ابی شیبہ
۷..... مسند ابویعلی موصلی	۸..... مسند بزار
۹..... مسند ابن جریر	۱۰..... تہذیب ابن جریر
۱۱..... تفسیر ابن جریر	۱۲..... تاریخ ابن مردویہ
۱۳..... تفسیر ابن مردویہ	۱۴..... طبرانی کی معجم کبیر
۱۵..... معجم صغیر	۱۶..... معجم اوسط
۱۷..... سنن دارقطنی	۱۸..... غرائب دارقطنی
۱۹..... حلیہ ابی نعیم	۲۰..... سنن بیہقی
۲۱..... شعب الایمان بیہقی	

چوتھی قسم: ..... وہ کتابیں ہیں جن میں سب حدیثیں ضعیف ہیں الا ماشاء اللہ۔ جیسے نوادر الاصول حکیم ترمذی، تاریخ الخلفاء، تاریخ ابن نجار، مسند الفردوس دیلمی، کتاب الضعفاء عقیلی، کامل ابن عدی، تاریخ خطیب بغدادی، تاریخ ابن عساکر
پانچویں قسم: ..... وہ کتابیں ہیں جن سے موضوع حدیث معلوم ہوتی ہیں جیسے موضوعات ابن جوزی، موضوعات شیخ محمد طاہر نہروانی وغیرہ۔

رسالہ فی مایجب حفظہ للناظر مولفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ

شیخین: ..... حضرات صحابہ کرام میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو اور محدثین کے نزدیک امام بخاری اور امام مسلم اور فقہاء کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کو شیخین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ تدریب الراوی حاشیہ: ۹۹، ۱۰۰

متفق علیہ:......محدثین کی اصطلاح میں متفق علیہ کا مطلب جس حدیث پر امام بخاری اور امام مسلم متن اور سند دونوں میں متفق ہوں یا بعض کے نزدیک دونوں ایک ہی صحابہ سے روایت کریں۔سبل السلام: ۱/۱۶

حفظ حدیث میں مسابقت

جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ صحابہ کرام نے احادیث کو حفظ یاد کرنے کا بہت اہتمام فرمایا ہے اور متعدد صحابہ کرام نے احادیث کا مجموعہ تیار کرلیا تھا بعد کے زمانہ میں بھی حفظ حدیث کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ یہاں ایسے لوگوں کی ایک مختصر فہرست لکھی جاتی ہے، تاکہ بعد میں آنے والے ان کی اقتداء کریں۔

صحابہ کے علاوہ احادیث کو حفظ کرنے والے حضرات کے اسمائے گرامی

اس امت کے جن افراد نے رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت میں احادیث کو حفظ کیا اس کی مثالیں ایک دو نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں تھی ان میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

۱......سلیمان بن مہران الاعمش المتوفی ۱۴۸ھ ان سے چار ہزار احادیث مروی ہیں اور وہ سب زبانی بیان کرتے تھے۔ تاریخ خطیب بغدادی: ۹/۵

۲......امام محمد بن سلام المتوفی ۲۲۷ھ ان کو پانچ ہزار احادیث یاد تھیں، محدث عجلی فرماتے ہیں کہ ان کو سات ہزار احادیث یاد تھیں۔ تہذیب التہذیب: ۹/۲۲۲

۳......امام عبدالرحمٰن بن مہدی ان کو دس ہزار احادیث یاد تھیں۔تذکرۃ الحفاظ: ۱/۲۴۳

۴......امام ابوحاتم کو بھی دس ہزار احادیث یاد تھیں۔تہذیب التہذیب: ۴/۸۴

۵......امام محمد بن عیسیٰ بن نجیح المتوفی ۲۲۴ھ کو چالیس ہزار حدیثیں یاد تھیں۔تذکرۃ الحفاظ: ۳۵۵

۶......محدث محمد بن موسیٰ المتوفی ۳۲۱ھ کو ایک لاکھ احادیث یاد تھیں۔تہذیب التہذیب: ۹/۲۹۴

۷......امام عبدان رحمہ اللہ المتوفی ۳۰۶ھ کو بھی ایک لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔میزان الاعتدال: ۳/۱۴۱

۸......امام بخاری ۲۵۶ھ کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں، جن میں سے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح۔(تذکرۃ الحفاظ: ۲/۲۳۳

۹......امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کو دس لاکھ احادیث یاد تھیں۔(تذکرۃ الحفاظ: ۲/۲۳

۱۰......امام مسلم کو تین لاکھ احادیث یاد تھیں۔تاریخ خطیب بغدادی: ۴/۴۱۹

حفاظ محدثین کی لاکھوں مثالیں ہیں طوالت کے خوف سے چند پر اکتفاء کیا گیا ہے:

اپنا کیا حال ہے اسلاف کی حالت کیا تھی
اپنی توقیر ہے کیا ان کی وجاہت کیا تھی

قریب کے زمانے میں احادیث کو یاد کرنے والے چند حضرات کے اسماء گرامی

قریب کے زمانے میں بھی بہت سے لوگوں نے احادیث کو یاد کیا ان میں سے چند کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱......مولانا شیخ فتح محمد تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو چار ہزار احادیث یاد تھیں، اور وہ اورنگزیب عالمگیر المتوفی ۱۱۱۸ھ کے بارے میں فرماتے ہیں

کہ ان کو بارہ ہزار احادیث یاد تھیں۔ رسالۃ الانفاء: ص ۱۷ بابت ماہ رمضان ۱۳۵۶ھ

۲..... مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ محمد فرخ کو ستر ہزار احادیث متن اور سند کے ساتھ یاد تھیں۔ نظام تعلیم و تربیت: ص ۱۲۳

۳..... شیخ حسین بن محسن القاری کو بخاری شریف کی مشہور شرح، فتح الباری کی چودہ جلدیں حفظ یاد تھیں۔

رسالہ الرحیم بابت ماہ جولائی ۱۹۶۵ء

۴..... مولانا داؤد کشمیری متوفی ۱۰۹۷ھ ان کو مشکوٰۃ زبانی یاد تھی اس وجہ سے علماء وقت ان کو مشکاتی کہا کرتے تھے۔ نزہۃ الخواطر

۵..... گجرات کے ایک آدمی جن کا نام محدث تاج الدین تھا ان کو بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، صحاح ستہ زبانی یاد تھیں۔

نزہۃ الخواطر: ۲۱۸/۴

۶..... حضرت حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے بارے میں مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک والے فرماتے ہیں کہ ان کو بخاری شریف حفظ یاد تھی۔ حقائق السنن

گہر جو دل میں نہاں ہیں خدا ہی دے تو ملیں
اسی کے پاس ہے مفتاح اس خزانے کی

یہ چند پر ہی اکتفاء کر دیا ہے حالانکہ اس کی مثالیں بہت زیادہ ہیں۔

حفظ حدیث میں عورتوں کا کارنامہ

دین کا علم حاصل کرنا اس کی تبلیغ و اشاعت میں مردوں کی طرح عورتوں کا بھی حصہ رہا ہے، صحابہ کرام کی طرح صحابیات نے بھی اس میدان میں حصہ لیا ہے، چنانچہ مردوں کی طرح عورتوں میں بھی ایک دو نہیں ہزاروں عورتیں ہیں جنہوں نے احادیث کو حفظ یاد کیا۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے تذکرۃ الحفاظ میں حافظات حدیث کے نام لکھے ہیں:

۱..... حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما
۲..... ام المؤمنین حضرت جویریہ بنت حارث مصطلقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
۳..... ام المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما
۴..... ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رملہ بنت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما
۵..... ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش اسدیہ رضی اللہ عنہا
۶..... حضرت زینب بنت ابوسلمہ مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۷..... حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ رضی اللہ عنہا
۸..... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۹..... حضرت ام عطیہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۱۰..... ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند مخزومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
۱۱..... حضرت ام حرام بنت ملحان انصاری رضی اللہ عنہا
۱۲..... ان کی بہن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
۱۳..... حضرت ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں پردہ لٹکا ہوا رہتا تھا جس کے پیچھے سے وہ حدیث بیان فرماتی رہتی تھیں۔

قاہرہ کی مشہور محدثہ نفیسہ حدیث کا درس دیتی تھیں جن کے درس سے امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی فائدہ اٹھایا۔

بخاری کے مشہور نسخوں میں سے ایک نسخہ احمد کی بیٹی کریمہ کا ہے جو اپنے وقت کی استاذ حدیث تھیں۔
چھٹی صدی کے مشہور محدث علی بن عساکر کے اساتذہ میں سے زیادہ مقدار خواتین اساتذہ کی ہے، علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ام احمد زینب چوراسی سال کی عمر تک احادیث پڑھاتی رہیں۔ نیز فرماتے ہیں:
"وازدحم علیها الطلبة."ان کے یہاں طلبہ کا اژدھام رہتا تھا۔
نیز ام عبداللہ زینب کمال الدین کے بارے میں لکھا ہے:
وتکاثروا علیها وتفردت وروت کبارا رحمها الله.
ان کے یہاں طلبہ کی بڑی تعداد آتی تھی وہ بہت سی احادیث روایت کرنے میں منفرد تھیں انہوں نے حدیث کی بڑی بڑی کتابوں کا درس دیا۔

احادیث کو صحیح وضعیف قرار دینے کے بارے میں ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ احادیث صحیحہ صرف صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں منحصر ہیں، نیز بعض لوگوں کا خیال یہ ہے کہ جو حدیث صحیحین میں نہ ہو وہ لازماً کمزور ہوگی اور وہ کسی حال میں بھی صحیحین کا معارضہ نہیں کرسکتی، حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے، کیونکہ کسی حدیث کی صحت کا اعتبار اس کے بخاری یا مسلم میں ہونے پر نہیں بلکہ اس کی اپنی سند پر ہے، خود امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ میں نے اپنی کتاب میں احادیث صحیحہ کا استیعاب نہیں کیا، لہٰذا یہ عین ممکن ہے کہ کوئی حدیث صحیحین میں نہ ہو اور اس کے باوجود اس کا رتبہ سند کے اعتبار سے صحیحین کی بعض احادیث سے بھی بلند ہو، مثلاً مولانا عبدالرشید نعمانی نے "ماتمس الیہ الحاجۃ" میں ابن ماجہ کی بعض ایسی روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں محدثین کا فیصلہ یہ ہے کہ ان کی سند بخاری کی سند سے بھی افضل ہے۔ لہٰذا صحیحین کو جو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کہا جاتا ہے وہ مجموعی اعتبار سے نہ کہ ہر حدیث کے اعتبار سے، اس مسئلہ کی مزید تفصیل کے لیے حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی "انهاء السكن الى من يطالع اعلاء السنن" قابل دید ہے۔

حدیث کو صحیح کہنے کا مطلب

حافظ ابن صلاح رحمہ اللہ نے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب ہم کسی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں بھی یقیناً صحیح ہو بلکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح کی وہ فنی شرائط موجود ہیں جو محدثین نے صحیح کے لیے مقرر کی ہیں، لہٰذا ظن غالب یہ ہوتا ہے کہ وہ نفس الامر میں بھی صحیح ہوگی، اس لیے کہ نفس الامر کی صحت کا یقین تواتر کے بغیر نہیں ہوتا، لہٰذا صحیح میں بھی یہ احتمال موجود ہے کہ نفس الامری طور پر کوئی غلطی رہ گئی ہو، کیونکہ خطاء ونسیان ثقہ سے بھی ممکن ہے اور اس کا امکان ہے کہ کسی راوی سے کوئی وہم ہوا ہو، البتہ اس احتمال پر عمل اس وقت تک جائز نہیں جب تک کہ اس احتمال کا ثبوت دوسرے قرائن ودلائل قویہ سے نہ ہو جائے، لہٰذا اگر دوسرے دلائل قویہ اس بات پر دلالت کرتے ہوں کہ اس حدیث صحیح پر کسی راوی کو وہم ہوا ہے تو اس حدیث کو ترک کیا جاسکتا ہے، مثلاً یہ کہ زیادہ صحیح احادیث اس کے معارض ہوں یا وہ حدیث قرآن کریم کی کسی واضح آیت کے خلاف ہو، اسی طرح جب ہم یہ کہتے ہیں کہ فلاں حدیث ضعیف ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ نفس الامر میں بھی واقعۃً جھوٹی ہے، بلکہ مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس میں صحیح یا حسن کی فنی شرائط نہیں پائی جاتی جن کی وجہ سے وہ اتنی قابل اعتماد نہیں ہے کہ اس پر کسی شرعی مسئلہ کی بنیاد رکھی جاسکے، ورنہ یہ احتمال موجود ہے کہ ضعیف راوی نے بالکل سچی بات نقل کی ہو، اس لیے کہ ضعیف راوی ہمیشہ غلطی نہیں کرتا لیکن اس احتمال پر عمل اس وقت تک جائز نہیں جب تک دوسرے دلائل قویہ اس کو ثابت نہ کردیں اب بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کسی مجتہد کے پاس ایسے دلائل قویہ موجود ہوتے ہیں جن کی بناء پر وہ اس ضعیف احتمال کو راجح قرار دے کر کسی حدیث صحیح کو ترک کردیتا ہے، یا حدیث

ضعیف کو اختیار کرتا ہے تو اس صورت میں اس کو حدیث صحیح کا تارک یا حدیث ضعیف پر عامل نہیں کہا جا سکتا یہ بات ایک مثال سے واضح ہوگی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''کتاب العلل'' میں لکھا ہے کہ میری کتاب میں دو حدیثیں ایسی ہیں کہ جن پر کسی فقیہ کا عمل نہیں ہے، ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

قال جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء بالمدينة من غير خوف ولا مطر. ترمذی: ۱/۴۷ باب ماجاء في الجمع بين الصلوتين

حالانکہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث قابل استدلال ہے، دوسری حدیث امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ہے:

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من شرب الخمر فاجلدوه فان عادفي الرابعة فاقتلوه.

ترمذی: ۱/۲۰۹ ابواب الحدود باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه فان عاد في الرابعة فاقتلوه

حالانکہ یہ حدیث بھی قابل استدلال ہے ان دونوں حدیثوں کے ظاہر کو باجماع امت ترک کر دیا گیا ہے، کیونکہ دوسرے دلائل قویہ ان کے خلاف موجود تھے، لیکن ان حدیثوں کے ترک کرنے کی وجہ سے کسی کو بھی تارک سنت نہیں کہا گیا۔

اسی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''ابواب النکاح باب ماجاء فی الزوجین المشرکین یسلم احدہما'' میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت نقل کی ہے:

ردالنبي صلى الله عليه وسلم ابنته زينب رضي الله تعالى عنها على ابي العاص بن الربيع بعد ست سنين بالنكاح الاول ولم يحدث نكاحا.

اس حدیث کا صریح تقاضا یہ ہے کہ اگر زوجہ مشرکہ کے اسلام لانے کے چھ سال بعد بھی اس کا پرانا شوہر مسلمان ہو جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں، حالانکہ اس پر کسی فقیہ کا عمل نہیں، چنانچہ امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

هذا الحديث ليس باسناده بأس ولكن لا نعرف وجه الحديث ولعله قد جاء هذا من قبل داؤد بن الحصين من قبل حفظه.

یہاں پر امام ترمذی رحمہ اللہ نے ایک حدیث صحیح میں راوی کے وہم کے احتمال کو دوسرے دلائل کی وجہ سے راجح قرار دیا ہے۔

اس کے برعکس حدیث ضعیف پر بعض اوقات دوسرے دلائل کی وجہ سے عمل کر لیا جاتا ہے، چنانچہ اسی باب میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے عمرو بن شعیب رحمہ اللہ کی روایت نقل کی ہے:

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ردابنته زينب على ابي العاص بن الربيع بمهر جديد ونكاح جديد.

اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هذا حديث في اسناده مقال والعمل على هذا الحديث عند اهل العلم الخ (ثم قال) وهوقول مالك بن أنس والاوزاعي والشافعي واحمد واسحاق.

کیا ان تمام ائمہ کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ عامل ''بالحدیث الضعیف'' ہیں، ظاہر ہے کہ ان حضرات نے حدیث کو اس لیے اختیار کیا کہ دوسرے دلائل سے اس کی تائید ہو رہی تھی، لہٰذا اگر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کسی مقام پر حدیث ضعیف کو دوسرے دلائل کی وجہ سے اختیار کریں تو وہ تنہا نشانہ ملامت کیسے ہو سکتے ہیں؟ یہ بحث تفصیل کے ساتھ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کی کتاب ''انہاء السکن'' میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ماخوذ از مقدمہ درس ترمذی

فضائل کے باب میں حدیث ضعیف

تین شرائط کے ساتھ مقبول ہے۔

علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے "تدریب الراوی" میں اور حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے، القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع" میں حافظ ابن حجر سے نقل کیا ہے کہ حدیث ضعیف فضائل کے باب میں تین شرائط کے ساتھ مقبول ہوتی ہے:

۱..... اس کا ضعیف ہونا بہت شدید نہ ہو۔ فیخرج من انفرد من الکذابین والمتھمین بالکذب ومن فحش غلطه.

۲..... اس کا مضمون شریعت کے اصول ثابتہ میں سے کسی اصل معمول بہ کے تحت داخل ہو۔

فیخرج مایخترع بحیث لایکون له اصل اصلا

۳..... ان لایعتقد عندالعمل به ثبوته، بل یعتقد الاحتیاط لئلاینسب الی النبی صلی اللہ علیه وسلم مالم یقله

یعنی اس پر عمل کرتے ہوئے یقینی ثبوت کا اعتقاد نہ رکھے بلکہ احتیاط کا اعتقاد رکھے، تاکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب نہ ہو جائے جو آپ علیہ السلام نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

اور اس مسئلہ کی پوری تفصیل علامہ عبدالحی لکھنوی کی کتاب "الاجوبۃ الفاضلۃ" میں موجود ہے۔

محدث کبیر شیخ علی بن حسام الدین متقی برہان پوری رحمہ اللہ

امام کبیر شیخ المشائخ، محدث اعظم، علی بن حسام بن عبدالملک بن قاضی خان متقی شاذلی، مدنی، چشتی، برہانپوری، مہاجر مکی جو کہ جنت المعلاۃ مکہ مکرمہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

ولادت:..... ۸۸۵ھ میں ہندوستان کے شہر برہان پور میں پیدا ہوئے آٹھ سال کی عمر میں ان کے والد صاحب انہیں لے کر شیخ بہاؤالدین صوفی برہان پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شیخ نے انہیں اسی عمر میں بیعت فرما کر حلقہ ارادت میں داخل فرمالیا، جوانی کی عمر تک شیخ بہاؤالدین رحمہ اللہ کے ساتھ منسلک رہے پھر انؒ کے انتقال کے بعد ان کے فرزند ارجمند شیخ عبدالحکیم برہان پوری رحمہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے، اور سلوک کے مراحل طے فرمائے۔ اور انہوں نے علی متقی رحمہ اللہ کو سلسلہ چشتیہ میں خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ پھر مزید پختگی کی خاطر دوسرے شیوخ کی تلاش میں مختلف شہروں کا سفر کیا۔ بالاخر شیخ حسام الدین متقی ملتانی رحمہ اللہ کی خدمت میں پہنچے دو سال تک مستقل ان کی خدمت میں رہے۔ انہی سے تفسیر بیضاوی اور عین العلم کتابیں پڑھیں اور ورع وتقوی کے زیور سے آراستہ ہوئے۔

سفر حرمین:..... پھر حرمین کا سفر کیا، مکہ مکرمہ میں شیخ ابوالحسن شافعی بکری رحمہ اللہ سے حدیث پڑھی، اور انہی سے طریقہ قادریہ شاذلیہ ومدنیہ حاصل کیا۔ نیز شیخ محمد بن محمد سخاوی مصری رحمہ اللہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور مکہ مکرمہ ہی میں بیت اللہ شریف کے مجاور ہو گئے۔

ہندوستان کا سفر:..... پہلی مرتبہ محمود شاہ صغیر گجراتی کے عہد میں آئے۔ جو شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے مرید تھے، اصفی نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے شیخ جب ہندوستان پہنچے تو محمود شاہ گجراتی نے شیخ کا بہت اکرام کیا۔ اور ان کی ہر طرح کی خاطر تواضع کی اور بہت سے ہدایا وتحائف سے نوازا پھر موسم حج میں مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے۔

مسافر خانہ کی تعمیر:..... مکہ پہنچ کر "سوق اللیل" میں ایک کشادہ مسافر خانہ تعمیر فرمایا، جس میں سندھ کے مسافرین قیام فرماتے تھے، اس طرح شیخ مسافروں کی کفالت بھی فرماتے اور ان کی مالی مدد بھی فرماتے تھے۔ سلطان کی طرف سے ایک بڑی جاگیر مسافر خانہ کے لیے کر دی گئی۔ جو شیخ اور ان کے متعلقین کے خرچہ کے لیے کافی تھی۔ اور محمود شاہ نے سلطان سلیمان بن سلیم بن بایزید بن محمد رومی رحمہ اللہ کو شیخ کے متعلق خط

لکھا وہ بھی شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور شیخ سے دعا کی درخواست کی اس طرح بہت جلد مکہ مکرمہ میں شیخ کو شہرت حاصل ہوئی۔

دوسری مرتبہ سفر ہندوستان:...... دوسری مرتبہ شیخ ہندوستان تشریف لائے۔ اور محمود شاہ کے مہمان ہوئے اب کی دفعہ شیخ نے اپنی آمد کا یہ مقصد بتایا کہ حکومتی امور کا جائزہ لیا جائے۔ اور جو قوانین شریعت کے خلاف ہوں انہیں شریعت کے مطابق بنایا جائے۔ سرکاری عہدہ اور منصب پر بیٹھ کر عدل وانصاف قائم کریں۔ رعایا کے حقوق ادا کریں۔ محمود شاہ نے یہ ارادہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ اور شیخ کو اختیارات بھی سونپ دیئے۔ شیخ علی متقی رحمہ اللہ نے بہت سے اصلاحات فرمائی، لیکن کچھ عرصہ کے بعد دیکھا کہ ارکان سلطنت ان سے ناراض ہیں حکم عدولی کررہے ہیں رشوت کا دور شروع ہورہا ہے۔ اور محمود شاہ بھی شیخ سے اعراض کرکے ارکان سلطنت کا ساتھ دے رہا ہے۔ یہ حالات دیکھ کر شیخ مایوس ہوکر مکہ مکرمہ لوٹ آئے۔

خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت

شیخ متقی رحمہ اللہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ایک شاگرد سے منقول ہے کہ میں نے شیخ کی زندگی ہی میں رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا جبکہ وہ خود مکہ معظمہ میں تھے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپ میرے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جو میں کرسکوں، تو آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا کہ بس تم شیخ علی متقی کی اتباع کرتے رہو، ان کے اعمال وافعال کا ملاحظہ کرکے ان کی پیروی کرو، اس خواب میں بڑی فضیلت کی بات یہ ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے علی متقی رحمہ اللہ کو شیخ کا لقب دیا۔

علامہ حضرمی رحمہ اللہ نے ''النور السافر'' میں لکھا کہ شیخ علی متقی بہت پرہیزگار تھے، عبادات میں انتہائی محنت کرنے والے تھے۔ گناہوں کے کاموں سے بہت اجتناب کرنے والے، ایک دفعہ ۲۷ رمضان المبارک شب جمعہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی، تو عرض کیا کہ اس زمانہ میں لوگوں میں افضل کون ہے؟ تو آپ نے شیخ متقی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ ''تم ہو'' عرض کیا پھر کون ہے؟ تو فرمایا کہ ہندستان میں محمد بن طاہر ہیں۔

مناقب پر لکھی ہوئی کتاب

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے حالات زندگی پر مشتمل ایک بہت عمدہ کتاب، علامہ عبدالقادر فاکہی رحمہ اللہ نے لکھی: ''القول النقی فی مناقب المتقی''، جس میں آپ کے پورے حالات زندگی کو جمع کیا گیا۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی بعض کتب کے مقدمہ میں شیخ کے حالات پر ایک عبارت ہے اس کو بعینہ یہاں نقل کی جائے تاکہ اہل علم اس سے استفادہ کرسکے:

قال: بسم الله الرحمن الرحيم، الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله وصحبه أجمعين، أما بعد فيقول الفقير الى الله تعالىٰ على بن حسام الدين الشهير بالمتقى انه خطر فى خلدى أن أبين للأصحاب من أول أمرى الى آخره، فاعلموا رحمكم الله أن الفقير لما وصل عمرى الى ثمان سنين جاء فى خاطر والدى رحمه الله أن يجعلنى مريدا لحضرة الشيخ باجن، قدس الله سره! فجعلنى مريدا، وكان طريقه طريق السماع وأهل الذوق والصفاء، فبايعنى على طريق المشايخ الصوفية، وأخذت عنه وأنا ابن ثمان سنين، ولقننى الذكر الشيخ عبدالحكيم بن الشيخ باجن، قدس سره! وكنت فى بداية أمرى أكتسب بصنعة الكتاب لقوتى وقوت عيالى وسافرت الى البلدان، فلما وصلت الى الملتان صحبت الشيخ حسام الدين وكان طريقه طريق المتقين فصحبته ماشاء الله، ثم لما

وصلت الی مكة المشرفة صحبت الشيخ أبا الحسن البكری الصديقی قدس الله سره، وكان له طريق التعلم والتعليم، وكان شيخا عارفا كاملا فی الفقه والتصوف، فصحبت ماشاء الله ولقننی الذكر وحصل لی من هذين الشيخين الجليلين. عليهما الرحمة والغفران. من الفوائد العلمية والذوقية التی تتعلق بعلوم الصوفية، فصنفت بعد ذلک كتبا ورسائل، فأول رسالة صنفتها فی الطريق سميتها "تبيين الطريق الی الله تعالیٰ" وآخر رسالة صنفتها سميتها" غاية الكمال فی بيان أفضل الأعمال" فمن من الطلبة حصل منهما رسالة ينبغی له أن يحصل الأخری ليلازم بينهما فی القصد، انتهیٰ، قال الحضرمی: وبالجملة فما كان هذا الرجل الا من حسنات الدهر، وخاتمة أهل الورع، ومفاخر الهند، وشهرته تغنی عن ترجمته، وتعظيمه فی القلوب يغنی عن مدحته انتهی.

تصانیف:...... شیخ علی متقی رحمہ اللہ کی تصانیف بھی بہت ہیں، چھوٹی اور بڑی ملا کر تقریبا ۱۰۰ ہونگی، سب سے پہلی تصنیف "تبیین الطریق الی اللہ تعالیٰ" دوسرے رسالہ کا نام "غایۃ البیان فی افضل الاعمال" رکھا۔ سب سے مشہور کتاب "کنز العمال فی سنن الاقوال والاعمال" ہے، جس کا تذکرہ ہم مستقل عنوان کے تحت کریں گے۔

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے بارے میں علماء کرام کی آرا

علامہ شعرانی رحمہ اللہ نے "الطبقات الکبریٰ" میں لکھا ہے کہ ۹۴۵ھ میں، میں ان کے پاس تھا، وہ میری طرف دیکھتے رہے اور میں ان کی طرف دیکھتا رہا وہ بہت بڑے علم والے تھے، زاہد، متقی پرہیزگار تھے، جسم کے لحاظ سے دبلے پتلے تھے، نہایت کم گو، عزلت پسند، اس زمانہ میں پیرانہ سالی کی وجہ سے وہ گھر سے صرف حرم پاک نماز جمعہ کے لیے نکلتے۔ اور صفوف کی ایک جانب کھڑے ہو کر نماز ادا فرماتے۔ پھر تیزی کے ساتھ گھر واپس لوٹ جاتے۔

واقعہ:...... ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ مجھے اپنے گھر لے گئے، تو میں نے وہاں اللہ والوں کی ایک جماعت دیکھی کہ ہر فقیر اپنی مخصوص جگہ بیٹھا ہوا ہے، کوئی تلاوت میں مشغول ہے تو کوئی ذکر و شغل میں۔ کوئی مراقبہ میں ہے، کوئی علمی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے، مکہ معظمہ میں میں نے اس جیسا منظر نہیں دیکھا اس وقت ان کے پاس کئی تالیفات تھیں، ایک علامہ سیوطی کی، جامع الصغیر کی ترتیب (۲) مختصر النہایہ فی اللغۃ

اور مجھے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا قرآن کریم کا نسخہ دکھایا ایک ورق میں پورا قرآن تھا، ہر سطر میں، چوتھائی پارہ لکھا ہوا تھا۔ پھر مجھے چاندی کا ایک درہم دیا اور فرمایا کہ آپ اس شہر میں اسکو خرچ کریں پھر میں پورے موسم حج میں، اس کو خرچ کرتا رہا اور بہت مال خرچ کیا کس طرح کیا وہ ناقابل بیان ہے۔

کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے علمی کارناموں میں سب سے بڑا کارنامہ یہ کتاب ہے، جس میں احادیث مبارکہ کے گرانقدر مجموعہ کو سنن کی ترتیب پر جمع فرمایا، اسکی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ اصل کتاب تو یہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی ہے۔ امام سیوطی رحمہ نے تمام احادیث کو یکجا کرنے کی غرض سے ایک تالیف کرنے کا ارادہ فرمایا، جس کا نام "الجامع الکبیر" رکھا جو اسی نام سے آج بھی موجود ہے۔ اس میں صرف آپ علیہ السلام کی قولی احادیث کو الفبائی ترتیب پر مرتب فرمایا ہے وہ احادیث جن میں سبب حدیث یا کوئی سوال یا افعال کا تذکرہ بھی ہے اسے علیحدہ طور پر لکھا۔ پہلی قسم کو قسم الاقوال دوسری قسم کو قسم الافعال کا نام دیا۔ قسم الافعال کی ترتیب مسانید صحابہ کی ترتیب پر رکھی، پہلے خلفاء اربعہ کی مسانید پھر عشرہ مبشرہ اس طرح پھر باقی صحابہ

امام سیوطی رحمہ اللہ نے اسی جامع الکبیر کی قسم الاقوال سے مختصر احادیث کا انتخاب فرمایا۔ اور اسے ''جامع صغیر'' کا نام دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد اسی ''جامع صغیر'' پر استدراک کرکے ''زوائد الجامع'' کے نام سے کتاب لکھی، اسکی ترتیب بھی ''جامع صغیر'' کی ترتیب پر تھی۔

علامہ علی متقی رحمہ اللہ کی بہترین کوشش

۱..... علامہ متقی رحمہ اللہ نے سب سے پہلے ''جامع صغیر'' اور ''زوائد جامع صغیر'' کی احادیث کو فقہی ترتیب دے کر ایک کتاب بنا دیا اس کا نام ''منہج العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

۲..... پھر متقی رحمہ اللہ کو خیال ہوا کہ جو احادیث قسم الاقوال سے سیوطی رحمہ اللہ نے ''جامع صغیر'' میں نقل نہیں کیں انہیں بھی فقہی ترتیب دے کر اس کا نام ''الاکمال لمنہج العمال'' رکھا۔ اس طرح امام متقی کی دو کتابیں ہو گئیں:

(۱)..... منہج العمال جس میں جامع صغیر اور زوائد کی احادیث فقہی ترتیب پر تھیں۔

(۲)..... الاکمال جس میں قسم الاقوال کی بقیہ احادیث کو فقہی ترتیب دی۔

۳..... بعد میں علامہ متقی نے ان دونوں کتابوں کو ملا کر ایک تیسری کتاب بنا دی لیکن ان دونوں میں امتیاز برقرار رکھا، منہج العمال کی احادیث کو پہلے ذکر فرمایا اور بقیہ احادیث کو بعد میں الاکمال کے نام کے تحت ذکر فرمایا۔ اور مجموعے کا نام ''غایۃ العمال فی سنن الاقوال'' رکھا۔

اس طرح جامع کبیر کی قسم الاقوال کی تمام احادیث کی فقہی ترتیب حاصل ہو گئی، علامہ متقی نے پھر قسم الافعال کو بھی فقہی ترتیب دے دی اس طرح پچھلی تمام کتابوں کو ملا کر ایک کتاب بن گئی، جس کی ترتیب اسی طرح ہوئی سب سے پہلے منہج العمال کی احادیث، پھر الاکمال کی پھر قسم الافعال کی، اس طرح پوری جامع کبیر کی احادیث مع بہت سی زائد حدیثوں کے، فقہی ترتیب کے ساتھ ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' کے نام سے معرض وجود میں آ گئی۔ وللہ الحمد۔

کنز العمال کے بارے میں علماء کے اقوال

ا.....شیخ چلپی رحمہ اللہ:

شیخ چلپی رحمہ اللہ نے "کشف الظنون" میں علامہ سیوطی رحمہ کی جمع الجوامع (جامع صغیر) کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا: "کہ شیخ علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین ہندی رحمہ اللہ جو "متقی" کے نام سے مشہور ہیں، انہوں نے "الجامع الکبیر" کو اسی طرح مرتب فرمایا جس طرح جامع الصغیر کو مرتب فرمایا ہے۔ اور اس کا نام کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" رکھا۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا کہ ائمہ حدیث کی مرتب کردہ بڑی بڑی کتابوں کا مطالعہ کر کے احادیث کو حاصل کیا۔ انہوں نے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع کیا اس سے زیادہ کسی نے جمع نہیں کیا۔
نزهة الخواطر

۲.....عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ:

علامہ عبدالحق بن سیف اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے "اخبار الاخیار" میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن بکری شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ علامہ سیوطی کا سارے جہاں پر احسان ہے اور علامہ متقی رحمہ اللہ کا سیوطی پر احسان ہے۔ نزهة الخواطر

۳.....امام کنانی رحمہ اللہ:

امام کنانی متوفی ۱۳۴۵ھ فرماتے ہیں: "امام سیوطی رحمہ اللہ کی جامع کبیر کا تکملہ جمع الجوامع ہے، اس میں انہوں نے تمام احادیث کو جمع کرنے کی کوشش کی، لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا علاوہ ازیں وہ تکمیل سے قبل انتقال فرما گئے۔
پھر اس کتاب کو شیخ علاء الدین المتقی ہندی رحمہ اللہ نے فقہی ترتیب دی۔ الرسالة المستطرفة ۱۴۹

۴.....حاجی خلیفہ:

امام سیوطی رحمہ اللہ نے مقدمہ میں ذکر فرمایا کہ انہوں نے تمام احادیث کو جمع کر دیا لیکن تمام احادیث کے احاطہ کا دعویٰ، بعید از قیاس ہے کیونکہ تمام روایات تک رسائی ناممکن بات ہے۔ کشف الظنون ۱/۶۶۹

۵.....احمد عبدالجواد:

احمد عبدالجواد نے لکھا کہ امام سیوطی کی "الجامع الکبیر" احادیث نبوی ﷺ کا سب سے بڑا مجموعہ ہے، احادیث کا اتنا بڑا مجموعہ کہیں اور نہیں ہے۔ جس نے امام سیوطی کی جامع کا مطالعہ کر لیا گویا اس نے احادیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کر لیا۔ مقدمه جامع کبیر

۶.....وفات حسرت آیات:

بہر حال علامہ علی متقی "جو بیک وقت ظاہری و باطنی دونوں طرح کے علوم کے امین تھے، ماہ جمادی الاولیٰ ۹۷۵ھ بروز منگل بوقت سحر اس دار فانی سے رحلت فرما گئے، مکرمہ میں انتقال ہوا و ہیں جنت المعلاۃ میں، فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی قبر کے قریب پہاڑی کے دامن میں دفن ہوئے۔

دونوں حضرات کی قبروں کے درمیان بند راستہ ہے ایک ایسی جگہ میں، جسے ''ناظر الخیش'' کہا جاتا ہے، کل عمر مبارک ۸۷ سال یا نوے برس تھی۔

اللھم اغفر له وارحمه وعافیه وادخله فی جنات النعیم برحمتک یاارحم الراحمین.

الجامع الکبیر، اور کنزالعمال کا ماخذ:

علامہ شیخ علی متقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام سیوطی کی ایک تحریر مجھے ملی ہے، جس میں مذکور ہے:

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اس فہرست میں ان کتب کا تذکرہ ہے جن کا میں نے جمع الجوامع کی تالیف کے وقت مطالعہ کیا، یہ فہرست اس لیے لکھ رہا ہوں کہ اگر کتاب مکمل ہونے سے پہلے موت آگئی تو کوئی دوسرا شخص اس کتاب کو میرے طریقہ پر مکمل کر سکے جب ان کو میری کتب کے مراجع کا علم ہوگا تو وہ ان کے علاوہ دیگر کتب کے مطالعہ سے مستغنی ہوگا۔

صحاح ستہ ہیں اوران کے علاوہ کتب یہ ہیں:

۱.....موطا امام مالک

۲..... مسند شافعی

۳..... مسند الطیالسی

۴..... مسند احمد

۵..... مسند عبدبن حمید

۶..... مسند الحمیدی

۷.....مسند ابی عمران العدنی

۸..... معجم البغوی

۹..... معجم ابن قانع

۱۰..... فوائد سمویه

۱۱.....المختارہ للضیاء مقدسی

۱۲.....طبقات ابن سعد

۱۳..... تاریخ دمشق لابن عساکر

۱۴..... معرفة الصحابة للباوردی

۱۵.....المصاحف الباوردی

۱۶..... فضائل قرآن لابن الضریس

۱۷.....الزھد لابن مبارک

۱۸.....الزھد لھناد سری

۱۹......المعجم الکبر للطبرانی
۲۰......المعجم الاوسط للطبرانی
۲۱......المعجم الصغیر للطبرانی
۲۲......مسند ابی یعلی
۲۳...... تاریخ بغداد للخطیب
۲۴......الحلیۃ لابی نعیم
۲۵......الطب النبوی صلی اللہ علیہ وسلم
۲۶......فضائل الصحابہ لابی نعیم
۲۷......کتاب الھدی لابی نعیم
۲۸...... تاریخ بغداد لابن نجار
۲۹......الالقاب للشیرازی
۳۰......الکنی لابی احمد الحاکم
۳۱...... اعتلال القلوب للخرائطی
۳۲...... الابانۃ لابی نصر عبداللہ بن سعید ابن حاتم السجزی
۳۳...... الافراد للدار قطنی
۳۴...... عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی
۳۵......الطب النبوی لابن السنی
۳۶......العظمۃ لابن الشیخ
۳۷......الصلاۃ لمحمد مروزی
۳۸...... نوادرالاصول للحکیم ترمذی
۳۹...... الامالی لابی القسام الحسین بن ھبۃ اللہ ابن صبری
۴۰......ذم الغیبۃ لابن ابی الدنیا
۴۱...... ذم الغضب لابن ابی الدنیا
۴۲......المستدرک لابی عبدالحاکم
۴۳...... السنن الکبریٰ للبیھقی
۴۴...... شعب الایمان للبیھقی
۴۵......المعرفۃ للبیھقی
۴۶...... البعث للبیھقی(۴۷) دلائل النبوۃ للبیھقی
۴۸...... الاسماء والصفات للبیھقی
۴۹...... مکارم الاخلاق للخرائطی
۵۰...... مساوی الاخلاق للخرائطی
۵۱......مسندالحارث لابی اسامہ

۵۲ ......مسندابی بکربن ابی شیبہ

۵۳......مسندمسدد

۵۴......مسنداحمدبن منیع

۵۵ ......مسنداسحاق بن راھویہ

۵۶......صحیح ابن حبان

۵۷......فوائدتمام الخلیعات(۵۸) الغیلانیات

۵۹......المخلصیات البجلاء للخطیب

۶۰......الجامع للخطیب

۶۱ ......مسندالشباب القضاعی

۶۲......تفسیر ابن جریر

۶۳......مسند الفردوس للدیمی،

۶۴......مصنف عبدالرزاق

۶۵......مصنف ابن ابی شیبہ

۶۶ الترغیب فی الذکر لابن شاھین، انتھی.

کنز العمال کے متعلق ایک جامع تبصرہ

''کنز العمال'' کے بارے میں علماء کاملین اور محدثین کے اقوال سے واضح ہوا کہ یہ ذخیرہ احادیث کا ایک عظیم مجموعہ ہے۔ امت کے ایک بڑے طبقہ نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ بلکہ یوں کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا کہ بعد کے مصنفین میں سے کوئی بھی اس کتاب سے مستغنی نہیں رہا ہر ایک کسی نہ کسی درجہ میں ''کنز العمال'' سے ضرور استفادہ کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعد کے دور کی کوئی بھی دینی کتاب کنز العمال کی روایات سے خالی نہیں کہیں نہ کہیں کنز العمال کا حوالہ ضرور ہوگا۔

یہ اس کتاب کی قبولیت کی علامت ہے احادیث رسول اللہ ﷺ کا یہ عظیم ذخیرہ اس قدر قابل قبول ہونے میں امت مسلمہ کے دو عظیم محسن علامہ سیوطی اور علامہ علی متقی رحمہ اللہ کے اخلاص وتقوی کا اس میں بڑا دخل ہے جیسا کہ پہلے ان خداترس عظیم ہستیوں کے حالات سے اندازہ ہوا کہ انہوں نے امت مسلمہ کی صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کرنے میں انتہائی کوشش کی، ان کی پوری کوشش رہی کہ امت ظاہری علوم کے ساتھ باطنی علوم سے بھی آراستہ ہو جائے انہوں نے اس کی خاطر ذخیرہ احادیث کا یہ مجموعہ تیار کیا اور امت محمدیہ ﷺ پر عظیم احسان کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مزید قبولیت سے نوازے۔

باقی اس کتاب کی بعض احادیث پر سند کے لحاظ سے کلام ہے۔ لیکن فضائل، وعظ اور امثال وعبر کے متعلق ضعیف احادیث بھی چند شرائط کے ساتھ علماء کے نزدیک مقبول اور قابل تحمل ہوتی ہیں جیسا کہ اوپر تفصیل سے مذکور ہوا۔ اس لئے علماء امت کو حق ہے ان روایات پر سند کے اعتبار سے کس درجہ کا کلام ہو ملاحظہ فرما کر فیصلہ کریں۔

کنز العمال کا اردو ترجمہ

اب تک ذخیرہ احادیث کا یہ عظیم مجموعہ عربی زبان ہی میں تھا۔ اس کتاب سے براہ راست استفادہ بھی علماء ہی تک محدود تھا۔ اللہ تعالیٰ دارالاشاعت کراچی کے مالک جناب خلیل اشرف عثمانی صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کروایا۔ یہ اردو دان طبقہ پر ان کا احسان ہے کہ یہ کام آٹھ نو سال کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا اور احادیث مبارکہ کی اس عظیم کتاب تک رسائی کو انہوں نے ممکن بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرمائے۔

وضاحت:...... باقی ترجمہ کے ساتھ کوشش کی گئی ہے کہ احادیث کی مختصر تشریح بھی ہو جائے، تا کہ حدیث کا ترجمہ اور مفہوم دونوں واضح ہو جائیں، اس کے باوجود اگر کہیں ابہام رہ گیا ہو اور مطلب سمجھنے میں الجھن پیدا ہو رہی ہو تو ایسے مقام کو نشان زدہ کر کے مستند علماء کرام سے مطلب سمجھ لیا جائے۔ تا کہ غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی خلاف واقعہ غلط بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب نہ ہو جائے۔

خصوصاً بعض باتیں خالص علمی نوعیت کی ہوتی ہیں ان کو سمجھنے کے لیے علم دین میں مہارت تامہ ضروری ہے، اس کے بغیر ان مقامات کو سمجھنا دشوار ہوتا ہے، ایسے مواقع خاص طور پر قابل توجہ ہیں تا کہ ان کو اپنے فہم سے سمجھنے کی بجائے قابل اعتماد علماء کی طرف رجوع کیا جائے۔

سعادت کی بات

حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم نے کنز العمال کے اردو میں ترجمہ کے ارادے پر خوشی کا اظہار فرمایا اور خود اپنے ہاتھ سے ایک حدیث مبارکہ کا ترجمہ بھی فرمایا اور اس کام کی تکمیل کے لیے دعاء بھی فرمائی۔ اب ان کی دعاؤں کی برکت سے یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

ترجمہ کرنے والے علماء کی جماعت

یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ ترجمہ کا یہ عظیم کام علماء کی ایک جماعت کی محنت سے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے اور انہوں نے ایک جگہ بیٹھ کر یہ ترجمہ نہیں کیا بلکہ مختلف شہروں کے رہنے والے علماء نے ملکر یہ کام انجام دیا ہے۔ اصل کتاب سولہ جلدوں پر مشتمل ہے کسی کے حصے میں ایک جلد آئی کسی کے حصے میں دو ایسا بھی ہوا کہ کسی کے حصہ میں تین جلدیں آئیں میں نے دو جلدوں کے ترجمہ کے علاوہ تمام جلدوں پر ممکنہ حد تک نظر ثانی کی اور عنوانات کا اضافہ کیا۔ بعض مقامات کے ترجمہ میں معمولی ردو بدل بھی کیا۔ اب یہ سولہ حصے آٹھ جلدوں میں چھپ کر منظر عام پر آرہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دربار میں قبول فرمائے۔ اصل کتاب کی طرح اس ترجمہ کو بھی امت کے حق میں نافع بنائے۔

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وعلی اٰلہ واصحابہ اجمعین آمین۔

العبد احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
خادم افتاء وتدریس
جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی
۴ رجب ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صاحب کنز العمال علی متقی الھندی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر احوال و آثار

از مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب زید مجدہم پروفیسر شعبہ علوم اسلامی وفاقی اردو یونیورسٹی

نام ونسب اور ابتدائی حالات:

آپ کا اسم گرامی علی بن حسام الدین بن عبدالملک بن قاضی خان ہے "المتقی" آپ کا لقب، جبکہ قادری، شاذلی، مدنی، چشتی صوفیانہ مسلک ومشرب تھا۔

آبائی وطن ہندوستان کا مشہور علاقہ برہان پور تھا۔ برہان پور (دکن) میں ۸۸۵ھ/۱۴۸۰ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔

ابتدائی حالات کے مطابق صغرسنی میں جبکہ ان کی عمر صرف آٹھ سال تھی، شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے والد گرامی شیخ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت کے ولی کامل، حضرت شیخ باجن چشتی برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور ان کے حلقہ ارادت میں داخل کرایا۔

انہی ایام میں ان کے والد بزرگوار شیخ حسام الدین کا انتقال ہوگیا، والد کے انتقال کے بعد کچھ عرصے آغاز شباب میں کسب معاش کے لئے ملازمت اختیار کی تھوڑا بہت دنیا کا ساز وسامان جمع کیا، اسی اثناء میں عنایت حق اور ہدایت الٰہی کے جذبے نے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جانب کھینچا، جس کی بناء پر متاع دنیا کی بے ثباتی ونا پائیداری ان کی آنکھوں میں سماگئی۔

بعدازاں موصوف نے اپنے شیخ عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر مشائخ چشتیہ کا خرقۂ خلافت زیب تن کیا۔

طلب علم کے لئے سفر:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی فطرت میں چونکہ عزیمت، بلند ہمتی، تقویٰ وپرہیزگاری قدرت کی جانب سے ودیعت کی گئی تھی۔ اس بناء پر ان کی طبیعت رسمی مشیخت جو درویشان زمانہ کا ایک دستور بن گئی تھی، قائم نہ ہوئی، وہ مطلوب حقیقی اور مقصد اعلیٰ کے حصول کے درپے رہی۔

بعدازاں موصوف اپنے وقت کے مشہور بزرگ، محدث اور عالم دین حضرت شیخ حسام الدین المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ملتان پہنچے، ان کی صحبت پائی جس کے بعد مسلسل دوسال ان کی صحبت میں حاضر رہ کر "تفسیر بیضاوی اور دیگر کتب پڑھیں۔

سیرت وکردار، اوصاف وکمالات:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت تھی کہ کسی مسجد میں فروکش نہیں ہوتے تھے، مکان کرایہ پر لیتے اور اس میں قیام کرتے تھے، موصوف کی عادت تھی کہ دو تھیلے اپنے ساتھ رکھتے تھے، ایک تھیلے میں اشیائے خورد ونوش اور دوسرے تھیلے میں قرآن کریم اور سفر میں مطالعہ کے لئے چند ضروری کتابیں ساتھ رکھتے تھے۔

ان میں سے ایک کتاب "عین العلم" تھی، جس کے متعلق اپنے مریدوں کے لئے ان کی وصیت تھی کہ اس کتاب کو سفر وحضر میں اپنے ساتھ رکھو، یہ سالک راہ کے لئے کافی اور تمام کتابوں سے مستغنی کرنے والی ہے۔

موصوف اپنے ہمراہ پانی کا ایسا مشکیزہ رکھتے تھے کہ جس سے قضائے حاجت، کھانا پکانے، وضو کرنے اور پانی پینے کے بعد اتنا باقی رہتا تھا

کہ اگر غسل کی حاجت پیش آئے تو نہایا جا سکے اسے وہ اپنی کمر پر لاد لیتے تھے، صاف پانی سے پہلے برتن پاک صاف کرتے، پھر اپنے ہاتھ سے کھانا پکاتے تھے، آپ نے اللہ سے یہ عہد کیا ہوا تھا کہ اللہ کے سوا کسی غیر سے مدد نہیں مانگیں گے، جو کام خود کرنے پر قادر ہوں گے، وہ کسی اور سے نہیں لیں گے، بالفرض کسی کی احتیاج ہی پیش آجاتی تو پہلے اسے کچھ دیتے، پھر اسے کام کے لئے کہتے تھے۔

صفائی و پاکیزگی، یکسوئی اور یادالٰہی میں صحرانوردی کرتے، شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔ سلوک و طریقت، طہارت و پاکیزگی نفس اور تزکیۂ باطن کے لئے جدوجہد میں مصروف رہا کرتے تھے۔ موصوف کا جسم وجثہ جوڑ اور ہڈیاں جو انسانی جسم میں اساس کی حیثیت رکھتی ہیں۔ نہایت مضبوط اور توانا تھیں، آخر عمر میں ریاضت ومجاہدہ اور کم خوری کے باعث ہڈیوں کا صرف ڈھانچا ہی رہ گیا تھا۔ اس زمانے میں کتابت گزر اوقات کا واحد ذریعہ تھی، خلق خدا کی صحبت سے گریزاں رہتے، کوئی ساتھ رہنے اور خدمت کرنے کی درخواست کرتا تو قبول نہیں کرتے تھے۔

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق صدر حسن جو شیخ موصوف حضرت شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت گزاروں اور ارادت مندوں میں تھا، اسے موصوف نے مدتوں اپنے پاس جگہ دی، اس کی خدمت گزاری کو قبول نہ کیا، لیکن وہ آپ کا حقیقی ارادت منداور سچا عاشق تھا، آپ کتنی ہی بے رخی کرتے، وہ حاضر خدمت رہتا، کئی مرتبہ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ اس سے چھپ گئے، جوتوں کے نشانات الٹے بنا کر دوسرے راستے پر چلے، تاکہ وہ نہ پا سکے کئی مرتبہ وہ آپ کو نہیں پا سکا، مگر وہ آپ کی طلب اور جستجو میں کسی نہ کسی جگہ پا ہی لیتا، آخر موصوف کو یقین کامل ہو گیا کہ یہ اللہ کا بھیجا ہوا ہے، پھر اسے اپنی خدمت میں رہنے کی اجازت دے دی۔

دیار ہند میں شیخ علی متقی کی شہرت ومقبولیت:

قیام ملتان کے بعد حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہندوستان میں احمد آباد گجرات میں گزارا، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق اس زمانے میں موصوف کی قبولیت اور شہرت کا یہ عالم تھا کہ جس جگہ تشریف لے جاتے، خلق خدا ان کے پیچھے ہو جاتی، اور دیوانہ وار ان کے سامنے ایسے گرتی۔ جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہے موصوف اپنے حجرے کا دروازہ بند کئے یادالٰہی میں مصروف رہتے، کسی کو آنے کا راستہ اور موقع نہیں دیتے تھے، کوئی زیارت کے لئے حاضر خدمت ہوتا تو خدام اندر سے باہر آکر شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے اس کی تسلی اور دل جوئی کی خاطر دعا کرتے اور بعد ازاں اسے رخصت کرتے تھے۔

صرف نماز کے اوقات میں آپ کی زیارت ہوتی تھی۔ موصوف کبھی کبھی فارغ اوقات میں جنگل کی طرف جاتے، نہر اور دریا کے کنارے ایک گوشے میں یادالٰہی میں مصروف رہا کرتے تھے

تصنیف وتالیف کا آغاز:

احمد آباد میں قیام کے دوران ہی ایک روز "تبیین الطریق" کی تصنیف وتالیف کا خیال دل میں موجزن ہوا، یہ رسالہ شیخ موصوف کی سب سے پہلی تصنیف ہے۔

مکۂ معظمہ کی جانب ہجرت اور مستقل اقامت:

والی گجرات سلطان بہادر کے دور حکمرانی تک آپ احمد آباد گجرات میں قیام پزیر رہے، لیکن جب ہمایوں نے ۹۴۱ھ/۱۵۳۴ء میں بہادر شاہ کو شکست دی تو آپ ہندوستان سے مکۂ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں تقریباً ۳۵ برس تک قیام پذیر رہے۔ مکۂ معظمہ میں قیام کے دوران شیخ ابوالحسن الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ شہاب الدین احمد بن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ سے علم حدیث حاصل کیا، اور قادری شاذلی سلسلوں سے وابستہ

ہو گئے، اس حوالے سے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

نامور علماء، محدثین اور صوفیاء کی خدمت میں حاضری:

''مکۂ معظمہ میں شیخ محمد بن محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جو اس عہد کے نامور بزرگ تھے، سلسلۂ قادریہ و سلسلہ شاذلیہ کا جو شیخ نورالدین ابوالحسن علی حسن شاذلی پر منتہی ہوتا ہے اور سلسلۂ مدینیہ کا جو شیخ ابو مدین شعیب مغربی تک پہنچتا ہے، حضرت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے خرقۂ خلافت پہنا، مکۂ معظمہ میں اقامت اختیار کی، اور عالم کو طاعات، ریاضات و مجاہدات کے انوار سے منور کیا، دینی علوم کی اشاعت و معارف کی فیض رسانی سے دنیا کو مستفید فرمایا، فن حدیث و تصوف میں کتابیں اور رسائل تصنیف کئے۔ ان کے آثار، تصانیف و تالیفات دیکھ کر اور ان کے کمال اور ورع و تقوی کے قصے سن کر عقل حیران ہوتی اور یقینی طور پر یہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ تمام باتیں بغیر توفیق الٰہی اور برکت خداوندی کے کمال مرتبت و استقامت اور رتبۂ ولایت پر ممتاز ہوئے بغیر انجام نہیں پا سکتیں۔''

قیام مکہ کے دوران شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ دو مرتبہ گجرات (ہندوستان) تشریف لائے، اور وہاں کے حاکم سلطان محمود شاہ ثالث کو تلقین فرمائی کہ وہ شریعت اسلامی کو مکمل طور پر نافذ کرے۔

احادیث نبوی ﷺ سے تعلق و وابستگی:

حدیث نبوی ﷺ سے تعلق خاطر اور وابستگی کا یہ عالم تھا کہ موصوف اس کے درس و تدریس اور سنن و احادیث کی طلب اور جستجو میں ہمہ وقت مصروف عمل رہتے تھے، اس سلسلے میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

''شیخ متقی زیادہ تر رسالت مآب ﷺ کی سنن و احادیث کی جستجو میں مصروف رہتے تھے، حتی کہ زندگی کے آخری لمحات میں جب انسان کو بمقتضائے عادت بشری چلنا پھرنا اور حرکت کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے، شیخ موصوف جانکنی کے عالم میں اس مبارک عمل میں مشغول رہے، چنانچہ پرواز روح کے وقت تک موصوف نے ''جامع کبیر'' کا مطالعہ نہیں چھوڑا''۔

حدیث نبوی ﷺ سے قلبی تعلق اور شغف کا یہ عالم تھا کہ وفات سے چند لمحات قبل بھی آپ نے فرمایا: ''اخیر سانس تک کتب حدیث کا مقابلہ جاری رکھنا، حدیث کی کتابیں ہمارے سامنے سے نہ ہٹانا، آپ نے فرمایا! ''اخیر سانس کی نشانی یہ ہے کہ جب تک ہماری شہادت کی انگلی ذکر کے ساتھ حرکت کرتی رہے اور جب انگلی حرکت کرنا چھوڑ دے تو سمجھ لینا کہ روح پرواز کر گئی ہے، چنانچہ اخیر سانس تک یہی صورت دیکھنے میں آئی کہ شہادت کی انگلی مسلسل حرکت میں تھی، دوسرے کسی عضو میں حس و حرکت اور زندگی کا اثر نہیں رہا تھا، مگر یہی ایک انگلی تھی کہ جو ذکر الٰہی کے ساتھ اس کی حرکت جاری تھی۔''

آپ کے زہد و تقوی، ذکر و فکر، علم و فضل، عشق رسول ﷺ اور اتباع سنت کی بناء پر بے شمار لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں مشغول ہوئے، ایک صوفی منش بزرگ، ولی کامل، متبحر عالم اور بلند پایہ محدث کی حیثیت سے حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا تقریباً نوے سال کی عمر میں بوقت سحر جمادی الاولی ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ء کو مکۂ معظمہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ آپ کی تاریخ وفات ''قضی نحبہ'' سے نکلتی ہے، علاوہ ازیں ''شیخ مکہ'' اور ''متابعت نبی ﷺ'' سے بھی آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے۔

خواب میں زیارت رسول ﷺ سے شرف یابی اور بشارات نبوی ﷺ:

حضرت شیخ علی متقی کے عظیم مناقب میں سے ایک واقعہ یہ ہے کہ انہیں خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، یہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب اور جمعہ کی رات تھی۔ اس موقع پر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس زمانے میں لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم ہو۔انہوں نے عرض کیا کہ پھر کون سب سے افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہندوستان میں محمد بن طاہر۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اسی رات حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور شاگرد شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ بھی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوئے، انہوں نے بھی یہی خواب دیکھا، یہی سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعینہ یہی جواب عنایت فرمایا، بعدازاں شیخ عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاذ و مربی حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تا کہ ان کے سامنے اس خواب کا ذکر کریں۔اس موقع پر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا! تم نے بھی وہی خواب دیکھا ہے، جو میں نے دیکھا ہے۔

علامہ شعرانی ''طبقات الکبریٰ'' میں لکھتے ہیں:

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ خوف خدا رکھنے والے عابد وزاہد علماء میں سے تھے، میں ۹۴۷ھ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ نہایت کمزور اور نحیف بدن کے تھے، بکثرت بھوکا رہنے کے باعث ان کے جسم پر گوشت نظر نہیں آتا تھا، وہ بہت زیادہ خاموش مزاج اور تنہائی پسند تھے، اخیر عمر میں پیرانہ سالی اور کمزوری کے باعث وہ گھر سے نہیں نکلتے تھے، سوائے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے، جو وہ حرم شریف میں صفوں کے ایک جانب ادا کیا کرتے تھے، پھر نماز کے بعد تیزی سے واپس لوٹ جاتے تھے، میں ان کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ فقرائے صادقین کی ایک جماعت کمرے کے چاروں طرف بیٹھی ہوئی تھی، ان میں سے ہر ایک یاد الٰہی میں مشغول تھا، ان میں سے کوئی تلاوت میں مصروف تھا، کوئی ذکر الٰہی میں بعض ان میں مراقبے میں مصروف تھے، جبکہ بعض حضرات علم کے مطالعے میں مشغول ومنہمک تھے۔ مجھے مکہ معظمہ میں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کسی نے متاثر نہیں کیا۔

جلالت شان اور علمی مقام و مرتبہ:

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی منزلت اور جلالت شان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ شیخ ابن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے بلند پایہ فقہاء وعلماء میں سے تھے، اور مکہ معظمہ میں ''شیخ الاسلام'' کے مرتبہ ومنصب پر ممتاز تھے، وہ حضرت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے ابتدائی دور کے اساتذہ میں سے تھے، اس کے باوجود حال یہ تھا کہ اگر انہیں کسی حدیث کے معنی سمجھنے میں توقف وتردد ہوتا تو وہ شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کسی کو بھیج کر دریافت فرماتے تھے کہ آپ نے ''جمع الجوامع'' کی تبویب میں اس حدیث کو کہاں رکھا ہے؟ یعنی یہ حدیث ''جامع الکبیر'' میں کہاں مذکور ہے، کس باب میں ذکر کی گئی ہے؟ تا کہ اس باب سے اس حدیث کے معنی سمجھے جا سکیں۔وہ بارہا اپنے آپ کو ان کا حقیقی تلمیذ کہا کرتے تھے، اخیر عمر میں ان کے مرید ہوئے اور خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

علمائے حرمین کی نظر میں شیخ علی متقی کا مقام:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ''زاد المتقین'' میں رقمطراز ہیں:

''اس دور کے تمام اکابر ومشائخ مکہ حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتے تھے، وہ آپ کے فضل وکمال کے معترف، عظمت شان وجلالت قدر پر متفق تھے، اس زمانے میں حجاز کے عوام وخواص جس طرح مشائخ سلف کو یاد کرتے تھے، اسی طرح انہیں یاد کرتے اور ان کا نام لیتے تھے''۔

موصوف مزید لکھتے ہیں: ''تصنیف کتب واشاعت علوم سے قطع نظر، جس کی توفیق وسعادت بعض علمائے ظاہر کو بھی ہوتی ہے مگر ریاضات مجاہدات، کرامات، محاسن اخلاق، قابل تعریف اوصاف، رسوخ اعمال وافعال واستقامت احوال، شریعت کی پیروی، سنت کی اتباع، ظاہری وباطنی آداب کی نگہداشت، ورع وتقویٰ میں کمال احتیاط کے جو واقعات حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہیں، وہ ان کے حقیقی احوال

اور کمالات باطنی پر سب سے بڑی دلیل ہیں۔

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی جلالت شان اور علمی مقام ومرتبے کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے معاصرین اور علمائے متاخرین تمام کے تمام آپ کی عظمت اور بلند مقام کے قائل نظر آتے ہیں۔ علامہ عبدالقادر العیدروسی نے "النور السافر من اخبار القرن العاشر" اور ابن العماد الحنبلی نے "شذرات الذھب" میں آپ کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے؟

"کان من العلماء العاملین وعباد اللہ الصالحین، علی جانب عظیم من الورع والتقوی والاجتھاد ورفض السویٰ، ولہ مصنفات عدیدۃ، وذکر واعنہ اخبارا حمیدۃ رحمہ اللہ تعالی".

جبکہ علامہ عبدالحیٔ الحسینی نے "نزھۃ الخواطر" میں شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ کو "الشیخ الامام العالم الکبیر المحدث" جیسے بلند القاب سے یاد کیا ہے۔

جبکہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "زاد المتقین" اور "اخبار الاخیار" میں آپ کے فضائل ومناقب، محاسن وکمالات، علمی مقام اور جلالت شان کا بہت مفصل، مبسوط اور جامع تذکرہ کیا ہے۔

چند مشہور اور نامور تلامذہ:

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ اور تلامذہ میں نامور علماء، محدثین، فقہاء اور صوفیائے کرام کے نام نظر آتے ہیں۔ آپ کے حلقۂ درس سے مستفید ہونے والوں کی ایک طویل فہرست ہے، جن میں محدث دیار ہند شیخ جمال الدین محمد بن طاہر محدث پٹنی رحمۃ اللہ علیہ (۹۸۶ھ/۱۵۷۸ء) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۵۲/۱۶۴۲ء) شیخ عبدالوہاب متقی، شیخ رحمت اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ عبداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

مختلف اسلامی علوم پر گراں قدر تصانیف:

حضرت شیخ علی المتقی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات اور تصانیف کا دائرہ خاصا وسیع ہے، تفسیر، حدیث اور تصوف ان کے خاص موضوع رہے، موصوف دیار ہند کے کثیر التصانیف علماء میں سے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد رسائل اور کتابیں تصنیف کی ہیں، جو سالکان طریقت وطالبان آخرت کے لئے وقت کا بہترین سرمایہ اور درستی احوال کے لئے بہت معاون ومددگار ہیں، ان کی چھوٹی بڑی عربی تصنیفات وتالیفات کی مجموعی تعداد سو سے متجاوز ہے، ان کی سب سے پہلی تصنیف "رسالہ تبیین الطرق" اور دوسری "مجموعہ حکم کبیر" ہے۔ یہ بہت جامع کتاب ہے، جو کچھ تصوف کی کتابوں میں مذکور ہے اس کا یہ خلاصہ اور آیات واحادیث واقوال مشائخ کی جامع ہے"۔

حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب قابل ذکر ہیں:

- ......البرھان الجلی فی معرفۃ الولی
- ......البرھان فی علامات مھدی آخر الزمان
- ......الفصول شرح جامع الاصول
- ......المواھب العلیۃ فی جمع الحکم القرآنیۃ والحدیثیۃ
- ......ارشاد العرفان وعبارۃ الایمان
- ......النھج الاتم فی ترتیب الحکم

- ......الوسيلة الفاخرة في سلطة الدنيا والآخرة
- ......الرق المرقوم فى غايات العلوم
- ......تلقين الطريق فى السلوك لما الهمه الله سبحانه
- ......جوامع الكلم فى المواعظ والحكم
- ......شؤن المنزلات
- ......شمائل النبى صلى الله عليه وسلم
- ......غاية العمال فى سنن الاقوال
- ......كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال
- ......منهج العمال فى سنن الاقوال
- ......مختصر النهايه
- ......نعم المعيار والمقياس لمعرفة مراتب الناس
- ......هداية ربى عند فقد المربى

''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال''

ایک عظیم علمی کارنامہ:

''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' حضرت شیخ علی متقی رحمہ اللہ کا عظیم علمی اور دینی کارنامہ ہے، احادیث نبوی کے اس مبسوط، جامع اور مقبول ومعتمد اول کتاب کو ہر دور میں عظمت ومقبولیت اور شہرت حاصل رہی ہے۔ یہ احادیث نبوی ﷺ کا جامع ترین وہ عظیم مجموعہ ہے جسے شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) کی شہرۂ آفاق کتاب ''جمع الجوامع'' جسے ''الجامع الکبیر'' اور ''جامع المسانید'' کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، فقہی ابواب پر مرتب کیا، جس کے متعلق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔

''حق بات یہ ہے کہ اس کتاب پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس میں کیسا کام کیا اور کیا خدمات انجام دی ہیں۔ یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ سنن واحادیث کے معانی، اس کے ادراک وترتیب اور الفاظ کے سمجھنے میں انہیں کیسی بصیرت حاصل تھی۔

موصوف مزید لکھتے ہیں: ''بعد ازاں شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ایک انتخاب کیا، جس میں بیشتر مکررات کو حذف کیا، جس سے وہ نہایت درجہ واضح ومنقح کتاب بن گئی ہے''۔

دسویں صدی ہجری کے مشہور محدث شیخ ابوالحسن بکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عالم پر احسان ہے، انہوں نے ''جمع الجوامع'' جیسی جامع اور مبسوط کتاب لکھ کر احادیث نبوی ﷺ کے ذخیرے کو یکجا مرتب اور مدون کرکے عظیم خدمت انجام دی۔ جبکہ علامہ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ پر احسان ہے کہ انہوں نے ''کنز العمال'' جیسی مقبول ومعتمد اول کتاب مدون فرمائی۔

''جمع الجوامع'' کنز العمال کا بنیادی ماخذ و مرجع

''کنز العمال'' کی عظمت واہمیت جاننے کے لئے اس کے اصل منبع و مصدر ''جمع الجوامع'' کی عظمت واہمیت سے واقفیت ضروری ہے۔
''جمع الجوامع'' کے مؤلف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نامور مؤلف، بلند پایہ مفسر محدث، فقیہ، ادیب، شاعر، مورخ اور لغوی ہی نہ تھے بلکہ اپنے عہد کے مجدد بھی تھے، یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ نویں صدی ہجری کے بعد سات علوم (۱) تفسیر (۲) حدیث (۳) فقہ (۴) نحو (۵) معانی (۶) بیان (۷) علم بدیع جن میں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کو اجتہاد کا دعوی تھا، اسلامی دنیا کی کسی زبان میں ایسی کوئی کتاب نہیں مل سکے گی، جس میں سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتاب کا حوالہ موجود نہ ہو۔ علامہ موصوف کی شخصیت افادۂ علمی، وسعت نظر، کثرت معلومات، کثرت تالیفات اور استحضار علم میں مثالی شخصیت اختیار کر گئی تھی۔
میرے والد گرامی معروف محقق مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی ''تذکرۂ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ'' میں لکھتے ہیں: ''مشرق ومغرب میں کہیں کسی زبان میں آج کوئی بڑے سے بڑا دانش ور و محقق جو اسلامی علوم، حدیث، تفسیر، فقہ، اصول، رجال، سیر، نحو ولغت اور اسلامی تاریخ کسی موضوع پر قلم اٹھائے، اسے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات سے استفادہ کئے بغیر چارہ نہیں، یہ ان کا ایسا علمی فیضان ہے جو کم ہی کسی کو نصیب ہوا ہے''۔

کتب حدیث میں ''جمع الجوامع'' کا مقام ومرتبہ

مختلف اسلامی علوم پر ساڑھے پانچ سو سے زائد کتب کے مصنف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تالیفات میں ''جمع الجوامع'' کو کیا مقام ومرتبہ حاصل ہے؟ اس کا اندازہ اس امر سے کیا جاسکتا ہے کہ ''جمع الجوامع'' علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات میں علمی شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے، موصوف نے اس کے سوا اگر کوئی اور کتاب نہ لکھی ہوتی تو تنہا یہ ایک کتاب ہی ان کی شہرت وبقا اور جلالت علمی کے لئے کافی تھی۔ ''جمع الجوامع'' امت مسلمہ پر ان کا بہت بڑا احسان ہے۔

شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان

خود شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:
"انی وقفت علی کثیر مما دونه الائمة من کتب الحدیث، فلم ارفیها اکثر جمعا ولا اکبر نفعا من کتاب "جمع الجوامع" الذی الفه الامام العلامة عبد الرحمن جلال الدین السیوطی رحمة الله علیه سقی الله ثراه وجعل الجنة مثواه حیث جمع فیه من الاصول الستة وغیرها الآتی ذکرها عند رموز الکتاب وأودع فیه من الاحادیث الوفا ومن الآثار صنوفا واجاده مع کثرة الجدوی وحسن الافادة".
ائمہ فن حدیث نے جو بہت سی کتابیں مدون کی ہیں، ان پر میری نظر ہے، میں نے ان میں سے ''جمع الجوامع'' سے جسے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالی ان کی قبر کو ٹھنڈا رکھے اور جنت میں انہیں اعلی مقام عطا فرمائے، اس میں صحاح ستہ اور دوسری کتابیں جن کی علامتیں انہوں نے بتائیں ہیں، سب ہی جمع کر دی ہیں، اس میں مختلف اصناف کی ہزار ہا احادیث وآثار یکجا کیے ہیں کتاب کو خوب سے خوب تر اور مفید بنایا ہے۔ اس کتاب کی جامعیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ سیوطی نے پچاس سے زیادہ حدیث کی کتابوں سے اسے مرتب کیا ہے، اور کوئی موضوع حدیث اس میں نقل نہیں فرمائی۔

''جمع الجوامع'' کی انفرادیت اور عظمت ومقبولیت:

جبکہ حافظ سید عبدالحی کتانی ''فہرس الفہارس والاثبات'' میں لکھتے ہیں

''علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی اہم اور عظیم تالیفات میں سے جو مسلمانوں پر ان کے عظیم احسانات میں سے ہے ان کی کتاب جامع صغیر ہے، اور اس سے زیادہ مبسوط 'جامع کبیر'''جمع الجوامع'' ہے، جس میں ہزاروں کی تعداد میں احادیث نبویہ ﷺ کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے اور یہی دونوں وہ واحد معجم ہیں جو آج مسلمانوں میں متداول اور رواج پذیر ہیں۔

جن سے وہ نبی اکرم ﷺ کے فرامین کو پہچانتے ہیں۔ان کی تخریج کرنے والوں کو جانتے، احادیث کے مرتبہ ومقام کا فی الجملہ علم حاصل کرتے ہیں۔

علامہ شیخ صالح عقیلی نے اپنی کتاب ''العلم الشائخ'' میں اظہار حیرت کے بعد لکھا ہے کہ کوئی بھی محدث رسول اللہ ﷺ کی تمام احادیث یکجا جمع کرنے کے درپے نہیں ہوا، یہ سعادت شاید اللہ تعالیٰ نے بعض متاخرین علماء کے لیے مقدر فرمائی تھی، اس نے یہ اعزاز وشرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کو بخشا۔ اور انہی کو اس کا اہل بنایا، اس اہم کام میں ان کا کوئی سہیم وشریک قریب دکھائی نہیں دیتا۔

جیسا کہ علامہ سیوطی اپنی کتاب ''جمع الجوامع'' میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

جمع الجوامع کی وجہ تسمیہ اور سال تالیف:

''کنزالعمال کا بنیادی ماخذ ''جمع الجوامع'' حدیث کی مبسوط کتابوں کی جامع ہے، اس لیے یہ ''جمع الجوامع'' اور ''جامع کبیر'' کے نام سے بھی موسوم ہے۔ بعض قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تالیف کا آغاز ۹۰۴ھ میں اور اختتام ۹۱۱ھ تک ہوا جو علامہ سیوطی کا سن وفات ہے، اس کی ترتیب وتدوین کا کام جاری رہا۔

''جمع الجوامع'' دو حصوں میں منقسم ہے، پہلے حصے میں قولی حدیثوں کو جمع کیا گیا ہے اور دوسرے حصے میں احادیث فعلی وغیرہ کا بیان ہے، علامہ سیوطی آغاز مقدمہ میں رقمطراز ہیں:

''جمع الجوامع کی قولی حدیثوں کا حصہ جن میں ہر حدیث کے اول لفظ کو حروف تہجی کی ترتیب سے احادیث کو نقل کیا گیا ہے کام پایۂ تکمیل کو پہنچا تو میں نے باقی حدیثوں کو جو اس شرط سے خالی تھیں یا قول وفعل دونوں کی جامع تھیں، یا سبب مراجعت وغیرہ پر مشتمل تھیں، انہیں جمع کرنا شروع کیا تا کہ یہ کتاب تمام موجود حدیثوں کی جامع بن جائے۔

احادیث نبوی ﷺ کا گراں قدر مجموعہ:

اس کتاب میں حافظ سیوطی نے تمام احادیث نبوی ﷺ کے حصر واستیعاب کا ارادہ کیا ہے، موصوف فرماتے ہیں:

''قصدت فی جمع الجوامع الاحادیث النبویة باسرها.''

میرا ارادہ تمام احادیث نبویہ کو ''جمع الجوامع'' میں جمع کرنا ہے۔ شیخ عبدالقادر شاذلی رحمہ اللہ المتوفی ۹۳۵ھ دیباچہ ''المجامع'' میں علامہ سیوطی سے روایت کرتے ہیں:

یقول اکثر مایوجد علی وجه الارض من الاحادیث النبویة القولیة و الفعلیة مأتاالف حدیث و نیف فجمع المصنف منها مأة ألف حدیث فی هذا الکتاب یعنی ''الجامع الکبیر''.

موصوف فرماتے ہیں: روئے زمین پر زیادہ سے زیادہ جو قولی اور فعلی حدیثیں پائی جاتی ہیں، وہ دو لاکھ سے متجاوز ہیں، علامہ سیوطی نے ان

میں سے ایک لاکھ حدیثیں اس کتاب یعنی "جامع کبیر" (جمع الجوامع) میں جمع کی ہیں۔

کنز العمال کی عظمت و اہمیت:

"جمع الجوامع" کی عظمت و اہمیت اور جامعیت و افادیت اپنی جگہ مسلم ہے تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی ترتیب ہرگز ایسی نہ تھی جس سے ہر خاص و عام کو پورا پورا فائدہ ہو سکتا، اس سے وہی حضرات مستفید ہو سکتے تھے اور ہو سکتے ہیں جنہیں متعلقہ حدیث کے راوی کا نام معلوم ہو، یا حدیث کا ابتدائی جزء یاد ہو، اس کے برعکس جنہیں ان باتوں کا علم نہیں، وہ کما حقہ کتاب کے استفادے سے قاصر ہیں۔ اس امر کا کما حقہ احساس ان کے معاصر عارف ہندی و مسند حرم شیخ علی المتقی کو ہوا، چنانچہ انہوں نے "جمع الجوامع" کو ابواب فقہ پر مرتب کیا۔

کنز العمال کی فقہی اسلوب میں تبویب و تدوین:

شیخ علی المتقی "کنز العمال" کی فقہی انداز میں تبویب و تدوین کا سبب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"لـكـن عاريا عن فوائدجليلة (منها) ان من اراد ان يكشف منه حديثا وهو عالم بمفهومه لايمكنه الا ان حفظ رأس الحديث ان كانا قوليا اور اسم راويه ان كان فعليا ومن لا يكون كذلك تعسرعليه ذلك. ومنهـا ان من اراد ان يـحـفـظ ويـطـلـع على جميع احاديث البيع مثلا واحاديث الصلوة او الزكوة او غيرها، لم يمكنه ذلك ايضا، الا اذا قلب جميع الكتاب ورقة ورقة وهذا ايضا عسير جدا.

لیکن (جمع الجوامع) اہم فوائد سے خالی تھی، منجملہ ان کے یہ کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہو اور وہ اسے تلاش کرنے کا خواہشمند ہو تو اس کے لیے اس متعلقہ حدیث کا نکالنا ممکن نہیں، ہاں اگر اسے اس حدیث قولی کا وہ کلمہ جس کی اسے تلاش ہے، یاد ہو، یا راوی کا نام اگر وہ حدیث فعلی ہے، تو پھر اس کی تلاش مشکل نہیں۔ اور جسے یاد نہ ہو اس کے لیے تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔

انہی فوائد میں سے یہ ہے کہ جو یہ چاہے کہ خرید و فروخت، نماز یا زکوۃ وغیرہ کی تمام احادیث کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لیے بھی یہ ممکن نہیں، مگر اس صورت میں کہ وہ (بالاستیعاب) پوری کتاب اور مکمل جلدوں کی ورق گردانی کرے اور یہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔

مذکورہ بالا اسباب کی بناء پر شیخ علی متقی نے "جمع الجوامع" کے پہلے حصے "جامع صغیر" کو ابواب فقہ پر مرتب کیا، اور اس کا نام "منہج العمال فی سنن الاقوال" رکھا۔

بعد ازاں علی متقی ہندی نے زوائد جامع صغیر کو ابواب فقہ پر ترتیب دیا اور اس کا نام "الاکمال لمنہج العمال فی سنن الاقوال" رکھا۔

پھر ان دونوں کو یکجا کر کے "غایۃ العمال فی سنن الاقوال" سے موسوم کیا۔ اور جب مولف موصوف نے کتاب کا ایک حصہ مکمل کر لیا تو "جمع الجوامع" کا دوسرا حصہ جو فعلی احادیث پر مشتمل تھا مرتب کیا، اور پوری کتاب کے ابواب کو "جامع الاصول" کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر ترتیب دے کر اس کا نام "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" رکھا۔ اور ۹۵۷ھ میں گویا پوری کتاب "جمع الجوامع" کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا۔

عالم اسلام میں کنز العمال کی شہرت و مقبولیت:

شیخ علی متقی رحمہ اللہ کے اس کام اور عظیم خدمت کی بناء پر احادیث نبوی کے اس مبسوط، انتہائی اہم اور جامع ترین مجموعہ حدیث کو جسے "کنز العمال" کے نام سے جانا جاتا ہے، امت میں بے پناہ شہرت اور مقبولیت حاصل ہے، احادیث نبوی اور مدون کی گئی کتب میں اسے بے پناہ پذیرائی حاصل ہوئی۔ کتب حدیث میں اس کی عظمت و اہمیت اور افادیت ہر سطح پر مسلم ہے، کتب حدیث میں حضرت شیخ علی متقی کے خلوص دینی

جذبے اور اس عظیم کام کی اہمیت نے اس کی شہرت اور مقبولیت کو چار چاند لگائے۔ متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم کتاب کو ذخیرۂ حدیث میں جو مقام حاصل ہے، وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں۔

''کنز العمال'' اسلامی دنیا سے متعدد بار شائع ہو چکی ہے۔ یہ پہلی مرتبہ مجلس دارۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن سے ۱۳۱۲ھ میں آٹھ ضخیم جلدوں میں مولانا وحید الزمان حیدرآبادی کی تصحیح سے شائع کی گئی تھی۔

۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں مطبع مجلس دائرہ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن سے دوبارہ شائع ہوئی۔ بعد ازاں مؤسسۃ الرسالہ بیروت سے شیخ بکر حیانی اور صفوۃ السقا کی تحقیق سے ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء میں ۱۶ ضخیم جلدوں میں شائع کی گئی۔ اس کے بعد کئی دیگر اداروں سے شائع ہو چکی ہے۔ اس سے متعلق تفصیل عبدالجبار عبدالرحمٰن کی کتاب ذخائر التراث العربی مطبوعہ جامعۃ البصرہ عراق اور مستشرق یوسف الیان سرکیس کی کتاب ''معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ'' (مطبوعہ قاہرہ) میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

ندیم مرعشی اور اسامہ مرعشی نے ''کنز العمال'' کا انڈیکس ''المرشد الی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں تیار کیا تھا، جسے مؤسسۃ الرسالہ بیروت نے شائع کیا۔

کنز العمال کے اردو ترجمے کی ضرورت ہمیشہ محسوس کی جاتی رہی، صحاح ستہ اور احادیث نبوی کی بعض دیگر اہم کتب نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی کئی زبانوں میں ترجمے کے بعد شائع ہو چکی ہیں، کنز العمال جیسی ضخیم اور کئی جلدوں پر مشتمل اس کتاب کو اردو کے قالب میں ڈھالنا، ترجمے کی تمام رعایتوں کو ملحوظ رکھنا اور اسے اعلیٰ معیار اور دیدہ زیب انداز میں شائع کرنا جس کی بدولت اس کی افادیت مزید عام ہو سکے بلاشبہ ایک عظیم علمی اور دینی خدمت ہے، میری معلومات کے مطابق ''کنز العمال'' کا بتمام وکمال اور کئی ضخیم جلدوں پر مشتمل اس عظیم ذخیرہ حدیث کا ترجمہ نہ صرف اردو بلکہ دنیا کی تمام عالمی زبانوں میں ہونا چاہئے اولین ترجمہ اس حوالے سے ملک کے معروف علمی واشاعتی ادارے ''دارالاشاعت'' کے مدیر محترم خلیل اشرف عثمانی لائق مبارکباد ہیں کہ انہوں نے یہ عظیم خدمت انجام دی۔ بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اللہ عزوجل ''جمع الجوامع'' کے مولف علامہ جلال الدین سیوطی (جن کی کتاب کنز العمال کا بنیادی مرجع و ماخذ ہے) مولف کتاب شیخ علی المتقی الھندی، مترجم، ناشر اور خود اس راقم الحروف کے لیے بخشش ومغفرت کا ذریعہ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت کا وسیلہ بنائے۔'' کنز العمال کی شہرت ومقبولیت اور عظمت وافادیت کو مزید عام فرمائے۔ (آمین)

مولانا ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، کراچی

۸ رجب المرجب ۱۴۳۰ھ

کتاب ایمان واسلام......الاقوال

کتاب اول......ایمان واسلام کے متعلق

اس میں تین ابواب ہیں۔

پہلا باب......ایمان واسلام کی حقیقی اور مجازی تعریف کے بیان

یہ باب چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل ایمان کی حقیقت کے بارے میں ہے۔

فصل اول......ایمان کی حقیقت

۱......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ شعب الایمان للبیھقی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲......ایمان یہ ہے کہ دل میں معرفت رکھو، زبان سے اقرار کرو اور اعضاء سے عمل بجالاؤ۔ طبرانی بروایت علی رضی اللہ عنہ

کلام:......روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے......التعقبات ۲، التنزیہ ۱/۱۵۱، التنکیت والافادہ ۱۵، الجامع المصنف ۲۹، جنۃ المرتاب ۲۵۔

۳ اللہ عزوجل پر ایمان لانا زبان سے اقرار کرنے، دل سے یقین رکھنے اور اعضاء سے عمل بجالانے کا نام ہے۔

الالقاب للشیرازی، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴......دل اور زبان سے ایمان حاصل ہوتا ہے اور جان ومال سے ہجرت۔ الاربعین لعبدالخالق بن زاھر الشحابی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:......یعنی ایمان دل کی تصدیق اور زبان کے ساتھ شہادتین کے اقرار سے حاصل ہوتا ہے۔ اور دیارِ کفر سے دیارِ اسلام کی طرف ہجرت جان اور مال کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔

۵......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے ملائکہ، اس کی کتابوں، اس سے ملاقات پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسنداحمدبروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

چار باتوں کا حکم اور چار سے ممانعت

۶......میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانے کا۔ کیا تمہیں معلوم ہے اللہ عزوجل پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب ہے لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دینا۔ اور تمہیں حکم کرتا ہوں نماز قائم کرنے کا، زکوٰۃ ادا کرنے کا، رمضان کے روزے رکھنے کا، اور جہاد میں حاصل کردہ مالِ غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنے کا۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدو کے برتن سے، کھجور کی جڑ کے

بنائے ہوئے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملمع سازی کئے ہوئے برتن سے، ان باتوں کو ذہن نشین کرلو اور اپنے آس پاس لوگوں کو بھی خبردار کردو۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:...... آپ ﷺ نے چار امور کے متعلق حکم کا وعدہ فرمایا تھا لیکن پھر پانچ شمار کروائے اس کے جواب میں شارح بخاری علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چونکہ مخاطبین وفد عبدالقیس تھے، جن کی کفار مضر سے جنگ چھڑی رہتی تھی۔ جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے بطور زائد فائدہ کے ادا خمس کا حکم بھی فرمادیا۔ اور ان کی آمد کب ہوئی؟ اس کے متعلق قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وفد عبدالقیس فتح مکہ کے سال آپ ﷺ کے مکہ کی طرف کوچ فرمانے سے قبل آپ کی خدمت میں بغرض تعلیم اسلام حاضر ہوا تھا۔ اور ان کی تعداد کل چودہ تھی، جن کے اسماء گرامی کے لئے رجوع کیجئے۔ الدیباج لعبدالرحمن السیوطی: ج ۱ ص ۲۴

الدبّاء...... عرب خشک کدو کو اندر سے کھوکھلا کر کے اس میں شراب بناتے تھے جس سے شراب اچھی بنتی تھی، اسی کا نام حدیث میں الدباء استعمال کیا گیا ہے۔

النقیر...... اور کھجور کے تنے کی جڑ کو کھوکھلا کر کے اس میں بھی شراب سازی کرتے تھے۔ اس کا نام حدیث میں النقیر استعمال کیا گیا ہے۔ اور بقیہ دو قسم کے برتنوں پر سبز یا سرخ رنگ یا تارکول کی ملمع سازی کر کے ان میں شراب سازی کرتے تھے۔ اور درحقیقت یہ حکم شراب سے انتہائی درجہ احتیاط برتنے کے لئے دیا تھا۔ کیونکہ حرمتِ شراب کا حکم تازہ تازہ نازل ہوا تھا۔ کہ کہیں ان برتنوں سے دوبارہ شراب کی طرف دھیان نہ جائے۔ اسی وجہ سے جب عام مسلمانوں کے دلوں میں شراب کی نفرت اچھی طرح جاگزیں ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی عام اجازت مرحمت فرمادی۔ اب جمہور علماء ان برتنوں کی ممانعت کی تنسیخ کے قائل ہیں۔

۷...... میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اموال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں شراب کے لئے بنائے گئے ان چار برتنوں کو استعمال کرنے سے کدو کے برتن سے، سبز رنگ کے گھڑے سے، تارکول کے ساتھ ملمع سازی کیے ہوئے برتن سے، کھجور کی جڑ کے بنائے ہوئے برتن سے۔ مسند احمد، مسلم، بروایت ابوسعید

۸...... آدمی کے ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے: میں اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

لذت ایمان نصیب ہونا

۹...... جو شخص اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا، یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی بروایت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب

۱۰...... جس شخص نے تین کام انجام دے لئے یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ محض ایک اللہ عزوجل کی عبادت کی، لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا، دل کی خوشی کے ساتھ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔ بوڑھا جانور دیا، نہ بے وقعت۔ مریضہ نہ بے مصرف۔ بلکہ اپنے اوسط درجہ کا مال دیا۔ بے شک اللہ تعالیٰ تم سے بہترین مال کا سوال کرتا ہے اور نہ ردّی مال کا حکم کرتا ہے اور نہ تمہیں اپنے نفسوں کی برائی جتانے کا حکم کرتا ہے۔ ابوداؤد بروایت عبداللہ بن معاویہ الغامری

الھرمۃ...... ایسی بوڑھی اونٹنی کو کہتے ہیں: جس کے دانت گرچکے ہوں اور اس کا لعاب منہ میں نہ ٹھہرتا ہو۔

الدَّرِنہ...... گھٹیا مال کو کہتے ہیں۔ اصل لفظ الدَّرِنہ ہی ہے۔ معاجم احادیث کی کتب میں اسی طرح مذکور ہے جبکہ بعض کتب میں الدینہ لفظ ہے الشرط اللئیمہ ایسے بے کار بے مصرف جانور کو کہتے ہیں جو بہت زیادہ چھوٹا ہو یا بہت بڑا۔ بکری کے انتہائی کمسن بچوں کو بھی کہتے ہیں۔

۱۱......ایمان تمنا اور تزئین سے حاصل نہیں ہوتا، بلکہ ایمان تو وہ ہے جو دل میں راسخ ہو جائے۔ اور عمل اس کی تصدیق کرنے لگ جائے۔

ابن النجار، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث میں تمنا و تزئین سے مراد محض زبان سے ایمان کا اقرار کرنا مراد ہے۔ کیونکہ تمنا قرآۃ کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ جیسے فرمان باری ہے اِذَا تَمَنّٰی الخ یعنی جب آپ ﷺ قرآن کی تلاوت فرماتے ہیں۔ سو حدیث بالا میں دل کی گہرائی میں ایمان کو راسخ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ لیکن حدیث ضعیف ہے۔

۱۲......ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت اس وقت تک نہیں پا سکتا، جب تک کہ یہ بات اچھی طرح نہ جان لے، کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہ پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداؓ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۳......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل، اس کے فرشتوں، اس کی کتاب اور اس کے نبیوں پر ایمان لاؤ، اور تقدیر پر ایمان لاؤ۔

النسائی بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ و ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۴......ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل پر، یوم آخرت پر، فرشتوں پر، کتاب پر، نبیوں پر، موت پر، موت کے بعد زندہ کئے جانے پر ایمان لاؤ اور جنت، جہنم اور حساب و میزان پر ایمان لاؤ۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ پس جب تم نے یہ کام انجام دے دیا تو یقیناً ایمان لا چکے۔

مسند احمد، بروایت ابوعامر رضی اللہ عنہ و ابومالک رضی اللہ عنہ، النسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، بروایت عبدالرحمن ابن غنم رضی اللہ عنہ

۱۵......جس شخص میں چار باتیں ہوں گی، یقیناً مؤمن ہوگا۔ اور جو شخص تین باتوں پر ایمان لایا اور ایک کو چھوڑ دیا، بلاشبہ وہ کافر ہوگا۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں محمد ﷺ اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ مرنے کے بعد اس کو ضرور اٹھایا جائے گا اور اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لائے۔ تمام، سمویہ، ابن عساکر، بروایت ابوسعید

۱۶......چار چیزیں ایسی ہیں کہ ان پر ایمان لائے بغیر آدمی ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا۔

۱......اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲......میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے۔

۳......یہ کہ اس کو ضرور مرنا ہے، پھر مرنے کے بعد ضرور اٹھایا جائے گا۔

۴......اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان رکھے۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

کونسا اسلام افضل ہے؟

۱۷......اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے محفوظ ہو جائیں۔ آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔ دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت۔ دریافت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔ دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! جہاد۔ دریافت کیا گیا! جہاد کیا ہے؟ فرمایا! جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو، تم ان سے قتال کرو۔ دریافت کیا گیا! کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا! جس جہاد میں مجاہد کا گھوڑا زخمی

ہو جائے اور اس کا خون بہہ جائے۔ پھر ان کے بعد دو عمل سب سے افضل ہیں۔ الا یہ کہ کوئی انہی جیسا عمل کرے، مقبول حج یا عمرہ۔

مسند احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن عبسہ، رجالہ ثقات

۱۸۔ اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اور بیت اللہ کا حج کرو اگر اس کے سفر کی وسعت ہو۔ مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی۔ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۱۹۔ اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔ ابن ابی شیبہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۔ مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات اور سرا اور دیگر اعضا بھی ہیں اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور تمام روزے رکھنا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر

۲۱۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی۔ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۲۔ اس دین کی اصل اسلام ہے اور جو اسلام لے آیا، اس کی جان و مال محفوظ ہو گئے۔ اور اس دین کا ستون نماز ہے۔ اور اس کی سر بلندی جہاد ہے، اس کو نہیں پا سکتا مگر افضل ترین آدمی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۳۔ اسلام ہر عیب سے پاک ہے۔ اور دین کی تین بنیادیں ہیں، جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے، جس نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ لا الہ الا اللہ کی شہادت، فرض نماز، رمضان کے روزے۔ مسند ابویعلی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

مسند ابو یعلی میں حضرت ابن عباس کی اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد حضرت ابن عباس کا یہ فرمان منقول ہے کہ بقیہ دو فریضے زکوٰۃ اور حج اگر وسعت مال کے باوجود ادا نہ کرے تو وہ بھی کافر ہے، مگر اس کا خون حلال نہیں۔ اور یہی روایت الطبرانی فی الکبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر قرار دی گئی ہے۔ مگر اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا اپنا موقوف قول مروی نہیں ہے۔

۲۴۔ اے عدی ابن حاتم! اسلام لے آ، مامون ہو جائیگا۔ شہادت دے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اور ہر تقدیر پر، خواہ اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا کڑوی کسیلی، ایمان لے آ۔ ابن ماجہ، بروایت عدی ابن حاتم

۲۵۔ اسلام نام ہے نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے، بیت اللہ کا حج کرنے، رمضان کے روزے رکھنے اور جنابت سے غسل کرنے کا۔

ابو داؤد بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۔ اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، فریضۂ زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی ذر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۷۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللہ کی شہادت، نماز اور رمضان کے روزے۔ جس شخص نے ان میں سے ایک کو بھی ترک کر دیا وہ کافر ہے۔ اس کا خون حلال ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۸۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ، عمل صالح ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۹۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، لا الہ الا اللہ کی شہادت، اور اس بات کی شہادت کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اور جہاد اور صدقہ عمل صالح ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۰..... اسلام کی بنیاد اس چیز پر رکھی گئی ہے کہ لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی جائے اور جو کچھ آپ ﷺ اللہ کے پاس سے لائے ہیں، اس کا اقرار کیا جائے اور اس بات کا اقرار بھی کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے، جہاد جاری ہے اور جب تک کہ مسلمانوں کی آخری جماعت آئے وہ بھی دجال سے قتال کرے گی۔ ان کو اپنے مقصد سے کسی ظالم کا ظلم ہٹا سکے گا نہ کسی عادل کا عدل۔ وہ لاالٰہ الا اللہ کہنے والے ہوں گے۔ پس ان کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرنا۔ نہ ہی ان پر شرک کا حکم عائد کرنا۔ اور اسلام کی بنیاد تقدیر پر بھی ہے، کہ خواہ اچھی ہو یا بری، اس کے من جانب اللہ ہونے پر یقین رکھا جائے۔ ابن النجار، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۱..... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد! اسلام کے دس حصے ہیں۔ اور خائب و خاسر ہو وہ شخص، جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا! ..... لاالٰہ الا اللہ کی شہادت ہے۔
دوسرا! ..... نماز ہے، اور وہ پاکیزگی ہے۔
تیسرا! ..... زکوٰۃ ہے اور وہ فطرت ہے۔
چوتھا! ..... روزہ ہے، اور وہ جہنم سے ڈھال ہے۔
پانچواں! ..... حج ہے۔ اور وہ شریعت ہے۔
چھٹا! ..... جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔
ساتواں! ..... امر بالمعروف ہے، اور وہ وفاداری ہے۔
آٹھواں! ..... نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت ہے۔
نواں! ..... جماعت ہے، اور وہ الفت ہے۔
دسواں! ..... اطاعت ہے، اور وہ حفاظت ہے۔

فوائد ابونعیم محمد بن احمد العجلی۔ تاریخ قزوین للرّافعی من طریق اسحاق الدبری عن عبدالرّزاق عن معمر عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

۳۲..... اسلام کے آٹھ حصے ہیں۔ اسلام ایک حصہ ہے۔ نماز ایک حصہ ہے۔ زکوٰۃ ایک حصہ ہے۔ بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے۔ جہاد ایک حصہ ہے۔ رمضان کے روزے ایک حصہ ہیں۔ امر بالمعروف ایک حصہ ہے۔ نہی عن المنکر ایک حصہ ہے۔ اور خائب و خاسر ہو وہ شخص، جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

النسائی، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حسّنہ۔ المسند لابی یعلی، الدارقطنی فی الافراد۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳..... اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اسلام میں فرض فرمائی ہیں، اگر کوئی صرف تین بجالائے تب بھی وہ اس کو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ حتیٰ کہ تمام پر پیرا عمل ہو۔! نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

الکبیر للطبرانی بروایت عمارۃ بن حزم وحسّنہ، مسند احمد والبغوی بروایت زیاد بن نعیم

۳۴..... مثل راستہ کی علامات کے اسلام کی علامات ہیں۔ انہیں میں سے ہے! اللہ کی عبادت کرنا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا، بنی آدم کو سلام کرنا، اگر انہوں نے سلام کا جواب دیدیا تو فرشتے تم پر اور ان پر رحمت بھیجیں گے اور اگر انہوں نے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے تم پر رحمت بھیجیں گے اور ان پر لعنت، یا ان کے لئے خاموش رہیں گے۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو اہل خانہ کو بھی سلام کرو۔ اور جس نے کوئی ایک چیز کم ہوئی۔ یقیناً

اسلام کے حصوں میں سے ایک حصہ اس سے چھوٹ گیا۔ اور جس نے تمام کو چھوڑ دیا، بلاشبہ اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۳۵۔۔۔۔۔ میں تمہارے پاس خیر کے سوا کچھ نہیں لایا۔ میں تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو۔ لات اور عزیٰ بتوں کو چھوڑ دو۔ دن اور رات میں پانچ نمازیں پڑھو۔ سال بھر میں ایک ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اپنے مالداروں سے اموال صدقات وزکوٰۃ وصول کرو اور اپنے فقراء کو دو۔ مسند احمد بروایت، رجل من بنی عامر

۳۶۔۔۔۔ اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ مأمون ہو جائے گا۔ دریافت کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ ابن ماجہ بروایت ابن عدی

عدی بن حاتم کے اسلام کا قصہ

۳۷۔۔۔۔۔ اے عدی بن حاتم! اسلام لے آ، مأمون ہو جائے گا۔ دریافت کیا! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: تم اللہ عزوجل اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آؤ۔ اور تقدیر پر ایمان لے آؤ، اچھی ہو یا بری، پسندیدہ ہو یا ناپسند۔ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ حتیٰ کہ کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔ اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ کا طواف کرے گی۔ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی۔۔۔۔ حتیٰ کہ کوئی شخص مال سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا، مگر کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کر لے۔ آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا! کاش!۔۔۔۔ تو نہ ہوتا۔ کاش!۔۔۔۔ تو مٹی ہوتا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخطیب، ابن عساکر، بروایت عدی ابن حاتم

حدیث کا پس منظر

یہ عدی بن حاتم شروع میں اسلام سے سخت بیزار تھے، خود فرماتے ہیں: جب تک میں اسلام سے بہرہ مند نہ ہوا تھا آپ ﷺ کی ذاتِ گرامی سے متعلق میرے اندر سب سے زیادہ بغض بھرا ہوا تھا۔ پھر جب حضور نے ایک لشکر ہماری طرف روانہ فرمایا تو میں وہاں سے فرار ہو کر سرزمین شام چلا گیا۔ وہاں بھی یہ اطلاع موصول ہوئی کہ خالد بن ولید ہماری طرف متوجہ ہونے کو ہیں، تو میں وہاں سے فرار ہو کر سرزمین روم کی طرف کوچ کر گیا۔ یہ تھے کہ اسلام سے اپنا دامن بچائے پھر رہے تھے۔ مگر ہدایت ان کے مقدر میں لکھی جا چکی تھی۔ لہٰذا فرماتے ہیں میں سرزمین روم میں تھا کہ میری پھوپھی میری تلاش میں وہاں پہنچ گئیں۔ اور اپنی داستان سرائی کرتے ہوئے کہا اے عدی بن حاتم تم ہمیں چھوڑ کر یہاں پہنچ گئے اور ہم پر خالد بن ولید نے لشکر کشی کی اور ہم کو قیدی بنا کر حضور کی خدمت میں پہنچا دیا آپ ﷺ کا میرے پاس سے گزر ہوا تو میں نے عرض کیا اے محمد! میرے والد ہلاک ہو گئے اور میرے محسن مجھے چھوڑ گئے ہیں مجھے تو آزادی بخش دیجئے (آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے محسن کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: عدی بن حاتم) آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو اللہ اور اس کے رسول سے فرار ہونے والا ہے۔ یہ کہہ کر آپ تشریف لے گئے اور مزید کوئی گفتگو نہ فرمائی تین یوم تک یہی مکالمہ رہا پھر آپ کے پاس کچھ مال پہنچا تو آپ نے مجھے یہ سواری جس پر میں سوار ہوں عنایت کی اور میں تمہارے پاس چلی آئی۔ لہٰذا اے عدی بن حاتم تم محمد کے پاس چلو اور اسلام سے اپنے حصہ کا دامن بھر لو۔۔۔۔ کہیں تمہاری قوم کا کوئی فرد اس نعمت کے حصول میں تم سے سبقت نہ لے جائے۔ آخر میں ان کے اصرار پر لوٹ آیا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو لوگوں میں غلغلہ مچ گیا کہ عدی بن حاتم آ گئے (عدی بن حاتم آ گئے) میں حضور کی خدمت میں پہنچا آپ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم تم اللہ اور اس کے رسول سے کیوں بھاگے پھر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا میں اپنے دین کو لئے پھر رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے دین کو جانتا ہوں تم اسلام سے محض اس لئے اعراض کر رہے ہو کہ اسلام کے نام لیوا کس مپرسی اور غربتِ حالی کا شکار ہیں۔ یاد رکھو۔۔۔۔ ایک ایسا وقت ضرور آئے گا کہ اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی (حتیٰ کہ

کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوں۔اے عدی بن حاتم! ایک وقت آئے گا کہ ایک عورت حیرہ سے تنہا چل کر اس بیت اللہ کا طواف کرے گی)اے عدی بن حاتم! قیامت قائم نہیں ہو سکتی ...حتیٰ کہ کوئی شخص مال سے بھرا تھیلا اٹھائے آئے گا اور کعبہ کا طواف کرے گا، مگر کوئی ایسا شخص نہ ملے گا جو اس مال کو قبول کرلے۔آخر کار وہ شخص اس تھیلے کو زمین پر مارتا ہوا پکارے گا! کاش! (تو نہ ہوتا) کاش! تو مٹی ہوتا۔

آخر اللہ نے اپنے پیغمبر کے فرمان کو سچ کر دکھایا۔اور جس اسلامی لشکر نے کسریٰ کے خزانے پر غارت گری کی میں بذات خود اس میں لشکر میں شریک تھا اور میں نے ایسی عورت کو بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا جس نے حیرہ کے دور دراز مقام سے تن تنہا چل کر بغیر کسی خوف وخطر کے کعبہ کا طواف کیا۔اور خدا کی قسم آپ ﷺ کی تیسری بات بھی روز روشن کی صادق ہوگی اور ضرور مسلمانوں پر کشادگی کا ایسا وقت آئے گا کہ کوئی مال کو قبول کرنے والا نہ ملے گا۔خلاصہ از المعجم الاوسط ج ۶ ص ۳۶۰

۳۸ ....اسلام یہ ہے کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۹ ....اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ عزوجل کے سپرد کردو۔اور شہادت دو کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔اور نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔ماہ رمضان کے روزے رکھو۔اور بیت اللہ کا حج کرو، اگر اس تک جانے کی وسعت ہو۔اگر تم نے یہ کام سرانجام دے لئے تو تم مسلمان ہوگئے۔مسند احمد، نسائی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔مسند احمد، بروایت ابو عامر وابو مالک رضی اللہ عنہما۔نسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ابن عساکر بروایت عبدالرحمن بن غنم

۴۰ ....اسلام یہ ہے کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو۔جنابت سے غسل کرو۔وضو کامل طریقے سے کرو۔رمضان کے روزے رکھو۔ابن حبان، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۴۱ ....اسلام شہادت ہے اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں، اور یہ کہ تم اچھی بری تمام تقدیروں پر ایمان لاؤ۔نسائی بروایت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ

۴۲ ....اسلام یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، روزے رکھو، حج ادا کرو، امر بالمعروف، نہی عن المنکر بجالاؤ اور اپنے گھر والوں کو سلام کرو۔جس نے کسی ایک چیز کو چھوڑ دیا، اس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔اور جس نے سب کو چھوڑ دیا.... اس نے اسلام کو پس پشت ڈال دیا۔ابن ماجہ، مستدرک، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

اسلام کے دس حصے ہیں

۴۳ ....اسلام کے دس حصے ہیں۔اور نامراد ہوا وہ شخص جس کے پاس کوئی حصہ نہیں۔

پہلا.... لا الٰہ الا اللہ کی شہادت، اور یہ ملت ہے۔

دوسرا....نماز اور یہ فطرت ہے۔بر طابق منتخب کنز العمال خزانہ ہے۔

تیسرا....زکوٰۃ ہے، اور وہ مال کی پاکیزگی ہے۔

چوتھا....روزہ ہے، اور وہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔

پانچواں....حج ہے، اور وہ شریعت ہے۔

چھٹا....جہاد ہے، اور وہ غزوہ ہے۔

ساتواں....امر بالمعروف ہے، اور وہ وفاداری ہے۔

آٹھواں....نہی عن المنکر ہے، اور وہ حجت ہے۔

نواں۔۔۔ جماعت مسلمین ہے، اور وہ الفت ہے۔
دسواں۔۔۔۔ اطاعت ہے، اور وہ حفاظت ہے۔ الطبرانی فی الکبیر والاوسط، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
اس روایت میں ایک راوی حامد بن آدم المروزی ہیں، جو واضع حدیث ہیں۔
۴۴۔۔۔ اسلام ظاہر میں ہوتا ہے اور ایمان دل میں۔ اور تقویٰ دل میں، دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔
مسند احمد، نسائی، مسند ابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔
۴۵۔۔۔ آگاہ رہو! شاید تم اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ سکو۔ اپنے پروردگار کی عبادت بجالاؤ، پنجگانہ نماز ادا کرتے رہو، ماہ رمضان روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، دل کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور جب تمہیں کوئی حکم دوں، بجالاؤ۔ (بمطابق منتخب کنزالعمال) اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔ اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ محمد بن نصر، بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ
۴۶ کیا تم نہیں سنتے؟ اپنے پروردگار کی عبادت کرو، پنجگانہ نماز ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو، اور جب تمہیں کوئی حکم دوں، بجالاؤ (بمطابق منتخب کنزالعمال) اپنے حاکم کا حکم بجالاؤ۔ اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔
مسند احمد، ابن منیع، ابن حبان، الدار قطنی، مستدرک، سنن سعید ابن منصور، بروایت ابوامامہ رضی اللہ عنہ
۴۷۔۔ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور یاد رکھو ہر مسلمان کی جان و مال مسلمان پر حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویہ! یہ تمہارا دین ہے، تم جہاں بھی ہو تمہیں کافی ہوگا۔
ابن ابی عاصم والبغوی، الطبرانی فی الکبیر، مستدرک، بروایۃمعاویۃ بن حکیم عن معاویۃ النمیری عن ابیہ
اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا! یارسول اللہ! آپ کے پروردگار نے آپ کو کس چیز کے ساتھ مبعوث فرمایا؟ تب آپ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔
۴۸ کہو! میں نے اپنی ذات کو اللہ عزوجل کے سپرد کیا اور اس کے لئے یکسو ہوا، اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، اور جان رکھو! ہر مسلمان کی جان و مال مسلمان پر حرام ہے۔ دونوں بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔ اور یاد رکھو! کسی مشرک کے مسلمان ہو جانے کے بعد، اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کو اس وقت تک قبول نہیں کرتے۔۔۔۔ تاوقتیکہ وہ مشرکوں سے علیحدہ ہو کر مسلمانوں سے نہ آملے۔
نسائی، مستدرک، بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ
اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ان صحابی نے حضور اکرم ﷺ سے اسلام کی علامات دریافت کی تھیں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔
۴۹ تم شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور یہ کہ تمہیں آگ میں جل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ صاحب قرابت ہو اللہ ہی کے لئے محبت کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تو یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہو جائے گا، جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کو پانی سے محبت ہو جاتی ہے۔
مسند احمد، بروایت ابورزین العقیلی
اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حدیث کے راوی صحابی نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت فرمایا تھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تب حضور اکرم ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔ اور کیا ہی خوب فرمایا تھا۔
۵۰ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، حج اور عمرہ کرو۔ امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اور تم ظاہر کے مکلف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔
ابن حبان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر! ایک شخص نے عرض کیا تھا! یارسول اللہ...... مجھے نصیحت فرمائیے: تو آپ ﷺ نے مذکورہ بالا بات ارشاد فرمائی تھی۔

۵۱..... کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے ہیں۔ ان کی باتوں کو محفوظ کرلو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے (جب سے یہ میرے پاس آنا شروع ہوئے ہیں کبھی بھی مجھ پر مشتبہ نہیں ہوئے) سوائے اس مرتبہ کے۔ اور اس مرتبہ میں نے ان کو اس وقت پہچانا جب وہ منہ موڑ کر چل دیئے۔ ابن حبان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اکثر و بیشتر حضرت دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ اور جب بھی تشریف لاتے آپ ﷺ روز روشن کی مانند ان کو جان لیتے۔ مگر اس مرتبہ نہ پہچان سکے۔ اور یہ وہی مشہور واقعہ ہے، جس میں حضور نے مشہور حدیث حدیث جبرئیل ارشاد فرمائی تھی۔

فصل دوم...... ایمان کے مجازی معنی اور ایمان کے حصے

۵۲ ...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ سب سے افضل لاالٰہ الااللہ، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹادینا ہے۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳ ...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد حصے ہیں۔ اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ بخاری بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴ ایمان کے چونسٹھ دروازے ہیں۔ ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۵ اللہ تعالیٰ کے ایک سوسترہ اخلاق ہیں۔ اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنت میں داخل ہوگا۔

مسند ابویعلی عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۵۶ ...... ایمان کے ستر سے کچھ زائد دروازے ہیں، اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹادینا ہے۔ اور سب سے اعلیٰ لاالٰہ الااللہ ہے۔

ترمذی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۷ ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔ مسندابویعلی، الطبرانی فی الکبیر، فی مکارم الاخلاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۸ ...... ایمان حرام اشیاء اور نفسانی خواہشات سے عفت اور پاکدامنی کا نام ہے۔ الحلیہ لابی نعیم بروایت محمدابن نضر الحارثی مرسلاً

۵۹ ایمان اور عمل دو بھائی ہیں، دونوں ایک چیز ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔

السنۃ لابن شاھین، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس لئے کہ ایمان جو تصدیق قلبی کا نام ہے عمل کے بغیر بے فائدہ ہے۔ اور ایمان جو تصدیق قلبی کا نام ہے اس کے بغیر عمل کا فائدہ متصور ہی نہیں ہوسکتا۔

۶۰ ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں کوئی ایک دوسرے کے بغیر درست نہیں رہ سکتا۔ ابن شاھین بروایت محمد بن علی، مرسلاً

۶۱ ایمان دونصف حصوں کا نام ہے، نصف صبر میں ہے اور نصف شکر میں۔ شعب الایمان للبیھقی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

لوگوں کی دو قسمیں ہیں نعمت و آسائش کے پروردہ، ان کے لئے شکر باعث اجر ہے۔ اور مشقت و مصیبت کے آزردہ، ان کے لئے صبر باعث اجر ہے۔

۶۲ ...... جب تم میں سے کسی سے اس کے بھائی کے بارے میں پوچھا جائے کہ کیا وہ مؤمن ہے؟ تو اس کو اس کے ایمان میں شک نہ کرنا چاہئے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ

۶۳ سب سے سلامت اسلام والا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ حدیث صحیح ہے۔

۶۴..... سب سے کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔مستدرک، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۶۵..... سب سے اعلیٰ ایمان یہ ہے کہ انسانیت تجھ سے مامون ہو جائے اور سب سے اعلیٰ اسلام یہ ہے کہ انسانیت تیرے ہاتھ اور تیری زبان سے محفوظ ہو جائے اور سب سے اعلیٰ ہجرت یہ ہے کہ تم برائیوں کو چھوڑ دو اور سب سے اعلیٰ جہاد یہ ہے کہ تم شہید ہو جاؤ اور تمہارا گھوڑا زخمی ہو جائے۔

الطبرانی الاوسط، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

ابن النجار نے بھی اپنی تاریخ میں اس کو روایت کیا ہے، اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور سب سے اعلیٰ زھد یہ ہے کہ اپنی روزی پر تمہارا دل مطمئن ہو اور سب سے اعلیٰ دعا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دین و دنیا کی عافیت کا سوال کرو۔

۶۶..... سب سے افضل ایمان یہ ہے کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، الحلیہ لابی نعیم بروایت عبادہ بن الصامت

مضمونِ حدیث بلاشبہ ایک وقیع بات پر مشتمل ہے، لیکن اس کے ایک راوی پر کلام کیا گیا ہے۔

۶۷..... ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرو، اپنی زبان کو اللہ عزّ وجلّ کے ذکر میں رطب اللسان رکھو، اور جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہی پسند کرو اور جو چیز اپنے لئے ناپسند کرو دوسروں کے لئے بھی وہ ناپسند کرو اور اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو۔الکبیر للطبرانی، بروایت معاذبن جبل رضی اللہ عنہ

۶۸..... ایمان کی پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی نہ ہو تو اس کا ایمان ہی نہیں، حکم الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنا، فیصلہ الٰہی پر راضی برضا رہنا، اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے سپرد کرنا، اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنا، مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا۔

البزار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

عدم ایمان سے کلیۃً ایمان کی نفی نہیں ہے، بلکہ ایمان کامل کی نفی ہے۔اور مصیبت کے پہلے جھٹکے میں صبر کرنا یہ فرمان رسول ایک عورت کو صبر کی تلقین کے وقت بھی ارشاد ہوا تھا۔جس کے متعلق علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایۃ الاحکام اور مسلم میں محض صدمہ کا ذکر ہے۔اس صورت میں ہر مرتبہ صدمہ کے تازہ ہونے پر اجر ہوگا۔لیکن کامل اجر پہلے صدمہ کے وقت ہی ہوگا۔

۶۹ ..... ایمان کی بلندی چار باتوں میں ہے حکم الٰہی پر صابر رہنا، تقدیر پر راضی رہنا، اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل پر توکل کرنا اور پروردگار کا فرماں بردار رہنا۔الحلیہ لابی نعیم، سنن سعید ابن منصور، بروایت ابو الدردا رضی اللہ عنہ

۷۰..... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اس کے والد اور تمام انسانیت سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

ایمان کی نفی سے کمالِ ایمان کی نفی مراد ہے۔

۷۱..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے.....تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہو جائے۔مسند احمد، بخاری، مسند ابی یعلی، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۷۲..... جس شخص میں تین باتیں ہوں گی، یقیناً ایمان کا ذائقہ چکھے گا.....اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ کوئی چیز اس کو محبوب نہ ہو۔اپنے دین سے پھرنے کی بجائے آگ میں جل جانا اس کو محبوب ہو۔اور کسی سے محبت کرے تو اللہ عزوجل کے لئے اور نفرت کرے تو اللہ عزوجل کے لئے۔

سمویہ، الکبیر للطبرانی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۷۳..... الا کمال ایمان کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو، اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت کرو اور اپنی زبان کو اللہ عزّ وجلّ کے ذکر میں رطب اللسان رکھو۔ابن مندہ، ایاس ابن سھل الجھنی

۷۴..... افضل ایمان صبر اور فیاضی کا نام ہے۔التاریخ للبخاری، من حدیث عبیدبن عمیرعن ابیہ، الدیلمی، عن معقل بن یسار

۷۵..... افضل ایمان اچھا اخلاق ہے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت، عمرو بن عبسہ

۷۶.....افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن عبسہ. ابو داؤد الطیالسی، الدارمی، عبدبن حمید، مسند ابی یعلی، الطبرانی فی الاوسط والصغیر بروایت جابر رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الکبیر، بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷ ....افضل اسلام والا وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔اور سب سے کامل ایمان والا شخص وہ ہے، جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور سب سے اچھی نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔اور سب سے افضل صدقہ تنگدست شخص کا ہے۔

ابن نصر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۷۸.....اللہ تعالیٰ کے ایک سوسترہ اخلاق ہیں۔اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنت میں داخل ہوگا۔

ابو حامد بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۷۹.....اللہ تعالیٰ کے ایک سوسترہ اخلاق ہیں۔اگر کوئی ایک اخلاق کے ساتھ بھی متصف ہوگیا، جنت میں داخل ہوگا۔

ابو داؤد الطیالسی، الحکیم، مسند ابی یعلی، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے، بحوالۂ کلام بالا۔

۸۰.....اللہ عزوجل کی ایک سبز زبرجد کی لوح مبارک ہے، جو عرش کے نیچے رکھی ہے۔جس میں لکھا ہے!

''میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں میں نے تین سو دس سے کچھ اوپر خلق پیدا کیے جو شخص ان میں سے کوئی ایک خلق کے ساتھ اور لا الٰہ الا اللہ کی شہادت کے ساتھ آئے گا جنت میں داخل ہوگا۔''

الطبرانی فی الاوسط وابو شیخ فی العظمۃ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

توحید کا اقرار کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا

۸۱.....اللہ تعالیٰ کے تین سو پندرہ اوصاف ہیں۔اور رحمٰن کی ذات فرماتی ہے: میری عزت کی قسم! میرا کوئی بندہ میرے پاس اس حال میں آئے کہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کو جنت میں ضرور داخل کروں گا۔الحکیم. بروایت ابو سعید

۸۲.....رحمٰن عزوجل کے سامنے ایک لوح مبارک ہے جس میں تین سو پندرہ اوصاف ہیں رحمٰن فرماتے ہیں میری عزت وجلال کی قسم میرا کوئی بندہ ان اوصاف میں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہوا آئے تو وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔عبد بن حمید: بروایت ابو سعید

۸۳ ایمان تین سو تیں اوصاف کا نام ہے۔اگر کوئی ایک کے ساتھ بھی متصف ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

الطبرانی فی الکبیر والاوسط، ابن حبّان، ابن النجار بروایۃ المغیرہ بن عبدالرحمن بن عبید عن ابیہ عن جدہ

۸۴.....ایمان کے ستر یا بہتر دروازے ہیں سب سے اعلیٰ لا الٰہ الا اللہ ہے اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ابن حبّان، بروایۃ المغیرہ بن عبدالرحمن بن عبید عن ابیہ عن جدہ وضعّف

۸۵.....آدمی مؤمن نہیں ہوسکتا.....حتیٰ کہ اس کا دل اس کی زبان کے برابر نہ ہوجائے اور اس کی زبان دل کے برابر نہ ہوجائے۔اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔اور اس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہوجائے۔ابن بلال فی مکارم الاخلاق

۸۶ یقیناً ایمان اسی شخص کے دل میں ٹھہرتا ہے جو اللہ عزوجل سے محبت رکھتا ہے۔

الدیلمی، ابن النجار بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۸۷ ایمان مجرد ہے اس کی زینت حیاء ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اس کا سرمایہ عفت ہے۔

ابن النجار بروایت ابو هريره رضی الله عنه. الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت وهب ابن منبه

۸۸... تین چیزیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔تنگدستی میں خرچ کرنا، عالم کو سلام کرنا اور اپنے نفس سے انصاف کرنا۔

ابو حامد، الطبرانی فی الکبیر البزار، بروایت عمّار رضی الله عنه

بزار نے اس کے موقوف ہونے کو ترجیح دی ہے۔

۸۹ تین خصلتوں کو جس نے جمع کرلیا بلاشبہ اس نے ایمان کی خصلتوں کو جمع کرلیا تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور عالم کو سلام کرنا۔الحلیه بروایت عمّار رضی الله عنه

خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل وعیال پر کیا جائے یا کسی مفلس وتنگدست پر۔علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔اور سلام کو خوب رواج دو۔اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔

اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس ارشاد نبوی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالق خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگانِ خالق کے، سب کو بکمال ادا کرو۔اور اپنے نفوس پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔نیز اپنے لئے ایسا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔

۹۰ جس نے اللہ عزوجل کے لئے محبت کی، اللہ عزوجل کے لئے نفرت کی، اللہ عزوجل کے لئے عطا کیا اور اللہ عزوجل ہی کے لئے منع کیا تو یقیناً اس نے ایمان مکمل کرلیا۔مسند احمد، بروایت معاذ بن انس

۹۱ قسم ہے اللہ کی ... تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی اولاد، اور اس کے والد سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔مستدرک بروایت فاطمه بنت عتبه

۹۲ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔

مسند احمد. بروایت عبدالله بن هشام

۹۳ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے نزدیک میری ذات، اس کی ذات سے اور میرے اہل اس کے اہل سے اور میرا خاندان اس کے خاندان سے اور میری آل اس کی آل سے زیادہ محبوب نہ ہوجائے۔

الطبرانی فی الکبیر، شعب الایمان للبیهقی :بروایة عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن ابیه

۹۴ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت نہ کرنے والا بن جائے۔

مسند احمد، بروایت انس رضی الله عنه

۹۵ کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی خیر وبھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت انس رضی الله عنه

۹۶ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔اور مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہوجائے۔ابن عساکر، بروایة اسید بن عبدالله بن زید القسری عن ابیه عن جده

۹۷ بندہ اس وقت تک مشرّف بایمان نہیں ہوسکتا، تاوقتیکہ اس کی زبان اور دل یکساں نہ ہوجائیں اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی تکالیف سے محفوظ نہ ہوجائے۔اور اس کا عمل اس کے قول کی مخالفت نہ کرے۔ابن النجار بروایت انس رضی الله عنه

۹۸ بندہ اچھی طرح ایمان کو اس وقت تک نہیں پاسکتا جب تک کہ اس کی محبت ونفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہوجائے پس جب وہ

اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت ونفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہوگیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیا اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو بن الحمق

۹۹..... بندہ ایمان کی حقیقت کا اس وقت تک حقدار نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کا غصہ اور ناراضگی اللہ عزوجل کے لئے نہ ہو جائے پس جب یہ کیفیت پیدا ہو جائے تو وہ ایمان کی حقیقت کا مستحق ہو جاتا ہے۔اور میرے محبوب اور میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں انکا ذکر کرتا ہوں۔الطبرانی فی الاوسط، بروایت عمرو بن الحمق

اللہ کے لئے محبت اللہ کے لئے نفرت ایمان کی علامت ہے

۱۰۰ بندہ کامل طرح ایمان کا حقدار اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی محبت ونفرت اللہ عزوجل ہی کے لئے نہ ہو جائے پس جب وہ اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت ونفرت کرنے لگے تو وہ اللہ عزوجل کی جانب سے ولایت کا مستحق ہوگیا، اور میرے بندوں میں سے میرے اولیاء اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب بندے وہ ہیں جو میرا ذکر کرتے ہیں اور میں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

مسند احمد، بروایت عمرو بن الحمق

۱۰۱..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ مسند ابی یعلی، ابن حبّان، سنن سعید ابن منصور بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۲..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ چوک جانے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تھی۔س ۴۱ الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر، بروایت ابو الدردا رضی اللہ عنہ

۱۰۳..... ہر چیز کی ایک حقیقت ہوتی ہے اور کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے، جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذاءرسانیوں سے مامون نہ ہو جائے۔

ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۴..... کوئی بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ دوسرے انسانوں کے لئے بھی وہی بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ابن جریر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۰۵ اسلام کو آراستہ کرو، اس طرح کہ تم اللہ عزوجل ہی کے لئے محبت کرو اور اللہ عزوجل ہی کے لئے نفرت۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان بروایت المر...

۱۰۶..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔اور جب تک کہ اپنے مذاق اور سنجیدہ پن میں بھی اللہ عزوجل سے نہ ڈرے۔المعرفة لابی نعیم بروایت ابی ملیکه الدارمی

۱۰۷..... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کو مکمل نہیں کرسکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ پیدا ہو جائیں تنگدستی میں خرچ کرنا، اپنے نفس سے انصاف کرنا، اور سلام کرنا۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت عمّار بن یاسر الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۸..... کھانا کھلاؤ، اور ہر ایک کو سلام کرو خواہ جان پہچان ہو یا نہیں۔

احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ اسلام میں کیا چیز بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ بالا جواب ارشاد فرمایا تھا۔

فصل سوم......ایمان واسلام کی فضیلت میں

اس فصل کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ......شہادتین کی فضیلت میں

۱۰۹..... اللہ عزوجل قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہاءِ نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیا ہو؟ وہ عرض کرے گا! نہیں پروردگار..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار..... پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں **اشهد ان لا الٰه الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله** درج ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے! جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے، بے شک اللہ کے نام کے مقابلے میں کوئی چیز وزنی نہیں۔ **مسند احمد، مستدرک، شعب الایمان للبیهقی، بروایت ابن عمر رضی الله عنه**

۱۱۰..... قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا۔ پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے کھولے جائیں گے۔ ہر دفتر انتہاءِ نظر تک پھیلا ہوگا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کردیا ہو؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار، پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ آدمی خوفزدہ ہو کر عرض کرے گا نہیں پروردگار۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں **اشهد ان لا الٰه الا الله و اشهد ان محمدا عبده ورسوله** درج ہوگا۔ تب اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے جا اس کو وزن کرالے۔ بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا..... اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے۔

بخاری، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمرو

۱۱۱..... لوگوں کو یہ مژدہ سنادو کہ جو شخص اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ تنہا و یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں تو وہ شخص جنت میں داخل ہو جائے گا۔ **مسند ابی یعلی بروایت عمر رضی الله عنه**

۱۱۲..... اے ابوہریرہ! بطور نشانی میرے یہ دو جوتے لے جاؤ، اور اس دیوار کے پیچھے جو بھی ایسا شخص ملے کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ **لا الٰه الا الله** کی شہادت دیتا ہو تو اس کو جنت کی خوشخبری سنادو۔ **مسلم، بروایت ابو هریره**

۱۱۳..... اے ابن خطاب جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مؤمنین کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، بروایت، عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۴..... اے ابن عوف! اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا۔

ابو داؤد، بروایت العرباض

فاسق شخص سے بھی دین کا کام لیا جاتا ہے

۱۱۵..... اے بلال! کھڑے ہو اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔بخاری. بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ خیبر میں بغرضِ جہاد حضور ﷺ کے ہمراہ تھے۔ایک شخص جو اسلام کا دعویدار تھا، آپ ﷺ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جہنمی ہے۔پھر جب جنگ کا بازار گرم ہوا تو اسی شخص نے اسلام کی حمایت میں خوب شدت کے ساتھ جنگ کی..... حتیٰ کہ اس کو کاری زخم لگا۔اس شخص کی اسلام کی راہ میں یہ جانفشانی دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تعجب کا سامنا کرنا پڑا۔آخر بارگاہِ نبوت میں سوال کیا گیا یارسول اللہ! جس شخص کے متعلق آپ نے جہنمی ہونے کا حکم عائد فرمایا ہے، اس نے تو راہِ خدا میں آج اپنی جان کی بازی لگادی ہے۔لیکن آپ ﷺ اپنی رائے مبارک پر قائم رہے۔انجام کار اس شخص نے جنگ کے زخم سے عاجز آ کر خودکشی کر لی۔اور یہ خبر بارگاہِ رسالت میں پہنچی تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اے بلال! کھڑے ہو اور لوگوں میں اعلان کردو کہ مؤمن کے سوا کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کسی فاسق شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔

۱۱۶..... جو شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت کے ساتھ مجھ سے اس طرح ملے کہ اس میں کچھ شک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسند احمد، مسلم، بروایت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۷..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو بندہ موت کے وقت اس کو کہہ لیتا ہے..... وہ کلمہ اس کے اعمال ناموں کے لئے نور بن جاتا ہے۔اور اس کا جسم اور روح موت کے وقت اس کلمہ کی وجہ سے خوشی اور تروتازگی پاتے ہیں۔

نسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان بروایت طلحہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸..... لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جس نے **لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ** کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

نسائی، بروایت سہل بن حنیف. وبروایت زید بن خالد الجہنی

۱۱۹..... ہرگز کوئی بندہ قیامت کے روز اللہ کی رضاء کے لئے **لا الٰہ الا اللہ** کہتا ہوا نہ آئے گا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔

مسند احمد، بخاری، بروایت عتبان بن مالک

۱۲۰..... کسی بھی بندہ نے **لا الٰہ الا اللہ** کا اقرار نہیں کیا..... پھر اسی پر مر گیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو..... خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابن ماجہ، بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

یہ مضمون مختلف احادیث میں آیا ہے۔علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہو جائے۔اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہو جائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۲۱..... چھوڑو..... میری امت کے عارفین محدَّثین کو، نہ تم ان کو جنت میں پہنچا سکتے نہ جہنم میں۔بس ان کا فیصلہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہی قیامت کے روز فرمائیں گے۔خطیب، بروایت علی رضی اللہ عنہ

محدَّثین دال کے فتحہ کے ساتھ ہے۔مراد وہ خاصانِ خدا ہیں جن کے دلوں میں ملأ اعلیٰ کی طرف سے الہام والقاء کیا جاتا ہے۔مراد ایسے مجذوب اور مغلوب الحال افراد ہیں جن سے بسا اوقات خلافِ شرع امور مشاہدہ میں آتے ہوں۔تو تم ایسے افراد سے تعرض نہ کرو، اور نہ ان پر کسی قسم کا حکم عائد کرو..... بلکہ ان کا معاملہ خدا کے سپرد کردو۔

۱۲۲۔۔۔ ایسا کوئی نفس نہیں جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو اور دل کے یقین کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہو مگر اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۔۔۔کسی بھی بندہ نے لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا، پھر اسی پر مر گیا مگر وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔مسند احمد، مسلم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

۱۲۴۔۔۔ایسا کوئی شخص نہیں جو لا الٰــــہ الا اللہ مــحــمــد رســول اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر وہ جہنم میں داخل ہو جائے یا جہنم کی آگ اس کو جلادے۔مسلم، بروایت عتبان بن مالک

۱۲۵۔۔۔اے معاذ بن جبل! ایسا کوئی بندہ نہیں جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الــہ الا اللہ مــحمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دے دوں؟ ان کو خوشخبری مل جائے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، تب تو وہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۶۔۔۔جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا جس نے لا الــہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں جو کے وزن برابر بھی خیر ہو۔اور پھر ہر اس شخص کو نکالا جائے گا۔جس نے لا الٰــــہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں گندم کے وزن برابر بھی خیر ہو۔اور پھر ہر اس شخص کو بھی نکال لیا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہو اور اس کے دل میں مکئی کے دانے کے وزن برابر بھی خیر ہو۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

جہنم کے ساتوں دروازوں کا بند ہونا

۱۲۷۔۔۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔جس شخص نے بھی میری توحید کا اقرار کیا۔۔۔۔وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا وہ میرے عذاب سے مأمون ہو گیا۔الشیرازی، بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

حدیث معنی عمدہ کلام پر مشتمل ہے، امام رازی اس کے رموز واسرار بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں چوبیس حروف ہیں، دن رات میں بھی چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔لہٰذا جو شخص دن رات میں کسی وقت ان کلمات کو کہہ لے گا: اللہ تعالیٰ اس کے دن رات کے تمام گناہ معاف فرمادیں گے۔اور لا الــہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں سات کلمات ہیں، اور جہنم کے بھی سات باب ہیں لہٰذا جو اس کلمہ کو سچے دل سے کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کے ساتوں باب بند فرمادے گا۔

۱۲۸۔ لا الٰــــہ الا اللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ قبر میں۔اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں!

الحمدللہ الذی اذھب عنّا الحزن. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۹۔۔۔جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اللہ تبارک وتعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیں گے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، بروایت عبادہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۔۔۔ جس شخص نے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی، وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔مسند البزار، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۔۔۔خوشخبری سنو اور اپنے گردوپیش لوگوں کو بھی سنادو۔جس شخص نے دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی بروایت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۔۔۔جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ، جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہوگی۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابوبکر رضی اللہ عنہ

۱۳۳ جب قیامت کا روز ہوگا میں عرض کروں گا پروردگار! ہر اس شخص کو جنت میں داخل کردیجئے، جس کے دل میں ایمان کا ذرّہ بھی ہو، پھر

ایسے لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہر اس شخص کو بھی جنت میں داخل کردو، جس کے دل میں کچھ بھی ایمان ہو۔
بخاری، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

شہادتین کی فضیلت......از الاکمال

۱۳۴..... جاؤ اور لوگوں میں اعلان کردو کہ، جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کے لئے جنت ہے۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو..... خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو الدردا

یہ مضمون کئی احادیث میں آیا ہے۔ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہو جائے۔ اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخول جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہو جائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۳۵..... جب مسلمان بندہ لا الٰــــہ الا اللہ کہتا ہے تو وہ کلمہ آسمان پر حرکت میں آجاتا ہے۔ حتیٰ کہ پروردگار کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں ٹھہر جا وہ عرض کرتا ہے کیسے ٹھہر جاؤں..... جبکہ میرے قائل کی بخشش نہیں ہوئی تو پروردگار فرماتے ہیں! جس کی زبان پر تو جاری ہوا اس کی بخشش کردی گئی۔ الدیلمی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۶..... جب بندہ اشھــد ان لا الٰــہ الا اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے میرے ملائکہ دیکھو میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا اس کا کوئی پروردگار نہیں۔ پس میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس کی بخشش کردی۔ ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۷..... اپنے ہاتھ بلند کرو اور کہو! لا الٰــہ الا اللہ والــحمدللہ اے اللہ آپ نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھے اس کا حکم دیا ہے اور اس پر میرے ساتھ جنت کا وعدہ کیا ہے اور بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے۔ اور مجھ سے خوشخبری سن لو کہ تمہاری مغفرت کردی گئی۔
مسنداحمد، نسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، السنن لسعید ابن منصور، بروایت یعلی بن شداد عن ابیہ و عبادۃ بن الصامت

حدیث ثابت ہے۔

۱۳۸..... اشھــد ان لا الٰــہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ. جو بندہ اس کلمہ کے اقرار کے ساتھ اللہ سے ملے گا تو اس کو قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچالیا جائے گا۔ مسنــداحمـد، ابـن سـعـد، البـغـوی، ابن قانع، الباوردی. الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم، السنن لسعید ابن منصور، بروایت عبدالرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ

۱۳۹..... اشھــد ان لا الٰــہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ جو بندہ قیامت کے روز ان کے اقرار ساتھ اللہ سے ملے گا اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا، خواہ وہ کیسے اعمال لائے۔
الطبرانی فی الاوسط. بروایت عبدالرحمن بن ابی عمرۃ الانصاری عن ابیہ

۱۴۰..... اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ.
جو بندہ دل کی حقیقت اور گہرائی کے ساتھ ان کلمات کو کہے گا اللہ عزوجل ضرور اس کو جہنم کی جھلس سے بھی نجات دیدیں گے۔
نسائی، الکنی للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۱..... باری تعالیٰ کے استحضار کے ساتھ میں شہادت دیتا ہوں کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ اشھــد ان لا الٰــہ الا اللہ واشھــد ان مـحـمـد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہوا اور وہ مرجائے تو ضرور وہ جنت کی راہ پر چل پڑے گا۔ میرے پروردگار عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت سے ایسے ستر ہزار افراد کو جنت میں داخل فرمائیں گے جن پر حساب ہوگا نہ عذاب۔ اور مجھے امید ہے کہ جب تک تم اور تمہارے نیک

آباءاور ازواج اور آل جنت میں اپنا مقام نہ بنالیں، تب تک وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے۔

مسنداحمد. الصحیح لابن حبّان، البغوی، ابن قانع. الباوردی. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت رفاعه بن رفاعه الجهنی

اس روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۲..... جان لے! کہ جو شخص لا اله الا الله محمد رسول الله کی شہادت دیتا ہوا مرے تو جنت میں داخل ہوگا۔

طبرانی. مسند احمد، مصنّف ابن ابی شیبه، ابوداؤد، المسند لابی یعلی، الحلیه، بروایت انس رضی الله عنه

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۳..... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرمادیا ہے جو اللہ کی رضا کے لئے لا اله الا الله کہے۔

مسنداحمد، بروایت محمود بن الربیع عن عتبان بن مالک

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۴..... جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جو دل کے یقین یا اخلاص کے ساتھ لا اله الا الله کی شہادت دے، اس کے لئے جنت ہے۔

ابن خزیمه، الصحیح لابن حبّان، السنن لسعید ابن منصور، بروایت جابر رضی الله عنه

حدیث صحیح ہے۔

۱۴۵..... بے شک اللہ تعالیٰ نے جہنم کو اس شخص پر حرام فرمادیا ہے جو لا اله الا الله محمد رسول الله کی شہادت دے۔

عبد بن حمید، بروایت عباده بن صامت

۱۴۶..... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے کوئی لا الـــه الا الله کے ساتھ اس طرح نہ آئے گا کہ اس کے ساتھ کچھ خلط ملط نہ کرتا ہو، مگر یہ کہ جنت اس کے لئے واجب ہوجائے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لا الـــه الا الله کے ساتھ کچھ خلط ملط کرنے کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! دنیا کی حرص اور اس کو جمع کرنے کی لالچ اور اس کو روک رکھنے کی عادت، باتیں تو انبیاء کی سی کریں لیکن اعمال سرکشوں کے سے ہوں۔ الحکیم بروایت زید بن ارقم

۱۴۷..... زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لا الــــه الا الله کی عظمت و حرمت کو دکھائیں۔ ابن ماجہ، بروایت عمران بن حصین۔ اس روایت کا عبرتناک پس منظر ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر مشرکین کے مقابلہ میں روانہ فرمایا، جس میں میں بھی شریک تھا۔ مشرکین سے شدت کی خون ریزی ہوئی۔ دوران جنگ مسلمانوں کا ایک سپاہی کسی مشرک پر حملہ آور ہوا اور وہ مشرک مسلمان کے نرغہ میں پھنس گیا، مشرک نے فوراً کلمہ لا الــــه الا الله پڑھا اور پکارا کہ میں مسلمان ہوتا ہوں۔ لیکن اس مسلمان نے پھر بھی اس پر حملہ کر کے اس کو تہ تیغ کرڈالا۔ بعد میں یہ شخص بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا تم نے کیوں نہیں اس کا شکم چاک کر کے دیکھ لیا کہ وہ سچے دل سے کلمہ پڑھ رہا ہے؟ جب تم کو اس کے دل کا حال معلوم نہ تھا تو کیوں تم نے اس کی زبان پر اعتبار نہیں کیا؟ آپ ﷺ نے دو تین مرتبہ ایسا فرمایا۔ پھر آپ نے سکوت فرمالیا۔ کچھ عرصہ بعد اس شخص کا انتقال ہوگیا۔ تو ہم نے اس کو سپرد خاک کردیا۔ مگر آئندہ روز اطلاع ملی کہ اس شخص کی نعش زمین سے باہر پڑی ہے۔ ہم نے خیال کیا کہ شاید کسی دشمن نے اپنی عداوت نکالی ہے۔ اور ہم نے اس کو دوبارہ دفن کردیا۔ اور اپنے غلاموں کو نگرانی پر مامور کردیا۔ لیکن آئندہ روز پھر وہی سابقہ پیش آیا اور اس کی نعش باہر پڑی ملی۔ ہم نے سوچا شاید نگرانوں کی آنکھ لگ گئی ہو اور کسی نے ان کی غفلت میں ایسا کردیا ہو۔ لہٰذا دوبارہ دفن کرنے کے بعد ہم نے بذاتہ اس کی قبر کی نگرانی کی۔ مگر صبح پھر اس کی نعش قبر سے باہر پڑی ملی۔ اب ہمیں یقین ہو چلا کہ یہ قدرت کی طرف سے ہے۔ اور لا الــــه الا الله کے قائل کو قتل کرنے کا انجام ہے۔ ہم نے اس واقعہ کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا..... تب آپ ﷺ نے حدیث کے یہ عبرت انگیز کلمات ارشاد فرمائے: زمین تو اس سے بھی بدتر کو قبول کرلیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ لا اله الا الله کی عظمت و حرمت کو دکھائیں۔

۱۴۸..... جب میری امت کا کوئی بندہ لا الــه الا الله محــمد رسول الله کہتا ہے تو اس کے گناہ یوں مٹ جاتے ہیں، جس طرح سیاہ تحریر سفید

سیّال سے مٹ جاتی ہے۔اور جب بندہ اشھد ان لا الہ الااللہ واشھد ان محمد رسول اللہ کہتا ہے تو اس کے لئے جنت کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں۔اور جب فرشتوں کی کسی صف کے قریب سے اس کا گزر ہوتا ہے۔اور وہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو پروردگار اس کا جواب مرحمت فرماتے ہیں۔السجزی فی الابانہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

یہ حدیث بہت ہی ضعیف ہے۔

۱۴۹۔۔۔۔۔میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے،وہ ہے:لاالہ الااللہ.

الحلیہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۱۵۰۔ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا مگر اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جاتی ہے۔

مسنداحمد، المسند لابی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبّان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

راویانِ حدیث ثقہ ہیں۔

۱۵۱۔۔۔میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس بندہ کی روح نکلتے وقت اس کلمہ کی وجہ سے نئی زندگی پاتی ہے۔اور وہ کلمہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ثابت ہوگا۔وہ ہے لاالٰہ الااللہ۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، المستدرک للحاکم، بروایت طلحہ بن عبیداللہ

حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۲۔۔۔میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں،کوئی بندہ اس کو دل کی گہرائی کے ساتھ نہیں کہتا اور پھر اسی پر مر جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیتے ہیں۔الصحیح لابن حبّان، المستدرک للحاکم، بروایت عثمان عن عمر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

۱۵۳۔۔۔مجھے امید ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ:لا الٰــہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا وفات پا جائے۔۔۔۔اللہ اسے اپنے عذاب سے دوچار نہ فرمائیں گے۔الدیلمی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۴۔ مجھے امید ہے کہ جو بندہ دل کے اخلاص کے ساتھ:لاالٰـــہ الااللہ کی شہادت دیتا ہوا وفات پا جائے۔۔۔۔اللہ اسے اپنے عذاب سے دوچار نہ فرمائیں گے۔الدیلمی، الخطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔الجامع المصنف

۱۵۵۔۔۔جس نے اپنے دل اور زبان کی سچائی سے لا الہ الااللہ کہا وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

ابن النجار، بروایت عقبہ بن عامر عن ابی بکر

۱۵۶۔۔۔سب سے پہلی چیز جس کو اللہ عزوجل نے سب سے پہلی کتاب میں تحریر فرمایا وہ یہ ہے! میں اللہ ہوں،میرے سوا کوئی معبود نہیں،میری رحمت غضب سے سبقت کر گئی ہے۔جو گواہی دے اشھد ان لاالہ الااللہ وأن محمداً عبداہ ورسولہ اس کے لئے جنت ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۷۔۔۔جنت کی گراں مایہ قیمت:لاالٰہ الااللہ ہے۔اور نعمت کی قیمت الحمدللہ ہے۔الدیلمی، بروایت الحسن عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۔۔۔مجھے جبرئیل نے بیان کیا! کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:لاالٰہ الااللہ میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ابن عساکر، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۵۹۔۔۔جہنم پر حرام ہے وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے لئے لاالٰہ الااللہ کہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عتبان بن مالک

۱۶۰...جو شخص اس بات کی شہادت دیتا ہوا آیا کہ! اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو آگ پر حرام ہے کہ اس کو جلائے۔ مسدد، ابن النجار، بروایت ابی موسیٰ

۱۶۱...جب موسیٰ علیہ السلام کو ان کے پروردگار نے توراۃ عطا کی، موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا! پروردگار مجھے کوئی ایسی دعا تلقین کر دیجئے جس سے میں آپ کو پکارا کروں؟ ارشاد ہوا: لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ ہمیں یاد کیا کرو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا پروردگار! یہ کلمہ تو ساری ہی مخلوق کہتی ہے...... میں تو ایسی چیز کا طلبگار ہوں جو میرے لئے خاص ہو...... جس سے میں تجھے یاد کیا کروں؟ ارشاد ہوا! اے موسیٰ: تمام آسمانوں اور ان کے اندر بسنے والی مخلوق، اور تمام سمندروں اور ان کے اندر بسنے والی مخلوق کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے پلڑے میں صرف اس کلمہ کو رکھ دیا جائے تو کلمہ والا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ المسند لابی یعلی، بروایت ابو سعید

۱۶۲...اسی کلمہ میں ساری نجات ہے، جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت۔

الطبرانی فی الاوسط، عن الزهری عن سعید رحمة الله علیه بن المسیب عن عبدالله بن العاص رضی الله عنه عن عثمان رضی الله عنه بن عفان عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ راوی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ! اس دین کی نجات کس چیز میں ہے؟ تب سرکار دوعالم ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۱۶۳......جو کلمہ میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، جس شخص نے بھی وہ کلمہ جان کنی کے وقت کہہ لیا۔ یقیناً اس کے لئے آسانی کر دی جائے گی اور وہ روح نکلتے وقت ایک نئی زندگی محسوس کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۶۴...جس شخص نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کر لیا، جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا......مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، سو وہ کلمہ اس کے لئے نجات دہندہ ثابت ہوگا۔ مسنداحمد، مصنف ابن ابی شیبه، المسند لابی یعلی، شعب الایمان، بروایت ابو بکر الصدیق رضی الله عنه

حدیث صحیح ہے۔

۱۶۵...اس سے تمہاری نجات کے لئے وہ کلمہ کافی ہے، جو میں نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا۔

مسنداحمد، المسند لابی یعلی بروایت ابی بکر رضی الله عنه

روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب ﷺ سے استفسار کیا تھا کہ جو وسوسے وغیرہ شیطان ہمارے دلوں میں ڈال دیتا ہے ان کے کفارہ کے لئے کیا چیز کافی ہے؟ تو حضور سرکار دوعالم ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔ اور کیا ہی خوب فرمایا۔

کلمہ توحید کا اقرار دخول جنت کا سبب ہے

۱۶۶...جبرئیل علیہ السلام میری اونٹنی کی مہار تھامے چل رہے تھے......جب میں سہل زمین پر پہنچا تو میری طرف متوجہ ہو کر کہا: خوشخبری سنو اور اپنی امت کو بھی دو! کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک له کا اقرار کر لیا...... جنت میں داخل ہو گیا۔ تو میں خوشی سے مسکرایا اور اللہ اکبر کہا۔ پھر کچھ آگے چلے تو جبرئیل دوبارہ میری طرف متوجہ ہوئے، اور کہا خوشخبری سنو اور اپنی امت کو بھی دو! کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کا اقرار کر لیا...... جنت میں داخل ہو گیا۔ اور اللہ نے اس پر آگ حرام فرما دی۔ تو میں پھر خوشی سے مسکرایا اور اللہ اکبر کہا۔ اور اپنی امت کے لئے اس پر مسرور و فرحاں ہو گیا۔ الطبرانی فی الاوسط، تمام، ابن عساکر، بروایت انس رضی الله عنه

حدیث حسن ہے۔

۱۶۷...اللہ عزّ وجلّ نے فرمایا! لا الٰہ الا اللہ میرا کلام ہے۔ اور میں ہی اللہ ہوں۔ پس جس نے اس کا اقرار کر لیا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو گیا

اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا، وہ میرے عقاب سے مامون ہو گیا۔ ابن النجار، بروایت علی رضی اللہ عنہ روایت سے متعلق کلام اور رموز واسرار کے لئے گزشتہ حدیث نمبر ۱۲۷ ملاحظہ کیجئے۔

۱۶۸ ..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: لاالٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے سو جس نے اس کو کہا میرے عذاب سے محفوظ ہو گیا۔

ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۶۹ ..... میں بارگاہ رب العزت میں عرض کروں گا پروردگار! جس نے بھی لاالٰہ الا اللہ کہا، اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے؟ ..... ارشاد ہوگا یہ ہمارے ذمہ ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۰ ..... اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کو تمہاری، لا الٰہ الا اللہ کی سچائی کے ساتھ دھو دیں گے۔ عبد بن حمید بروایت انس رضی اللہ عنہ

پس منظر! حضور اکرم ﷺ نے کسی سے پوچھا اے فلاں! تم نے فلاں فلاں کام کیا؟ اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے یہ کام نہیں کیا۔ جبکہ آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۱ اللہ تعالیٰ تمہارے جھوٹ کا، تمہاری لاالٰہ الا اللہ کی سچائی کے ساتھ کفارہ فرمادیں گے۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

پس منظر! حضور اکرم ﷺ نے کسی سے پوچھا! تم نے فلاں کام کر لیا؟ اور آپ ﷺ کو معلوم تھا کہ اس نے وہ کام کیا ہے۔ مگر اس نے کہا نہیں، قسم ہے اللہ کی، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے نہیں کیا۔ پھر آپ مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲ ..... میں نے ایک فرشتہ سے ملاقات کی، اس نے مجھے خبر دی! جو شخص لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہوا انتقال کر جائے اس کے لئے جنت ہے۔ میں بار بار کہتا رہا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ کر، بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۷۳ ... ہر چیز کی ایک کنجی ہوتی ہے اور آسمانوں اور زمین کی کنجی لاالٰہ الا اللہ ہے۔ الکبیر للطبرانی بروایت معقل بن یسار

۱۷۴ جب اللہ عزوجل نے جنت عدن کو پیدا فرمایا..... جو اللہ کی تخلیقات میں پہلی چیز ہے، تو اللہ نے اس کو فرمایا کلام کر! وہ گویا ہوئی: لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ. یقیناً مؤمن لوگ فلاح پاگئے۔ بے شک جو شخص میرے اندر داخل ہوا، کامیاب ہو گیا۔ اور جو جہنم میں گیا نامراد ہو گیا۔

طاہر بن محمد بن الواحد المفسر فی کتاب فضائل التوحید والرافعی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵ جب اللہ عزوجل نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں وہ وہ اشیاء پیدا فرمائیں، جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا ہو گا نہ کسی دل پر ان کا خیال گذرا ہو گا۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کو فرمایا! مجھ سے کلام کر! وہ گویا ہوئی ..... یقیناً مؤمن لوگ فلاح پاگئے۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

اور المستدرک للحاکم میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں ہر بخیل اور ریاکار پر حرام ہوں۔

۱۷۶ لا الٰہ الا اللہ والوں پر قبروں میں وحشت ہوگی نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت۔ گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت لا الٰہ الا اللہ والوں کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی قبروں سے نکلتے ہوئے اپنے سروں سے مٹی جھاڑ رہے ہیں اور یہ پڑھ رہے ہیں:

الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن

ابو داؤد، شعب الایمان، وقال غیر قوی، الاربعین لاسماعیل بن عبدالغافر الفارسی۔ ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۔۔۔ لا الٰہ الا اللہ والوں پر موت میں وحشت ہوگی نہ حشر میں۔ اور نہ ہی دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت کوئی وحشت ہوگی۔ گویا اب میں صور پھونکنے کے وقت ان کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے ہوئے یہ پڑھ رہے ہیں۔

الحمدللہ الذی اذھب عنا الحزن

حدیث ضعیف ہے۔

۱۷۸..... ایسا کوئی شخص نہیں جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو پھر جہنم کی آگ اس کو جلا دے۔الحلیہ، بروایت عتبان بن مالک
حدیث صحیح ہے۔

۱۷۹..... جو بندہ لاالٰـــہ الا اللہ سو مرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔اور اس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا الا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

الکبیر للطبرانی بروایت ابوالدردا رضی اللہ عنہ

حدیث میں ایک راوی ضعیف ہے۔

۱۸۰..... میں مسلسل اپنے پروردگار سے سفارش کرتا رہوں گا ..... حتیٰ کہ عرض کروں پروردگار! ہر اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایئے، جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ پروردگار فرمائیں گے: نہیں محمد! یہ تمہارا حق نہیں ہے۔ یہ میرا حق ہے۔میری عزت کی قسم! میرے حلم کی قسم! میری رحمت کی قسم! میں آج جہنم میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱..... کسی بندہ نے اخلاص کے ساتھ لاالٰـــہ الا اللہ نہیں کہا مگر وہ کلمہ اوپر جاتا ہے اور اس کو کوئی حجاب مانع نہیں ہوتا لہٰذا جب وہ بارگاہ الٰہی میں پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قائل کی طرف نظر فرماتے ہیں۔اور اللہ پر حق ہے کہ جب بھی کسی اپنے توحید پرست کی طرف نظر فرمائیں تو اس پر رحمت فرمائیں۔

الخطیب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۲..... نہیں ہے کوئی ایسا بندہ جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہوگا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟..... خواہ ابوالدردا کی ناک خاک آلود ہو۔مسنداحمد، المسند لابی یعلی، ابوداؤد، الصحیح لابن حبّان بروایت ابوالدردا رضی اللہ عنہ

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ حدیث کی وضاحت میں فرماتے ہیں: کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حدیث میں ایسا شخص مراد ہے جو قبل از وفات توبہ تائب ہوجائے۔اور دیگر محدثین کے نزدیک حدیث عموم پر محمول ہے کہ دخولِ جنت عام ہے خواہ اول وہلہ میں ہوجائے یا اپنے اعمال کی سزا بھگتنے کے بعد۔

۱۸۳..... نہیں ہے کوئی بندہ جو لا الہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو اور اسی پر انتقال کر جائے مگر وہ جنت میں داخل ہوگا۔ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دریافت کیا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔اور جب میں نے چوتھی مرتبہ بھی یہی سوال کیا تو آپ نے فرمایا! خواہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔مسنداحمد، بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ

۱۸۴..... جو بندہ لاالٰـــہ الا اللہ سو مرتبہ کہے تو اللہ پاک اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند چمکتا ہوگا۔اور اس روز اس کے عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل نہیں ہوسکتا الا یہ کہ کوئی اسی جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ۔

ابوالشیخ والدیلمی، بروایت ابو ذر رضی اللہ عنہ

۱۸۵..... جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے! میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں..... جو اس کا قائل ہوا میں اس کو عذاب نہ کروں گا۔

الدیلمی بروایت ابوسعید رضی اللہ عنہ

۱۸۶..... عرش پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو اس کا قائل ہوا، میں اس کو عذاب سے دوچار نہ کروں گا۔

الاربعین لاسماعیل بن عبدالغافر الفارسی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۷..... جس کا انتقال کے وقت لا الٰہ الا اللہ پر خاتمہ ہوا، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ابن عساکر، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸..... جس کی تمنا اور خواہش ہو کہ جہنم سے بچ جائے اور جنت میں داخل ہوجائے۔تو اس کی موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو۔اور وہ لوگوں سے بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے چاہتا ہو۔

الکبیر للطبرانی، الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۹......جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی اور اس کی زبان اس کے ساتھ مانوس ہوگئی اور اس کا دل اس پر مطمئن ہوگیا، تو جہنم کی آگ اس کو جھلسا نہ سکے گی۔ سمویه، ابن مردویه، شعب الایمان، المتفق والمفترق للخطیب رحمة الله علیه، بروایت ابی قتادہ

۱۹۰......جو دل کے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دے، جنت میں داخل ہوجائے گا۔

الصحیح لابن حبّان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

ابن حبان نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۹۱......جس شخص نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دی جہنم کی آگ اس کو نہ کھا سکے گی۔ مسنداحمد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۲......جس شخص نے دل کی سچائی کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی شہادت دی اور اسی پر مرگیا، اللہ عزوجل اس کو جہنم پر حرام کردیں گے۔

الدارقطنی. فی الافراد. السنن لسعید ابن منصور، بروایت النضر بن انس رضی اللہ عنہ عن ابیہ

حضرت نضر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو لکھنے کا حکم فرمایا۔ اس کے علاوہ کسی حدیث لکھنے کا حکم نہ دیا۔

۱۹۳......جس شخص نے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی اور فجر کی نماز کی محافظت کی اور کسی ناجائز خونریزی سے اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ السنن لسعید ابن منصور، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۹۴......جس شخص نے لا الہ الا اللہ کی شہادت دی......یہی اس کے لئے نجات ثابت ہوگی۔

المسند لابی یعلی ابن منیع، عن ابن عمر عن عمر عن ابی بکر

۱۹۵......جو شخص دل کے اخلاص کے ساتھ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً عبدہ ورسولہ کا قائل ہوا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت ابو الدرداء، الباوردی، ابن مندہ، بروایت ابوسعید بن وایل الجذامی

۱۹۶......جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ اور اس نے نماز قائم کی، روزے رکھے، زکوۃ ادا کی، بیت اللہ کا حج کیا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت انس رضی اللہ عنہ. الطبرانی فی الاوسط بروایت عتبان بن مالک

۱۹۷......جس نے دل کے اخلاص کے ساتھ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں تو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا اور اس کو جہنم کی آگ چھو نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی، الخلعی، شعب الایمان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل. ابن خزیمہ بروایت عبد اللہ بن سلام

۱۹۸......جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور دوبارہ اٹھائے جانے، اور حساب کتاب پر ایمان لایا، جنت میں داخل ہوگا۔ الامالی لابن صصری بروایت راعی النبی ﷺ

جنت کے سو درجات ہیں

۱۹۹......جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کی، رمضان کے روزے رکھے تو اللہ کے ذمہ ہے کہ اس کی مغفرت فرمائیں خواہ وہ شخص ہجرت کرے یا اسی جگہ بیٹھا رہے، جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ آپ ﷺ سے کسی صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں میں اس خوشخبری کا اعلان نہ کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! نہیں: لوگوں کو عمل کرنے دو، بے شک جنت کے سو درجات ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ اور سب سے اعلیٰ درجہ جنت الفردوس ہے اسی پر عرش الٰہی قائم ہے۔ اور وہ جنت کے وسط میں ہے (اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں) اور جب تم اللہ سے کسی چیز کا سوال کرو تو جنت الفردوس

حق کا سوال کرو۔ الکبیر للطبرانی، بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۰ جس شخص نے یوں لا الہ الا اللہ کی شہادت دی کہ اس کا دل اس کی زبان کی تصدیق کرتا ہو تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۲۰۱ ...... جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا، اس کے اعمال نامہ کی برائیاں دھل جاتی ہیں۔ الا یہ کہ دوبارہ ان کا مرتکب ہو۔

الخطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۲ ...... جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور بآنگ بلند کہا تو اس کے چار ہزار کبیرہ گناہ محو ہو جاتے ہیں۔ ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

کلمہ طیبہ میں اخلاص

۲۰۳ ... جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴ جس شخص نے اس بات کی شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں جنت میں داخل ہوگا۔ ابوالدرداء کہتے ہیں! میں نے دریافت کیا خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ آپ نے فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ جب تین مرتبہ یہی سوال و جواب ہوا تو تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا.... خواہ ابوالدرداء کی ناک خاک آلود ہو۔

مسند احمد، نسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ بروایت ابوالدردا

حدیث صحیح ہے۔

۲۰۳ ...... جس نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ دریافت کیا گیا اخلاص کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا! وہ کلمہ تمہیں اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے روک دے۔ الحکیم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ الحلیہ۔ بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

۲۰۶ ...... جس شخص نے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا! اخلاص کا کیا مطلب ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا! جو اللہ عزوجل نے تم پر حرام فرما رکھا ہے، ان سے تم باز آ جاؤ۔ الخطیب، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۷ .... جس شخص نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کہا۔ اور اس پر اس کا دل مطمئن ہو گیا۔ اور اس کی زبان اس کے ساتھ مانوس ہو گئی اور اشہد ان محمد رسول اللہ کا بھی قائل ہوا، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرما دیں گے۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت سعد بن عبادہ

۲۰۸ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ اس نے زنا کیا ہو، اور چوری کی ہو۔

الطبرانی فی الاوسط، بروایت سلمہ بن نعیم الاشجعی

۲۰۹ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کو کوئی گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا، جس طرح کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے کوئی نیکی نفع نہیں پہنچا سکتی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے! حدیث ضعیف انظر: التنزیہ: ج ۱ ص: ۱۵۳

دخول جنت رحمت الٰہی سے ہوگا

۲۱۰ ... جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ کہا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھ دی

جاتی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! یا رسول اللہ! تب تو ہم میں کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! ہاں بعض لوگ اس قدر نیکیاں لائیں گے کہ اگر کسی پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ پہاڑ بھی دب جائے۔ لیکن پھر اس پر اللہ کی نعمتوں میں سے کوئی نعمت آ جائے گی اور وہ تمام نیکیاں ان نعمتوں کے عوض برابر ہو جائیں گی۔ پھر اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت کا معاملہ فرمائیں گے۔

المستدرک للحاکم، بروایت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ عن جدہ

۲۱۵ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوا آئے، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبادۃ بن الصامت

۲۱۶ جس شخص کی موت لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتے ہوئے آئے، اس کے لئے مغفرت الٰہی حلال ہو جاتی ہے۔

الخطیب، بروایت جابر رضی اللہ عنہ، ابن عساکر، بروایت بریدہ

لیکن اس روایت میں یحییٰ بن عباد نامی ایک راوی ضعیف ہے۔

۲۱۷ جس شخص کی موت اس حال میں آئی کہ وہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مسند الامام احمد، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۱۸ جو شخص دل کی یقین کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہوا، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۱۹ عوام الناس میں ندا دے دو کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

ابن عساکر، بروایت ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

۲۲۰ کلمہ لا الٰہ الا اللہ، اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی عزت وعظمت والا کلمہ ہے۔ جس نے اخلاص کے ساتھ کہہ لیا، اس کے لئے تو جنت واجب ہوگئی اور جس نے نفاق کے ساتھ کہا اس کی بھی جان اور مال تو محفوظ ہو ہی گئے۔ لیکن بالآخر اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے۔

ابن النجار، بروایت دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱ کلمہ لا الٰہ الا اللہ، پروردگار کی ناراضگی سے پناہ میں رکھتا ہے۔ جب تک کہ لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کی حقیقت پر ترجیح نہ دیں۔ لیکن اگر لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے لگیں اور پھر لا الٰہ الا اللہ کہیں تو یہ کلمہ ان پر رد کر دیا جاتا ہے اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں تم جھوٹ بولتے ہو۔

الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۲ کلمہ لا الٰہ الا اللہ مسلسل پروردگار عزوجل کے غضب کو لوگوں سے روکتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنی دنیا کو سنوارنے کے لئے دین کو ضائع نہ کرنا شروع ہو جائیں (لیکن جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے) اور پھر وہ اپنی زبانوں پر یہ کلمہ جاری کریں، تو ان کو کہا جاتا ہے! نہیں نہیں اب تم اس کے اہل نہیں رہے۔ ابن النجار، بروایت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۲۳ لا الٰہ الا اللہ ہمیشہ اپنے کہنے والے کو نفع دیتا رہتا ہے جب تک کہ اس کی اہانت نہ کی جائے۔ اور اس کے حق کی اہانت یہ ہے کہ معاصی کا دور دورہ ہو جائے مگر ان کو روکنے اور بند کرنے والا کوئی نہ ہو۔ الحاکم فی التاریخ بروایت ابان عن انس

۲۲۴ لا الٰہ الا اللہ کہنا مسلسل اللہ رب کی ناراضگی کو بندوں سے دور رکھتا ہے حتیٰ کہ جب وہ اس منزل پر پہنچ جائیں کہ انہیں پرواہ نہ ہو کہ ان کی دینی حالت کس قدر انحطاط کا شکار ہے، بلکہ وہ صرف اپنی دنیا درست ہونے پر مطمئن ہو جائیں اور پھر اپنی جھوٹی زبانوں سے یہ کلمہ کہیں تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں! تم جھوٹ کہتے ہو۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۵ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہوا آئے کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق

نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر اور حساب کتاب پر ایمان لائے، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ النسائی، البغوی، ابن عساکر بروایت ابی سلمہ رضی اللہ عنہ راعی النبی ﷺ

۲۲۶ لا الٰہ الا اللہ اپنے کہنے والے سے مصیبتوں کے ننانوے دروازوں کو بند رکھتا ہے، جن میں سب سے کم رنج وغم ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۲۷..... کلمہ لا الٰہ الا اللہ، اللہ عزوجل کے ہاں انتہائی عزت وتکریم والا کلمہ ہے ..... اس کا عمدہ وقابل رشک مقام ہے جس نے اس کو اخلاص کے ساتھ کہہ لیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس نے نفاق کے ساتھ کہا، اس کی بھی جان اور مال محفوظ تو ہوگئے۔ لیکن کل اس کی اللہ عزوجل سے ملاقات ہوگی تو اللہ عزوجل اس کا احتساب فرمائیں گے۔ ابونعیم بروایت عیاض الاشعری

۲۲۸..... لا الٰہ الا اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ اس کو بھر دیتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت شداد بن اوس

۲۲۹..... میں مسلسل اپنے پروردگار سے سفارش کرتا رہوں گا کرتا رہوں گا، حتی کہ عرض کروں گا پروردگار! ہر ایسے شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایئے، جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ کہا جائے گا: نہیں محمد! یہ تمہارا حق نہیں ہے، نہ اور کسی کا۔ یہ میرا حق ہے! میں آج جہنم میں کسی بھی ایسے شخص کو نہ چھوڑوں گا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۰ کوئی بندہ اس حال میں نہیں مرتا کہ وہ دل کے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے رہا ہو مگر وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ مسدد بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۳۱ اے بلال! لوگوں میں ندا دیدو کہ جس شخص نے اپنی موت سے ایک سال قبل یا ایک ماہ قبل یا ایک جمعہ قبل یا ایک دن قبل یا ایک گھڑی قبل ہی کیوں نہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! پھر تو لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے؟! آپ ﷺ نے فرمایا! خواہ بھروسہ کر لیں۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت بلال رضی اللہ عنہ

اس روایت میں منہال بن خلیفہ منکر الحدیث ہے۔ لہٰذا اس روایت پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۳۲ اے سہیل بن البیضا! جس نے لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دی، اللہ عزوجل اس کو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ اور اس کے لئے جنت واجب فرمادیں گے۔

عبد بن حمید، مسند الامام احمد، ابن ابی شیبہ، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع بروایت سہیل بن البیضا

۲۳۳ قیامت کے روز ایک شخص کو لایا جائے گا، پھر میزان بھی لائی جائے گی، اور اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ ہر دفتر انتہا نظر تک پھیلا ہوگا۔ جن میں اس کی خطائیں اور گناہ ہوں گے..... پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔ پھر آدھے پورے جتنا کاغذ کا ایک پرزہ نکالا جائے گا جس میں **اشھد ان لاالہ الااللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ** درج ہوگا۔ اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا..... اور پھر کاغذ کا وہ پرزہ اس کی تمام خطاؤں اور گناہوں پر بھاری ہوجائے گا۔

عبد بن حمید بروایت ابن عمرو

۲۳۴ قیامت کے روز اللہ عزوجل ارشاد فرمائیں گے! لا الٰہ الا اللہ والوں کو میرے عرش کے قریب کردو، کیونکہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۵ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے سو جو اس میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا۔

ابن النجار، عن علی بن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۶ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں! میں اللہ ہوں اور لا الٰہ الا اللہ میرا کلمہ ہے۔ جس نے اس کو کہہ لیا، میں اسے اپنی جنت میں داخل کروں گا اور جو میری جنت میں داخل ہوگیا وہ میرے عذاب سے مامون ہوگیا اور قرآن میرا کلام ہے اور مجھ سے نکلا ہے۔

الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حصہ دوم......ایمان کے متفرق فضائل کے بیان میں

۲۳۷..... جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا! اپنی امت کو خوشخبری دیدیجئے، کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے استفسار کیا! اے جبرئیل خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا! جی ہاں، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ خواہ اس نے شراب کیوں نہ پی ہو۔

بخاری، مسلم مسند الامام احمد الجامع للترمذی، النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

حدیث صحیح ہے۔

۲۳۸..... میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے، اور خوشخبری دی، کہ آپ کی امت سے جو شخص اس حال میں مرا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ فرمایا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ بخاری، مسلم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۳۹..... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا! آپ کی امت سے جو شخص اس حال میں مرا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا! خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو؟ فرمایا جی ہاں، خواہ اس نے چوری کی ہو اور زنا کیا ہو۔ بخاری، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۴۰..... جب اللہ تبارک وتعالیٰ توحید پرست لوگوں کو ان کے کسی گناہ کی وجہ سے جہنم میں داخل فرمائیں گے، تو وہاں ان کو موت دے دیں گے۔ پھر جب ان کو نکالنے کا ارادہ فرمائیں گے، اس گھڑی ان کو تھوڑا سا عذاب چکھادیں گے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۱..... اعمال میں سب سے افضل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ پھر جہاد، پھر گناہوں سے مبرّا حج۔ اور بقیہ تمام اعمال کی باہمی فضیلت یوں ہے، جس طرح طلوع شمس سے غروب شمس تک سارا دن ایک سا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عامر اعمال کی افضلیت کا دارومدار احوال واشخاص پر ہے اسی وجہ سے دیگر احادیث میں اس سے مختلف مضمون بھی آیا ہے۔ اور بقیہ اعمال کے ہم رتبہ ہونے کے لئے دن کی مثال پیش فرمائی۔

کامیاب مسلمان

۲۴۲..... فلاح پا گیا وہ شخص جسے اسلام کی ھدایت مل گئی۔ اور بقدر کفایت روزی مل گئی۔ اور پھر وہ اس پر قناعت پسند بھی بن گیا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت فضالۃ بن عبید

۲۴۳..... اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ ابن سعد بروایت زبیر رضی اللہ عنہ، وبروایت جبیر بن مطعم

۲۴۴..... اسلام نرم و مہربان سواری ہے۔ لہٰذا اپنے لئے سوار بھی ایسا ہی منتخب کرتی ہے۔ مسند احمد، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۲۴۵..... اسلام بڑھتا ہے۔ مگر گھٹتا نہیں۔ مسند الامام احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم، بیھقی، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۴۶..... اسلام ہمیشہ بلند رہتا ہے۔ کبھی مغلوب نہیں ہوتا۔ الرویانی، الدارقطنی، بیھقی، الضیا بروایت عائذ بن عمر

۲۴۷..... کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اپنے سے پہلے برے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔ اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمرو بن العاص

۲۴۸..... واہ کیا ہی خوشی کی بات ہے اس شخص کے لئے، جس نے مجھے پایا، پھر مجھ پر ایمان لایا۔ اور اس شخص کے لئے بھی جو مجھے نہ پائے

...مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔ابن النجار، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

بن دیکھے ایمان کی فضیلت

۲۴۹......واہ......کس قدر خوشی کی بات ہے اس شخص کے لئے، جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔لیکن اس شخص کے لیے تو کس قدر خوشی کی بات ہے! کس قدر خوشی کی بات ہے! جو مجھ پر ایمان لایا باوجود یکہ اس نے مجھے دیکھا نہیں۔

مسند الامام احمد، بروایت ابی سعید

۲۵۰......کیا ہی خوشی کی بات ہے ایک بار، اس شخص کے لئے! جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔اور اس کے لئے تو سات بار بے انتہا خوشی کی بات ہے! جس نے مجھے دیکھا نہیں، مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔

بخاری، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ مسند الامام احمد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۱... خوشی کی بات ہے ایک بار اس شخص کے لیے! جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔لیکن اس شخص کے لیے تین مرتبہ خوشی کی بات ہے! جس نے مجھے دیکھا نہیں، مگر پھر بھی مجھ پر ایمان لایا۔الطیالسی، عبد بن حمید بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۵۲ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! اے ابن آدم! جب تک تو میری عبادت کرتا رہے گا اور مجھ سے آس لگائے رکھے گا، اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے گا، میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا۔اگر چہ تو آسمان و زمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان و زمین بھر بخشش کے ساتھ تجھ سے ملوں گا۔اور تیری مغفرت کرتا رہوں گا۔مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدردا رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔

۲۵۳ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں! گناہوں کے بخشنے پر جس کو میری قدرت کا یقین ہو، میں اس کی مغفرت کرتا رہوں گا، جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۴ تمہارے پروردگار عزوجل نے فرمایا ہے! میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے۔بنا بریں میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔پس جو شخص میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے سے ڈرا اور اس سے باز رہا تو میرا اس کو بخش دینا ہی مجھے زیب دیتا ہے۔

مسند الامام احمد، الجامع للترمذی، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۵ یقیناً وہ شخص فلاح و کامرانی پا گیا، جس کا دل ایمان میں مخلص ہو گیا۔اور اس نے اپنے دل کو سلیم الطبع کر لیا۔اپنی زبان کو سچ کا عادی بنا لیا۔اپنے نفس کو مطمئن کر لیا۔اپنی روش حیات درست کر لیا۔اپنے کانوں کو حق سننے کا عادی بنا لیا۔اور اپنی آنکھوں کو جھانکنے والا بنالیا۔مسند الامام احمد، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۶ جس طرح شرک کے ساتھ کوئی نیکی سود مند نہیں، یونہی ایمان کے ساتھ کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔

خطیب بغدادی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ، الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷ جس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور یقین ہو گیا، کہ اللہ عزوجل اس کا پروردگار ہے۔اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔اللہ عزوجل اس کو آگ پر حرام فرما دیں گے۔مسند البزار، بروایت عمران

۲۵۸ جو شخص اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند الامام احمد، بخاری، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۹ ..... جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۰ ..... بغیر عمل ایمان مقبول، نہ بغیر ایمان کوئی عمل سودمند۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۱ ..... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عذاب نہیں کرتے، مگر سرکش اور اللہ پر جرات کرنے والے کو، جو لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کردے۔

ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۲ ..... اللہ تبارک وتعالیٰ کسی مؤمن کی نیکی کم نہیں کرتے، بلکہ دنیا میں بھی اس کا بدلہ عطا کرتے ہیں اور آخرت میں اس پر ثواب مرحمت فرماتے ہیں۔ مگر کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا ہی میں نمٹا دیتے ہیں۔ اور جب وہ آخرت میں پہنچتا ہے تو اس کے پاس کوئی ایسی نیکی نہیں ہوتی، جس کا بدلہ وہ اچھا پائے۔ مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۳ اگر کوئی مرد مؤمن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی یہودی یا نصرانی کو جہنم میں دھکیل دیتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسی

۲۶۴ ... میں نے جبرئیل علیہ السلام کو خواب میں دیکھا، گویا وہ میرے سرہانے کھڑے ہیں، اور میکائیل علیہ السلام میرے پائینتی کھڑے ہیں۔ ایک دوسرے سے کہہ رہا ہے! ان کی کوئی مثال بیان کرو..... دوسرے نے مجھے مخاطب ہو کر کہا! سنیے آپ کے کان تو سنتے رہیں اور آپ کا دل سمجھتا رہے! کہ آپ کی مثال اور آپ کی امت کی مثال ایک ایسے بادشاہ کی طرح ہے، جس نے ایک گھر بنوایا، اور اس میں ایک کمرہ بنوایا۔ پھر ایک قاصد بھیجا..... جو لوگوں کو دعوت پر بلالائے۔ پس کچھ لوگوں نے تو دعوت کو قبول کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا۔ پس اللہ تبارک وتعالیٰ تو بادشاہ ہیں اور وہ گھر اسلام ہے۔ اس میں بنایا گیا کمرہ جنت ہے۔ اور اے محمد! آپ اللہ کے قاصد ہیں۔ لہٰذا جس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، وہ اسلام میں داخل ہو گیا، اور جو اسلام میں داخل ہوا، جنت میں داخل ہو گیا۔ اور جو جنت میں داخل ہوا وہاں کی نعمتیں کھائے گا۔

بخاری الجامع للترمذی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۶۵ ... جب بندہ اسلام سے مشرف ہو اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر خطا جو اس سے سرزد ہوئی تھی، کا کفارہ فرمادیتے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کے ساتھ یہ معاملہ ہوتا ہے کہ اس کو ہر نیکی کے بدلہ دس نیکیاں ملتی ہیں، جو سات سو تک بڑھ سکتی ہیں۔ لیکن برائی صرف ایک گناہ ہی رہتی ہے۔ بلکہ امید ہے کہ اللہ پاک اس سے بھی درگذر فرمادیں۔

بخاری النسائی بروایت ابی سعید

۲۶۶ جب تم میں سے کوئی اسلام پر اچھی طرح کاربند ہو جائے، تو اس کی ہر نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ لیکن برائی صرف ایک گنا رہتی ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جا ملے۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۶۷ ..... جب بندہ مسلمان ہو جائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی جو اس نے انجام دی تھی، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹادیتے ہیں۔ پھر یوں بدلہ دیا جاتا ہے، کہ ایک نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھ جاتی ہے۔ اور برائی صرف ایک گناہ رہتی ہے بلکہ امید ہے کہ اللہ پاک اس سے بھی درگذر فرمادیں۔

الصحیح لابن حبان، النسائی بروایت ابی سعید

۲۶۸ ..... اعمال میں سب سے افضل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ پھر جہاد، پھر گناہوں سے مبرا حج۔ اور بقیہ تمام اعمال کی باہمی فضیلت یوں ہے جس طرح طلوع شمس سے غروب شمس تک سارے دن کی ایک سی حیثیت ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت ماعز

۲۶۹ ..... سب سے افضل عمل، اللہ وحدہ لاشریک پر ایمان لانا ہے۔ اور اس کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۷۰ ..... اللہ تبارک وتعالیٰ توحید پرست بندوں کو جہنم میں اگر عذاب دیں گے، تو وہ ان کے ایمان کی کمی کے بقدر دیں گے پھر ان کے ایمان کے

سبب، ہمیشہ کے لئے ان کو جنت میں داخل فرمادیں گے۔الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۱ ۔۔۔ بے شک جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور ایام منیٰ کھانے پینے کے دن ہیں۔

مسند الامام احمد، النسائی، ابو داؤد الطیالسی، بروایت بشر بن سحیم بروایت کعب بن مالک

۲۷۲ ۔۔۔ بے شک جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور اللہ پاک کسی فاسق شخص کے ذریعہ بھی اس دین کی مدد کروا لیتے ہیں۔

مسند الامام احمد، النسائی، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

روایت سے متعلق اہم امور حدیث ۱۱۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷۳ ۔۔۔ جو مجھ پر ایمان لایا۔اسلام سے بہرہ مند ہوا۔اور ہجرت کی، میں اس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے بین وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے اعلیٰ بالاخانوں میں گھر کا ذمہ دار ہوں۔پس جو ان اعمال میں پورا اترا، اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا، اور شر کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ چھوڑی۔پس جہاں چاہے انتقال کرے۔

النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بیھقی، بروایت فضالۃ بن عبید

۲۷۴ ۔۔۔ افضل اسلام ملت ابراہیمی والا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۷۵ ۔۔۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے۔خواہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرے، یا اسی سرزمین میں بیٹھا رہے، جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔

مسند الامام احمد، بخاری بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

ناحق قتل دخول جہنم کا سبب ہے

۲۷۶ ۔۔۔ جو شخص اس حال میں آیا کہ وہ اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، رمضان کے روزے رکھے، اور کبائر سے بچتا رہا، تو یقیناً اس کے لئے جنت ہے۔صحابہ رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا! کبائر کیا چیز ہیں؟ فرمایا! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، مسلم جان کو ناحق قتل کرنا، جنگ کے روز پشت دے کر بھاگنا۔

مسند الامام احمد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی ایوب

۲۷۷ ۔۔۔ جس شخص نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں۔اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کی باندی کے بیٹے ہیں، اور اس کی نشانی ہیں، جن کو اللہ نے مریم علیہا السلام میں القاء کیا۔اور اللہ کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔اور جنت حق ہے۔جہنم حق ہے۔دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔تو اللہ تبارک وتعالیٰ ایسے شخص کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے میں داخل فرمادیں گے، خواہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم بروایت عبادۃ بن الصامت

۲۷۸ ۔۔۔ جس شخص نے دنیا سے اس حال میں کوچ کیا کہ وہ اللہ وحدہ لاشریک کے ساتھ مخلص ایمان والا تھا، خالص اسی کی عبادت کرتا تھا، نماز قائم کرتا تھا، زکوٰۃ ادا کرتا تھا۔۔۔ تو اللہ کی قسم! اس کی یہ موت اس حال میں آئی ہے کہ اللہ پاک اس سے راضی تھے۔

ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۹ ۔۔۔ جس شخص کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا، تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو مرا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۰ ۔۔۔ قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اس امت کا خواہ کوئی یہودی ہو یا نصرانی، جس نے بھی میرے متعلق سنا۔۔۔ اور

پھر یونہی مرگیا، میری دعوت پر ایمان نہ لایا، تو یقیناً وہ اصحاب جہنم میں داخل ہوگا۔

مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

زندہ در گور کرنے کا برا انجام

۲۸۱...... زندہ در گور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گی۔ الا یہ کہ زندہ در گور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہوجائے۔ مسندالامام احمد، النسائی بروایت سلمۃ بن یزید الجعفی سلمہ بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا۔ اور ہم نے عرض کیا کہ ہماری والدہ ملیکہ زمانہ جاہلیت میں صلہ رحمی کیا کرتی تھی، مہمان نوازی کرتی تھی اور اس طرح کے دیگر نیک کام انجام دیتی تھی۔ وہ زمانہ جاہلیت ہی میں انتقال کرگئی ...... تو کیا یہ خیر کے کام اس کے لئے کچھ سودمند ثابت ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔ ہم نے مزید عرض کیا کہ زمانہ جاہلیت میں ہماری ایک بہن بھی تھی، جس کو ہماری اس والدہ نے زمانہ جاہلیت کی رسم کے مطابق زندہ درگور کردیا تھا تو کیا ہماری والدہ کے نیک کام اس گناہ کو دھوسکیں گے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا زندہ درگور کرنے والی اور ہونے والی دونوں جہنم میں ہوں گی۔ الا یہ کہ زندہ درگور کرنے والی بعد میں اسلام کو پالے اور اس سے وابستہ ہوجائے۔ قاتلہ کے جہنم جانے کا مسئلہ تو واضح ہے، مگر مقتولہ زندہ درگور ہونے والی کیوں جہنم میں جائے گی؟ اس کی وجہ زندہ درگور ہونا نہیں ہے، بلکہ اس کا مدار اس مسئلہ پر ہے کہ کیا اولادِ مشرکین جہنم میں جائیں گی یا جنت میں؟ اس بارے میں نصوص متعارض ہیں۔

۲۸۲...... اے ابوسعید! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہوگیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور دوسرا عمل، جس کے ذریعہ بندہ جنت کے سو درجات تک پہنچ سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

مسندالامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی سعید

۲۸۳...... اے معاذ بن جبل! کیا تجھے پتہ ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟ سو جان لو! اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ اس کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو بندے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں، اللہ ان کو عذاب نہ دے۔ مسندالامام احمد، بخاری و مسلم الجامع للترمذی، ابن ماجہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۸۴...... جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لیا جائے گا، جس کے دل میں ایمان کا ذرہ بھی ہوگا۔ ترمذی، بروایت ابی سعید

۲۸۵...... اللہ تعالیٰ سب سے ہلکے عذاب والے سے فرمائیں! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ بندہ عرض کرے گا! جی پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی ہلکی چیز کا سوال کیا تھا ...... جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔ مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

بخاری و مسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۶...... قیامت کے روز ایک جہنمی شخص کو کہا جائے گا! اگر تیرے پاس زمین بھر مال ہو، تو کیا تو اس کے عوض اپنی جان چھڑانا پسند کرے گا؟ بندہ عرض کرے گا! بالکل پروردگار۔ پروردگار فرمائیں گے! میں نے تجھ سے اس سے بھی ہلکی چیز پسند کی تھی ...... میں نے تجھ سے عہد لیا تھا، جبکہ تو ابھی آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا! یہ کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا ...... مگر تو شرک کرنے پر مصر رہا۔

مسندالامام احمد، بخاری بومسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۷...... جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ اس امت کے ہر شخص کو ایک ایک کافر عطا فرمائیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا! جہنم میں جانے سے یہ تیرا فدیہ ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

ہر شخص کی جنت وجہنم دونوں میں ایک ایک جگہ مقرر ہوتی ہے۔ اگر وہ اسلام سے مشرف ہوا اور جنت میں گیا تو اس کی جہنم والی جگہ کافر کو مل جاتی ہے۔ اور اگر کفر کی بدبختی کی وجہ سے جہنم میں گیا تو جنت والی جگہ کسی مسلمان کو مل جاتی ہے۔

۲۸۸۔۔۔ جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ہر مؤمن کے پاس ایک فرشتہ بھیجیں گے، جس کے ساتھ ایک کافر ہوگا۔ فرشتہ مؤمن سے کہے گا! اے مؤمن یہ کافر، یہ تیرا جہنم سے فدیہ ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، الکنی للحاکم، بروایت ابی موسی

۲۸۹۔۔۔ اللہ کے نزدیک تمام ادیان میں سب سے زیادہ محبوب دین ملت حنیفہ والا آسان دین ہے۔

مسند الامام احمد، الادب للبخاری، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ النسائی بروایت عمر بن عبدالعزیز عن ابیہ عن جدہ

یعنی پہلے انبیاء کی ملل وشرائع کے منسوخ ومبدل ہونے سے قبل یہ ملت بہتر ہے۔ ورنہ وہ منسوخ ومبدل ہونے کے بعد بالکل ناجائز العمل ہیں۔ حنیفیہ کا مطلب ہے کہ باطل سے کلیۃً منحرف ہوکر محض حق کی طرف گامزن ہے۔ اور سمحہ سے مراد آسان وسہل العمل ہے۔

۲۹۰۔۔۔ اللہ کے نزدیک تمام ادیان سے زیادہ محبوب دین خالص ملت حنیفیہ والا دین ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ملت حنیفیہ والے دین سے مراد وہ دین ہے، جو باطل سے کلیۃً منقطع ہوکر حق کی طرف مائل ہونے والا ہو۔

۲۹۱۔۔۔ سب سے زیادہ محبوب دین اللہ کے نزدیک ملت حنیفہ والا دین ہے۔ پس جب تو میری امت کو دیکھے! وہ ظالم کو ظالم نہیں کہتے، تو ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم الغرائب لابی موسیٰ النرسی۔ معرفۃ الصحابہ لابی موسیٰ المدینی۔ روایۃ السند عن جعفر بن الازہر بن قریظ عن جدہ عن ابی امہ سلیمان بن کثیر بن امیۃ بن سعید عن ابیہ اسعد عن عبداللہ بن مالک

۲۹۲۔۔۔ قیامت کے روز جب اللہ تبارک وتعالیٰ تمام مخلوقات کو اٹھائیں گے، ایک منادی عرش کے نیچے سے تین مرتبہ ندا دے گا! اے توحید پرست لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف فرما دیا ہے۔ لہٰذا تم بھی آپس میں ایک دوسرے کو معاف کردو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب۔ بروایت انس رضی اللہ عنہ

قیامت کے دن توحید پرستوں کی حالت

۲۹۳۔۔۔ جب قیامت کا دن ہوگا، اللہ تعالیٰ ایک میدان میں تمام مخلوقات کو اکٹھا فرمائیں گے۔ پھر ہر قوم کے معبودان باطلہ کو اٹھائیں گے، جن کی وہ پرستش کیا کرتے تھے۔ اور وہ معبودان باطلہ اپنے پجاریوں کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جائیں گے۔ پیچھے صرف توحید پرست لوگ بچ جائیں گے۔ ان سے استفسار کیا جائے گا! کہ تم کس کے منتظر ہو؟ وہ کہیں گے! ہم اپنے اس پروردگار کے منتظر ہیں، جس کی ہم غائبانہ پرستش کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا! کیا تم اس کو پہچانتے ہو؟۔۔۔ وہ جواب دیں گے! اگر وہ ہمارا رب چاہے گا، تو ہم اس کو ضرور پہچان لیں گے۔ سو اس وقت پروردگار عزوجل ان پر اپنی تجلی ظاہر فرمائیں گے۔۔۔ اور وہ تمام لوگ سجدہ ریز ہو جائیں گے۔ پھر اس عالم میں ان کو مژدہ سنایا جائے گا! اے اہل توحید! اپنے سروں کو اٹھاؤ، پس اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے جنت واجب فرما دی ہے۔ اور تم میں سے ہر ایک کی جگہ جہنم میں کسی یہودی یا نصرانی کو بھیج دیا گیا ہے۔ الحلیہ، بروایت ابی موسی

۲۹۴۔۔۔ جب قیامت کا روز ہوگا، ایمان اور شرک آئیں گے۔ اور پروردگار کے سامنے بحث وتمحیص کرنے لگیں گے۔ تو پروردگار ایمان کو فرمائیں گے! تو اپنے اہل کو لے کر جنت میں جا۔ التاریخ للحاکم، بروایت صفوان بن عسال

۲۹۵۔۔۔ جب تم میں سے کوئی اسلام پر اچھی طرح کاربند ہو جائے، تو اس کی کی ہوئی ہر نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھا کر لکھ دی جاتی

ہے۔لیکن برائی صرف ایک گناہ لکھی رہتی ہے ... حتیٰ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے جا ملے۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۲۹۶ ... جب بندہ مسلمان ہو جائے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی، جو اس نے پہلے کی ہو، اس کو محفوظ رکھتے ہیں۔اور ہر برائی جو اس سے صادر ہوئی تھی، اس کو مٹا دیتے ہیں۔پھر از سرِ نو معاملہ شروع ہوتا ہے اس طرح کہ ایک نیکی دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف وہی رہتی ہے۔یہاں تک کہ اس کو بھی اللہ معاف فرمادیں۔اور وہ بہت مغفرت کرنے والا ہے۔سمویہ بروایت ابی سعید

۲۹۶ ... اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۷ ... جب بندہ مسلمان ہوجائے اور پھر پوری طرح اسلام کو اپنی زندگی میں بھی ڈھال لے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی ہر نیکی جو اس نے انجام دی تھی، اس کو قبول فرما لیتے ہیں اور ہر برائی جو اس سے سرزد ہوئی تھی، اس کا کفارہ فرما دیتے ہیں۔اور اسلام میں وہ جو عمل کرے، اس کے ساتھ یہ معاملہ فرماتے ہیں! کہ ایک نیکی دس گناہ سے سات سو گناہ تک بڑھ جاتی ہے۔اور برائی صرف ایک گناہ رہتی ہے۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو بھی محو فرمادیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت عطاء بن یسار مرسلاً

۲۹۹ ... کیا تمہیں علم نہیں ہے؟ کہ اسلام اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔اور ہجرت بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتی ہے۔اور حج بھی اپنے سے پہلے اعمال کو منہدم کر دیتا ہے۔السنن لسعید، بروایت عمرو بن العاص

۳۰۰ ... !اللہ تعالیٰ بندہ کو معاف فرماتے رہتے ہیں، جب تک پردہ حائل نہ ہو۔دریافت کیا گیا! پردہ کیا ہے؟ فرمایا! اس حال میں روح نکلے کہ وہ مشرک ہو۔مسند الامام احمد، بخاری فی التاریخ المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، البغوی فی الجعدیات، المستدرک للحاکم۔

السنن لسعید بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۳۰۱ مسلمان، جب سے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے تک مسلسل اللہ کی ذمہ داری میں رہتا ہے۔پس اگر اللہ عز وجل سے اس حال میں سامنا ہو کہ اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتا ہو، یا اخلاص کے ساتھ استغفار کرتا ہوا آئے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے خلاصی لکھ دیتے ہیں۔البزار بروایت ابی سلمۃ بن عبدالرحمن عن ابیہ ولم یسمع عنہ

۳۰۲ نور جب سینے میں داخل ہوتا ہے تو سینہ کشادہ ہوجاتا ہے۔دریافت کیا گیا! کیا اس کی کوئی علامت ہے؟ جس سے اس کا علم ہو سکے؟ فرمایا! ہاں، دھوکہ کے گھر دنیا سے پہلو تہی کرنا۔دائمی گھر کی طرف متوجہ ہونا۔اور موت کے آنے سے قبل اس کی تیاری کر لینا۔

المستدرک للحاکم وتعقب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۰۳ ... اے مسہر! اسلام سے دامن گیر ہوجا۔اور اپنے دین کو دنیا کے عوض فروخت نہ کر۔ابن سعد، بروایت الشعبی مرسلاً

۳۰۴ ... اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۳۰۵ ... اسلام لے آ، سلامتی پا جائے گا۔دریافت کیا گیا اسلام کیا ہے؟ فرمایا ... اسلام یہ ہے کہ تیرا دل اسلام لے آئے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھ کی ایذا سے محفوظ ہوجائیں۔آپ سے پوچھا گیا! کون سا اسلام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا! ایمان، دریافت کیا گیا! ایمان کیا ہے؟ فرمایا! ایمان یہ ہے کہ تم اللہ اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لاؤ۔دریافت کیا گیا! کون سا ایمان افضل ہے؟ فرمایا! ہجرت۔دریافت کیا گیا! ہجرت کیا ہے؟ فرمایا! تم گناہوں کو چھوڑ دو۔دریافت کیا گیا! کون سی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا! جہاد۔دریافت کیا گیا! جہاد کیا ہے؟ فرمایا! جہاد یہ ہے کہ جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو تم ان سے قتال کرو۔اور مال غنیمت میں خیانت نہ کرو، اور بزدلی نہ دکھاؤ، پھر ان کے بعد دو عمل سب سے افضل ہیں۔الا یہ کہ کوئی انہی جیسا عمل کرے، گناہوں

سے مہراج یا عمرہ۔شعب الایمان، بروایت ابی قلابہ عن رجل من اھل الشام عن ابیہ

اسلام امن کا مذہب ہے

۳۰۶...... اسلام سے بہرہ مند ہو جاؤ، مأمون ہو جاؤ گے۔اور جان رکھو! کہ ساری دھرتی اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔اور میرا خیال ہے کہ میں تم کو اس سرزمین سے جلاوطن کردوں۔پس جو شخص تم میں سے کچھ مال پائے، اس کو فروخت کرڈالے۔اور جان رکھو! کہ ساری دھرتی اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔بخاری، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ نے یہود کو جلاوطن کرتے ہوئے ان سے فرمایا تھا۔

۳۰۷...... ایمان جنت کی قیمت ہے۔الحمد للہ تمام نعمتوں کی قیمت ہے۔اور جنت لوگوں میں ان کے اعمال کے مطابق تقسیم ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۰۸...... اللہ عزوجل کے تین حرم ہیں، جس نے ان کی حفاظت کی، اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت فرمائیں گے۔اور جس نے ان کا خیال نہ رکھا، اللہ تعالیٰ کو بھی اس کی پرواہ نہیں۔اسلام کی حرمت، میری حرمت، اور میری قرابت کی حرمت۔

الطبرانی فی الکبیر، ابو نعیم، بروایت ابی سعید

۳۰۹...... اسلام ایک کشادہ گھر ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، فراخی پا گیا۔اور ہجرت کشادہ گھر ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، فراخی پا گیا۔اور جس کو اسلام کی دعوت پہنچی، وہ مسلمان ہو گیا، اور ہجرت کی دعوت پہنچی، اس نے ہجرت اختیار کی، تو اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا اور شر کے لئے کوئی جائے فرار نہ چھوڑی۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۰...... اسلام اس سے زیادہ باعزت ہے۔اور اسلام بلند ہوتا ہے، مگر اس پر کوئی چیز بلند نہیں ہوتی۔

الرویانی، الدارقطنی، بخاری ومسلم، السنن لسعید، بروایت عائذبن عمرو المزنی

۳۱۱...... اسلام انسانوں کو پگھلا کر یوں مہذب بنا دیتا ہے، جس طرح آگ لوہے، سونے اور چاندی کو پگھلا کر مہذب بنا دیتی ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۳۱۲...... بے شک جنت میں صرف مؤمن ہی داخل ہوسکتا ہے۔اور ایام منیٰ کھانے پینے کے ایام ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت کعب بن مالک

۳۱۳...... میں نے اپنے آزاد کردہ غلام زید بن حارثہ کی شادی زینب بنت جحش سے کردی ہے۔اور مقداد کی شادی ضباعہ بنت زبیر سے، تاکہ تم اچھی طرح جان لو کہ، اللہ کے ہاں تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو سب سے اچھے اسلام والا ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۱۴...... جو مجھ پر ایمان لایا۔اسلام سے بہرہ مند ہوا۔اور ہجرت کی، میں اس شخص کے لئے جنت کے آس پاس گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے بیچ وسط میں گھر کا ذمہ دار ہوں، اور جنت کے اعلیٰ بالا خانوں میں گھر کا ذمہ دار ہوں۔پس جو ان اعمال میں پورا اترا، اس نے خیر کا کوئی کام نہ چھوڑا، اور شر کے لئے کوئی رہنے کی جگہ نہ چھوڑی۔پس جہاں چاہے انتقال کرے۔الطبرانی فی الکبیر، ، بروایت فضالۃ بن عبید

۳۱۵...... دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور جو اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۱۶...... تمہارے پروردگار عزوجل نے فرمایا ہے! اگر میرا بندہ آسمان و زمین بھر گناہوں کے ساتھ بھی مجھ سے ملے گا، میں بھی آسمان و زمین بھر بخشش کے ساتھ اس سے ملوں گا، بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدردا

۳۱۷.....اے عمر کھڑے ہو اور جاؤ! لوگوں میں اعلان کردو کہ جنت میں مؤمنین کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔النسائی بروایت، عمر رضی اللہ عنه
حدیث حسن، صحیح ہے۔
۳۱۸.....ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا وہ شخص جو اس حال میں انتقال کرے، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، اور طلوع شمس، غروب شمس سے قبل نماز کا اہتمام کرتا ہو۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی عمارة بن رویبه
۳۱۹..... نفسِ مسلم کے سوا جنت میں ہرگز کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر بروایت سلمان الفارسی

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نعمت ایمان ہے

۳۲۰.....بندہ اللہ کی جن نعمتوں کا ذکر کرتا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ کو سب سے محبوب اور پسندیدہ نعمت ایمان ہے۔ کہ بندہ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لایا اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لایا۔ابو نعیم بروایت اسعدبن زرارة بن منده عن اخیه سعید بن زرارة
ابو نعیم نے راوی کے بھائی کے شیوخ میں گمان کیا ہے۔ابن النجار، من طریق ابی الرجال عن ابیه عن جده سعد
۳۲۱.....جس کی تمنا ہو کہ اس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے، اس پر لازم ہے کہ اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔ اور لوگوں سے بھی وہی سلوک کرتا ہو جو اپنے لئے چاہتا ہو۔مسند الامام احمد، بروایت ابن عمرو
۳۲۲..... جو شخص اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے اپنے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے پر راضی ہو گیا، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ اور دوسرے اعمال جن کے ذریعہ بندہ کو اللہ جنت کے سو درجات تک پہنچا سکتا ہے، جبکہ ایک درجہ زمین و آسمان کے درمیان جتنا ہے، وہ دوسرے اعمال، جہاد فی سبیل اللہ ہے۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابی سعید
۳۲۳.....جس کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی اور یقین ہو گیا، کہ اللہ عزوجل اس کا پروردگار ہے، اور میں اس کا پیغمبر ہوں۔ اللہ عزّ وجلّ اس کے گوشت کو آگ پر حرام فرما دیں گے۔مسند البزار، المستدرک للحاکم، عبدالغافر الفارسی فی امالیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه، ابن خزیمه، الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، الخطیب بروایت عمران بن حصین
۳۲۴..... جو شخص اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حق کو سنا اور اس کی اطاعت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے، جس سے وہ چاہے جنت میں داخل فرما دیں گے۔ اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا رہا، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی، حق کو سنا، مگر اس کی اطاعت نہ کی۔ تو اللہ عزوجل کی مرضی ہے، خواہ اس پر رحم فرمائیں، یا عذاب دیں۔
مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر بروایت عبادة بن الصامت
۳۲۵.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔
مسند الامام احمد، بخاری، بروایت انس رضی الله عنه المستدرک للحاکم بروایت معاذ و سعیدبن الحارث بن عبدالمطلب معا
مسند الامام احمد، بروایت معاذ و ابی الدرداؑ معاً
۳۲۶..... جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور اس برعکس کے جو اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

شعب الایمان، ابن عساکر بروایت جابر رضی الله عنه
۳۲۷.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور پانچ وقت نماز کا پابند ہو اور رمضان کے روزے رکھتا ہو، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔مسند الامام احمد، بروایت معاذ رضی الله عنه
۳۲۸.....جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس

کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں ۔اسی طرح اگر شرک کی حالت میں اس سے ملا تو جہنم میں جائے گا۔اور اس کے ساتھ کوئی نیکی سودمند نہیں ۔
مسند الامام احمد ، الطبرانی فی الکبیر ، بروایت ابن عمرو

حدیث صحیح ہے۔

۳۲۹ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی معصوم الدم کو قتل نہ کیا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس پر کوئی بار نہ ہوگا۔الطبرانی فی الکبیر ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۳۰ قیامت کے روز، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے پنجگانہ نمازوں کے ساتھ، رمضان کے روزوں کے ساتھ اور جنابت کے بعد غسل کرنے کے ساتھ ملاقات کرے،تو وہ اللہ کا سچا بندہ ہوگا۔اور جو ان میں سے کسی چیز کی خیانت کے ساتھ ملے تو وہ اللہ کا دشمن ہوگا۔بروایت ابن عمرو

حدیث ضعیف ہے۔کیونکہ اس میں ایک راوی حجاج بن رشدین بن سعد ہے، جس کو ابن عدی نے ضعیف قرار دیا ہے۔مجمع الزوائد ج ۱ص ۴۵۔

۳۳۱ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اپنے مال کی زکوٰۃ کی خوشی کے ساتھ ادائیگی کرتا ہو اور حق سنتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو تو اس کے لئے جنت ہے۔مسند الامام احمد، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۳۳۲ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔

مسند الامام احمد، بروایت عبد بن حمید، البغوی، ابن قانع، الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید بروایت سلمۃ بن نعیم الاشجعی

اس کے لئے اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ۔

۳۳۳ خطا کار عارفین،کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو،اللہ عزوجل ہی ان کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

جنتی اور جہنمی ہونے کا یقینی علم اللہ کے پاس ہے

۳۳۴ میرے گنہگار موحدین عارفین بندوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو۔میں خود اپنے علم کے ساتھ ان کے بارے میں فیصلہ کروں گا۔اور جو گراں باری خود برداشت نہیں کر سکتے ان کو بھی ایسی مشقت میں نہ ڈالو۔اور بندگانِ خدا کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ لگو، خدا خود ان کا محاسبہ فرمائے گا۔الطبرانی فی الکبیر ، بروایت زید بن ارقم

۳۳۵ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں! میرے گنہگار موحدین عارفین بندوں کو جنت یا جہنم میں داخل نہ کرو۔حتیٰ کہ پروردگار خود ان کے متعلق فیصلہ فرمائیں گے۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۳۳۶ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی ناجائز خونریزی میں اپنے ہاتھ رنگین نہ کیے ہوں...... تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند الامام احمد، ابن ماجہ، الطبرانی فی الکبیر ، المستدرک للحاکم بروایت عقبۃ بن عامر

۳۳۷ جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے ایمان کی پانچ باتوں کے ساتھ ملا، جنت میں داخل ہو جائے گا۔پنجگانہ نمازوں کو کامل طہارت، اچھی طرح رکوع وسجود کے ساتھ ادا کرتا ہو۔رمضان کے روزے رکھتا ہو۔بیت اللہ جانے کی استطاعت ہو تو حج کرتا ہو۔زکوٰۃ کی ادائیگی کرتا ہو، جو اسلام کی فطرت ہے۔امانت داری رکھتا ہو۔اور جنابت سے غسل کرتا ہو۔شعب الایمان، بروایت ابی الدرداء

۳۳۸ جو شخص ایمان لانے کے بعد کسی شرک میں مبتلا نہ ہو، فرض نماز ادا کرتا ہو، فرض زکوٰۃ ادا کرتا ہو۔رمضان کے روزے رکھتا ہو۔اور حق

سنتا اور اس کی اطاعت کرتا ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت مالک الاشعری

حدیث ضعیف ہے۔

۳۳۹ ...... جو اس حال میں مرا کہ وہ سچا مؤمن نہ تھا، تو وہ قطعاً کافر ہے۔ ابن النجار بروایت سمعان بن انس رضی اللہ عنہ

۳۴۰ ...... جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر نہ ٹھہراتا ہو ...... پھر خواہ ریت کے ذرات کے برابر گناہ لائے مگر اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیں گے۔ ابن مردویہ بروایت ابی الدرداء

۳۴۱ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اور کسی ناجائز خونریزی میں اپنے ہاتھ رنگین نہ کئے ہوں تو وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت جریر الفتن لنعیم بن حمادبروایت عقبہ بن عامر

۳۴۲ جو شخص اس حال میں مرا، تو وہ قیامت کے روز نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا ...... جب تک کہ وہ والدین کے ساتھ بدسلوکی سے پیش نہ آتا ہو۔

مسند الامام احمد، بزار محمدبن نصر، ابن منده، الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، شعب الایمان، بروایت عمرو بن مرة الجهنی

ایک شخص نے آپ ﷺ سے استفسار کیا! یا رسول اللہ اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پنج وقتہ نماز ادا کروں۔ رمضان کے روزے رکھوں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کروں تو مجھے کیا اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا۔

۳۴۳ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے مغفرت حلال ہوگئی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت نواس بن سمعان

حدیث حسن ہے۔

۳۴۴ ...... جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، بروایت عقبہ بن عامر

۳۴۵ ...... جس کا اس حال میں انتقال ہوا، کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، تو اس کو کہا جائے گا! جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔ ابوداؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، ابن مردویہ، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۳۴۶ جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس پر جہنم کی آگ حرام ہے۔

ابن عساکر، بروایت عبادة بن الصامت

۳۴۷ جس کا اس حال میں انتقال ہوا، کہ اس کو یقین تھا کہ اللہ کی ذات برحق ہے، جنت میں داخل ہو جائے گا۔

المسند لابی یعلی بروایت عثمان بن عفان

۳۴۸ جو اس حال میں مرا کہ اس کو تین باتوں کا یقین تھا! کہ اللہ کی ذات برحق ہے۔ قیامت برحق ہے۔ اور اللہ عزوجل قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے ...... جنت میں داخل ہو جائے گا۔ الطبرانی فی الکبیر، ابن عساکر بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۴۹ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو جنت اس کے لئے واجب ہوگئی۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۰ جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو ہمسر ٹھہراتا تھا، جہنم میں داخل ہو جائے گا۔ اور پنجگانہ نمازیں درمیانی اوقات کے لئے کفارہ ہیں، جب تک کبائر سے بچتا رہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۵۱ اے عمر! جا لوگوں میں اعلان کر دو! جو کوئی اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہوا انتقال کر جائے، اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے اور جہنم کی آگ اس پر حرام فرما دیں گے۔ عبدبن حمید، المسند لابی یعلی، السنن لسعید، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۳۵۲۔۔۔دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں، جو شخص اللہ تبارک وتعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اور جو اس حال میں ملاقات کرے، کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمارة بن رویبه

۳۵۳۔۔۔جنت میں کافر داخل نہ ہوگا اور جہنم میں مؤمن داخل نہ ہوگا۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابی شریح

۳۵۴ اہل الشرک کو اللہ کے عذاب سے بچنے کے لئے کوئی پناہ گاہ میسر نہیں۔

ابو داؤد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۳۵۵۔۔۔جس طرح اسلام کے ساتھ کوئی گناہ نقصان دہ نہیں، یونہی شرک کے ساتھ کوئی عمل سودمند نہیں۔ الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۵۶ اے معاذ! کیا تم نے اس کی بات سنی، جو آج میرے پاس آیا ہے۔ میرے پروردگار کی طرف سے آنے والے ایک فرشتہ نے مجھے خوشخبری دی ہے! جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ دے دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں چھوڑ دو، پل صراط سے سب گذریں گے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی الله عنه

۳۵۷۔۔۔اے معاذ! جو اس حال میں مرا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اطلاع نہ دیدوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! انہیں چھوڑ دو، تاکہ وہ اعمال میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ وہ بھروسہ کرکے بیٹھ جائیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، بروایت انس رضی الله عنه

۳۵۸۔۔۔اے عرب کی جماعتو! میں تمام مخلوق کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ان کو اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی دعوت دیتا ہوں، اور اس بات کے اقرار کرنے کی، کہ میں اللہ کا رسول اور اس کا بندہ ہوں۔ اور یہ کہ تم بیت اللہ کا حج کرو، بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ کے روزے رکھو۔ یعنی رمضان کے۔ پس جس نے میری دعوت پر لبیک کہا! اس کے لئے بطور مہمان نوازی اور ثواب کے جنت ہے۔ اور جس نے میری دعوت سے روگردانی کی، اس کے لئے ہر طرف سے آگ ہے۔

ابن عساکر، بروایت محمدبن الحارث بن هانی بن مدلج بن المقدادبن رمل بن عمروبن العذری عن آبائه عن رمل بن عمرو

۳۵۹ اے سائب! تم ایام جاہلیت میں جو نیک اعمال کرتے تھے، وہ اس وقت قبول نہ ہوتے تھے مگر آج وہ تمہاری جانب سے قبول کئے جارہے ہیں۔ مسندالامام احمد، ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت سائب بن ابی سائب

۳۶۰ اگر وہ اسلام لے آئیں تو ان کے لئے بہتر ہو۔ اگر وہ اسلام میں رکنا چاہیں تو اسلام وسیع وکشادہ مذہب ہے۔

ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر، البغوی، بروایت، مجمع بن عتاب بن شمیر عن ابیه

۳۶۱ یہ لوگ تم سے اور تمہارے آباؤ اجداد سے بہتر ہیں۔ اللہ، اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ ان سے راضی ہو چکا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت مالک بن ربیعة السلولی

۳۶۲ اے معاذ! اگر اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے ہاتھ کسی مشرک کو ہدایت بخش دیں، تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت معاذ رضی الله عنه

۳۶۳ اللہ عزوجل کسی بندہ کے عمل سے اس وقت تک راضی نہیں ہوتے، جب تک کہ اس کے قول سے راضی نہ ہوں۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت انس رضی الله عنه

۳۶۴ جب قیامت کا روز ہوگا، اللہ پاک ہر مؤمن کو ایک یہودی یا نصرانی دیں گے، اور اس کو کہا جائے گا! جہنم میں جانے سے یہ تیرا فدیہ ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ابی موسی

فصل چہارم......ایمان اور اسلام کے احکام میں

یہ فصل دو فرع پر مشتمل ہے۔ پہلی فرع شہادتین کے اقرار میں۔

۳۶۵......ان سے قتال جاری رکھو: حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا.....تو اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا۔ مگر ان کے حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۳۶۶......جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا۔ اور ماسوائے اللہ کے جن کی بھی پرستش کی جاتی ہے، سب کا انکار کردیا ... تو اللہ تعالیٰ اس کے مال اور جان کو محترم کردیں گے۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت والدابی مالک الاشجعی

۳۶۷......کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں ہے، جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اس نے احصان کے بعد زنا کیا ہو، تو اس کو سنگسار کیا جائے گا۔ یا اللہ اور اس کے رسول سے جنگ مول لی ہو، تو اس کو قتل کیا جائے گا، یا سولی لٹکایا جائے گا۔ یا اس سرزمین سے جلاوطن کردیا جائے گا۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔

ابو داؤد، ترمذی، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۳۶۸......کسی ایسے مسلمان کا خون کرنا حلال نہیں ہے، جو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ شادی شدہ ہونے کے باوجود اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ یا وہ اپنے دین کو ترک کرکے جماعت مسلمین سے بچھڑ گیا ہو۔ (مرتد ہوگیا ہو)۔ مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۶۹......جب کوئی کسی شخص کی طرف نیزہ تان لے، اور نیزہ کی نوک مدمقابل کے عین سینہ میں ہو، اس وقت وہ مدمقابل شخص، لا الٰہ الا اللہ کہہ لے تو صاحب نیزہ کو چاہیے کہ اس سے اپنا نیزہ دور کرلے۔ الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الحلیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۰......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے، لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابو مسعود رضی اللہ عنہ

۳۷۱......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰة ادا کریں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا.....تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۳۷۲......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں، اور جو کچھ میں لایا ہوں، مجھ سمیت، اس پر ایمان لائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرلیا تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۳۷۳......مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول للہ کی شہادت دیں۔ اگر انہوں نے اس کو کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگر ان کے حق کی وجہ سے۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ بخاری ومسلم بروایت ابی ہریرہ۔ یہ خبر متواتر ہے۔

شہادتین کا اقرار!......از الاکمال

۳۷۴...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے جنگ جاری رکھوں...... حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں، ہمارے قبلہ کا رخ کریں، ہمارا ذبیحہ کھائیں، ہماری نماز قائم کریں۔ اگرانہوں نے ایسا کرلیا...... تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہوگئے مگران کے حق کی وجہ سے۔ اور آئندہ جومسلمانوں کے لئے سودمند ہے، وہ ان کے لئے بھی سودمند ہے۔ اور جومسلمانوں کے لئے نقصان دہ ہے، وہ ان کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی

حدیث حسن صحیح اور غریب ہے۔ الصحیح لابن حبان، الدارقطنی، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۷۵...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں...... حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگرانہوں نے، لا الہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگران کے حق کی وجہ سے۔ استفسار کیا گیا! ان کا حق کیا ہے؟ فرمایا! محصن ہونے کے باوجود اس نے زنا کا ارتکاب کیا ہو۔ یا ایمان کے بعد کفر کا مرتکب ہوا ہو۔ یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو۔ تو اس کو ان وجوہ کی وجہ سے قتل کیا جائے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت ابی بکرہ وابن جریر بروایت انس رضی اللہ عنه

حدیث حسن ہے۔

۳۷۶...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔

ابن ماجه، بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۳۷۷...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں...... حتیٰ کہ وہ نماز قائم کریں اور شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اگرانہوں نے ایسا کرلیا...... تو اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا۔ مگران کے حق کی وجہ سے۔ اوران کا حساب اللہ پر ہے۔ تمام بروایت معاذبن جبل رضی اللہ عنه

۳۷۸...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنه بروایت ابی بکر رضی اللہ عنه

۳۷۹...... مجھے حکم ہوا ہے کہ لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ اگرانہوں نے، لا الہ الا اللہ کہہ لیا، تو مجھ سے اپنی جان اور مال کو محفوظ کرلیا مگرکسی حق کی وجہ سے۔ البغوی بروایت رجل من بلقین

۳۸۰...... قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کسی ایسے شخص کا خون حلال نہیں ہے، جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو۔ مگرتین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اسلام سے برگشتہ ہوکر کافروں سے جاملا ہو، یا وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا اس نے کسی جان کو قتل کرڈالا ہو۔ تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۳۸۱...... کسی مسلمان شخص کا خون حلال نہیں ہے، مگرتین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ اسلام سے برگشتہ ہوگیا ہو، محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا بغیر قصاص کے کسی جان کو مارڈالا ہو۔ ابن عساکر، بروایت عائشه رضی اللہ عنها وعمار بن یاسر رضی اللہ عنه

تین باتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے

۳۸۲...... تین باتوں کے سوا کسی کا خون حلال نہیں۔ جان کے بدلہ جان۔ شادی شدہ زنا کار　　ایمان سے مرتد ہونے والا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمار رضی اللہ عنه

۳۸۳...... کسی اہل قبلہ کا خون حلال نہیں۔ مگرایسے شخص کا، جس نے کسی کو قتل کرڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ شادی شدہ زنا کار

اور جماعت سے کٹ جانے والا (مرتد)۔المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
۳۸۴ ...تین شخصوں کے سوا کسی کو قتل نہ کیا جائے گا۔ جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا اور وہ شخص جو محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو۔ اور اسلام کے بعد مرتد ہونے والا شخص۔ المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
۳۸۵ تین باتوں کے سوا کسی کو قتل کرنا درست نہیں۔ ایسا شخص جس نے کسی کو قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ اور اسلام کے بعد مرتد ہونے والا شخص۔ اور وہ شخص جو احصان کے بعد حد کا مستوجب ہوا، اس کو سنگسار کیا جائے گا۔

المستدرک للحاکم، ابو داؤد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

ارتداد کے احکام

۳۸۶ جو شخص اپنے دین سے برگشتہ ہو گیا، اس کو قتل کر ڈالو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عصمۃ بن مالک

مرتد وہ شخص ہے، جو اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر کے ظلمت کدہ میں چلا جائے۔ احناف کے نزدیک اس کا یہ حکم ہے، کہ اس پر اسلام کی دعوت دوبارہ پیش کی جائے اور اس کے اشکالات، جن کی وجہ سے وہ اسلام سے منحرف ہوا ہے، ان کو دور کیا جائے، اگرچہ یہ واجب نہیں ہے کیونکہ اسکو اسلام کی دعوت پہلے پہنچ چکی ہے۔ لیکن مستحب ضرور ہے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ اسکو تین یوم کے لئے قید کر دیا جائے، تاکہ اسکو کچھ مہلت مل جائے۔ اور بعض اہل علم کے نزدیک مہلت مرتد کی طلب پر منحصر ہے۔ ورنہ مہلت کی ضرورت نہیں۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہلت دینا واجب ہے۔ انجام کار اگر وہ راہ راست پر آجائے تو یہی اسلام کا مطلوب ہے، ورنہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

مرتد عورت کا حکم! اگر کوئی عورت مرتد ہو جائے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائے اس کو قید میں ڈالے رکھا جائے اور ہر تیسرے دن اس کو بطور تنبیہ مارا جائے تاکہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کر کے دائرہ اسلام میں آجائے لیکن اگر کوئی شخص کسی مرتد عورت کو قتل کر دے تو قاتل پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۳۸۷ ...جس نے اپنے دین کو بدل ڈالا، اس کو قتل کر ڈالو۔ مسند الامام احمد، بخاری، بروایت، ابن عباس رضی اللہ عنہ
۳۸۸ ماخوذ از اکمال اللہ کے نزدیک شدید ترین قابل نفرت شخص، وہ ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۳۸۹ کوئی شخص ایمان سے اس چیز کا انکار کیے بغیر خارج نہیں ہو سکتا، جس کا اقرار کر کے وہ اسلام میں داخل ہوا تھا۔

الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۳۹۰ ...جو شخص اسلام سے برگشتہ ہو جائے، اس کو اسلام میں لوٹ آنے کی دعوت دو۔ سو اگر وہ توبہ تائب ہو جائے، تو اس کو قبول کر لو۔ لیکن اگر وہ تائب نہ ہو تو اس کی گردن اڑا دو۔ اور اگر کوئی عورت اسلام سے برگشتہ ہو جائے، تو اس کو بھی دعوت دو، اگر وہ تائب ہو جائے قبول کر لو۔ اور اگر انکار کرے تو مزید اس کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کرو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ
۳۹۱ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے، یا اپنے دین سے پھر جائے، تو اس کو قتل کر ڈالو۔ لیکن اللہ کے بندوں کو اللہ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب میں مت ڈالو۔ المصنف لعبدالرزاق، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ
۳۹۲ جس نے اپنے دین کو بدل ڈالا، اس کو قتل کر ڈالو۔ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی توبہ قبول نہیں فرماتے جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہوا ہو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت بهزبن حکیم عن ابیه عن جده
۳۹۳ جو شخص اپنے دین سے لوٹ جائے، اس کو قتل کر دو۔ لیکن اللہ کے بندوں کو اللہ کے عذاب یعنی آگ کے ساتھ عذاب میں مت ڈالو۔

الصحیح لابن حبان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۳۹۴..... جو اپنے دین کو تبدیل کر دے، اس کی گردن اڑا دو۔ الشافعی، بخاری و مسلم، بروایت زیدبن اسلم

دوسری فرع..... ایمان کے متفرق احکام میں

۳۹۵..... جب آدمی مشرف بایمان ہو جائے، تو وہ اپنی زمین اور مال کا مالک و حقدار ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت صخر بن العیلة

۳۹۶..... جس شخص نے قرآن کی ایک آیت کا بھی انکار کیا، اس کی گردن اڑانا حلال ہو گیا۔ اور جس نے لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک له وان محمدا عبده ورسوله کہہ دیا تو اب کسی کو اسے قتل کرنے کا کوئی حق نہ رہا۔ الا یہ کہ وہ خود کسی قابلِ حد گناہ کو پہنچ جائے، تو پھر اس پر حد قائم کی جائے گی۔ ابن ماجه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۳۹۷..... کسی مسلمان کا مال حلال نہیں ہے، مگر اس کے دل کی خوشی کے ساتھ۔ ابو داؤد، بروایت حذیفة الرقاشی

۳۹۸..... جس نے ہماری نماز ادا کی، ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا..... پس وہ مسلمان ہے۔ اس کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ حاصل ہے۔ سو اس کے بارے میں اللہ کے ذمہ کی اہانت نہ کرو۔ بخاری النسائی، بروایت انس رضی الله عنه

۳۹۹..... کسی مسلمان کا خون حلال نہیں ہے، مگر تین باتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے۔ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا ہو، یا اسلام سے برگشتہ ہو گیا ہو، یا ایسا شخص جس نے کسی کو ناحق قتل کر ڈالا ہو، تو اس کو قصاصاً قتل کیا جائے گا۔ مسند الامام احمد، النسائی، ترمذی، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت عثمان. مسند الامام احمد، النسائی بروایت عائشه رضی الله عنها

۴۰۰..... جب وہ اسلام سے بہرہ مند ہو جائیں گے، تو ضرور تصدیق کریں گے اور جہاد کریں گے۔ ابو داؤد، بروایت جابر رضی الله عنه

مسلمان کی حرمت کعبہ سے زیادہ ہے

۴۰۱..... اے خدا کے گھر، کعبۃ اللہ! تو کتنا عمدہ ہے۔ اور تیری خوشبو بھی کتنی عمدہ ہے۔ تو کتنی عظیم شان والا ہے؟ اور تیری عزت کتنی بلند ہے؟ لیکن قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، ایک مؤمن کی عزت و حرمت پروردگار عزوجل کے ہاں تیری عظمت و حرمت سے بڑھ کر ہے۔ اس کا مال اور خون بہت محترم ہے۔ ابن ماجه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ اس روایت میں نصر بن محمد ایک راوی ہے جس کو امام ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ لیکن ابن حبان نے اس کی توثیق فرمائی ہے۔ باقیہ دیگر رواۃ ثقہ ہیں۔ مصباح الزجاجة ج ۲ ص ۱۶۴

۴۰۲..... تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے۔ اور وہ اپنے ماسوا غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ اور ایک ہاتھ ہیں۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ یاد رکھو! جس نے کوئی بدعت جاری کی، اس کا وبال وہی اٹھائے گا۔ اور جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی شخص کو پناہ میسر کی اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

ابو داؤد، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت علی رضی الله عنه

تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے! اس کا مطلب ہے کہ قصاص اور دیت میں تمام مسلمان یکساں ہیں۔ شریف اور رذیل میں، چھوٹے اور بڑے میں، عالم اور جاہل میں، تنگ دست اور مالدار میں، مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب کا خون رنگ کی مانند مساوی ہے، ہر ایک کی دیت یکساں ہے۔ اور ہر ایک کو دوسرے کے بدلہ قتل کیا جائے گا۔

آگے فرمایا! وہ اپنے ماسوا غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ اور ایک ہاتھ ہیں۔ یعنی جس طرح ایک ہاتھ پورے جسم کے دفاع کے لئے حرکت میں آ جاتا ہے اور پورے جسم کی نمائندگی کرتا ہے، اسی طرح تمام مسلمان آپس میں متحد اور یک جان ہیں۔

آگے فرمایا ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی عام

مسلمان بھی کسی کافر کو امن اور پناہ دیدے، تو تمام مسلمانوں پر اس کی جان و مال محفوظ ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا! کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل نہ کیا جائے گا، یہاں ,,کافر،، سے مراد ذمی کافر ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ذمی کافر جزیہ ٹیکس ادا کر کے اسلامی سلطنت کا وفادار شہری بن گیا ہے اور اسلامی سلطنت نے اس کے جان و مال کی حفاظت کا عہد و ضمان کر لیا ہے تو جب تک وہ ذمی ہے اور اپنے ذمی ہونے کے منافی کوئی کام نہیں کرتا اس کو کوئی مسلمان قتل نہ کرے بلکہ اس کی حفاظت کو ذمہ داری سمجھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی قانون و حکومت کی نظر میں ایک ذمی کے خون کی بھی وہی قیمت ہے جو ایک مسلمان کی قیمت ہے لہٰذا اگر کوئی مسلمان کسی ذمی کو ناحق قتل کر دے تو اس کے قصاص میں اس قاتل مسلمان کو قتل کر دینا چاہئے جیسا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک ہے۔

اس نکتہ سے حدیث کے اس جملہ ’’کافر کے بدلے میں مسلمان کو نہ مارا جائے‘‘ کا مفہوم بھی واضح ہو گیا کہ یہاں ,,کافر،، سے مراد حربی کافر ہے، نہ کہ ذمی! حاصل یہ ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی مسلمان کو حربی کافر کے قصاص میں تو قتل نہ کیا جائے گا لیکن ذمی کے قصاص میں قتل کیا جائے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کسی بھی مسلمان کو کسی بھی کافر کے قصاص میں قتل نہ کیا جائے گا، خواہ وہ کافر حربی ہو یا ذمی۔

۴۰۳... تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ انکا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ انکا طاقتور اپنے کمزور کو سہارا دیتا ہے۔ اور انکا شہسوار جنگ میں شریک نہ ہونے والے اپنے مسلمان بھائی کو مالِ غنیمت میں ساتھ رکھتا ہے۔ پس! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے۔ ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

انکا دور والا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ اور دور والا مسلمان بھی حق رکھتا ہے، اس جملہ کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان نے جو دار الحرب سے دور رہ رہا ہے، کسی کافر کو امان دے رکھی ہے تو ان مسلمانوں کے لئے جو دار الحرب کے قریب ہیں یہ جائز نہیں ہے کہ اس مسلمان کے عہد امان کو توڑ دیں اور اس کافر کو کوئی گزند پہنچائیں۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مسلمانوں کا لشکر دار الحرب میں داخل ہو جائے اور مسلمانوں کا امیر لشکر کے ایک دستے کو کسی دوسری سمت بھیج دے اور پھر وہ دستہ مال غنیمت لے کر واپس آئے تو وہ مال غنیمت صرف اسی دستے کا حق نہیں ہوگا، بلکہ وہ سارے لشکر کو تقسیم کیا جائے گا۔ یعنی دور والا بھی اس میں شامل ہے۔

۴۰۴... مسلمان کا مال بھی یونہی محترم ہے، جس طرح اس کا خون محترم ہے۔ الحلیه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

دھوکہ سے قتل کی ممانعت

۴۰۵... ایمان اپنے حامل یعنی مؤمن کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ وہ کسی کو اس کی غفلت میں ناگہاں قتل کر دے۔ لہٰذا کوئی مؤمن کسی کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہائے۔ التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، ابوداؤد، المستدرک للحاکم. بروایت ابی هریره رضی الله عنه. مسند الامام احمد، بروایت الزبیر رضی الله عنه ومعاویه رضی الله عنه

۴۰۶... مؤمن کی پشت محفوظ ہے، مگر ایمان ہی کے کسی حق کی وجہ سے۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت عصمة بن مالک

۴۰۷... مسلمان کا سب کچھ مسلمان پر حرام ہے۔ اس کا مال، اس کی آبرو اور اس کا خون سب کچھ محترم ہے۔ آدمی کے شر کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ابوداؤد، ابن ماجه بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۴۰۸... کسی قوم کے مال مویشی، دوسروں پر حرام ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامة

۴۰۹ ... جس نے اسلام میں اپنی زندگی کو اچھی طرح سنوارا، اس سے زمانۂ جاہلیت کی لغزشوں کی باز پرس نہ ہوگی۔ اور جس نے زمانۂ اسلام میں بھی برائی کو جاری رکھا، اس سے اول وآخر کی باز پرس ہوگی۔ بخاری ومسلم، ابن ماجه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۴۱۰ ... اسلام کے دامن سے وابستہ ہوجا، خواہ تجھے ناپسند ہو۔ مسند الامام احمد، المسند لابی یعلی والضیاء بروایت انس رضی الله عنه

ایمان کے متفرق احکام میں ..... مأخوذ از اکمال

۴۱۱ ... اے قتادہ! پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو، اور کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، ابن شاهین، بروایت قتادہ الرهاوی

۴۱۲ ... اے واصلۃ! جاؤ، اور کفر کے بال منڈوا کر آؤ۔ اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو۔

تمام، ابن عساکر، المستدرک لحاکم بروایت واصلة

۴۱۳ ... پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو، اور کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه، بروایت واصلة۔

۴۱۴ ... ایک عورت بھی مسلمانوں پر کسی کو پناہ دے سکتی ہے۔ ترمذی، حسن غریب بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۱۵ ... اے لوگو! مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ حتیٰ کہ تم خود سن لو۔ اور مسلمانوں پر ان کا کوئی ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۴۱۶ ... مسلمانوں پر ان کا کوئی ادنیٰ شخص بھی کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت انس رضی الله عنه مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو، الطبرانی فی الکبیر بروایت ام سلمه رضی الله عنها

۴۱۷ ... مسلمانوں کے حق میں ان کا کوئی بھی شخص کسی کو پناہ دے سکتا ہے۔

مسند الامام احمد، بروایت ابی عبیدہ رضی الله عنه مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامه

۴۱۸ ... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ اور نہ کسی مصیبت میں اس کو بے آسرا چھوڑتا ہے۔ اور اہل عرب کے شرفاء، معززین اور آزاد کردہ طبقہ آپس میں محبت کرنے لگے، تو ان کو اس کے سوا چارہ کار نہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۴۱۹ ... ایمان کسی کا اس کی غفلت میں خون بہانے سے آڑ ہے، لہٰذا کسی مؤمن کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہایا جائے۔ مسند الامام احمد، المستدرک للحاکم، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاویه رضی الله عنه، الصحیح لابن حبان، البغوی فی الجعدیات، الاوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت الزبیر بن العوام، ابن ابی شیبه، بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۲۰ ... اے صخر! جب کوئی قوم اسلام کے آغوش میں آجاتی ہے، تو اپنے خون اور اموال کو محفوظ کر لیتی ہے۔

ابن سعد، مسند الامام احمد، الدارمی، البغوی، ابن قانع، الطبرانی فی الکبیر، بروایت صخر بن العیلة

۴۲۱ ... ایمان اور عمل دو ساتھی ہیں، اللہ تعالیٰ کسی ایک کو دوسرے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔

سنن فی التاریخ، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت علی رضی الله عنه

۴۲۲ ... ایمان قول اور عمل کا نام ہے۔ بڑھتا اور گھٹتا رہتا ہے۔ ابن النجار بروایت عبدالله بن ابی اوفی

۴۲۳ ... نماز ایمان ہے، جس نے اس کے لئے اپنے دل ودماغ کو فارغ کرلیا، بہمہ تن اس کے اوقات اور اس کے سنن کی محافظت کی، تو وہ مؤمن ہے۔ ابن النجار بروایت ابی سعید

۴۲۴..... اہل ذمہ جن اموال، حشم وخدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوۃ عائد ہوگی۔ السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت بریدۃ

۴۲۵..... اہل ذمہ جن اموال، حشم وخدم، علاقوں، زمین اور چوپایوں کے ساتھ اسلام لائیں، وہ انہی کے لئے برقرار رہیں گے۔ اور پھر ان پر ان چیزوں میں صرف صدقہ زکوۃ عائد ہوگی۔ مسند الامام احمد، بروایت سلیمان بن بریدہ عن ابیہ

۴۲۶..... اہل کتاب میں سے جو شخص اسلام لے آیا، اس کو دوہرا اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں، اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔ اور جو مشرک اسلام لے آئے، اس کو اکہرا اجر نصیب ہوگا۔ اور جو حقوق ہمیں حاصل ہیں، اس کو بھی حاصل ہوں گے۔ اور جو بات ہمارے لئے نقصان دہ ہے، اس کے لئے بھی نقصان دہ ہوگی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی امامہ

۴۲۷..... اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ تم کہو کہ! میں نے اپنی ذات اللہ کے سپرد کی، اس کی طرف اپنا رخ کرلیا۔ اس کے لئے ہمہ تن یکسو ہوگیا۔ اور نماز قائم کرو۔ اور زکوۃ ادا کرو۔ ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ ہر دو مسلمان بھائی بھائی ہیں، باہم مددگار ہیں۔ جان لو! اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتے، جو اسلام سے بہرہ مند ہونے کے بعد اس سے رشتہ توڑ لے حتی کہ وہ دوبارہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں سے نہ آملے۔ آہ! دیکھو تو سہی میں تمہیں کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے ہٹا رہا ہوں، اور تم ہو کہ اس میں گرے جارہے ہو۔ آگاہ رہو! میرا رب مجھے بلانے والا ہے۔ آگاہ رہو میرا رب مجھ سے سوال کرے گا! کیا تم نے میرے بندوں تک پیغام پہنچادیا؟ میں عرض کروں گا! ہاں پروردگار میں نے ان تک آپ کا پیغام پہنچادیا ہے۔ پس اے لوگو! جو حاضرین ہیں وہ غائبین تک یہ دعوت پہنچادیں۔ یاد رکھو! تم کو بلایا جانے والا ہے، اس حال میں کہ تمہارے مونہوں پر بندش لگی ہوگی۔ پھر سب سے پہلے کسی کا جو عضو گویا ہوگا، وہ اس کی ران اور ہتھیلی ہوگی۔

یہ تمہارا دین ہے۔ جہاں چلے جاؤ تمہارے لئے کافی ہوگا۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابیہ عن جدہ

۴۲۸..... آہ! تم قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کو کیا جواب دو گے؟ الطبرانی فی الکبیر، بروایت اسامۃ ابن زید رضی اللہ عنہ

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت اسامہ فرماتے ہیں! کہ میں نے ایک شخص کو اس حال میں نیزہ پار کردیا تھا کہ وہ لا الہ الا اللہ پکار اٹھا تھا۔ اس وقت آپ ﷺ نے مذکورہ بالا وعید فرمائی۔

۴۲۹..... نہیں تم اس کو قتل نہ کرو! ورنہ وہ تمہاری طرح معصوم الدم ہوجائے گا، تمہارے اس کو قتل کرنے سے پیشتر۔ اور تم اس کی طرح مباح الدم ہوجاؤ گے، اس کے کلمہ لا الہ الا اللہ کہنے سے پیشتر۔

مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، مسند البزار، بروایت المقداد بن عمرو الکندی

اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں سوال کیا تھا، کہ یا رسول اللہ! آپ کی کیا رائے ہے..... اگر میری کسی کافر سے مڈبھیڑ ہو، اور ہم باہم برسر پیکار ہوجائیں، لڑائی کے دوران وہ میرے ہاتھ پر تلوار کا وار کر کے اس کو کاٹ ڈالے، اور پھر میرے حملہ سے بچنے کے لئے وہ کسی درخت کی آڑ لے لیتا ہے اور اس وقت کہتا ہے میں اللہ کے لئے مسلمان ہوا۔ تو کیا میں اب اس کو قتل کرسکتا ہوں؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا۔

۴۳۰..... جو شخص اسلام میں اچھا کردار اپنالے، اس سے زمانہ جاہلیت کی لغزشوں کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔ اور جو اسلام میں بھی برائی کا شیوہ نہ چھوڑے، اس سے زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۴۳۱..... جو اسلام سے وابستہ ہوگیا، اس پر جزیہ نہیں ہے۔ الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۳۲.....جو شخص کسی کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا، وہی اس کا مولیٰ ہے۔المصنف لعبدالرزاق بروایت تمیم الداری، اس روایت کی سند صحیح ہے۔
۴۳۳.....جو شخص کسی کے ہاتھوں مشرف باسلام ہوا، وہی اس کا مولیٰ ہے۔ اور میرا ہاتھ بھی اس کے ساتھ ہے۔

السنن لسعید، بروایت راشدبن سعدمرسلاً

۴۳۴.....جس کا دین مسلمانوں کے دین کے مخالف ہو، اس کا سر قلم کردو۔ اور جب کوئی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دے، تو اب اس کے خلاف کسی کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اِلا یہ کہ وہ کسی جرم کا مرتکب ہو جائے تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۴۳۵.....تم عرب کے کسی علاقے سے گذرو اور تم کو وہاں اذان کی آواز سنائی دے، تو ان سے تعرض نہ کرو، اور جن علاقوں میں اذان کی آواز سنائی نہ دے، ان کو اسلام کی دعوت دو، اگر وہ دعوت قبول نہ کریں تو ان سے جہاد کرو۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت خالدبن سعیدبن العاص
۴۳۶.....افسوس اے ابوسفیان! میں تمہارے پاس دین و دنیا کی فلاح لے کر آیا ہوں۔ پس اسلام لا کر تم محفوظ ہو جاؤ۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ

۴۳۷.....روئے زمین میں کوئی کچا پکا گھر نہ رہے گا، مگر اللہ اس میں کلمۂ اسلام کو داخل کریں گے، عزیز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔ یا تو اسلام کی بدولت ان کو عزت نصیب ہوگی، کہ وہ اسلام سے بہرہ مند ہو جائیں گے۔ یا اسلام کی وجہ سے ان کو رسوائی کا سامنا ہوگا، کہ اس کے آگے جزیہ دے کر سرنگوں ہوں گے۔

مسندالامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت المقدادبن الاسود

۴۳۸.....اسلام میں کوئی فقیر و گمنام شخص نہ رہے گا، مگر اسلام کو وہ اپنے قبیلہ تک پہنچا کر رہے گا۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت کثیربن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ.

عہد و پیمان کا لحاظ رکھنا

۴۳۹.....تمام مؤمنین کی جان ہم رتبہ اور ایک سی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عاید ہوتی ہے۔ اور آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ اور دو مختلف ملتوں والے باہم ایک دوسرے کے وارث نہیں قرار دیئے جاسکتے۔ اور کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے عقد میں ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جاسکتا، نہ اس کی خالہ کے عقد میں ہوتے ہوئے نکاح کیا جاسکتا۔ اور عصر کے بعد غروب شمس تک کوئی نماز نہیں۔ اور کوئی عورت کسی ذی محرم کے بغیر تین رات سے زیادہ عرصہ کا سفر نہیں کر سکتی۔ السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ
۴۴۰.....تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو
۴۴۱.....تمام مسلمان غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ اور ان کا خون مساوی ہے۔ ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور آگاہ رہو! کسی مؤمن کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی صاحب عہد ذمی شخص کو عہد کے ہوتے ہوئے قتل کیا جائے گا۔ المصنف لعبدالرزاق، بروایت الحسن
۴۴۲.....تمام مسلمان اپنے غیروں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ ان کا ادنیٰ شخص ان کے کسی دور دراز شخص کے بارے میں ذمہ داری اٹھا سکتا ہے۔ ان کا شہ سوار جنگ میں شریک نہ ہونے والے اپنے مسلمان بھائی کو مال غنیمت میں ساتھ رکھتا ہے۔ اور ان کا طاقتور اپنے کمزور کو سہارا دیتا ہے۔

العسکری فی الامثال، عمروبن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۴۴۳.....تمام مسلمان غیر مسلموں کے خلاف ہم پلّہ ہیں۔ اور ان کا خون مساوی ہے۔ ابن ماجہ، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معقل بن یسار

۴۴۴ تمام مسلمانوں کا خون مساوی ہے۔اوروہ غیر مسلموں کے خلاف ہم پلہ ہیں۔ان میں سے کسی ادنیٰ مسلمان کی بھی اٹھائی ہوئی ذمہ داری تمام مسلمانوں پر عائد ہوتی ہے۔ان کا دوروالا مسلمان بھی تمام مسلمانوں پر حق رکھتا ہے۔ابن ماجه، بروایت ابن عباس رضی الله عنه

اللہ تعالیٰ کی شکل وشباہت منزہ ہے

۴۴۵ جس شخص نے اللہ کو کسی چیز کے ساتھ تشبیہ دی، یا گمان کیا کہ اللہ کے مشابہ کوئی چیز ہے،تو وہ یقیناً مشرکین میں داخل ہے۔

ابونعیم عن جویبرعن الضحاک عن ابن عباس

فصلِ پنجم......بیعت کے احکام میں

۴۴۶ میں ان چیزوں پر تم سے بیعت لیتا ہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔زنا کاری سے باز رہو۔اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا اجر اللہ پر ہے۔اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا،اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا،تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی،اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔

مسند الامام احمد، بخاری و مسلم، ترمذی، النسائی، بروایت عبادة بن الصامت

۴۴۷ میں اس بات پر تجھ سے بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔فرض نماز قائم کرے۔زکوٰۃ ادا کرے اور ہر مسلمان کا بھلا چاہے۔اور شرک سے بری رہے۔مسند الامام احمد، النسائی، بروایت جریر

۴۴۸ اپنے اس پروردگار کو یاد کرو، کہ اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچے،اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہیں اس مصیبت سے چھٹکارا دلائے۔اور اگر تم کسی بے آب وگیاہ جنگل میں راہ بھٹک جاؤ اور تم اس کو پکارو تو وہ تمہیں سیدھی راہ لگادے۔اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہوجاؤ اور اس کو پکارو تو وہ تمہارے لئے نباتات اگادے۔مسند الامام احمد، ابوداؤد، بیهقی، بروایت ابی جریر

حاکم کی اطاعت

۴۴۹ میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں، میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کرو،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامے رہو۔اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو۔اس شخص کی سنو اور اطاعت کرو،جس کو اللہ نے تم پر حاکم وامیر بنایا۔

اور تمہیں منع کرتا ہوں بے فائدہ بحث وتمحیص سے،کثرت سوال سے،اضاعتِ مال سے۔الحلیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۵۰ کیا تم اس بات پر میری بیعت نہیں کرتے، کہ اللہ کی عبادت کروگے،اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤگے۔پانچوں نمازوں کی پابندی کروگے۔فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کروگے۔سنوگے اور اطاعت کروگے۔اور لوگوں کے آگے دست سوال دراز نہ کروگے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، النسائی، بروایت عوف بن مالک

۴۵۱ حاضر کو غائب تک یہ بات پہنچادینا چاہئے۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت وابصة

۴۵۲ ہجرت کا زمانہ مہاجرین کے ساتھ پورا ہوگیا۔اب میں اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

بخاری و مسلم، بروایت مجاشع بن مسعود

۴۵۳......آؤ!میری بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ جس نے اس بیعت کی پاسداری کی اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔ بخاری، بروایت عبادة بن الصامت

عورتوں کی بیعت

۴۵۴......میں عورتوں کے ہاتھ کو نہیں چھوتا۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عقیلة بنت عبید

۴۵۵......میں تم سے بیعت نہ لوں، جب تک کہ تو اپنی ہتھیلیوں کی حالت تبدیل نہ کرلے گی، گویا درندوں کی ہتھیلیاں ہیں۔

ابو داؤد، بروایت عائشه رضی الله عنها

بیعت رضوان

۴۵۶......جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، ان اشخاص میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوگا۔

مسند الامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، بروایت جابر رضی الله عنه. الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ام مباشر

۴۵۷......جس نے درخت کے نیچے بیعت کی، وہ جہنم میں داخل نہ ہوگا، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ ترمذی، بروایت جابر

بیعت رضوان......از اکمال

۴۵۸......تم سب کی مغفرت کردی گئی، سوائے سرخ اونٹ والے کے۔ المستدرک للحاکم، بروایت جابر

بیعت کے احکام

۴۵۹......میں تجھ سے بیعت لیتا ہوں کہ تو اللہ کی عبادت کرے گا، نماز قائم کرے گا۔ زکوٰۃ ادا کرے گا۔ مسلمان کی خیر خواہی کرے گا۔ اہل شرک سے جدا رہے گا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابی الیسر

۴۶۰......میں ان چیزوں پر تم سے بیعت لیتا ہوں، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اللہ نے جس نفس کو محترم قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو۔ چوری نہ کرو۔ اور شراب نوشی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے۔ اور جو ان گناہوں سے باز رہا، تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، هناد عن، عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۴۶۱......میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر، اور آئندہ کے لئے فرض ہجرت کا عمل منقطع ہو چکا ہے۔

السنن للبیهقی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت یعلی بن امیة

۴۶۲......اہل ہجرت ہجرت کا ثواب حاصل کر کے چلے گئے۔ اب میں صرف اسلام اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت مجاشع بن مسعود

۴۶۳......جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کوئی بیعت نہ کی تھی، وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسند الامام احمد، ابن سعد، بروایت ابن عمر

۴۶۴.....جو شخص بغیر امام کے مرا، وہ جاھلیت کی موت مرا۔ مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت، معاویة

۴۶۵.....تم میں سے بارہ افراد میری طرف نکل آؤ، جو اپنی قوم کی نمائندگی کریں گے۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم کے حواری تھے۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کو آگے کیا جائے گا، کیونکہ جبرئیل علیہ السلام افراد کو منتخب فرمائیں گے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، بروایت عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ بیعت عقبہ میں شامل افراد کو حضور ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا۔

تین باتوں پر بیعت کرنا

۴۶۶ تم میں سے کون ان تین آیتوں پر میری بیعت کرتا ہے؟ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیا ہی میں اس کی گرفت فرمائی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ باز پرس کریں خواہ معاف فرمادیں۔

عبد بن حمید فی تفسیرہ، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویہ، المستدرک للحاکم بروایت عبادة بن الصامت

۴۶۷.....تم میں سے جو ان تین آیتوں پر میری بیعت کرتا ہے۔ کہہ دیجئے! آؤ میں تم کو پڑھ کر سناؤں کہ تمہارے پروردگار نے تم پر کیا حرام فرمایا ہے؟ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ جس نے اس کی پابندی کی، اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جس نے کچھ کوتاہی کی، اور اللہ نے دنیا ہی میں اس کی گرفت فرمائی، تو یہ اس کی سزا اور کفارہ ہوگی۔ اور جس کو اللہ نے آخرت تک مہلت عطا کی، اس کا حساب اللہ پر ہے، خواہ باز پرس کریں خواہ معاف فرمادیں۔

المستدرک للحاکم بروایت عبادة بن الصامت

۴۶۸.....اے عبادۃ! امیر وقت کی سنو اور اطاعت کرو، حالات خواہ کیسے ہوں۔ (تنگی ہو، یا آسانی) تمہیں اچھا محسوس ہو، یا ناگوار۔ خواہ وہ تم پر اوروں کو ترجیح دیں، یا تمہارا مال کھاجائیں اور تمہیں سزا دیں (ہر حال میں ان کی اطاعت کرو) الا یہ کہ اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی ہو تو پیچھے ہٹ جاؤ۔

الصحیح لابن حبان او الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبادبن الصامت

آٹھ باتوں پر بیعت کرنا

۴۶۹.....کیا تم بھی انہی چیزوں پر میری بیعت نہیں کرتے، جن پر عورتوں نے میری بیعت کی ہے؟ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ چوری نہ کرو۔ زنا کاری سے باز رہو، اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کرو۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کرو۔ اگر کوئی ان میں سے کسی جرم کا مرتکب ہوا، اور دنیا میں اس پر مؤاخذہ ہوگیا، تو وہ اس گناہ کے لئے کفارہ اور پاکیزگی ہوگا۔ اور جس گناہ پر اللہ نے پردہ پوشی فرمائی، اس کا حساب آخرت میں اللہ عزوجل پر ہے خواہ معاف فرمادے خواہ عذاب دے۔

النسائی، ابن سعد، بروایت عبادة بن الصامت

۴۷۰.....بہر حال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس کی عبادت بجالاؤ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ جن چیزوں سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے میری بھی حفاظت کرو۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۴۷۱.....بہر حال جس چیز کا میں تم سے اپنے پروردگار کے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور جس چیز کا میں تم سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری پیروی کرو..... میں تمہیں سیدھی راہ پر لگادوں گا۔ اور میں اپنے

اور اپنے مہاجرین اصحاب کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم اپنے درمیان ہمارے ساتھ غم خواری سے پیش آ ؤ، اور جن چیزوں سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے ہماری بھی حفاظت کرو۔ اگر تم ان کاموں میں پورے اترے تو تمہارے لئے اللہ کے ذمہ جنت ہے۔ بمطابق منتخب کنز العمال! پھر ہم نے اپنے ہاتھ دراز کر دیئے اور آپ کی بیعت کر لی۔ الطبرانی فی الکبیر ، بروایت ابن مسعود

۴۷۲ میں تم سے بیعت نہ لوں گا جب تک کہ تم اس بات پر بیعت نہ کرو کہ ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی سے پیش آ ؤ گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت جریر

۴۷۳ اے خواتین! میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی۔ چوری نہ کروگی۔ زنا کاری سے باز رہوگی۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کروگی۔ کوئی کھلا جھوٹ گھڑ کر بہتان طرازی نہ کروگی۔ اور کسی نیک بات میں میری نافرمانی نہ کروگی۔ خواتین نے عرض کیا! جی بالکل۔ آپ نے فرمایا! یہ کہو جس قدر ہم سے ہو سکا۔ مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر ، بروایت عائشه بنت قدامه بن مظعون

۴۷۴ غالباً حضرت سودا رضی اللہ عنہا سے مخاطب ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا! جاؤ پہلے خضاب لگا آؤ، پھر تم سے بیعت لوں گا۔

ابن سعد الطبرانی فی الکبیر ، بروایت سودا رضی الله عنها

۴۷۵ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ ابن سعد بروایت اسماء بنت یزید

یعنی جب خواتین نے بیعت کے وقت ہاتھ میں ہاتھ لیکر مردوں کی طرح بیعت کرنے کی درخواست کی تب آپ ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا۔

۴۷۶ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان اللہ نے ان سے لئے ہیں، میں بھی ان سے وہی عہد و پیمان لیتا ہوں۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر ، بروایت اسماء بنت یزید

۴۷۷ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ اور سو عورتوں سے بھی میری یہی بات ہے، جو ایک عورت سے ہے۔

ابن سعد بروایت عبداللہ بن الزبیر مسند الامام احمد، ترمذی حسن صحیح۔ النسائی، ابن سعد، الطبرانی فی الکبیر السنن للبیهقی رحمة الله علیه، بروایت امیمة بنت رقیقه

ابن ماجہ نے اس کا شروع حصہ روایت فرمایا ہے۔

۴۷۸ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ اور ہزار عورتوں سے بھی میری یہی بات ہے، جو ایک عورت سے ہے۔

ابن سعد بروایت ام عامر اشهلیه

۴۷۹ میں تم عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان اللہ نے تم سے لئے ہیں، میں بھی تم سے وہی عہد و پیمان لیتا ہوں۔

ابن سعد، بروایت اسماء بنت یزید

فصل ششم......ایمان بالقدر کے بارے میں

۴۸۰ ایمان بالقدر تو حید پرستی کا نظام ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۸۱ ایمان بالقدر رنج و غم کو زائل کرتا ہے۔ المستدرک للحاکم فی تاریخه القضاعی بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۴۸۲ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جو بندہ میری قضا وقدر پر راضی نہیں...... اسے چاہئے کہ میرے سوا اپنا کوئی اور خدا تلاش کرے۔

شعب الایمان، بروایت انس رضی الله عنه

۴۸۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! جو بندہ میرے قضا یعنی فیصلہ پر راضی نہیں، اور میری نازل کردہ بلا پر اسے صبر نہیں، تو اسے چاہئے کہ میرے سوا اپنا کوئی اور خدا تلاش کرلے۔ الطبرانی فی الکبیر ، بروایت ابی هندالداری

۴۸۴ جس نے تقدیر کو جھٹلایا، اس نے میرے لائے ہوئے دین کو جھٹلایا۔ ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۴۸۵ تقدیر خدا کا راز ہے۔ سو جو شخص اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لایا، میرا ذمہ اس سے بری ہے۔

المسند لابی یعلی. بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

انسان ازل سے تقدیر کے مسئلہ میں الجھتا آیا ہے، لیکن کبھی اس کی حقیقت کی تہہ تک رسائی نہ ہو سکی۔ اور بھلا خدا کے راز کی جھلک بھی کوئی پا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے انسان کو چاہئے کہ اس معاملہ میں محض سر تسلیم خم کئے بغیر چارہ کار نہ سمجھے۔ اور اس میدان میں حرف زنی سے ہمیشہ احتراز کرے۔

۴۸۶ ... جو شخص اللہ کے فیصلہ قضاء الٰہی پر راضی نہ ہوا اور تقدیر خداوندی پر ایمان نہ لایا، وہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا تلاش کرلے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۴۸۷ کوئی تدبیر و احتیاط تقدیر خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ المستدرک للحاکم، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۴۸۸ ..... تقدیر توحید پرستی کا نظام ہے۔ پس جو اللہ کی توحید کا قائل ہوا، اور تقدیر الٰہی پر ایمان لایا یقیناً اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عباس

۴۸۹ ..... اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو ان کی عمریں، ان کے اعمال، ان کے رزق کی مقدار بھی لکھ دی۔

خطیب بغدادی بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۴۹۰ اللہ عزوجل نے یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو شکم مادر سے ہی مؤمن پیدا فرمایا تھا، اور فرعون کو بھی شکم مادر سے ہی کافر پیدا فرمایا تھا۔

ابو داؤد، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۴۹۱ ..... نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں نیک بخت ہو گیا تھا۔ اور بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہو گیا تھا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی هریرہ رضی اللہ عنہ

۴۹۲ ..... اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام اور سعید یا شقی۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء

۴۹۳ ..... اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ عمل، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء

۴۹۴ ..... اللہ تعالیٰ مخلوق کی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف و اخلاق، رزق، مدت زندگی۔

ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۴۹۵ ..... اللہ تعالیٰ تمام اعداد و شمار اور دنیا کے امور کے متعلق آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہو چکے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۴۹۶ ..... اللہ تعالیٰ ابن آدم کی چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہو چکے ہیں۔ پیدائش، اوصاف و اخلاق، رزق، مدت زندگی۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، ابن مسعود

۴۹۷ ..... آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ تمام اعداد و شمار کو مقرر کرنے اور دنیا کے تمام امور کے متعلق فیصلہ فرمانے سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مسند الامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عمر

۴۹۸ ..... آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے، جبکہ عرش خداوندی ابھی پانی پر مستقر تھا، اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے اعداد و شمار مقرر فرما دیئے۔ اور ان کو لکھ دیا۔ الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عمر

۴۹۹ ..... ہر چیز تقدیر سے متعلق ہے، حتیٰ کہ عجز اور عقل مندی بھی۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۰۰ ابن آدم جس طرح موت سے بھاگتا ہے، اگر اسی طرح رزق سے بھاگے، تو رزق بھی اس کو یونہی ہر جگہ پہنچتا ہے، جس طرح موت اس کی تاک میں لگی ہوتی ہے۔الحلیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۰۱ اگر اسرافیل، جبرئیل، میکائیل اور عرش خداوندی اٹھانے والے فرشتے مجھ سمیت تیرے لئے دعا کریں، تب بھی تیری شادی اس عورت سے ہو کر رہے گی جو تیرے لئے لکھی جا چکی ہے۔ابن عساکر، بروایت محمد السعدی

۵۰۲ جو فیصلہ لکھا جا چکا ہے، وہ ہو کر رہے گا۔الدار قطنی، فی الافراد، الحلیہ بروایت انس۔

۵۰۳ تم میں سے کوئی ایک دوسرے سے زیادہ کمانے والا نہیں ہے۔بے شک اللہ نے مصیبت اور موت کو لکھ دیا ہے۔اور رزق اور عمل کو تقسیم فرما دیا ہے۔ہذا لوگ اپنے اپنے انجام کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں۔الحلیہ بروایت ابن مسعود

۵۰۴ مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، مگر وہ اس وقت سے میری قسمت میں لکھی جا چکی تھی، جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے قالب میں تھے۔

ابن ماجہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۰۵ زیادہ رنج و غم نہ کیا کر، جو تیری تقدیر میں لکھ دیا گیا، وہ ہو کر رہے گا۔اور جو رزق تیرے نام لکھا جا چکا وہ بھی تجھ تک پہنچ کر رہے گا۔

الصحیح لابن حبان، بروایت مالک بن عبادۃ.البیھقی فی القدر بروایت ابن مسعود

۵۰۶ جب تک تمہارے سر حرکت میں ہیں، رزق سے مایوس نہ ہو۔یقیناً انسان کو جب اس کی ماں نے جنم دیا تھا وہ اس وقت ایسی نازک حالت میں تھا، کہ سرخ رنگ تھا، اس کے جسم پر کوئی چھلکا تک نہ تھا۔لیکن رزق رساں پروردگار الٰہی نے پھر بھی اس کو رزق پہنچایا۔

مسند الامام احمد، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، الضیا بروایت حبہ وسوا ابنی خالد

۵۰۷ رزق انسان کو موت سے زیادہ شدت کے ساتھ طلب کرتا ہے۔القضاعی بروایت ابی الدرداء

۵۰۸ جب قدرت الٰہی کسی بندہ کو راہ سے بھٹکانا چاہتی ہے، اس کی تدبیروں کو نظروں سے اوجھل کر دیتی ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عثمان

تقدیر تدبیر پر غالب رہی ہے

۵۰۹ جب پروردگار عزوجل اپنے فیصلہ اور تقدیر کو نافذ فرمانا چاہتے ہیں، عقل مندوں کی عقلوں کو سلب فرما لیتے ہیں۔حتیٰ کہ جب وہ فیصلہ اور تقدیر نافذ ہو جاتی ہے، تو ان کی عقلوں کو واپس لوٹا دیا جاتا ہے۔اسی وجہ سے تیر سے پانی گذرنے کے بعد وہ نادم و پشیمان نظر آتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الدیلمی

۵۱۰ ...جب اللہ تعالیٰ کسی امر کو نافذ فرمانا چاہتے ہیں، تو ہر دانشور کی دانش کو سلب فرما دیتے ہیں۔خطیب، بروایت ابن عباس

۵۱۱ ...اللہ تعالیٰ جب کسی حکم کو جاری فرمانا چاہتے ہیں تو لوگوں کی عقل زائل فرما دیتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ حکم جاری ہو جاتا ہے تو ان کی عقل واپس لوٹا دی جاتی ہے۔اور وہ ندامت کے مارے حیران پریشان رہ جاتے ہیں۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیۃ عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ

۵۱۲ ...جب پروردگار کسی چیز کو پیدا فرمانا چاہتا ہے، کوئی چیز اس کے لئے رکاوٹ نہیں بن سکتی۔التیخ للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ۔بروایت ابی سعید

۵۱۳ ...عمل کرتے رہو...... ہر انسان کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس وعمران بن حصین

۵۱۴ عمل کرتے رہو...... ہر انسان اس بات کا پابند ہوتا ہے، جس کی اس کو ہدایت ملتی ہے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت عمران بن حصین

۵۱۵ ...ہر انسان جس چیز کے لئے پیدا ہوا ہے، وہ اس کے لئے آسان کر دی جاتی ہے۔

مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم بروایت ابی الدرداء

۵۱۶... ہر انسان کو اسی کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا ہوا ہے۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد، بروایت عمران. ترمذی، بروایت عمر. مسند الامام احمد، بروایت ابی بکر

۵۱۷... دونوں مقام میں سے جس کے لئے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا ہوتا ہے، اسی کے لئے عمل کرنے کی اس کو توفیق ملتی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمران

۵۱۸... اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں، وہ بھلائی کو پہنچ جاتا ہے۔ مسند الامام احمد، بخاری، بروایت ابی ہریرہ

۵۱۹... جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے متعلق کوئی فیصلہ فرمادیتے ہیں، اس کے فیصلہ کو کوئی چیز ٹال نہیں سکتی۔

ابن قانع بروایت شرحبیل بن السمط

۵۲۰... مادر رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں بیت جاتی ہیں، اللہ عزّ وجلّ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں۔ وہ اس کی صورت تشکیل دیتا ہے۔ اس کے کان، آنکھیں، جلد، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے۔ پھر وہ فرشتہ بارگاہ خداوندی سے دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے۔ پروردگا! اس کی زندگی کتنی ہے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگا! اس کا رزق کتنا ہے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرماتے ہیں اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور پھر فرشتہ اس صحیفہ کو ہاتھوں میں لئے نکلتا ہے، اور اس حکم الٰہی میں کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا۔

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۱... مادر رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی سے پوچھتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤنث کردیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنا ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگار! اس کی زندگی کتنی ہے؟ اس کا رزق کتنا ہے؟ اس کے اوصاف کیسے ہوں گے؟ پھر پروردگار عز وجل اپنی مشیت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بد بخت پیدا فرماتے ہیں۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۲... نطفہ کے رحم مادر میں چالیس رات تک مستقر رہنے کے بعد ایک فرشتہ اس کے پاس حاضر ہوتا ہے۔ اور پروردگار سے دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ جان نیک بخت ہے یا بد بخت؟ مذکر ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتے ہیں۔ اور وہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس کا عمل، زندگی، مصیبت، رزق، اور اس کی موت کا وقت تک لکھ دیا جاتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے بند کردیا جاتا ہے۔ اور آئندہ اس میں کچھ کمی بیشی نہیں کی جاسکتی۔ مسند الامام احمد، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۲۳... نطفہ جب چالیس دن اور رات تک رحم مادر میں قرار پکڑے رہتا ہے، تو اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے، وہ دریافت کرتا ہے! اے پروردگار! یہ مذکر ہے یا مؤنث؟ وہ بتادیا جاتا ہے۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے ... پروردگار سعید ہے یا شقی؟ پھر وہ بھی بتادیا جاتا ہے۔

مسند الامام احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۴... جب تم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے، تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے ... کہ لکھو! اس کا عمل، رزق، زندگی اور اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ یقیناً بعض اوقات کوئی شخص اہل جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے ...

... حتی کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہل جہنم کے عمل ... کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہل جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے ... حتی کہ اس کے اور جہنم

کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتۂ خداوندی غالب آجاتا ہے۔اور وہ اہلِ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔بخاری ومسلم بروایت ابن مسعود

اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے

۵۲۵.... بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جہنم میں شامل ہوتا ہے۔بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جنت میں شامل ہوتا ہے۔بخاری ومسلم، بروایت سهل بن سعد

اور بخاری نے یہ اضافہ فرمایا ہے! اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

۵۲۶.... کیا تم جانتے ہو ان دو کتابوں کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کتاب پروردگار رب العالمین کی ہے، اس میں اہلِ جنت اور ان کے آباؤاجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔اور اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔اور یہ کتاب پروردگار رب العالمین کی ہے، اس میں اہلِ جہنم اور ان کے آباؤاجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔اور اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔پس درست رہو اور قریب قریب رہو۔بے شک صاحبِ جنت کا خاتمہ اہلِ جنت کے عمل پر ہوگا۔خواہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔اور بے شک صاحبِ جہنم کا خاتمہ اہلِ جہنم کے عمل پر ہوگا۔خواہ وہ کیسے ہی اعمال کرتا رہے۔اللہ بندوں کے فیصلہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، النسائی، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۵۲۷.... اچھے اعمال بجالاتے رہو.... اگر انجام کار اچھا رہا تو یہی نوشتۂ الٰہی اور تقدیرِ الٰہی تھا۔اور کاش کاش کی بات مت کرو، کیونکہ جس نے ایسا کرنا شروع کر دیا، یقیناً اس پر شیطانی عمل کا اثر ہو گیا۔خطیب بروایت عمر

اولادِ آدم سے عہد

۵۲۸.... اللہ تعالیٰ نے آدم کی تمام اولاد کو آدم کی پشت سے نکالا، اور ان سے شہادت لی کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے بیک زبان کہا کیوں نہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ نے ان میں سے دو مٹھیاں بھریں اور ایک کے بارے میں فرمایا! یہ جنت میں جائیں گے۔اور دوسری کی بارے میں فرمایا! یہ جہنم میں جائیں گے۔اور اھل جنت کو اہلِ جنت کے اعمال کی توفیق ہوگی اور اہل جہنم کو اہل جہنم کے اعمال کی توفیق ہوگی۔

مسند البزار، الطبرانی فی الکبیر بیهقی فی الاسماء بروایت هشام بن حکیم

۵۲۹.... اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا! پھر ان کی پشت پر اپنا دایاں دستِ قدرت پھیرا تو اس سے ان کی اولاد کا ایک گروہ نکلا اللہ نے فرمایا! میں نے ان کو جنت کے لئے پیدا کیا ہے۔اور یہ جنتی عمل کریں گے۔اللہ نے پھر ان کی پشت پر اپنا دستِ قدرت پھیرا تو اس ان کی اولاد کا دوسرا گروہ نکلا اللہ نے فرمایا! میں نے ان کو جہنم کے لئے پیدا کیا ہے۔اور یہ جہنمی عمل کریں گے۔

اللہ تعالیٰ جس بندہ کو جنت کے لئے پیدا فرماتے ہیں، اس کو اس کے عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ جنتی اعمال پر مرتا ہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمادیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ جس بندہ کو جہنم کے لئے پیدا فرماتے ہیں، اس کو اس کے عمل میں مصروف فرمادیتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ جہنمی اعمال پر مرتا ہے۔اور پھر اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں داخل فرمادیتے ہیں۔

مالک، مسند الامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، المستدرک للحاکم، بروایت عمر رضی الله عنه

۵۳۰.... اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی تمام اولاد کو ان کی پشت سے نکالا اور فرمایا! یہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔مسند الامام احمد، ابو داؤد، ترمذی، بروایت عبدالرحمن ابن قتادہ السلمی

۵۳۱.... اللہ پاک نے ایک مٹھی بھری اور فرمایا! یہ میری رحمت سے جنت میں جائیں گے۔پھر دوسری مٹھی بھری اور فرمایا! یہ جہنم میں جائیں

گے۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔المسند لابی یعلی، انس رضی اللہ عنہ

۵۳۲..... اللہ نے ایک قوم پر احسان فرمایا، اور ان کو خیر سجھائی، پھر اپنی رحمت میں ان کو داخل فرمالیا۔اور دوسری قوم کو آزمائش میں جکڑا اور ان کو رسوا کرڈالا، اور مذموم حرکتوں میں انکو مبتلا کردیا۔پس اب وہ اس آزمائش کے جال سے نکل نہیں پاتے۔اور پروردگار ان کو عذاب فرمائیں گے اور یہ ان کے بارے میں پروردگار کا عین عدل ہے۔الدار قطنی فی الافراد، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۳۳..... یہ دو مشت ہیں۔ایک جہنم میں جائے گی، اور ایک جنت میں۔مسند الامام احمد، الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ

۵۳۴..... اللہ نے جنت کو پیدا فرمایا اور جہنم کو پیدا فرمایا۔اور اُس کے اہل بھی پیدا فرمائے، اور اس کے اہل بھی پیدا فرمائے۔

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۵..... یقیناً اہل جنت کو اہل جنت کے اعمال میسر ہوں گے۔اور اہلِ جہنم کو اہل جہنم کے اعمال میسر ہوں گے۔

ابو داؤد، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۵۳۶..... ہر بشر کا دنیا میں رزق مقدر ہے۔ جو لامحالہ اس کو حاصل ہو کر رہے گا۔سو جو اس پر راضی ہو گیا، اسے اس میں برکت ہوگی اور فراخی میسر ہوگی۔اور جو اس پر راضی نہ ہوا، اسے اس رزق میں برکت ہوگی نہ فراخی میسر ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۳۷..... اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین و آسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔اور اگر ان پر اپنی رحمت برسائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔ ... جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔اور اگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔مسند الامام احمد، بروایت زید بن ثابت۔مسند الامام احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی بن کعب و زید بن ثابت و حذیفۃ و ابن ماجہ

۵۳۸..... کوئی جاندار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو..... اور اس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھ دی ہو۔استفسار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا نہیں، عمل کرتے رہو..... اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو توفیق ہوتی ہے۔پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔اور بدبختوں کے لئے بدبختوں کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔مسند الامام احمد، بخاری و مسلم، بروایت علی

۵۳۹..... جس نے تقدیر کے بارے میں حرف زنی کی، اس سے قیامت کے روز بازپرس ہوگی۔اور جس نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا اس سے اس کے بارے میں بازپرس نہ ہوگی۔ابن ماجہ بروایت عائشہ

کاش، کاش شیطانی عمل ہے

۵۴۰..... طاقتور مؤمن اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے بہتر اور پسندیدہ ہے۔اور ہر ایک میں خیر ہے۔جو چیز تیرے لئے سودمند ہو اس کو سمیٹ لے۔اور اللہ سے نصرت کا طلبگار رہ۔لاچار اور مایوس ہو کر مت بیٹھ۔اگر کوئی مصیبت پہنچ جائے تو یوں مت کہہ کہ کاش! اگر یوں کرلیتا، تو یوں نہ ہوتا۔بلکہ یوں کہہ! اللہ نے تقدیر میں یہی لکھا تھا جو ضرور وقوع پذیر ہونا تھا۔کیونکہ کاش کاش، شیطانی عمل کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

مسند الامام احمد، ابن ماجہ، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۴۱..... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا ... جب تک کہ خیر و سوئے تقدیر پر اس کا ایمان مستحکم نہ ہو۔اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ اس

کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے وہ محفوظ رہا، وہ ہرگز اس کو پہنچنے والی نہ تھی۔ترمذی، بروایت جابر

۵۴۲..... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا (جب تک کہ چار باتوں پر اس کا ایمان کامل نہ ہو) لا الـٰـه الا الله کی شہادت دے۔ اور اس بات کی شہادت دے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ موت اور بعث بعد الموت پر ایمان رکھے۔ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان رکھے۔ مسند الامام احمد، ترمذی، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت علی رضی الله عنه

حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں۔ سنن الترمذی ج ۲ ص ۴۵۲

۵۴۳ اے ابوہریرہ! جو تیرے ساتھ بیتنے والا ہے، اس پر تقدیر کا قلم خشک ہو چکا ہے۔ لہٰذا اس پر مضبوط رہ یا ہٹ جا۔

بخاری، النسائی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۵۴۴..... اے عائشہ! اللہ نے جن کو جنت کے لئے پیدا فرمایا ہے، وہ جب اپنے آباؤ اجداد کی پشتوں میں تھے، تبھی سے اللہ نے ان کو جنتی لکھ دیا تھا۔ مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابو داؤد، ابن ماجه بروایت عائشه

۵۴۵..... بسا اوقات آدمی زمانہ دراز تک اہل جنت کے اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ لیکن خاتمہ اہل جہنم کے اعمال پر ہو جاتا ہے۔ اور بسا اوقات آدمی زمانہ دراز تک اہلِ جہنم کے اعمال پر کاربند رہتا ہے۔ لیکن خاتمہ اہل جنت کے اعمال پر ہو جاتا ہے۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ابی هریره رضی الله عنه

۵۴۶..... مجھے تو محض داعی اور مبلغ بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور ہدایت میرے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ابلیس کو محض جھوٹی ملمع سازی کرنے والا بنا کر پیدا کیا گیا ہے۔ ورنہ کسی کی ضلالت اور گمراہی اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، ابو داؤد، بروایت عمر

۵۴۷ آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہم مناظرہ ہوا۔ اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ خطیب بغدادی بروایت انس

۵۴۸..... آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کا باہم مناظرہ ہوا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ ہی وہ برگزیدہ شخص ہیں، جن کو اللہ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور پھر روح پھونکی اور آپ کو ملائکہ سے سجدہ کروایا اور جنت میں سکونت بخشی۔ پھر آپ نے اپنے گناہ کی بدولت ہم کو اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوایا؟ اور ان کو اس سے محروم کر دیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! اے موسیٰ کیا تم وہی ہو..... جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا؟ اپنے ساتھ کلام کے لئے چنا؟ اور آپ پر توراۃ نازل کی، اور اس کے باوجود آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں، جو اللہ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے پہلے لکھ دی تھی؟ بالآخر آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

مسند الامام احمد، بخاری ومسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، بروایت ابوهریره رضی الله عنه

آدم و موسیٰ علیہما السلام میں مناظرہ

۵۴۹..... موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی! اے پروردگار! مجھے آدم کی زیارت کروائیے، جنہوں نے اپنے کو اور ہم تمام لوگوں کو جنت سے نکلوایا؟ اللہ نے انکو آدم کی زیارت کروادی۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ ہی ہمارے جد امجد آدم علیہ السلام ہیں؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! آپ میں اللہ نے روح پھونکی؟ اور آپ کو تمام اسماء سکھلائے۔ اور فرشتوں کو حکم کیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں؟ پھر کیوں آپ نے ہم کو اور اپنے آپ کو جنت سے نکلوایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! تم کون ہو؟ فرمایا میں موسیٰ ہوں۔ دریافت کیا! کیا بنی اسرائیل کے پیغمبر موسیٰ، جن سے اللہ تعالیٰ نے پس پردہ کلام کیا؟ فرمایا جی ہاں۔ دریافت کیا! کیا تم نے توراۃ میں نہیں پایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں میری پیدائش سے قبل یہ میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ فرمایا جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا! تو پھر کس وجہ سے تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو، جو اللہ نے مجھ سے پہلے میرے لئے فیصل کر دی تھی؟ تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

ابو داؤد، بروایت عمر رضی الله عنه

۵۵۰.....اللہ تعالیٰ تمام اعداد وشمار اور دنیا کے جمیع امور کے متعلق آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے فیصلہ فرما کر فارغ ہوچکے ہیں۔الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

۵۵۱.....اللہ تعالیٰ چار چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہوچکے ہیں۔پیدائش، اوصاف واخلاق، رزق، مدت زندگی۔

ابن عساکر، بروایت انس

۵۵۲.....اللہ پاک ہر بندے کی پانچ چیزوں کے بارے میں فیصلہ فرما کر ان سے فارغ ہوچکے ہیں عمل، عمر، رزق، زندگی، جائے قیام۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی افرع

فرقۂ قدریہ ومرجیہ کی مذمت میں

۵۵۳.....اس امت کے مجوسی تقدیر خداوندی کو جھٹلانے والے ہیں۔لہٰذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہوجائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مرجائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔اور اگر ان سے ملاقات ہوجائے، تو ان کو سلام نہ کرو۔ابن ماجہ، بروایت جابر

۵۵۴.....ہر امت میں کچھ مجوسی لوگ ہوتے ہیں۔اور اس امت کے مجوسی، وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں: لہٰذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہوجائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔اور اگر مرجائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ مسند الامام احمد، بروایت ابن عمر

۵۵۵.....ہر امت میں کچھ مجوسی لوگ ہوتے ہیں۔اور اس امت کے مجوسی، وہ لوگ ہیں جو اللہ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں: لہٰذا اگر وہ مرض میں مبتلا ہوجائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔اور اگر مرجائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔اور وہ دجّال کے گروہ ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ضرور ان کا انہی کے ساتھ حشر فرمائیں گے۔بخاری ومسلم، النسائی، بروایت حذیفہ

۵۵۶.....یہ امت مسلسل خیر کے قریب رہے گی۔جب تک کہ ولدان اور تقدیر کے مسئلہ میں نہ الجھے۔الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس

۵۵۷.....عنقریب میری امت میں ایسی اقوام آئیں گی، جو تقدیر کا انکار کریں گی۔

مسند الامام احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۵۸.....میری امت کی دو جماعتوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔مرجیۂ اور قدریہ بخاری فی التاریخ، النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ، بروایت جابر. خطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

۵۵۹.....میری امت کی دو جماعتوں کو قیامت کے روز میری شفاعت حاصل نہ ہوگی۔

مرجیہ اور قدریہ الحلیہ. بروایت انس. الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت واثلۃ عن جابر

۵۶۰.....میری امت کی دو جماعتیں قیامت کے روز حوض پر مجھ سے نہ مل سکیں گی۔اور نہ جنت میں داخل ہوسکیں گی۔

قدریہ اور مرجیہ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس

۵۶۱.....میں اپنی امت کو انتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔خطیب، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۶۲.....میں اپنی امت کو انتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں کبھی نہ الجھیں۔اور اس مسئلہ کے متعلق اخیر زمانہ میں امت کے بدترین افراد الجھیں گے۔ابو داؤد، بروایت ابی ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۵۶۳.....ستر انبیاء کی زبانی قدریہ پر لعنت کی گئی ہے۔الدارقطنی فی العلل، بروایت علی

۵۶۴.....قدریہ کے ساتھ نشست وبرخاست بھی نہ رکھو، اور نہ ان سے بات چیت کرنے میں پہل کرو۔

مسند الامام احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت عمر

۵۶۵.....قدریہ سے احتراز کرو، کیونکہ وہ نصاریٰ کا گروہ ہے۔ابن ابی عاصم، الطبرانی فی الکبیر، ابو دائود، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۶۶ اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں: للہذا اگر وہ بیماری میں مبتلا ہو جائیں، تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مر جائیں، تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ ابو داؤد، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۶۷ ...اپنے بعد میں اپنی امت کے بارے میں دو خصلتوں سے ڈرتا ہوں، تقدیر کا انکار، اور ستارہ شناسی کی تصدیق۔

ابو داؤد، بروایت فی کتاب النجوم بروایت انس

یعنی ستارہ شناسوں (نجومیوں) سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان کی تصدیق کرنا۔

۵۶۸ ...تقدیر کے متعلق آخری بحث ومباحثہ کرنے والے آخر زمانہ میں میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۶۹ ...قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا ...اے وہ لوگو! جو اللہ کے دشمن ہیں کھڑے ہو جائیں، اور وہ قدریہ کی جماعت ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت عمر

ایمان بالقدر......از اکمال

۵۷۰ ...اچھے اعمال بجالاتے رہو......اگر انجام کار اچھا رہا تو جان لو کہ یہی نوشتۂ الٰہی اور تقدیر الٰہی تھا۔ اور کاش کاش کی بات مت کرو، کیونکہ جس نے ایسا کرنا شروع کر دیا، یقیناً اس پر شیطانی عمل کا اثر ہو گیا۔ خطیب، بروایت عمر خطیب رحمة اللہ علیہ نے اس کو المتفق والمفترق میں ان الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے: جس نے کاش کاش کرنا شروع کر دیا! اس نے شیطانی عمل کو اپنی جان پر مسلط کر لیا۔ لیکن اس روایت میں اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ایک راوی ہیں، جو متروک ہیں۔

۵۷۱ ...جب پروردگار کسی نطفہ کو پیدا فرمانا چاہتے ہیں، تو رحم والا فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ شقی ہوگا یا سعید؟ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ سرخ رنگت ہوگا یا سیاہ؟ پھر پروردگار فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ ہر اس خیر یا شر امر کو اس کی پیشانی پر لکھ دیتا ہے، جس سے بھی مستقبل میں اس کا سابقہ پیش آئے گا حتیٰ کہ غلہ کی مقدار جو اس کے نصیب میں ہے، وہ بھی لکھ دی جاتی ہے۔

ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۷۲ ...جب رحم مادر میں نطفہ پر بہتر دن بیت جاتے ہیں تو رحم والا فرشتہ آتا ہے اور اس کا گوشت، ہڈیاں، کان اور آنکھیں بناتا ہے۔ پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ شقی ہوگا یا سعید؟ پھر پروردگار اپنی مشیت کے مطابق فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کا رزق، عمر اور عمل لکھ لیتا ہے اور پھر نکل جاتا ہے۔ الباوردی بروایت ابی الطفیل عامر بن واثلہ بروایت حذیفۃ بن اسید

۵۷۳ ...جب نطفہ پر پینتالیس راتیں بیت جاتی ہیں فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! مذکر ہوگا یا مؤنث؟ پھر پروردگار فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ شقی ہوگا یا سعید؟ پروردگار فیصلہ فرما دیتے ہیں۔ اور فرشتہ لکھ لیتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہ خداوندی میں اس کے رزق، عمر اور عمل کے متعلق سوال کرتا ہے اور فرشتہ اس وقت لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت حذیفہ بن اسید

۵۷۴ ...اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رحم میں پیدا ہونے والی جان پر وکیل بنایا ہے۔ وہ فرشتہ پھر بارگاہ خداوندی میں ہر مرحلہ کی تبدیلی پر عرض کرتا ہے! اے پروردگار، وہ نطفہ کی شکل میں ہے۔ اے پروردگار! اس نطفہ نے اب منجمد خون کی شکل اختیار کر لی ہے۔ اے پروردگار! اس نے اب لوتھڑے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمانا چاہتے ہیں! تو فرشتہ بارگاہ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ شقی ہوگا یا سعید؟! اے پروردگار یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اے پروردگار! اس کا رزق کتنا ہوگا؟! اے پروردگار! اس کی عمر کتنی ہوگی؟ پھر فرشتہ حکم خداوندی کے مطابق مادر رحم میں ہی یہ چیزیں لکھ لیتا ہے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند الامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ

ابوعوانه عن عبداللہبن ابی بکربن انس عن جده عن حذیفه بن اسید

۵۷۵ ... جب نطفہ رحم مادر میں استقرار پکڑ لیتا ہے، اور اس پر چالیس یوم گزر جاتے ہیں تو رحم کا فرشتہ آتا ہے اور اس کی ہڈیاں، گوشت، خون، بال، کھال، کان اور آنکھ وغیرہ سب چیزوں کی صورت بناتا ہے۔ فرشتہ پھر بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ یہ شقی ہوگا یا سعید؟ تو پروردگار اپنی مشیت کے مطابق جو چاہتے ہیں، فرمادیتے ہیں۔ اور فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے۔ اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ قیامت تک اس کو کھولا نہیں جائے گا۔

الطبرانی فی الکبیر ۔ بروایت حذیفه بن اسید

۵۷۶ ... جب تم میں سے کسی کی رحم مادر میں تخلیق کی جاتی ہے، تو چالیس دن میں وہ ایک نطفہ کی شکل میں آتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ منجمد خون کی شکل اختیار کرتا ہے، پھر اتنے ہی دنوں میں وہ لوتھڑا بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ کو بھیجتے ہیں اور اس کو چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے کہ لکھ! اس کا عمل، رزق، زندگی اور اس کا بدبخت یا نیک بخت ہونا۔ پھر اس میں روح پھونک دی جاتی ہے۔ یقیناً بعض اوقات کوئی شخص اہلِ جنت کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتہ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور بعض اوقات کوئی شخص اہلِ جہنم کے اعمال کرتا رہتا ہے..... حتیٰ کہ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے، لیکن اس پر نوشتہ خداوندی غالب آجاتا ہے۔ اور وہ اہلِ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے۔ اور انجام کار جنت میں داخل ہوجاتا ہے۔

مسندالامام احمد، بخاری، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه عن ابن مسعود

۵۷۷ ..... جب نطفہ کو بیالیس راتیں بیت جاتی ہیں اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو رحم میں پیدا ہونے والی جان پر وکیل بنایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا فرمانا چاہتے ہیں، تو فرشتہ بارگاہِ خداوندی میں عرض کرتا ہے! اے پروردگار! یہ مذکر ہوگا یا مؤنث؟ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ اس کو لکھ لیتا ہے اور اس صحیفہ کو ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیتا ہے، آئندہ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ الطبرانی فی الکبیر ۔ بروایت حذیفه بن اسید

۵۷۸ ..... مادرِ رحم میں جب نطفہ پر چالیس راتیں گزر جاتی ہیں۔ تو ایک فرشتہ اس کی صورت بناتا ہے۔ اور بارگاہِ الٰہی سے پوچھتا ہے! اے پروردگار! یہ جان مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ مشیت کے مطابق اس کو مذکر یا مؤنث کردیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے پروردگار! اس کو درست اور صحیح سالم پیدا کرنا ہے یا کچھ تبدیلی کرنی ہے؟ پروردگار اس کے متعلق بھی فیصلہ فرمادیتے ہیں۔ فرشتہ دوبارہ عرض کرتا ہے پروردگار! اس کو شقی لکھوں یا سعید؟

پھر پروردگار عزوجل اپنی مشیت کے مطابق اس کو نیک بخت یا بدبخت پیدا فرماتے ہیں۔ الطبرانی فی الکبیر ۔ بروایت حذیفه بن اسید

۵۷۹ ..... اللہ تعالیٰ ہر پیدا ہونے والی جان کے متعلق، اس کے مادرِ رحم میں ہی فیصلہ فرمادیتے ہیں، کہ وہ نیک بخت ہوگا یا بدبخت۔

ابونعیم عن ثابت الحارث الانصاری

۵۸۰ ..... کوئی جی دار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے اللہ نے جنت اور جہنم دونوں میں جگہ نہ بنائی ہو۔ اور اس کے لئے شقاوت یا سعادت نہ لکھ دی ہو۔ استفسار کیا گیا! تو کیا ہم بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا نہیں عمل کرتے رہو اور ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہ بیٹھو۔ کیونکہ ہر شخص جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے اسی کی اس کو توفیق ہوتی ہے۔ پس سعادت مندوں کے لئے سعادت مندوں کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔ اور بدبختوں کے لئے بدبختوں کے اعمال آسان کردیئے جاتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیہ کریمہ تلاوت فرمائی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی یعنی جس نے عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی۔

مسندالامام احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، بروایت علی

۵۸۱ آدمی اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ کتاب میں وہ جہنمی لکھا ہوتا ہے۔ لہٰذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہل جہنم کے عمل شروع کردیتا ہے۔ اور مرکر جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہل جہنم کے عمل کرتا

رہتا ہے۔ جبکہ کتاب میں وہ جنتی لکھا ہوتا ہے۔ لہٰذا موت سے چند لمحات قبل اس کی حالت بدل جاتی ہے اور وہ اہل جنت کے عمل شروع کر دیتا ہے۔ اور مر کر جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ مسند الامام احمد، بروایت عائشہ

۵۸۲ بعض اوقات آدمی اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ وہ اہل جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات اس کے برعکس آدمی اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے۔ جبکہ وہ اہل جنت میں شامل ہوتا ہے۔ اور روح نکلتے وقت شقاوت یا سعادت مسلط ہو جاتی ہے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیۃ، عن اکثم بن ابی الجون

۵۸۳ اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ایک کتاب لکھی تھی، اور وہ اللہ کے پاس عرش پر موجود ہے۔ اور تمام مخلوق کی تقدیر اس کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔ ابن مردویہ، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۵۸۴ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو ظلمت اور تاریکی کے سائے میں پیدا کیا۔ پھر ان پر اپنے نور کی بارش کی۔ جس کو نور پہنچ گیا، اس نے ہدایت پائی۔ اور جس کو وہ نور نہ پہنچا، گمراہ ہوا۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں کہ قلم علم باری پر خشک ہو گیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی حسن، ابن جریر، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۸۵ اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور اس کے اہل بھی چھوٹے بڑے قبیلوں کی صورت میں پیدا فرمایا۔ اور اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور جہنم کو پیدا فرمایا اور اس کے اہل بھی چھوٹے بڑے قبیلوں کی صورت میں پیدا فرمایا۔ اور اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ سو عمل کرتے رہو، ہر شخص کو وہی عمل میسر آتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔

الخطیب بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۵۸۶ اللہ تعالیٰ نے ایک مشت اپنے دائیں دست قدرت سے بھری اور دوسری بائیں دست قدرت سے بھری اور فرمایا! یہ اس کے لئے ہے اور یہ اس کے لئے۔ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی عبداللہ

۵۸۷ اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ میں نے ہی خیر کو پیدا کیا، اور جس کے حق میں چاہا میں نے اسکو مقدر کیا۔ کیا ہی بہتری ہے، اس کے لئے جس کو میں نے خیر کے لئے پیدا کیا، اور خیر کو اس کے لئے پیدا کیا۔ اور خیر کو اس کے ہاتھوں سے جاری کر دیا۔ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ میں نے ہی شر کو پیدا کیا، اور جس کے حق میں چاہا میں نے اسکو مقدر کیا۔ افسوس! حسرت ہے اس شخص کے لئے، جس کو میں نے شر کے واسطے پیدا کیا اور شر کو اس کے واسطے پیدا کیا اور اس کے ہاتھوں سے شر کو جاری کر دیا۔ ابن النجار بروایت ابی امامہ

۵۸۸ اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میں اپنے بندوں پر زمین میں زلزلہ برپا کرتا ہوں سو اس زلزلہ میں جن مؤمنین کی روح قبض کرتا ہوں، یہ زلزلہ ان کے لئے باعث رحمت ہوتا ہے۔ اور یہی ان کی موت کا مقررہ وقت ہوتا ہے۔ اور اس زلزلہ میں جن کافروں کی روح قبض کرتا ہوں، یہ زلزلہ ان کے لئے باعث عذاب اور رسوائی ہوتا ہے۔ اور یہی ان کی موت کا مقررہ وقت ہوتا ہے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت عروہ بن رویم مرسلاً

۵۸۹ تم کسی پر رشک اور تعجب مت کرو جب تک کہ اس کا خاتمہ اعمال نہ دیکھ لو۔ بسا اوقات کوئی پرہیزگار اپنی زندگی کے عرصۂ دراز تک نیک عمل انجام دیتا رہتا ہے، حتیٰ کہ اگر اسی پر خاتمہ ہو جائے تو سیدھا جنت میں داخل ہو۔ لیکن پھر اس کی زندگی نیا موڑ اختیار کرتی ہے، اور وہ برے اعمال میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اور بعض مرتبہ کوئی بندہ عرصۂ دراز تک برائیوں میں مبتلا رہتا ہے، حتیٰ کہ اگر اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو سیدھا جہنم میں جائے۔ مگر آخر میں اس کی زندگی کی کایا پلٹ ہوتی ہے اور وہ نیک اعمال میں مصروف ہو جاتا ہے۔ اور جب پروردگار کسی بندہ کا بھلا چاہتے ہیں تو اس کو موت سے قبل عمل میں مصروف فرما دیتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیسے عمل میں مصروف فرما دیتے ہیں؟ فرمایا نیک عمل کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔ اور اسی پر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

مسند الامام احمد، عبد بن حمید، ابن ابی عاصم، ابن منیع، بروایت ضیاء مقدسی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۵۹۰......بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً لوگوں کی نگاہوں میں اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جہنم میں شامل ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ کوئی شخص ظاہراً لوگوں کی نگاہوں میں اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے، جب کے وہ اہلِ جنت میں شامل ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

مسندالامام احمد، بخاری، الطبرانی فی الکبیر، الدارقطنی فی الافرادبروایت سهل بن سعد

۵۹۱......رزق بندہ کو یونہی تلاش کرتا ہے، جس طرح موت اس کو تلاش کرتی ہے۔

۵۹۲......کوئی بندہ طویل ترین مدت تک مؤمن رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک مؤمن رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس پر برافروختہ اور ناراض ہوتے ہیں۔ اور بعض مرتبہ اس کے برعکس کوئی بندہ طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ پھر مزید طویل ترین مدت تک کافر رہتا ہے۔ اور پھر انتقال کر جاتا ہے، مگر اس کے باوجود اللہ عزوجل اس سے راضی اور خوش ہوتے ہیں۔ اور جو اس حال میں مرا کہ طعنہ زنی اور چغل خوری، اور بندگانِ خدا کو برے القاب سے ستانا اس کی عادت تھی، تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی یہ نشانی مقرر فرمائیں گے کہ اس کے دونوں ہونٹوں کو اس کی ناک پر داغ دیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۹۳......اگر تم اس درخت کے پاس نہ آتے تو یقیناً بہرصورت یہ کھجوریں تمہارے پاس آ جاتیں۔

الطبرانی فی الکبیر، شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۹۴......بندہ اپنی عمر کے طویل زمانہ تک یا بلکہ پوری زندگی تک اہل جنت کے عمل انجام دیتا رہتا ہے جبکہ وہ اللہ کے ہاں اہلِ جہنم میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور کبھی بندہ طویل زمانہ تک یا اپنی زندگی کے بیشتر زمانہ تک اہلِ جہنم کا عمل کرتا ہے، جبکہ وہ اللہ کے ہاں اہل جنت میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ خطط، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۹۵......بندہ مؤمن پیدا ہوتا ہے اور مؤمن بن کر جیتا ہے۔ لیکن کافر ہو کر مرتا ہے۔ اور کبھی اس کے عکس بندہ کافر پیدا ہوتا ہے اور کفر کی حالت میں جیتا ہے، مگر مؤمن ہو کر مرتا ہے۔ بسا اوقات بندہ ایک زمانہ تک عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ شقاوت کی موت مرتا ہے۔ اور بسا اوقات اس کے برعکس بندہ ایک زمانہ تک شقاوت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ لیکن پھر کتاب کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ سعادت کی موت مرتا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

۵۹۶......سب سے بڑا خوف اپنی امت کے بارے میں جو مجھے دامن گیر ہے، وہ یہ ہے کہ لوگ ستارہ شناسوں کی تصدیق کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اور تقدیرِ خداوندی کا انکار کرنا شروع ہو جائیں گے۔ اور جب تک خیر و بد، خوشگوار و تلخ تقدیر پر کامل ایمان نہ رکھیں گے، ہرگز ایمان کی حلاوت نہ پائیں گے۔ ابن النجار بروایت انس

۵۹۷......میری امت اس دین کو مسلسل مضبوطی کے ساتھ تھامے رہے گی، تاوقتیکہ وہ تقدیر کو نہ جھٹلائیں۔ اور جب وہ تقدیر کو جھٹلانے لگیں گے تو یہی ان کی ہلاکت کا زمانہ ہوگا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی موسیٰ

۵۹۸......پروردگار کی سب سے پہلی تخلیق شدہ چیز قلم ہے۔ پھر جب پروردگار نے اسکو پیدا کر لیا تو اس سے فرمایا! لکھ......اس نے دریافت کیا کیا لکھوں؟ فرمایا! تقدیر لکھ۔ پس جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا تھا، سارا اس گھڑی لکھ دیا گیا۔

ابو حاتم، ابن ابی شیبه، ابن منیع، ابن جریر، المسند لابی یعلی الطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۹۹......تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کا سبب ان کا اپنے انبیاء سے کثرتِ سوال اور آپس میں اختلاف کرنا تھا۔ اور یاد رکھو کوئی شخص اس وقت تک ہرگز مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمرو

۶۰۰......تم فلاح کے بارے میں جھگڑتے ہوئے دو حصوں میں بٹ گئے۔ جبکہ اسی وجہ سے تم سے پہلی اقوام قعرِ ہلاکت میں جا گریں۔ سنو! یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جہنم اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے! ان میں سے کبھی ایک فرد کی کمی بھی نہیں ہوسکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

اور یہ کتاب بھی رحمٰن ورحیم کی ہے۔ اس میں اہلِ جنت اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں

لکھا ہوا ہے ان میں سے بھی ایک فرد کی بھی کمی نہیں ہوسکتی۔ اور ایک فریق جنت میں ہے۔ اور ایک فریق جہنم میں۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

حدیث مذکور کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے دولت کدہ سے باہر تشریف لائے، تو دیکھا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تقدیر کے مسئلہ میں الجھ رہے ہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۰۱ اہل جنت اپنے اور اپنے آباء کے اسماء کے ساتھ لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ اہل جہنم اپنے اور اپنے آباؤ اور قبائل کے اسماء کے ساتھ لکھے دیئے گئے ہیں۔ اس میں قیامت تک کوئی زیادتی نہیں ہوسکتی۔ کبھی سعادت مندوں پر بھی شقاوت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان پر آوازے کسے جاتے ہیں کہ دیکھوان کو، دیکھوان کو۔ لیکن پھر فضل خداوندی ہوتا ہے۔ اور سعادت ان پر چھاجاتی ہے۔ اور شقاوت کی ظلمت سے ان کو نکال لاتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت پر بھی سعادت کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی تعریفیں کی جاتی ہیں! کہ دیکھوانکو، دیکھوانکو۔ لیکن پھر عدل خداوندی ہوتا ہے۔ اور شقاوت ان پر چھاجاتی ہے۔ اور سعادت سے انکو نکال لاتی ہے۔ سو ہر ایک کو اسی کی توفیق حاصل ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن یسر

۶۰۲ کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ پروردگار رب العالمین کی کتاب ہے، اس میں اہل جنت اور ان کے آباواجداد اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ اور آخر میں لکھا ہوا ہے! کبھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پوچھا! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ جبکہ اس امر سے فراغت ہوچکی ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا! سیدھے رہو اور قریب قریب رہو، کیونکہ صاحب جنت کا خاتمہ اہل جنت کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ اور صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم کے عمل پر ہوگا۔ خواہ پہلے کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ تمہارا رب بندوں کے فیصلوں سے فارغ ہوچکے ہیں۔ اور تمہارا رب مخلوق سے بھی فارغ ہوچکا ہے۔ ایک فریق جنت میں ہے اور ایک فریق جہنم میں۔ اور اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ ابن جریر بروایت رجل من الصحابہ

۶۰۳ قریب ہے کہ تم کہیں مرجئیہ نہ بن جاؤ، میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا! یا محمد اپنی امت کی خبر لیجئے۔ وہ راہ سے ہٹ رہی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ثوبان

راوی کہتے ہیں! چالیس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین قدر اور جبر کے بارے میں بحث کررہے تھے۔ پھر رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۰۴ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اور ان کی عمریں، اعمال اور رزق بھی لکھ دیئے۔ الخطیب بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۵ اے ابن خطاب! تمام چیزوں کے فیصلوں سے فراغت ہوچکی ہے، اور ہر ایک اسی کے موافق عمل میں مصروف ہے۔ سعادت مند سعادت کے عمل انجام دے رہا ہے اور اہل شقاوت شقاوت کا عمل انجام دے رہا ہے۔

مسندالامام احمد، ترمذی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں سوال کیا تھا کہ بندہ جو عمل سرانجام دیتا ہے، وہ از سرِ نو معاملہ ہوتا ہے یا پہلے سے اس کے بارے میں خدا کا فیصلہ ہوچکا ہوتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث پر امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن اور صحیح کا حکم جاری فرمایا ہے۔

۶۰۶ جس کے بارے میں قلم لکھ کر خشک ہوچکا ہے، اور امور تقدیر جاری ہوچکے ہیں۔ عمل کرتے رہو (کیونکہ ہر ایک کو اسی کی توفیق حاصل ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیۃ کریمہ تلاوت فرمائی فاما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری یعنی جس نے عطا کیا اور تقویٰ اختیار کیا اور اچھی بات کی تصدیق کی، ہم اس کو نیک کام میں سہولت دیں گے۔

عبدبن حمید، ابن شاہین، ابن قانع بروایت بشیر بن کعب العدوی

پس منظر..... ایک سائل نے آپ ﷺ سے سوال کیا! یارسول اللہ! انسان عمل کس تحریک کی بناء پر انجام دیتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ

جواب مرحمت فرمایا۔

اس حدیث کے مرسل ہونے کو ترجیح دی گئی ہے، کیونکہ راوی اول کی آپ ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

مسند الامام احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابو عوانۃ، الصحیح لابن حبان بروایت جابر

۶۰۷ ... اللہ عزوجل فرماتے ہیں! میری معرفت کی علامت میرے بندوں کے دلوں میں ہے۔

۶۰۸ ...... مجھے جبرئیل نے کہا اللہ عزوجل فرماتے ہیں! اے محمد جو شخص مجھ پر ایمان لایا، مگر خیر وشر تقدیر پر ایمان نہ لایا، تو وہ میرے سوا اپنا کوئی اور پروردگار تلاش کرلے۔ الشیرازی فی الالقاب، بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس روایت میں محمد بن عکاشہ الکرمانی ہے۔

۶۰۹ ... شقی اور سعید ہر ایک کے متعلق قلم چل چکا ہے۔ اور چار چیزوں سے فراغت پاچکا ہے۔ تخلیق، اخلاق، رزق اور عمر۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود

۶۱۰ ... آخر زمانہ میں میری امت پر تقدیر ایک باب منکشف ہوگا، جس کا کوئی سدّ باب نہ ہو سکے گا۔ تمہیں اس سے نجات کے لئے یہی آیت کفایت کر سکے گی۔

ماأصاب من مصيبة في الارض ولا في انفسكم إلا في كتاب

کوئی مصیبت دھرتی پر اور خود تم پر نہیں پڑتی، مگر پیشتر اس کے کہ ہم اس کو پیدا کریں ایک کتاب میں ہے۔

الدیلمی بروایت سلیم بن جابر الهجیمی

۶۱۱ ... آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام تقدیروں کو مقدر کر دیا ہے، اور ان کو لکھ دیا ہے۔

مسند الامام احمد، ترمذی، الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عمرو

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث کو حسن صحیح اور غریب لکھا ہے۔

۶۱۲ ...... آدم علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی، تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا! آپ وہی آدم ہیں، جن کو اللہ نے اپنے دستِ قدرت سے پیدا کیا، اور اپنی جنت میں رہائش بخشی، اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا۔ پھر آپ نے جو کیا، کیا۔ اور اپنی ذریت کو جنت سے نکلوا دیا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا! آپ وہی موسیٰ ہیں؟ جن کو اللہ نے اپنی رسالت کے لئے منتخب فرمایا، اور آپ کو اپنے ساتھ شرف کلام سے بخشا، اور آپ کو راز ونیاز کے لئے اپنے قریب کیا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا! جی ہاں۔ آدم علیہ السلام نے کہا! کیا میرا وجود مقدم ہے یا تقدیر کا؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تقدیر کا۔ اور آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت جندب وابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۳ ...... اگر کوئی بندہ رزق سے فرار ہو ... تو رزق اس کو موت کی طرح تلاش کرے گا۔ ابن عساکر، بروایت ابی الدرداء

۶۱۴ ... اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان پر اپنی رحمت برسائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے اعمال کی وجہ سے نہیں، بلکہ ان سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔

اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو پروردگار اس کو اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے۔ جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے، اور اس بات کا یقین نہ رکھے کہ تجھ کو پہنچنے والی مصیبت ہرگز ٹلنے والی نہ تھی، اور جس سے تو محفوظ رہا، وہ ہرگز تجھ کو پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر اس کے سوا کسی اعتقاد پر تیری موت آئی تو تو سیدھا جہنم میں جائے گا۔ ابو داؤد الطیالسی۔ مسند الامام احمد، بروایت زید

مسند الامام احمد، عبد بن حمید ترمذی، المسند لابی یعلی، الصحیح لابن حبان، الطبرانی فی الکبیر، ضیاء المقدسی شعب الایمان، بروایت ابی بن کعب و زید بن ثابت وحذیفۃ وابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

۶۱۵ ...... اگر پروردگار عزوجل تمام اہل زمین وآسمان کو عذاب دیں، تو یہ پروردگار کا ان پر قطعاً ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان کو اپنی رحمت میں داخل

فرمائیں، تو اس کی یہ رحمت ان کے گناہوں سے کہیں بڑھ کر ہوگی۔ لیکن وہ جسے چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے، کسی کو عذاب کے شکنجہ میں جکڑتا ہے اور کسی پر رحم فرماتا ہے۔ جس کو عذاب سے دوچار کرتا ہے، بالکل برحق کرتا ہے۔ اور جس پر اپنی رحمت نچھاور کرتا ہے، وہ بھی برحق ہے۔ اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے، تو وہ تجھ سے اس وقت تک ہرگز قبول نہ کیا جائے گا! جب تک کہ تو اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عمران بن حصین

۶۱۶ ..... نہیں ہے ایسا کوئی نفس، جو موت کی آغوش میں چلا جائے، اور چیونٹی برابر بھی اس کی کوئی نیکی اللہ کے پاس ہو، مگر اللہ تعالیٰ اس کو بھی گارے سے لیپ کر رکھیں گے۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ

گارے سے لیپ کر رکھنا کنایہ ہے اس کو اچھی طرح محفوظ رکھنے سے۔

۶۱۷ ... جس نے دنیا میں تقدیر کے متعلق حرف زنی کی، اس سے قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔ اور اگر اس سے لغزش ہوگئی تو ہلاک ہو جائے گا۔ اور جس نے اس بارے میں سکوت اختیار کیا اس سے اس کے بارے میں باز پرس نہ ہوگی۔

الدارقطنی، فی الافراد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۱۸ دونوں مقام میں سے جس کے لئے اللہ نے کسی کو پیدا فرمایا ہوتا ہے، اسی کے لئے عمل کرنے کی اس کو توفیق ملتی ہے۔

مسندالامام احمد، بروایت عمران بن حصین

۶۱۹ ..... جو شخص اللہ کے فیصلہ قضاء الٰہی پر راضی نہ ہوا اور تقدیر خداوندی پر ایمان نہ لایا، وہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا تلاش کر لے۔

الخطیب، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۲۰ ..... ٹھہرو! ٹھہرو! اے امت محمد، یہ دو گہری وادیاں ہیں، دو تاریک گڑھے ہیں، جوش و اضطراب سے جہنم میں نہ گرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! سنو! یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہل جنت اور ان کے آباواجداد اور امہات اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ تمہارا پروردگار بندوں کے فیصلہ جات سے فارغ ہو چکا ہے۔ تمہارا پروردگار فارغ ہو چکا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! سنو: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہل جہنم اور ان کے آباواجداد اور امہات اور ان کے قبائل وغیرہ کے نام ہیں۔ تمہارا پروردگار فارغ ہو چکا ہے۔ تمہارا پروردگار فارغ ہو چکا ہے۔ تمہارا پروردگار فارغ ہو چکا ہے۔ میں حجت قائم کر چکا، میں تمہیں ڈرا چکا۔ اے اللہ! میں تیرا پیغام رسالت پہنچا چکا۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابی الدرداء، وواثلة، وابی امامه، وانس

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم فرماتے ہیں! رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ ہم تقدیر سے متعلق بحث وتمحیص میں مصروف تھے، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے مذکورہ خطاب فرمایا۔

۶۲۱ ... ایسی کسی چیز میں جلد بازی سے کام مت لو، جس کے متعلق تمہارا گمان ہے کہ تم جلد بازی کے ساتھ اس کو حاصل کر لو گے، خواہ اللہ نے اس کو تمہارے لئے مقدر نہ کیا ہو۔ اور اسی طرح ایسی کسی چیز میں تاخیر سے کام مت لو، جس کے متعلق تمہارا گمان ہے کہ تمہاری تاخیر کے ساتھ وہ چیز تمہارے سر سے ٹل جائے گی، خواہ اللہ نے اس کو تمہارے لئے مقدر کر دیا ہو۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت معاذ

۶۲۲ تقدیر کے متعلق بحث نہ کرو، کیونکہ یہ اللہ کا راز ہے، پس اللہ کے راز کو اس پر افشاء کرنے کی کوشش نہ کرو۔

الحلیه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۲۳ ... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا ..... جب تک کہ تقدیر خداوندی پر ایمان نہ لائے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت سهل بن سعد

۶۲۴ ... کوئی بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ مسنداحمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۲۵ ... مجھے کوئی مصیبت نہیں پہنچی، مگر وہ اس وقت سے میری قسمت میں لکھی جا چکی تھی، جبکہ آدم علیہ السلام ابھی مٹی کے قالب میں تھے۔

ابن ماجه، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

پس منظر! راوی کہتے ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے رسالت مآب ﷺ سے استفسار کیا یا رسول اللہ! آپ کو ہر سال اس زہر یلی بکری سے

تکلیف پہنچتی ہے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا جواب مرحمت فرمایا تھا۔

۶۲۶ ... کوئی بندہ اللہ سے ڈرنے کا حق اس وقت تک ادا نہیں کرسکتا ... جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوک کرنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ الخطیب، بروایت انس

۶۲۷ ... کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حلاوت نہیں پاسکتا ... جب تک کہ یقین نہ کرلے کہ جو مصیبت اس کو پہنچی ہے وہ ہرگز خطا ہونے والی نہ تھی۔ ابی عاصم، السنن لسعید، بروایت انس

۶۲۸ ... کوئی تدبیر و احتیاط تقدیرِ خداوندی کو نہیں ٹال سکتی۔ لیکن دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ ہر مصیبت کے لئے سودمند ہے، کیونکہ کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو دعا اس سے جاملتی ہے، اور یوں وہ دونوں قیامت تک ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ابوداؤد، المستدرک للحاکم وتعقب و الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۲۹ ... اے زبیر! رزق عرش خداوندی سے زمین کی گہرائیوں تک کھلا ہوا ہے۔ اور اللہ ہر بندہ کو اس کی ہمت اور وسعت کے بقدر رزق عطا کرتا ہے۔ الحلیہ، بروایت الزبیر رضی اللہ عنہ

۶۳۰ ... اے سراقہ! جس بات پر تقدیر کا قلم خشک ہوچکا ہے، اور تقادیر کا فیصلہ ہوچکا ہے۔ اس کے لئے عمل کرتے رہو ... یقیناً ہر ایک کو اسی کی توفیق ہوتی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، سراقۃ بن مالک

۶۳۱ اے لڑکے! اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جان لے اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ کہ اگر ساری امت اس بات پر متفق ہوجائے کہ تجھ کو کوئی نفع پہنچائے ... جبکہ اللہ نے وہ نفع تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہوسکتے۔ اور اگر ساری امت اس بات پر متفق ہوجائے کہ تجھ کو کوئی ضرر پہنچائے ... جبکہ اللہ نے وہ ضرر تیرے حق میں نہیں لکھا، تو تمام لوگ اس پر قادر نہیں ہوسکتے۔ ہر چیز کا فیصلہ کردیا گیا ہے۔ قلم خشک ہوچکے ہیں۔ صحیفے ہمیشہ کی لئے لپیٹ دیئے گئے ہیں۔ شعب الایمان، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

فراخی اور خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھنا

۶۳۲ ... اے لڑکے! کیا میں تجھ کو ایسی بات نہ بتاؤں، جو تیرے لئے نفع رساں ہو ... اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ فراخی و خوشحالی میں اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے سختی و شدت میں یاد رکھے گا۔ یہ یقین کرلے کہ جو مصیبت تجھ کو پہنچی ہے وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور یقین کر کہ اگر تمام مخلوق اس بات پر مجتمع ہوجائے کہ تجھے کوئی چیز عطا کرے، مگر پروردگار کی یہ منشاء نہ ہو تو وہ تمام لوگ اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہوسکتے۔ اور اگر تمام مخلوق تجھ سے کوئی چیز چھیننا چاہے، مگر پروردگار وہ چیز تجھے عطا کرنا چاہے، تو ساری مخلوق اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہوسکتی۔

قیامت تک رونما ہونے والی تمام چیزوں کو قلم لکھ کر خشک ہوچکا ہے۔ اور یاد رکھ! جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ہی کے آگے دست سوال دراز کر۔ اور جب مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔ اور جب تو کسی سے حفاظت اور پناہ طلب کرے تو اللہ ہی سے طلب کر۔ شکر اور یقین کے ساتھ اللہ کی عبادت کر۔ جان لے! کہ ناپسند اور کراہت آمیز چیز پر صبر کرنا خیر کثیر کا باعث ہے۔ اور نصرتِ خداوندی بھی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت وکرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ دوگنا آسانی ہے۔

الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ. الصحیح لابن حبان، بروایت ابی سعید

۶۳۳ ... اے نوجوان! کیا میں تجھے نفع دینے والی چند باتوں کا تحفہ نہ دوں؟ اور نہ سکھاؤں؟ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر اللہ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ کے حقوق کی حفاظت کر تو اللہ کو اپنے سامنے پائے گا۔ اور جب تو مدد مانگے تو اللہ ہی سے مدد مانگ۔

اور جان لے! قیامت تک رونما ہونے والی تمام چیزوں کو قلم لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔ اگر تمام مخلوقات تیرے لئے کسی چیز کا ارادہ کریں جو تیرے لئے نہ لکھی گئی ہو، تو وہ تمام مخلوقات اپنے فیصلہ پر قادر نہیں ہو سکتیں۔ اور جان لے! النصرت خداوندی صبر پر موقوف ہے۔ کشادگی مصیبت وکرب کے ساتھ ہے۔ اور ہر تنگی کے ساتھ دوگنا آسانی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت عبداللہ بن جعفر

۶۳۴ ...... اے کعب ...... یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں۔ الصحیح لابن حبان، بروایت کعب بن مالک

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک نے آں حضرت ﷺ سے استفسار کیا تھا، کہ یا رسول اللہ کیا جو ہم دواؤں کے ساتھ علاج کرتے ہیں، اور جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا دیگر اشیا جن کو ہم بطور تدابیر استعمال کرتے ہیں، وہ تقدیر خداوندی کو ٹال سکتی ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۶۳۵ ...... جس بات کا فیصلہ کر دیا گیا (وہ واقع ہو کر رہے گی)۔ الدارقطنی فی الافراد، الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

فرع! قدریہ اور مرجیہ کی مذمت میں ...... از الاکمال

۶۳۶ ...... اللہ عزوجل نے مجھ سے قبل جتنے پیغمبروں کو بھی مبعوث فرمایا، ہر ایک کے بعد اس کی امت میں مرجیہ اور قدریہ ضرور پیدا ہوئے۔ جو ان کے بعد ان کی امتوں کو غلط راہوں پر ڈالتے رہے۔ آگاہ رہو! کہ اللہ عزوجل نے مرجیہ اور قدریہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ خبردار! میری یہ امت، امتِ مرحومہ ہے۔ اس پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں ہے، سوائے میری امت کے دو گروہوں کے، جو جنت میں قطعاً داخل ہی نہ ہوں گے، مرجیہ اور قدریہ۔ ابن عساکر، بروایت معاذ

آپ ﷺ کا ارشاد! کہ اس امت پر آخرت میں عذاب نہ ہوگا، اس کا عذاب تو دنیا ہی میں ہے، اس کا مقصود ہے کہ آخرت میں ان کو دائمی عذاب نہ ہوگا، جو گنہگار ہیں وہ بالآخر جنت میں ضرور داخل ہو جائیں گے سوائے مرجیہ اور قدریہ کے ...... کہ وہ تقدیر کے انکار کی بنا پر کفر کے مرتکب ہوں گے اور پھر کفر کی وجہ سے دائمی عذاب کی لعنت میں گرفتار ہوں گے۔

۶۳۷ ...... میری امت کے دو گروہوں پر اللہ تعالیٰ نے ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے، قدریہ اور مرجیہ۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان فقط زبان سے اقرار کا نام ہے، جس میں عمل ضروری نہیں۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حذیفہ

۶۳۸ ...... مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت کی گئی ہے۔ جو کہتے ہیں کہ ایمان قول بلا عمل کا نام ہے۔ حاکم فی التاریخ، بروایت ابی امامہ

۶۳۹ ...... اللہ تعالیٰ نے جس بھی پیغمبر کو مبعوث فرمایا، اس کی امت میں قدریہ اور مرجیہ ضرور رہے۔ جو ان کی امت کو خراب کرتے رہے۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت معاذ ابوداؤد بروایت ابن مسعود

۶۴۰ ...... اللہ تعالیٰ نے مجھ سے قبل جس پیغمبر کو مبعوث فرمایا اور اس کی امت سیدھی راہ پر جمع ہوئی، تو ضرور مرجیہ اور قدریہ نے ان کے درمیان دراڑیں ڈال دیں۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے قدریہ اور مرجیہ پر ستر انبیا کی زبانوں سے لعنت فرمائی ہے، اور ان میں سے آخری میں ہوں۔

ابن الجوزی فی الواھیات بروایت ابی ھریرہ

۶۴۱ ...... میری امت کے چار گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ ہے نہ جنت میں کوئی حصہ۔ نہ انہیں میری شفاعت نصیب ہوگی۔ اور نہ پروردگار ان کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے، نہ ان سے ہمکلام ہوں گے۔ بلکہ ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا مرجیہ، قدریہ، جہمیہ اور رافضیہ۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

اس روایت میں ایک راوی اسحاق بن نجیح ہے۔

۶۴۲ ...... میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، اہلِ قدر اور اہلِ رجاء۔ ابوداؤد، بروایت معاذ

۶۴۳ میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، مرجیہ اور قدریہ۔ دریافت کیا گیا! مرجیہ کون ہیں؟ فرمایا! جو ایمان میں محض قول

کے قائل ہیں اور عمل کا انکار کرتے ہیں۔ دریافت کیا گیا! قدریہ کون ہیں؟ فرمایا! جو شر کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر نہیں مانتے۔

السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۴۴..... میری امت کے دو گروہوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں، قدریہ اور مرجیہ۔ ان سے جہاد کرنا مجھے فارس دیلم اور روم والوں کے ساتھ جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید

۶۴۵..... ہر امت میں مجوسی گذرے ہیں۔ اور میری اس امت کے مجوسی قدریہ ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب، بروایت جعفر بن محمد بروایت ابیہ عن جدہ

۶۴۶..... قدری شخص کی ابتداء مجوسیت سے ہو کر زندیقیت پر انتہاء ہوتی ہے۔ ابو نعیم بروایت انس

۶۴۷..... قدریہ میری امت کے مجوسی ہیں۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۴۸..... ہر امت میں مجوسی گذرے ہیں۔ اور قدریہ میری اس امت کے مجوسی ہیں۔ پس جب وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مر جائیں تو انکے جنازے میں حاضر نہ ہو۔ مسند احمد بروایت ابن عمر

۶۴۹..... میری امت کے یہودی مرجیہ ہیں، پھر آپ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

﴿فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ﴾

"سو جو ظالم تھے، انہوں نے اس لفظ کو جس کا انکو حکم دیا گیا تھا بدل کر اور لفظ کہنا شروع کر دیا۔"

ابو نصر ربیعہ بن علی العجلی فی کتاب ھدم الاعتزال والرافعی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۵۰..... شاید تم میرے بعد ایک عرصہ تک زندہ رہو..... حتیٰ کہ ایسی قوم کو پاؤ جو پروردگارِ عالم کی قدرت کو جھٹلائے گی اور اس کے بندوں کو گناہوں پر اکسائے گی..... ان کی باتوں کا ماخذ اور سرچشمہ نصرانیت ہوگا۔ سو جب ایسی صورتِ حال پیدا ہو جائے تو ان سے تم اللہ کے لئے بیزاری کا اظہار کردو۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۵۱..... اولاً جو چیز دین کو اوندھا کرے گی اور اس کا حلیہ بگاڑے گی جس طرح کہ برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا قدرتِ خداوندی میں کلام کرنا ہوگا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۲..... قدریہ وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ خیر اور شر ہمارے ہاتھوں کا کرشمہ ہے۔ ایسے لوگوں کو میری شفاعت شمہ بھر نصیب نہ ہوگی۔ میرا ان سے کوئی تعلق، نہ انکا مجھ سے کوئی تعلق۔ ابو داؤد، بروایت انس

۶۵۳..... اس امت میں بھی مسخ واقع ہوگا، آگاہ رہو! اس کا ظہور تقدیر کے جھٹلانے والے زندیقوں میں ہوگا۔

مسند احمد. بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۴..... عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو تقدیر کو جھٹلائے گی۔ وہ اس امت کے مجوسی ہوں گے۔ پس اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔ ابو داؤد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۵..... میرے بعد ایک قوم آئے گی جو تقدیر کا انکار کرے گی۔ خبردار! جو ان کو پائے وہ ان سے قتال کرے۔ میں ان سے بری ہوں، اور وہ مجھ سے بری ہیں۔ ان سے جہاد کرنا، ترک اور دیلم کے کافروں سے جہاد کی مانند ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ

۶۵۶..... عنقریب آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی، جو کہیں گے! تقدیر کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔ پس اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جانا۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ ہونا۔ یقیناً وہ دجال کا گروہ ہے۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ ان کا انہی کے ساتھ حشر فرمائے۔ ابو داؤد الطیالسی، بروایت حذیفہ

۶۵۷..... ایک قوم آئے گی جو کہے گی تقدیر کی کچھ حقیقت نہیں ہے، پھر وہ لوگ زندیقیت کے مرتکب ہوں گے۔ سو اگر تمہارا ان سے سامنا ہو جائے تو انکو سلام نہ کرو۔ اور اگر وہ مرض میں مبتلا ہو جائیں تو ان کی عیادت کو نہ جاؤ۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے میں حاضر نہ

ہوں۔ یقیناً وہ دجال کا گروہ ہے۔ حاکم فی تاریخہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۵۸ ... دو جماعتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی۔ قدریہ اور مرجیہ۔ ابو داؤد، بروایت ابی بکر

۶۵۹ ... میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہ ہوں گے، قدریہ اور حروریہ۔ ابو داؤد، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۶۰ ... اگر فرقۂ قدریہ یا مرجیہ کا کوئی شخص مر جائے، اور تین یوم بعد اس کی قبر کو کھودا جائے تو یقیناً اس کا رخ قبلہ رو نہ ملے گا۔

المستدرک للحاکم، بروایت معروف الخیاط عن واثلہ

اس روایت میں معروف نامی جو راوی ہے، بہت زیادہ منکر الحدیث ہے۔ لہٰذا اس روایت کی صحت پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

از سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۶۶۱ کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں نہ پڑی، اور شرک کی تحریک وابتدا محض تکذیب بالقدر سے ہوئی۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۲ ... کوئی امت سوائے شرک باللہ کے کسی اور گناہ کی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں نہ پڑی، اور کوئی امت شرک کی نجاست میں اس وقت تک نہ ملوث ہوئے جب تک کہ تکذیب بالقدر میں مبتلا نہ ہوئے۔

الطبرانی فی الکبیر، تمام، ابن عساکر بروایت یحیٰی بن القاسم عن ابیہ عن جدہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۳ جس نے ہمت اور استطاعت کو اپنی ذات پر منحصر سمجھا اس نے کفر کیا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس

۶۶۴ جو کہے کہ تقدیر کی حقیقت کچھ نہیں، اس کو قتل کر ڈالو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۵ جس نے تقدیر کو جھٹلایا یا محفوظ رہا اس نے میرے لائے ہوئے دین سے کفر کیا۔ ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۶۶ ... تجھے موت اس وقت تک نہیں آ سکتی، جب تک کہ ایسی قوم کے بارے میں نہ سن لے جو تقدیر کا انکار کرے گی اور بندوں کو گناہوں میں مبتلا کرے گی ... اپنی بات کا محور اور مرکز نصاریٰ کی قول بنائے گی۔ پس تو اللہ کے لئے ان سے بیزاری کا اظہار کر دینا۔

الخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۷ یہ دین کا امر مسلسل درست قائم رہے گا، جب تک کہ لوگ اولاد اور تقدیر کے متعلق بحث ومباحثہ نہ کریں۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۸ شیطان نے ایک مرتبہ ملک شام میں کاؤں کاؤں کی، جس کے نتیجہ میں شام کی دو تہائی آبادی تقدیر کی منکر ہو چلی۔

السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۶۶۹ ..... قیامت کے روز ایک منادی ندا دے گا خبردار! آج اللہ کے دشمن کھڑے ہو جائیں، اور وہ قدریہ ہیں۔ ابن راھویہ، المسند لابی یعلی

فصل ہفتم ..... مؤمنین کی صفات میں

۶۷۰ ... مؤمن کے اخلاق میں سے ہے کہ وہ دین میں قوی ہو۔ نرمی ومہربانی میں احتیاط پیش نظر ہو۔ اس کا ایمان یقین کے ساتھ متصف ہو۔ علم کا حریص ہو۔ ناراضگی میں شفقت کا دامن نہ چھوٹے۔ تونگری میں میانہ روی کو اختیار کرے۔ فاقہ کشی کی حالت میں استغناء اور جمال کو ملحوظ رکھے۔ حرص وطمع سے محفوظ رہے۔ حلال پیشہ کو اپنا وطیرہ بنائے۔ بھلی بات پر مستقیم رہے۔ راہ ھدایت میں خوشی کے ساتھ گامزن رہے۔ شہوت اور ہوس پرستی کا غلام نہ ہو۔ مشقت زدہ پر رحم کھائے۔

بندگانِ خدا میں سے مؤمن بندہ کبھی ... ظلم روا نہیں رکھتا۔ دوست کے بارے میں گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا۔ امانت میں خیانت کا مرتکب نہیں ہوتا۔ حسد، طعن تشنیع اور لعنت بازی سے کوسوں دور رہتا ہے۔ حق بات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے، خواہ اس موقع پر موجود نہ

ہو۔ برے القاب کے ساتھ کسی مسلمان کوستاتا نہیں ہے۔

نماز میں خشوع وخضوع کے ساتھ مستغرق ہوتا ہے۔ادائیگی زکوٰۃ میں سبک روی کرتا ہے۔حوادثات اور سختیوں میں وقار وسکینت کا دامن اس سے نہیں چھوٹتا۔خوشی وآسانی کے مواقع پر شکرگزار رہتا ہے۔موجود پر قانع رہتا ہے۔غیر موجود کا دعویٰ نہیں کرتا۔غصہ میں ظلم کی نہیں ٹھان بیٹھتا۔کسی نیک کام میں بخل کو آڑے نہیں آنے دیتا۔حصولِ علم کی خاطر لوگوں سے میل جول رکھتا ہے۔لوگوں سے قابلِ فہم گفتگو کرتا ہے۔اس پر ظلم وستم ڈھایا جائے تو صبر کرتا ہے...... حتیٰ کہ رحمٰن خود اس کا انتقام لیتا ہے۔الحکیم بروایت جندب بن عبداللہ

۶۷۱ ... مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔مسند احمد، بخاری ومسلم، ترمذی، الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ۔مسند احمد، الصحیح لمسلم، بروایت جابر بخاری ومسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۲ مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

مسند احمد، الصحیح المسلم، ترمذی، عن ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۳ ... مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الضیا بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۷۴ مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔اور مؤمن مؤمن کا بھائی ہے۔اس کے مال ومتاع کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی عدم موجودگی میں اس کی دیکھ بھال کرتا ہے۔الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۷۵ ... مؤمن مؤمن کے لئے مضبوط عمارت کی مانند ہے، کہ اس کا بعض حصہ دوسرے بعض حصہ کو تقویت پہنچاتا ہے۔

بخاری ومسلم، ترمذی بروایت ابی موسی

۶۷۶ جب مؤمن مؤمن سے ملاقات کرتا ہے تو وہ دونوں ایک عمارت کی مثل ہوتے ہیں جس کے ارکان ایک دوسرے کو مضبوط کرتے ہیں۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی موسی

۶۷۷ ... مؤمن صرف وہی شخص ہے، جس سے لوگ اپنی جان اور اپنے مال کے متعلق بے خوف وخطر ہو جائیں۔اور اصل مہاجر وہ شخص ہے جو خطاؤں اور گناہوں کو ترک کردے۔ابن ماجہ، بروایت فضالہ

۶۷۸ مؤمن خندہ پیشانی کے ساتھ مرتا ہے۔مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ترمذی، بروایت بریدہ

۶۷۹ مؤمن محبت والفت رکھتا ہے۔اور جو کسی سے محبت والفت نہ رکھے اور نہ خود اس کا ہو کہ کوئی اس سے محبت والفت رکھے تو اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے۔مسند احمد، بروایت سہل بن سعد

مؤمن محبت سے کام لیتا ہے

۶۸۰ مؤمن خود بھی محبت والفت رکھتا ہے اور دوسرے بھی اس سے محبت رکھتے ہیں، اور جو کسی سے محبت والفت نہ رکھے اور نہ خود اس قابل ہو کہ کوئی اس سے محبت والفت رکھے تو اس شخص میں کوئی خیر نہیں ہے۔اور لوگوں میں سب سے بھلا شخص وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہو۔الدارقطنی فی الافراد، الضیاء بروایت جابر

۶۸۱ مؤمن غیرت کھاتا ہے اور اللہ سب سے زیادہ غیرت مند ہے۔الصحیح المسلم، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۲ مؤمن خیر رساں اور کریم صفت ہوتا ہے۔اور فاسق شخص دھوکہ باز اور کمینہ صفت ہوتا ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، المستدرک للحاکم بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۳ مؤمن ہر حال میں خیر وبھلائی کے ساتھ ہوتا ہے۔اور اس کا سانس پہلوؤں کے درمیان سے یوں آسانی کے ساتھ نکلتا ہے، کہ وہ اللہ عزوجل کی حمد کر رہا ہوتا ہے۔النسائی، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۸۴......اہل ایمان میں کوئی مؤمن بمنزلہ سر کے ہے جسم کے مقابلہ میں۔ مؤمن اہل ایمان کے لئے یوں تڑپ اٹھتا ہے، جس طرح سر کی تکلیف کی وجہ سے پورا جسم بے چین ہوجاتا ہے۔ مسند احمد، بروایت سھل بن سعد

۶۸۵......مؤمن کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ المستدرک للحاکم، بروایت سعید

۶۸۶......مؤمن اپنے شانہ پر ہلکا بار رکھتا ہے۔ الحلیہ، شعب الایمان، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۸۷ جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اوران کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرتا ہے..... وہ اس مؤمن سے بدرجہا بہتر ہے جو لوگوں سے دور ہے اوران کی ایذاء رسانیوں پر صبر نہ کرسکے۔

مسند احمد، الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بخاری ومسلم، ابن ماجہ، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۸۸ مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، جواس کی خیر خواہی سے کبھی نہیں اکتاتا۔ ابن النجار، عن جابر

۶۸۹......مؤمن کو دنیا میں کوئی بھی تکلیف پہنچے اسے کوئی افسوس نہیں، افسوس تو کافر کو ہے۔ الطبرانی فی الکبیر، بروایت ابن مسعود

مؤمن کوافسوس اس لئے نہیں ہے کہ اس کو اس کا اجر آخرت میں ضرور ملے گا، بخلاف کافر کے، کہ اگر اس کو دنیا میں کوئی مصیبت پہنچی ہے تو آخرت میں اس کا کوئی مداوانہ ہوگا۔

۶۹۰......مؤمن عقل مند، سمجھدار اور ہوشیار رہتا ہے۔ القضاعی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۹۱ ... مؤمن سہل طبیعت اور نرم خوعادت کا مالک ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کی نرمی ومہربانی کی وجہ سے تمہیں اس کی بیوقوفی کا خیال گزرے گا۔

شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۹۲ ... مؤمن بے ضرر اور سادہ طبیعت کا مالک ہوتا ہے۔ سو جو شخص اسی حال پر اس دنیا سے کوچ کر جائے وہ کتنا سعادت مند ہے۔

مسند البزار، بروایت جابر

۶۹۳ ... مؤمن سراسر نفع رساں ہوتا ہے، اگر تم اس کے ساتھ چلو گے تو تم کو نفع پہنچائے گا۔ اگر اس سے مشورہ کرو گے نفع پہنچائے گا۔ اگر اس کے ساتھ شرکت کرو گے نفع پہنچائے گا۔ الغرض اس کا ہر کام نفع رساں ہوتا ہے۔ الحلیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۶۹۴ ... مؤمن لوگ سہل اور نرم طبیعت جیسے اوصاف کے مالک ہوتے ہیں نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند، اگر اسکو ہانکا جاتا ہے تو فرمانبرداری کے ساتھ چل دیتا ہے۔ اور اگر کسی سخت چٹان پر بٹھایا جاتا ہے تو وہاں بھی بیٹھ جاتا ہے۔

ابن المبارک، بروایت مکحول مرسلاً شعب الایمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۶۹۵ ... تمام مؤمنین ایک فرد کی مانند ہیں، اگر اس کا محض سر تکلیف زدہ ہوتا ہے تب بھی اس کا سارا جسم اس کی وجہ سے بخار اور بیداری کے ساتھ پریشان ہوجاتا ہے۔ الصحیح المسلم، بروایت النعمان بن بشیر

مؤمن جسم واحد کی طرح ہے

۶۹۶......تمام مؤمنین ایک فرد کی مانند ہیں، اگر اس کا محض سر تکلیف زدہ ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے، اور اگر آنکھ تکلیف زدہ ہوتی ہے تب بھی سارا جسم تکلیف کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح المسلم، بروایت النعمان بن بشیر

۶۹۷ ایمان کسی کا اس کی غفلت میں خون بہانے سے آڑ ہے لھذا کسی مؤمن کا خون دھوکہ دہی سے نہ بہایا جائے۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، المستدرک للحاکم. بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ، عن الزبیر عن معاویہ

۶۹۸......اللہ نے انکار فرمادیا ہے کہ اپنے مؤمن بندے کے جسم پر بلاء وتکلیف کی کوئی نشانی باقی چھوڑے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۶۹۹ ۔۔۔ جب تجھے تیری نیکی اچھی محسوس ہو اور برائی سے تو دل گرفتہ ہو تو تو مؤمن ہے۔

مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم شعب الإیمان الضیاء بروایت ابی امامة

۷۰۰ ۔۔۔ جس کو نیکی اچھی محسوس ہو اور برائی سے دل گرفتہ ہو تو وہ مؤمن ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی موسی رضی الله عنه

۷۰۱ ۔۔۔ مؤمن کی اس کے چہرے پر تعریف کی جاتی ہے تو ایمان اس کے دل میں بڑھتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه المستدرک للحاکم بروایت اسامةبن زید

۷۰۲ ۔۔۔ لوگوں میں سب سے زیادہ غم والا وہ مؤمن شخص ہے جو اپنی دنیا وآخرت دونوں کی فکر کرے۔ ابن ماجه بروایت انس رضی الله عنه

۷۰۳ ۔۔۔ مؤمنین میں افضل ترین شخص ہے وہ جس کے اخلاق سب میں عمدہ ہوں۔

ابن ماجه المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۰۴ ۔۔۔ مؤمنین میں افضل تر وہ شخص ہے جب وہ اللہ سے مانگے اسے عطا ہو۔ اور جب لوگوں کی طرف سے اسے نہ دیا جائے تو وہ بھی بے پرواہ ہو جائے۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابن عمرو

۷۰۵ ۔۔۔ مؤمنین میں افضل تر وہ شخص ہے جب فروخت کرے تب بھی نرمی برتے اور جب خریدے تب بھی نرمی برتے۔ جب فیصلہ کرے تب بھی نرمی کرے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید

۷۰۶ ۔۔۔ شیطان مؤمن سے اس طرح مذاق کرتا ہے جس طرح سفر میں کوئی اپنے اونٹ سے کرتا ہے۔

مسند احمد الحکیم ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۰۷ ۔۔۔ مؤمنین پر لازم ہے کہ ایک دوسرے کے لئے آزردہ خاطر ہوں جیسے سارا جسم محض سر کی تکلیف سے بیمار ہو جاتا ہے۔

ابو الشیخ فی التوبیخ بروایت محمد بن کعب مرسلا

۷۰۸ ۔۔۔ مؤمن کو تو دیکھے گا کہ جس عمل کی طاقت رکھتا ہے اس میں انتہائی محنت ومشقت کرے گا اور جس کی طاقت نہیں رکھتا اس پر حسرت وافسوس کرے گا۔ مسند احمد فی الزهد بروایت عبیدبن عمر مرسلاً

۷۰۹ ۔۔۔ عصا اٹھانا مؤمن کی علامت ہے۔ اور انبیاء کی سنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۷۱۰ ۔۔۔ مؤمن کا بھی عجیب معاملہ ہے۔ اس کے سارے کام خیر ہیں۔ یہ بات صرف مؤمن ہی کو حاصل ہے۔ اگر اس کو راحت پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے، یہ سراسر خیر ہے۔ اور اگر اس کو مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور یہ سراسر خیر ہے۔ مسند احمد الصحیح المسلم بروایت صهیب

۷۱۱ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے مؤمن بندے مجھے بعض ملائکہ سے بھی زیادہ پسند ہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۱۲ ۔۔۔ مؤمن اللہ کے ہاں بعض ملائکہ سے بھی زیادہ مکرم ہے۔ ابن ماجه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۱۳ ۔۔۔ اللہ کے ہاں مؤمن سے زیادہ مکرم کوئی شیء نہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۱۴ ۔۔۔ مؤمن کا دل حلوان کو پسند کرتا ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابی امامة. التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابی موسی رضی الله عنه

۷۱۵ ۔۔۔ مؤمن کے چار دشمن ہیں۔ مؤمن جو اس پر رشک کرتا ہے۔ منافق جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ شیطان جو اس کی گمراہی کے درپے ہے۔ کافر جو اس کے قتل کی ٹھانے رہتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۷۱۶ ۔۔۔ نہ ہوا اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا ہمسایہ اس کو ضرر نہ پہنچائے گا۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت علی

۷۱۷ ۔۔۔ مؤمن اگر گوہ کے بل میں بھی چلا جائے وہاں بھی اللہ اس کے لئے ایذا رساں پیدا کردیں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۷۱۸۔۔۔مؤمن اگر سمندر میں کسی لکڑی پر بیٹھا ہو وہاں بھی اللہ اس کے لئے ایذاءرساں پیدا کردیں گے۔ ابن ابی شیبہ بروایت

۷۱۹۔۔۔۔نہ ہوا اور نہ قیامت تک کوئی مؤمن ہوگا مگر اس کا ہمسایہ اس کو گزند پہنچائے گا۔ ابوسعید النقاش فی معجمہ وابن النجار بروایت علی رضی اللہ عنہ

۷۲۰۔۔۔مؤمن۔۔۔۔طعنہ زن لعنت کرنے والا اور فحش گو نہیں ہوتا۔

مسنداحمد الأدب للبخاری رحمة الله علیه د الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۷۲۱۔۔۔۔مؤمن خیر کے سننے سے کبھی سیر نہیں ہوگا حتیٰ کہ جنت میں چلا جائے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۷۲۲۔۔۔ہم محبت سے بڑھ کر مؤمن کے سوا کسی چیز کو نہیں جانتے۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۳۔۔۔۔مؤمن ایک ہی سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔مسنداحمد بخاری ومسلم السنن لأبی داؤد رحمة الله علیه ابن ماجه بروایت

ابو هریره رضی الله عنه مسنداحمد ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۴۔۔۔افضل الناس وہ مؤمن ہے جو دو کریم کے درمیان ہو۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت کعب بن مالک

۷۲۵۔۔۔۔مؤمنین کی ارواح آپس میں ایک دن رات کی مسافت سے مل لیتی ہیں،جبکہ ابھی ایک دوسرے کے چہرے نہیں دیکھے ہوتے۔

الأدب للبخاری رحمة الله علیه الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

مؤمن ہر حال میں نافع ہے

۷۲۶۔۔۔۔مؤمن کی مثال عطر فروش کی سی ہے اگر تو اس کے ساتھ بیٹھے گا تو تجھے نفع دے گا اگر ساتھ چلے گا نفع دے گا اگر اس سے شرکت کرے گا نفع دے گا۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۷۔۔۔مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے،اس سے جو لے لو اس کی ہر شے نفع دہ ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۷۲۸۔۔۔۔مؤمن مؤمن سے ملتا اور سلام کرتا ہے تو ان کی مثال عمارت کی سی ہے جو ایک دوسرے کو تقویت پہنچاتی ہے۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۷۲۹۔۔۔مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے اچھا کھاتا ہے اور اچھا پھل دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه الصحیح لابن حبان بروایت ابی رزین

۷۳۰۔۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی جھک جاتی ہے تو کبھی سیدھی ہوجاتی ہے۔المسند لأبی یعلی بروایت انس رضی الله عنه

۷۳۱۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی سرخ ہوجاتی ہے اور کبھی زرد ہوجاتی ہے۔اور کافر صنوبر کی طرح ہے۔

مسنداحمد بروایت ابی رضی الله عنه

۷۳۲۔۔۔مؤمن کی مثال نرم بالی کی ہے جو کبھی سیدھی اور سرخ ہوجاتی ہے۔اور کافر کی مثال صنوبر کی طرح ہے۔جو ہمیشہ سیدھا اکڑا رہتا ہے لیکن کبھی اچانک یوں اکھڑ جاتا ہے کہ احساس تک نہیں ہوتا۔مسنداحمد بروایت جابر رضی الله عنه

۷۳۳۔۔۔مؤمن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی سی ہے۔ہوا آتی ہے تو اس کو جھکنے پر مجبور کردیتی ہے۔جب ہوا پرسکون ہوجاتی ہے تو وہ سیدھا ہوجاتا ہے۔اسی طرح مؤمن کو مصائب وحالات جھکا دیتے ہیں اور کافر صنوبر کی طرح ہے۔کہ ہمیشہ سیدھا اکڑا ہوتا ہے پھر بھی اللہ ہی جب چاہے اس کی بیخ کنی فرمادیتے ہیں۔

تلاوت کرنے والے مومن کی مثال

۷۳۴..... ایسے مؤمن کی مثال جو قرآن کی تلاوت کرتا رہتا ہے، اترج لیموں کے پھل کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو بھی عمدہ، اور ذائقہ بھی عمدہ۔ اور اس مؤمن کی مثال جو تلاوت قرآن سے غافل ہے، کھجور کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو تو کچھ نہیں ہوتی، مگر اس کا ذائقہ میٹھا ہوتا ہے۔ اور منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے، خوشبودار پھول کی طرح ہے، جس طرح بخاری، مسلم کی خوشبو تو عمدہ ہوتی ہے، پر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن کی تلاوت بھی نہیں کرتا ایلوے کی طرح ہے، جس کی بو بھی بد اور ذائقہ بھی کڑوا۔

مسند احمد، بخاری و مسلم، بروایت ابی موسی

۷۳۵..... مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے، کھائے بھی عمدہ شے اور دے بھی عمدہ شے۔ اور اگر کسی بوسیدہ لکڑی پر بیٹھ جائے تو لکڑی ٹوٹے بھی نہ۔ اور مؤمن کی مثال پگھلے ہوئے سونے کی طرح ہے۔ اگر تم اس کو پھونکو تو سرخ ہو جائے، اور وزن کرو تو وزن بھی کم نہ ہو۔

شعب الایمان، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۳۶..... مؤمن کی مثال ظاہراً اجڑے گھر کی ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنورا پاؤ۔ اور فاسق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو دلکش لگے، مگر اس کا باطن بدبو سے پُر ہے۔ شعب الایمان، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۳۷..... مؤمنوں کی باہمی محبت اور شفقت و رحمت کی مثال ایک جسم کی مانند ہے۔ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۳۸..... مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ الصحیح المسلم، بروایت جابر

۷۳۹..... مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مؤمن وہی شخص ہے جس سے انسانیت اپنے جان و مال کے بارے میں مطمئن ہو۔ مسند احمد، ترمذی، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۷۴۰..... مسلمان تو وہی شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ شخص ہے جو پروردگار کی منہیات سے باز رہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۴۱..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ ابو داؤد، بروایت سوید بن الحنظلہ

۷۴۲..... مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے آئینہ ہے۔ جب اس کے ذریعہ اپنی کسی غلطی پر مطلع ہوتا ہے تو اس کی اصلاح کر لیتا ہے۔

ابن منیع بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

آئینہ کی خاصیت ہے کہ وہ اپنے مقابل چہرے کے عیوب کو صرف مقابل ہی پر ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا مسلمان کو بھی چاہئے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے عیوب کو صرف اسی پر بغرضِ اصلاح پیش کرے۔

۷۴۳..... تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی کو کسی پر کوئی برتری نہیں مگر تقویٰ کی وجہ سے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت حبیب بن خراش

۷۴۴..... تو نے سچ کہا! واقعی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت سوید بن حنظلہ

۷۴۵..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم روا رکھتا نہ اس کے ساتھ گالی گلوچ سے پیش آتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں مشغول ہوتا ہے۔ اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی مشقت و مصیبت دور کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب فرمائیں گے۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد، بخاری و مسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۴۶..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، دونوں کو پانی اور درخت کافی ہے۔ اور دونوں فتنہ انگیز پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

ابو داؤد، بروایت صفیہ و دحیبہ دختران علیبہ۔

غالباً مقصود یہ ہے کہ مسلمان مسلمان کو ان چھوٹی موٹی چیزوں میں انکار نہیں کرتا بلکہ ضرورت کے موقع پر مہیا کر دیتا ہے۔ دوسرا حصہ! دونوں فتنہ انگیز پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں: میں فتنہ انگیز سے مقصود شیطان لعین ہے۔ یعنی برائی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

۷۴۷..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس سے خیانت کا مرتکب ہوتا ہے نہ اس کے ساتھ غلط بیانی سے کام لیتا ہے اور نہ اسکو رسوا کرتا ہے مسلمان پر ہر مسلمان کی آبرو، مال ومتاع اور اس کی جان حرام ہے۔ اور تقویٰ یہاں ہے۔ دل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے اور آدمی کے شر کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ حقارت سے پیش آئے۔ ترمذی. بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۷۴۸..... مؤمن وہ ہے جس سے انسانیت امن میں ہو، اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو برائی کو خیر باد کہہ دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! کوئی ایسا بندہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا، جس کی ایذا رسانیوں سے اس کے ہمسائے محفوظ نہ ہوں۔

مسنداحمد، النسائي، المسند لابي يعلى، الصحيح لإبن حبان، المستدرک للحاکم العسکری فی الامثال بروایت انس رضی اللہ عنہ

۷۴۹..... سنو! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ مؤمن شخص کون ہے؟ مؤمن وہ ہے، جس سے لوگ اپنے مال اور جان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ اور مؤمن وہ ہے جس سے انسانیت امن میں ہو، اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مجاہد وہ شخص ہے، جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے۔ اور مہاجر وہ ہے جو خطاؤں اور معاصی سے اجتناب کرے۔

الصحیح لإبن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت فضالۃ بن عبید

۷۵۰..... مسلمانوں میں سب سے افضل وہ شخص ہے، جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ مسنداحمد، الصحیح لإبن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت جابر. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخرائطی بروایت عمیر بن قتادہ اللیثی

۷۵۱..... سب سے افضل اسلام اس مسلمان کا ہے، جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۵۲..... مؤمن وہ شخص ہے، جس کا نفس اس سے مشقت میں ہو، لیکن انسانیت اس سے راحت وآرام میں ہو۔

ابو نعیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

۷۵۳..... مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم وستم ڈھاتا ہے۔ نہ اس کو رسوا کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! دو محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوتی مگر کسی ایک کے گناہ کی وجہ سے۔ جان لو! مسلمان آدمی پر اس کے بھائی کے لئے چھ حق لازم ہیں۔ جب اسکو چھینک آئے تو الحمدللہ کہے۔ مرض میں مبتلا ہو جائے تو اس کی عیادت کو جائے۔ وہ غائب ہو یا حاضر، اس کے ساتھ خیر خواہی کرے۔ ملاقات ہو تو اسکو سلام کرے۔ دعوت دے تو اسکو قبول کرے۔ اور مر جائے تو جنازے کے ساتھ جائے۔

مسند احمد، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۷۵۴......مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ جب اس سے ملاقات ہوتو اس کے سلام کا جواب دے، جیسا اس نے سلام کیا ہو یا اس سے بھی بڑھ کر۔ جب اس سے کوئی مشورہ طلب کرے تو اس کی خیر خواہی مطلوب رکھے۔ جب وہ اپنے دشمنوں کے خلاف مدد طلب کرے تو اس کی مدد کو جائے۔ جب اس سے درست راہ بیان کرنے کو کہے تو اس کو آسان اور سہل راہ سمجھا دے۔ جب دشمن کے خلاف سزا طلب کرے تو اس کی بات کو پورا کردے، لیکن اگر مسلمان کے خلاف طلب کرے تو انکار کردے۔ اگر ڈھال طلب کرے تو دے دے۔ اور حقیر اشیاء کے سوال کو رد نہ کرے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا! یارسول اللہ حقیر اشیاء کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا! پتھر، پانی، اور لوہا وغیرہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر استفسار کیا! یارسول اللہ لوہے سے کون سا لوہا مراد ہے؟ فرمایا! پیتل کی ہانڈی اور پھاوڑے کا پھل جس سے لوگ لکڑی وغیرہ کاٹتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر استفسار کیا! یارسول اللہ پتھر سے کون سا پتھر مراد ہے؟ فرمایا! پتھر کی ہانڈی۔

یعقوب بن سفیان، الباوردی، ابن السکن، ابن قانع بروایت الحارث ابن شریح النمیری

۷۵۵......مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم روا رکھتا، نہ اس کو رسوا کرتا ہے، اور تقویٰ یہاں ہے۔ دل کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے: اور دو محبت کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ہوتی مگر کسی ایک کی طرف سے نئی بات پیدا ہونے کے ساتھ، اور وہ نئی بات سراسر شر ہوتی ہے۔

مسند احمد، البغوی، ابن قانع بروایت رجل من بنی سبط

۷۵۶......مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، جب وہ کہیں سفر پر روانہ ہو جاتا ہے تو اس کی عدم موجودگی میں اس کی حفاظت کرتا ہے اور اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت المطلب بن عبداللّٰہ بن حنطب

۷۵۷...... مؤمن آپس میں ایک دوسرے کے خیر خواہ اور ایک دوسرے کو چاہنے والے ہیں خواہ ان کے وطن اور جسم جدا جدا ہوں۔ اور فاسق لوگ ایک دوسرے کو دھوکہ دینے والے ہیں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فکر میں رہتے ہیں خواہ ان کی جائے سکونت اور جسم ایک جگہ ہوں۔

عبدالرزاق الجیلی فی الاربعین بروایت انس. الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت علی

۷۵۸......تو مؤمنوں کو باہمی محبت اور شفقت و رحمت میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ اگر اس کا ایک عضو تکلیف میں پڑ جائے تو سارا جسم اس کی وجہ سے بیداری اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۵۹......تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں اگر ایک عضو میں کوئی تکلیف ہو جائے تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

الامثال للرامہرمزی بروایت النعمان بن بشیر

۷۶۰......تمام مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں، اگر اس کی آنکھ آشوب زدہ ہو تو سارا جسم شکایت آمیز ہو جاتا ہے۔ اور اگر سر درد ہو تب بھی سارے جسم میں تکلیف کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت النعمان بن بشیر

۷۶۱...... اہل ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے پورے جسم کے مقابلہ میں سر کی مثال، مؤمن اہل ایمان کی تکلیف کی وجہ سے ایسے ہی پریشان ہو جاتا ہے، جس طرح سر جسم کے کسی بھی حصہ کی وجہ سے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت سہل بن سعد

۷۶۲......مؤمن کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مرتبہ، جسم کے کسی حصہ میں کوئی بھی تکلیف ہو جائے تو سر میں بھی تکلیف کی ٹیس اٹھنے لگتی ہیں۔

ابن قانع، ابن عساکر، ابونعیم، بروایت بشیر بن سعد ابو النعمان

لیکن اس حدیث کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۷۶۳...... اہل ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کی مثال ایسی ہے جیسے پورے جسم کے مقابلہ میں سر کی مثال، مؤمن اہل ایمان کی تکلیف کی وجہ سے ایسے ہی پریشان ہو جاتا ہے، جس طرح سر جسم کے کسی بھی حصہ کی وجہ سے درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ابن النجار بروایت سہل بن سعد

۷۶۴......اہل ایمان کے مقابلہ میں مؤمن کا مرتبہ ایسا ہی ہے جیسا جسم میں سر کا مرتبہ، جب بھی جسم میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو سر میں درد ہو جاتا ہے۔ اور جب سر میں درد ہوتا ہے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ ابن السنی فی الطب بروایت قیس بن سعد

۷۶۵ ... مؤمن اور اس کے بھائی کی مثال دو ہتھیلیوں کی مانند ہے، کہ ہر ایک دوسری ہتھیلی کو صاف کرتی ہے۔

ابن شاهين برواية دينار عن انس

۷۶۶ مؤمنوں کو چاہئے کہ وہ آپس میں ایک جسم کی مانند ہیں کہ جب اس کے کسی ایک عضو کو شکایت پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله عليه، برواية النعمان ابن بشير

۷۶۷ مؤمن مؤمن کا آئینہ ہے۔مؤمن مؤمن کا بھائی ہے، کہ جب بھی اس سے میل جول ہوتا ہے، اس کے سامان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔ اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے سامان کی حفاظت کرتا ہے۔

ابو داؤد، العسكري، السنن للبيهقي رحمة الله عليه، ابن جرير برواية ابو هريرة رضي الله عنه

۷۶۸ مؤمن اپنے مؤمن بھائی کا آئینہ دار ہے۔العسكري في الامثال

۷۶۹ جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے، اور ان کی ایذا رسانیوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مؤمن سے بدرجہا بہتر ہے جو لوگوں سے دور ہے اور ان کی ایذا رسانیوں پر صبر نہ کر سکے۔شعب الایمان، عن ابن عمر رضي الله عنه

۷۷۰ مؤمنین کی ارواح آپس میں ایک یوم کی مسافت سے ملاقات کر لیتی ہیں، جبکہ ابھی دونوں نے ملاقات نہیں کی ہوتی۔

مسند احمد، الدارقطني برواية ابن عمر رضي الله عنه

۷۷۱ مؤمن خود بھی محبت والفت رکھتا ہے، اور دوسرے لوگ بھی اس سے محبت والفت رکھتے ہیں۔ اور اس شخص میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے، جو خود کسی سے محبت رکھے نہ اس سے کوئی محبت رکھے۔ اور لوگوں میں بہترین انسان وہ ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو نفع پہنچائے۔

الدارقطني في الافراد، الخثعمي برواية جابر

۷۷۲ مؤمن کا مؤمن کے پاس آنا تازگی و خوشگواری ہے۔ اور مؤمن کا کافر کے پاس آنا آفت ہے۔ اور مؤمن کا نور اہل آسمان کے لئے چمکتا دمکتا ہے۔الدیلمی برواية ابن عباس رضي الله عنه

۷۷۴ جس نے تین باتوں میں عار محسوس نہ کی وہ مرد مؤمن ہے، اہل وعیال کی خدمت، فقراء کے ساتھ نشست وبرخاست، اور ان کے ساتھ کھانا پینا۔ یہ وہ ان مؤمنین کی علامات میں سے ہیں جن کے بارے میں حق جل مجدہ نے فرمایا:

اولئک هم المؤمنون حقا

یہی مؤمنین حق ہیں۔الدیلمی برواية ابو هريرة رضي الله عنه

۷۷۵ مؤمن کے اخلاق میں سے ہے کہ جب گفتگو کرے تو اچھی گفتگو کرے۔ اور جب اسے کچھ بتایا جائے تو توجہ کے کان سے سنے۔ اور جب اس سے ملاقات ہو تو خوش دلی سے ملے۔ اور وعدہ کرے تو وفا کرے۔الدیلمی برواية انس

۷۷۶ دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہوتیں، خوش خلقی و وقار کے ساتھ خاموشی اختیار کرنا، دین میں فقہ یعنی سمجھ بوجھ پیدا کرنا۔

ابن المبارك عن ... محمد بن عبدالله ... مرسلاً

۷۷۷ مؤمن اپنا نرم مزاج ہوتا ہے کہ تم اسکو اس کی نرمی و مہربانی کی وجہ سے بیوقوف خیال کرو گے۔

شعب الایمان، الثقفي في الثقفيات، الديلمي برواية ابو هريرة رضي الله عنه

۷۷۸ مؤمن ایک شکم سیر ہوتا ہے، اپنے بھائی پر سخاوت و فراخی کرتا ہے۔ اور منافق کینہ و کپٹ رکھنے والا ہوتا ہے جو اپنے بھائی پر تنگی کرتا ہے۔ مؤمن ابتداء سلام کرتا ہے۔ اور منافق منتظر رہتا ہے کہ دوسرا خود مجھے سلام کرے۔الدارقطني في الافراد برواية انس

۷۷۹ مؤمن اپنے اہل وعیال کی خواہش کے مطابق کھاتا ہے۔

۷۸۰ مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔ اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔الطبرانی في الكبير، برواية سمرة

۷۸۱ ... مؤمن اگر کسی چوہے کے بل میں بھی چلا جائے تو اللہ تعالیٰ وہاں بھی اس کے لئے موذی ہمسایہ پیدا فرما دیتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ
لیکن اس روایت میں ابو معین الحسن بن الحسن الرازی متفرد ہیں۔
۷۸۲۔ نہ کوئی مؤمن گزرا، نہ آئندہ گزرے گا مگر اسکو کسی ایذا رساں ہمسائے سے ضرور سابقہ پڑے گا۔ ابو سعد سعید بن محمد بن علی بن عمر النقاش الاصبہانی فی معجمہ، ابن النجار بروایت عبداللہ بن احمد بن عامر عن ابیہ عن علی الرضا عن آبائہ عن علی
لیکن میزان میں مصنف نے فرمایا ہے کہ یہ نسخہ جس سے یہ حدیث نقل کی گئی ہے، من گھڑت اور باطل ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ مذکورہ عبداللہ یا اس کے والد کی طرف سے وضع شدہ ہے۔
۷۸۳۔ مؤمنوں میں سب سے افضل وہ مؤمن ہے، جس کا قلب مخموم یعنی حسد و کینہ وغیرہ سے پاک صاف ہو، اور اس کی زبان سچائی کی عادی ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا! یا رسول اللہ یہ مخموم القلب کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! وہ شخص جو متقی، گناہوں کی آلائش سے پاک صاف ہو، حسد اور کینہ وغیرہ سے پاک دل رکھتا ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پھر استفسار کیا! ان صفات کے حامل شخص کے بعد کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا! وہ لوگ جو دنیا سے غافل اور آخرت کو محبوب رکھنے والے ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پھر استفسار کیا! ان کے بعد کس کا مرتبہ ہوسکتا ہے؟ تو فرمایا! وہ مؤمن جو عمدہ اخلاق سے متصف ہو۔

الحکیم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۸۵۔ مؤمنین میں سب سے افضل وہ مؤمن ہے کہ جب وہ سوال کرے تو عطا کیا جائے بمطابق منتخب کنز العمال! اگر اس سے سوال کیا جائے تو وہ عطا کردے اور اگر اس کو محروم رکھا جائے تو مستغنی ہو جائے۔ خطیب، عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
۷۸۶۔ بے شک مؤمن کو راستہ سے کوئی تکلیف دہ شئی دور کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ سیدھی راہ پر گامزن رہنے میں بھی اجر ملتا ہے۔ کسی سے اچھی گفتگو کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ دودھ کا عطیہ دینے میں بھی اجر ملتا ہے ... حتیٰ کہ اس بات پر بھی اجر ملتا ہے کہ اس نے کپڑے میں سامان لپیٹ رکھا تھا اس نے اس کو چھونے کے لئے ہاتھ لگایا تو ہاتھ سامان کی جگہ سے چوک گیا تو اس ذرا سی دیر کی پریشانی پر بھی اجر ملتا ہے۔

المسند لابی یعلی، بروایت انس
۷۸۷۔ کیا تم مجھ سے نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا؟ مجھے پروردگار کے اپنے بندے کے لئے فیصلہ پر تعجب ہوا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے لئے جو بھی فیصلہ فرماتے ہیں وہ اس کے لئے سراسر خیر کا باعث ہوتا ہے۔ اور ایسا کوئی بندہ نہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ سراسر خیر کا فیصلہ فرمائیں سوائے مسلم بندہ کے۔ الحلیہ بروایت صہیب
۷۸۸۔ اللہ کا فیصلہ مسلم بندہ کے لئے عجیب تر ہے۔ کہ اگر اس کو کوئی خیر پہنچتی ہے، تو شکر ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے اور اور اللہ تعالیٰ اسے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور اللہ نے جو فیصلہ بھی مسلمانوں کے لئے فرمایا خیر کا سرچشمہ ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت صہیب
۷۸۹۔ مؤمن کے لئے اللہ کے فیصلہ پر مجھے تعجب ہے کہ اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے، اور اس کا شکر بجالاتا ہے۔ اور اگر کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ اور مؤمن کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے ... حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی اجر دیا جاتا ہے جو وہ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت سعد بن ابی وقاص
۷۹۰۔ مؤمن کی مثال اس درخت کی ہے جس کا پتہ نہیں گرتا: یعنی کھجور۔ الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۹۱۔ مسلمان شخص کی مثال اس درخت کی سی ہے، جس کا پتہ گرتا ہے نہ جھڑتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ
۷۹۲۔ مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو کھاتی بھی عمدہ شے ہے اور دیتی بھی عمدہ شے ہے۔ اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اس کو توڑتی ہے نہ خراب کرتی ہے۔ اور مؤمن کی مثال سونے کے اس عمدہ ٹکڑے کی ہے، جس کو بھٹی میں خوب پھونکا گیا ہو تو وہ عین عمدہ ہو کر نکلے، اور پھر وزن کیا

جائے تو وزن بھی کم نہ ہو۔ الرامھرمزی فی الامثال، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۳..... مؤمن کی مثال شہد کی مکھی کی سی ہے۔ اگر مؤمن کے ساتھ تم باہم مشورہ کرو تو وہ تم کو نفع پہنچائے گا اور اگر اس کے ساتھ چلو گے تب بھی تم کو نفع پہنچائے گا۔ الرامھرمزی فی الامثال، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی لیث بن سلیم ہیں۔

۷۹۴..... قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! کہ مؤمن کی مثال تو سونے کے اس ٹکڑے کی ہے، جس پر اس کا مالک بھٹی میں خوب پھونکے مگر وہ متغیر ہو نہ کم وزن ہو۔ اور قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مؤمن کی مثال تو شہد کی مکھی کی سی ہے۔ جو کھاتی بھی عمدہ شئی ہے اور دیتی بھی عمدہ شئی ہے۔ اگر کسی چیز پر بیٹھ جائے تو اسکو توڑتی ہے نہ خراب کرتی ہے۔

شعب الایمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۹۵..... طاقت ور مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے۔ اور کمزور مؤمن کی مثال کھیتی کے نوخیز پودے کی سی ہے۔

الرامھرمزی، الدیلمی، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی ابورافع الصائغ ہیں۔

۷۹۶..... مؤمن کی مثال اس شاخ کی ہے، جو کبھی تند ہوا سے جھک جاتا ہے، تو کبھی سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور کفر کی مثال صنوبر کے تناور درخت کی ہے، جو کبھی آخر کار یوں گر پڑتا ہے کہ احساس بھی نہیں ہو پاتا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمار

۷۹۷..... یہ درخت مؤمن کی مثال ہے، جب وہ خشیت خداوندی سے لرز جاتا ہے تو اس کے گناہ محو ہو جاتے ہیں اور نیکیاں یوں ہی باقی رہ جاتی ہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت العباس

مؤمن کی مثال جنگل میں پڑے ہوئے اس پر کی ہے، جس کو ہوائیں کبھی کہیں اڑاتی ہیں تو کبھی کہیں۔ مسند البزار بروایت انس

۷۹۸..... مؤمن کی مثال کھیتی کے اس نوخیز پودے کی ہے، جس کو ہوائیں کبھی آ کر سیدھا کرتی ہیں، تو دوبارہ جھکا دیتی ہیں..... حتیٰ کہ اس کی مدت پوری ہونے کا وقت آ پہنچتا ہے۔ اور کافر کی مثال صنوبر کے اس توانا اور اپنی جڑ پر سیدھے کھڑے ہوئے درخت کی ہے، جس کو کوئی چیز ہل نہیں دے سکتی۔ حتیٰ کہ ایک ہی مرتبہ وہ ہمیشہ کے لئے جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ الرامھرمزی فی الامثال بروایت کعب بن مالک

مؤمن بندہ کی شہرت

۷۹۹..... کیا تم جانتے ہو کہ مؤمن کون ہے؟ مؤمن وہ شخص ہے جس کی موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کے کان جی بھر کر اپنی مطلوب ومحبوب شے نہ سن لیں۔ اور فاسق وہ شخص ہے، جس کی موت اس وقت تک نہ آئے جب تک کہ اس کے کان اپنی ناپسند ومکروہ شے اچھی طرح نہ سن لیں۔ اور اگر اللہ کا کوئی بندہ ستر کمروں کے اندر بیٹھ کر اللہ کی عبادت کرے، اور ہر کمرہ پر لوہے کا دروازہ ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عمل کے عظمت کی چادر ضرور زیب تن فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں سے بیان کر کے اژدھام نہ کروائے۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت انس

۸۰۰..... میری امت کا کوئی بندہ نیکی انجام نہیں دیتا اور اس کے نیکی ہونے کو نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ اس کو ضرور اچھے اجر سے نوازتے ہیں۔ اور کسی بندہ سے کوئی لغزش صادر نہیں ہوتی اور اس کو اس کے برائی ہونے کا یقین ہوتا ہے اور وہ اللہ سے استغفار کرتا ہے، اور جانتا ہے کہ اس کے سوا کوئی مغفرت نہیں کر سکتا تو ایسا بندہ یقیناً مؤمن ہے۔ مسند احمد، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی رزین العقیلی

پس منظر! صحابی راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا! کہ کیسے مجھے علم ہو کہ میں مؤمن ہوں؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب مرحمت فرمایا۔

۸۰۱ ... جو معصیت سے ڈرتا ہے اور نیکی کی امید رکھتا ہے وہ مؤمن ہے۔ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۲ جو معصیت سے ڈرتا ہے اور نیکی کی امید رکھتا ہے پس یہ اس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ فی التاریخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۳ ... جس شخص کو اس کا گناہ نادم اور پریشان کردے وہ مؤمن ہے۔الطبرانی فی الکبیر المستدرک للحاکم بروایت علی

۸۰۴ ... جس شخص کو اپنا گناہ برا محسوس ہو اور نیکی سے دل خوش ہو تو وہ مؤمن ہے۔الطبرانی فی الکبیر المستدرک للحاکم عن ابی امامہ تمام بروایت ابی امامہ وعمرو المسند لابی یعلی ابوسعید السمان فی مشیختہ بروایت عمر

یہ حدیث صحیح ہے۔

۸۰۵ جس شخص کو اپنا گناہ برا محسوس ہو اور نیکی سے دل خوش ہو تو یہ اس کے مؤمن ہونے کی علامت ہے۔

البخاری فی التاریخ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۰۶ ... جس سے کوئی برائی سرزد ہوئی اور سرزد ہونے کے وقت اس کا دل اس کو ملامت کر رہا تھا، یا کوئی نیکی کی، اس پر اس کا دل خوش ہوا تو وہ مؤمن ہے۔مسند احمد۔المستدرک للحاکم الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسی

۸۰۷ ... مؤمن پراگندہ بال، گرد آلود، اجڑی ہوئی حالت دو پرانے کپڑے جسم پر ڈالے ہوئے اگر اللہ پر کوئی قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو قسم سے بری فرمادیں گے۔ابن ابی عاصم، السنن لسعید، بروایت انس

۸۰۸ مؤمن پر دو قسم کے خوف مسلط رہتے ہیں۔سابقہ گناہ، معلوم نہیں اللہ عزوجل اس کے بارے میں کیا فیصلہ صادر فرمائیں گے۔اور بقیہ لمحاتِ زندگی، معلوم نہیں اس میں کن کن ہلاکت خیز گناہوں سے واسطہ پڑے گا۔ابن المبارک بلاغاً

۸۰۹ ... مؤمن پانچ سخت حالات کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے، مؤمن اس سے حسد رکھتا ہے۔منافق اس سے نفرت اور بغض رکھتا ہے۔کافر اس سے قتال کے درپے ہوتا ہے۔خود اس کا نفس اس سے نزاع کرتا رہتا ہے۔اور شیطان لعین اس کو گمراہ کرنے کے لئے گھات لگائے رہتا ہے۔ابن لال عن ابان عن انس

۸۱۰ مؤمن کا گھر سرکنڈوں کا ہوتا ہے۔کھانا سوکھے ٹکڑے ہوتے ہیں۔کپڑے پھٹے پرانے اور بوسیدہ ہوتے ہیں۔پراگندہ بال سر ہوتا ہے۔لیکن اس کا دل خشوع سے پر اور خدا سے لولگائے ہوتا ہے۔اور کوئی چیز اس سے سلامتی کے بغیر صادر نہیں ہوتی۔

الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۱ ... مؤمن کی زبان پر ایک فرشتہ خداوندی ہوتا ہے، جو کلام کرتا ہے۔اور کافر کی زبان پر ایک شیطان ہوتا ہے، جو ہرزہ سرائی کرتا ہے۔اور مؤمن اللہ کا حبیب ہے، اللہ اس کے کام بناتا ہے۔الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۲ ...... مؤمن عقل مند، ذہین محتاط، شبہات سے اجتناب کرنے والا، ثابت قدم، متین و باوقار، عالم اور پرہیزگار ہوتا ہے۔اور منافق نکتہ چیں، عیب گو، بے رحم، کسی شبہ سے اجتناب کرنے والا نہ حرام سے احتراز کرنے والا، رات کو لکڑیاں چننے والے کی مانند، جس کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کہاں سے کمایا؟ کہاں خرچ کیا؟الدیلمی عن ابان عن انس

۸۱۳ ...... مؤمن دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح ہے۔جو دنیا کے معززین سے انس حاصل کرتا ہے نہ اس کے شرپسند لوگوں کی شکایت کرتا ہے۔عوام الناس اس کے پاس اُمڈتے آتے ہیں، لیکن وہ اپنے حال میں مستغرق رہتا ہے۔انسانیت اس سے امن میں ہوتی ہے، لیکن خود اس کا جسم اس کی طرف سے مشقت میں پڑا ہوتا ہے۔ابو نعیم بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۱۴ ... مؤمن کو قرآن نے اس کی اکثر خواہشات سے باز رکھا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ

گریہ وزاری کرنے والے

۸۱۵..... میری امت کے بہترین لوگ جن کی مجھے ملاء اعلیٰ نے خبر دی، وہ لوگ ہیں جو ظاہراً تو اپنے رب کی رحمت کی وجہ سے ہنستے ہیں۔لیکن درونِ دل اپنے رب کے عذاب کی وجہ سے گریہ وزاری کرتے ہیں۔خدا کے پاکیزہ گھروں یعنی مساجد میں صبح وشام اللہ کو یاد کرتے ہیں۔اپنی زبانوں سے اللہ کو امید وبیم کی حالت میں پکارتے ہیں۔اپنے ہاتھوں کو پست وبلند کرتے ہوئے اس سے بھیک مانگتے ہیں۔دل کی گہرائیوں کے ساتھ اس کو بار بار یاد کرتے ہیں۔آہ! لوگوں پر ان کا بوجھ انتہائی خفیف ہے۔لیکن اپنی ذات کو انہوں نے گراں بار کررکھا ہے۔چیونٹی کی مانند اللہ کی دھرتی پر عاجزی کے ساتھ ننھے قدم چلتے ہیں نہ مدح سرائی سے ان کو کوئی سروکار ہے طابق متخب! نہ اتراہٹ وبڑائی جتاتے ہیں وقار وسکینت کے ساتھ قدم اٹھاتے ہیں۔خدا سے فریاد کے وقت وسیلہ کا سہارا بناتے ہیں۔تلاوتِ قرآن ان کا مشغلہ ہے۔راہِ خدا میں قربانیوں سے تقرب حاصل کرتے ہیں۔موٹا جھوٹا جو میسر ہو خوشی سے زیب تن کرلیتے ہیں۔آہ! ایسے ہی بندوں کے جلو میں خدا کے نگہبان فرشتے حاضر رہتے ہیں۔یہ لوگ خدا کی عطا کردہ فراست سے بندگان خدا کے چہروں کو پڑھ لیتے ہیں۔دنیا میں عبرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ان کے جسم دنیا میں، تو قلوب آخرت میں مستغرق ہوتے ہیں۔انہیں کوئی فکر دامنگیر نہیں ہوتی سوائے آگے کے۔انہوں نے اپنی قبروں کا توشہ تیار کرلیا ہے۔اپنے راستے کا اجازت نامہ ساتھ لے لیا ہے۔مقامِ محشر میں خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی تیاری کرلی ہے۔پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی!

﴿ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ﴾

یہ اس لئے کہ جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میرے عذاب سے ڈرا۔الحلیہ، المستدرک للحاکم

لیکن اس پر علامہ بیہقی نے شعب الایمان میں کلام فرمایا ہے۔اور ابن النجار نے عیاض بن سلیمان کے طریق سے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔علامہ ذھبی نے فرمایا یہ حدیث عجیب اور منکر ہے۔عیاض کے متعلق نہیں معلوم کہ وہ کون تھا؟

۸۱۶..... اے معاذ! مؤمن حق کے ہاتھوں اسیر ہوتا ہے۔وہ بخوبی جانتا ہے کہ اس کے کان، نگاہ، زبان، ہاتھ، پاؤں، شکم اور شرم گاہ پر بھی ایک نگہبان ہے۔بے شک مؤمن کو قرآن نے اکثر خواہشات سے روک رکھا ہے۔اور اللہ کے حکم سے از خود اپنے اور اپنی مہلک خواہشات کے درمیان آڑ بن چکا ہے۔یقیناً مؤمن کا دل اللہ کے عذاب کی طرف سے مطمئن نہیں ہوتا۔نہ اس کا ہیجان سکون پاتا ہے نہ اس کی اضطرابی کیفیت کو تسکین ملتی ہے وہ اسی حالت میں حیران وپریشان رہتا ہے..... حتیٰ کہ وہ پل صراط سے پار ہوجائے۔اس کو صبح وشام موت کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔پس تقویٰ اس کا ہم سفر ساتھی ہے۔قرآن اس کا رہنما ہے۔خوف اس کا تازیانہ ہے۔شوق اس کی سواری ہے۔تدبیر واحتیاط اس کا ساتھی ہے۔اللہ سے ڈرنا اس کا شعار ہے۔نماز اس کی پناہ گاہ ہے۔روزہ اس کی ڈھال ہے۔صدقہ اس کی جان کا نذرانہ ہے۔سچائی اور راست بازی اس کی امیر وفرمانروا ہے۔حیاء اس کا وزیر ہے۔اور ان تمام باتوں کے پس پردہ اس کا پروردگار گھات لگائے ہوئے ہے۔

اے معاذ! قیامت کے روز مؤمن سے اس کی تمام کاوشوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا..... حتیٰ کہ اس کے آنکھ میں سرمہ لگانے کے متعلق بھی استفسار کیا جائے گا۔اے معاذ! میں تیرے لئے بھی وہی پسند کرتا ہوں، جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔اور تجھے بھی ان چیزوں سے باز رکھنا چاہتا ہوں، جن سے جبرئیل نے مجھے باز رکھا۔پس میں تم کو قیامت کے روز ایسی صورتِ حال میں نہ پاؤں کہ جس کام کی تمہیں خدا کی طرف سے توفیق ملی ہے، اس میں تم سے کوئی زیادہ سعادت مند ہو۔الحلیہ، بروایت معاذ

۸۱۷..... اے خدا کے گھر! یقیناً اللہ تعالیٰ نے بہت باشرف اور باعظمت بنایا ہے۔لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

الأوسط للطبراني رحمة الله عليه، بروايت ابن عمر رضي الله عنه

۸۱۸.... مرحبا اے خانہ خدا کس قدر تیری عظمت ہے اور کس قدر تیری حرمت ہے؟ لیکن مؤمن تجھ سے حرمت میں بڑھا ہوا ہے۔

شعب الایمان ابو داؤد بروایت ابن عباس

۸۱۹.... اے کلمۂ لاالٰہ الااللہ تو کتنا پاکیزہ ہے اور تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے۔ لیکن مؤمن تجھ سے ترمت میں بڑھا ہوا ہے۔ اللہ نے تجھے محترم بنایا اور مؤمن کے بھی مال، جان اور آبرو کو محترم قرار دیا ہے۔ نیز یہ کہ اس کے ساتھ کوئی بدگمانی رکھی جائے اس کو بھی حرام قرار دیا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۲۰.... اے کعبہ! تیری خوشبو کتنی عمدہ ہے؟ اور اے حجر اسود! تیرا کتنا عظیم حق ہے؟ لیکن اللہ کی قسم! تم دونوں سے مؤمن کا حق زیادہ ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۱.... مؤمن اللہ کے نزدیک مقرب ملائکہ سے زیادہ باعزت ہے۔ ابن النجار بروایت حکامۃ حدثنا عن اخبہ مالک بن دینار عن انس

۸۲۲.... مؤمن شبہات کے مواقع پر ٹھہر جاتا ہے۔ الدیلمی بروایت انس

۸۲۳.... مؤمن اللہ کے اس نور کے ساتھ دیکھتا ہے، جس سے وہ پیدا کیا گیا۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

مؤمنین کی تین قسمیں

۸۲۴.... مؤمنین دنیا میں تین قسموں کے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، پھر کسی شک وشبہ میں مبتلا نہ ہوئے، اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ راہِ خدا میں جہاد کیا۔ اور وہ لوگ جن سے انسان اپنے اموال وجان کے بارے میں مطمئن ہوں۔ پھر وہ شخص جس کے سامنے کوئی لالچ ظاہر ہو، مگر وہ اللہ عزوجل کی رضاء کے خاطر اس کو ترک کر دے۔ مسند احمد، الحکیم بروایت ابی سعید

حدیث حسن ہے۔

۸۲۵.... مؤمن کی ہر روز ایک دعا ضرور قبول کی جاتی ہے۔ تمام فی جزء من حدیثہ بروایت ابی سعید

۸۲۶.... مؤمن کی خوشبو سے بہتر کوئی خوشبو نہیں ہے۔ اور اس کی خوشبو سارے آفاق میں مہکتی ہے۔ اور اس کی خوشبو اس کا عمل اور اس پر شکر ہے۔

ابو نعیم بروایت انس

۸۲۷.... مؤمن کی مثال ظاہراً اجڑے گھر کی ہے، لیکن اگر تم اس میں داخل ہو تو سنورا پاؤ۔ اور فاسق کی مثال رنگین اور اونچے مقبرے کی طرح ہے۔ دیکھنے والے کو دلکش لگے، مگر اس کا باطن بدبو سے پر ہے۔ ابو نعیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۲۸.... مؤمن مؤمن ہو سکتا نہ اس کا ایمان کامل ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ اس میں تین خصلتیں پیدا نہ ہو جائیں۔ تحصیل علم، مصائب پر صبر، نرمی کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا۔ اور تین باتیں منافق ہی میں پائیں جا سکتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ابو نعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۲۹.... وہ شخص کامل الایمان مؤمن نہیں ہے، جو مصیبت کو نعمت نہ سمجھے۔ اور نرمی وآسانی کو مصیبت نہ سمجھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے، تو فرمایا کہ: ہر مصیبت کے بعد نرمی وفراخی اور ہر نرمی وفراخی کے بعد بلاء ومصیبت تو آتی ہی ہے۔ فرمایا: کوئی مؤمن کامل الایمان نہیں ہوتا سوائے نماز کی حالت کے۔ کیونکہ اس وقت وہ مکمل سنجیدگی وغم میں ہوتا ہے۔ عرض کیا وہ کیسے کیونکر؟ تو فرمایا اس لئے کہ بندہ نماز میں اللہ سے مناجات کرتا ہے اور غیر نماز میں ابن آدم سے گفتگو کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۰.... مؤمن ایک ہی سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، ابو داؤد، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر۔ ابو داؤد الطیالسی، ابن ماجہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ

علیہ. الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت کثیربن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۸۳۱.....مؤمن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جا سکتا۔العسکری فی الامثال، ابن عساکر، الحلیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس سے ماقبل حدیث میں بھی ڈسے جانے کا ذکر تھا۔ظاہراً کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا، مگر ماقبل حدیث میں ڈنگ کے لئے لفظ یلدغ استعمال ہوا ہے، جو منہ سے ڈسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اس حدیث میں "لسع" کا لفظ استعمال ہوا ہے، جو ڈنک سے ڈسنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔نیز لدغ سانپ کے لئے اور لسع بچھو کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۸۳۲ ....مؤمن ہر بات کا عادی ہوسکتا ہے،مگر جھوٹ اور خیانت کا عادی نہیں ہوسکتا۔شعب الایمان، بروایت عبداللہ بن ابی اوفی

۸۳۳.....مؤمن تمام خصلتوں کا عادی ہوسکتا ہے،سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔مسند احمد بروایت ابی امامہ

۸۳۴ .....مؤمن کی طبیعت ہر کام پر مصر ہوسکتی ہے مگر جھوٹ اور خیانت۔

الدارقطنی فی الافراد ابو داؤد، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، ابن النجار بروایت سعد

۸۳۵.....مؤمن ہر خصلت کا عادی ہوسکتا ہے،سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔مسند البزار بروایت سعد

حدیث حسن ہے۔

۸۳۶.....مؤمن ہر خصلت کا عادی ہوسکتا ہے،سوائے جھوٹ اور خیانت کے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۳۷.....اے ابوامامہ! بعض مؤمنین کے لئے میرا دل نرم پڑ جاتا ہے۔مسند احمد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، تمام بروایت ابی امامہ

۸۳۸.....اللہ نے تہیہ فرمالیا ہے کہ مؤمن کو ضرور ایسی جگہ سے رزق نوازیں گے، جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۳۹.....مؤمنوں کی موت ان کی پیشانی پر رکھی رہتی ہے۔البزار بروایت ابن مسعود

یعنی وہ موت کے لئے ہر گھڑی توشہ تیار رکھتے ہیں۔

۸۴۰.....مؤمن کی روح دھیرے دھیرے نکلتی ہے۔اور میں گدھے کی موت کی مانند مرنے کو پسند نہیں کرتا، جو اچانک موت ہوتی ہے۔اور کافر کی روح اس کی باچھوں سے نکلتی ہے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

آپ ﷺ کی روح بھی تھم تھم کر نکلی تھی۔اسی وجہ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں! حضور کی جان کنی کے عالم کو دیکھنے کے بعد اگر میں کسی کے متعلق سنتی ہوں کہ اس کی موت بھدو ء آ گئی تو مجھے اس سے کوئی خوشی نہیں ہوتی۔اس صورت حال میں انسان کوئی وصیت وغیرہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

۸۴۱ .....مؤمن خیر کی بات سننے سے کبھی سیر نہیں ہوتا ....حتیٰ کہ اس کا آخری ٹھکانہ جنت ہو جائے۔

الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الایمان، السنن لسعید عن ابی اسید

فصل......منافقین کی صفات میں

۸۴۲.....منافق کی تین علامات ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔بخاری ومسلم، النسائی، ترمذی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۴۳.....منافق کی علامات یہ ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو اور وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی بکر

۸۴۴.....ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت! عشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دو نمازوں میں حاضر ہونے

کی طاقت نہیں رکھتے۔السنن لسعید بروایت سعیدبن المسیّب مرسلاً

۸۴۵..... زردرنگ کے چہرے والوں سے اجتناب کرو، کیونکہ اگر یہ کسی بیماری یا بیداری کی وجہ سے نہیں ہے تو ضرور یہ ان کے دلوں میں مسلمانوں سے حسد کی وجہ سے ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۸۴۶..... جب تم کسی شخص کا چہرہ زردرنگ دیکھو، جس کی کوئی وجہ یا بیماری نہ ہو تو یہ اس کے دل میں اسلام کی طرف سے کھوٹ کی وجہ سے ہے۔

ابن السنی ابونعیم فی الطب بروایت انس

لیکن دیلمی نے یہاں کچھ جگہ بیاض چھوڑی ہے۔

۸۴۷..... جب بندہ کا فسق وفجور پورا ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنی آنکھوں کا مالک ہے جتنا چاہے گریہ وزاری کرے۔

ابوداؤد بروایت عقبه بن عامر

۸۴۸..... جس شخص میں یہ چار باتیں ہونگی، وہ خالص منافق ہوگا۔اگر کوئی ایک خصلت ہوگی تو نفاق کی ایک خصلت ہوگی، حتیٰ کہ اس کو ترک کرے۔جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، معاہدہ کرے تو دھوکہ دہی کرے، اور لڑائی کے وقت گالی گلوچ اختیار کرے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۴۹..... جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا۔اگر کوئی ایک خصلت ہوگی تو نفاق کی ایک خصلت ہوگی..... حتیٰ کہ اس کو ترک کرے۔جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو، جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، معاہدہ کرے تو دھوکہ دہی کرے، اور لڑائی کے وقت گالی گلوچ اختیار کرے۔بخاری ومسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۵۰..... مؤمن کا رونا اس کے دل سے ہوتا ہے۔اور منافق کا رونا دماغ کی عیاری سے ہوتا ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه بروایت حذیفه

۸۵۱..... منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفا نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔مسندالبزار بروایت جابر

۸۵۲..... منافق اس بکری کی مانند ہے، جو دو ریوڑوں کے درمیان حیران پریشان چکر لگاتی ہے، اور معلوم نہیں ہو پاتا کہ وہ کس ریوڑ کے ساتھ ہے؟

مسنداحمد، النسائی، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۸۵۳..... جو شخص خشیۂ خداوندی کا وہ درجہ لوگوں میں ظاہر کرے جو اس کو حاصل نہیں ہے تو وہ شخص منافق ہے۔

ابن النجار بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۸۵۴..... منافق اپنی آنکھوں کا مالک ہے، روئے جتنا چاہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت علی

۸۵۵..... جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، خواہ وہ روزے رکھے، نماز ادا کرے، حج وعمرہ کرے۔اور کہے کہ میں مسلم ہوں، وہ خصلتیں یہ ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔رُستہ فی الایمان، ابوالشیخ فی التوبیخ بروایت انس

رستہ! عبدالرحمن بن عمر ابی الحسن الزہری الاصبہانی کا لقب ہے۔

۸۵۶..... میرے ساتھیوں میں بارہ اشخاص منافق ہیں، جن میں سے آٹھ تو قطعاً جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اِلا یہ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔مسنداحمد، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت حذیفه

۸۵۷..... میری امت کے بارہ افراد منافق ہیں، وہ جنت میں داخل ہوں گے نہ اس کی خوشبو پائیں گے..... حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو۔ان کیلئے یہی مصیبت کافی ہے، کہ جہنم کا ایک چراغ ان کی پشت پر ظاہر ہوگا اور ان کے سینوں سے طلوع ہوگا۔

الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، بروایت حذیفه

۸۵۸۔۔۔ چھوڑ و مجھے اے عمر! مجھے دونوں چیزوں کے درمیان اختیار دیا گیا ہے۔ مجھے کہا گیا ہے!
اَستغفر لهم او لا تستغفر لهم إن تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم.
آپ ان کے لئے استغفار کریں یا نہ کریں برابر ہے۔ اگر آپ ان کے لئے ستر مرتبہ بھی استغفار کریں گے، تب بھی اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔
اگر مجھے علم ہوتا کہ ستر مرتبہ سے زائد استغفار کرنے سے ان کی بخشش ہو جائے گی تو میں زیادہ بھی کر لیتا۔

ترمذی، النسائی، بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۸۵۹۔۔۔ میں فلاں اور فلاں شخص کے متعلق خیال نہیں کرتا کہ انہیں ہمارے دین کے بارے میں کچھ علم ہوگا۔

ترمذی، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ

۸۶۰۔۔۔ منافق کو اپنا سردار مت کہو: اگر تم نے منافق کو اپنا سردار تسلیم کر لیا تو یقیناً تم نے خدا کو ناراض کر دیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، بروایت بریدہ

۸۶۱۔۔۔ جس شخص نے کسی منافق کو اے ہمارے سردار! کے ساتھ مخاطب کیا بے شک اس نے اپنے رب کو غضب دلایا۔

المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت بریدہ

منافق کو صرف سردار کہہ کر پکارنا ہی ممنوع نہیں ہے، بلکہ کسی طرح بھی اس کی تعظیم جائز نہیں ہے۔

الاکمال

۸۶۲۔۔۔ منافقین کی بعض علامات ہیں جن کے ذریعہ وہ پہچانے جاتے ہیں، ان کا سلام لعنت ہوتا ہے۔ طعام لوٹ کا ہوتا ہے۔ ان کی غنیمت مالِ غنیمت میں خیانت کرنا ہوتا ہے۔ مساجد سے دور ہی رہتے ہیں۔ نمازوں میں شریک نہیں ہوتے، مگر بالکل آخر میں۔ ناحق بڑائی کرتے ہیں۔ محبت والفت خود رکھتے ہیں نہ ان سے کوئی رکھتا ہے۔ رات کو تخت اور کھر درے ہو جاتے ہیں۔ دن کو شور وغوغا بر پا کئے رکھتے ہیں۔

مسند احمد، ابن نصر، ابو الشیخ، ابن مردویہ، شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۶۳۔۔۔ منافق میں تین خصلتیں ہوتی ہیں! جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت جابر

۸۶۴۔۔۔ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہوگا، جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر دو صفات تو اس سے ختم ہو جائیں مگر صرف ایک باقی رہ جائے کیا تب بھی وعید ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا! اس میں نفاق کا ایک شعبہ باقی رہے گا جب تک کہ ایک صفت بھی باقی ہے۔

ابن النجار بروایت ابی ہریرہ

۸۶۵۔۔۔ جس شخص میں تین خصلتیں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا، خواہ وہ روزے رکھے، نماز ادا کرے، حج وعمرہ کرے۔ اور کہے کہ میں مسلم ہوں، وہ خصلتیں یہ ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کو کوئی امانت سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو، جب وعدہ کرے تو وفاء نہ کرے۔ ابن النجار بروایت انس۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۶۶۔۔۔ منافق کی علامات یہ ہیں! جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ اور جب تو اس کے پاس امانت رکھوائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

منافق کی خصلتیں یہ ہیں! جب بات کرے جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ اور جب تو اس کے پاس امانت رکھوائے

تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کس طرح؟ فرمایا! جب وہ گفتگو شروع کرتا ہے تو اپنے دل میں خیال بٹھالیتا ہے کہ غلط بیانی سے کام لے گا۔ جب وعدہ کرتا ہے تو اسی وقت یہ تہیہ کر لیتا ہے کہ اسکو وفا نہ کرے گا۔ جب امانت اس کو سونپی جاتی ہے تو تبھی سے دل میں خیانت کرنے کا عزم کر لیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت سلمان

۸۶۸.... ہمارے اور منافقوں کے درمیان امتیاز کرنے والی علامت اعشاء اور صبح کی نماز میں حاضر ہونا ہے، وہ ان دونمازوں میں حاضر ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔ الشافعی، السنن للبیہقی رحمة اللہ علیہ بروایت عبدالرحمن بن حرملہ عن قتادہ مرسلا

۸۶۹.... مؤمن، منافق اور کفر کی، مثال تین نفوس پر مشتمل ایک جماعت کی سی ہے، جو چلتے چلتے ایک نہر تک پہنچے۔ پہلے مؤمن نہر میں اترا اور عبور کر گیا۔ پھر منافق نہر میں اترا حتیٰ کہ وہ جب مؤمن کے قریب پہنچنے لگا تو کافر نے آواز دی! اوہ، میرے پاس آ جاو ورنہ مجھے تیری ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ مؤمن نے بھی اس کو آواز دی کہ میرے پاس یہ یہ چیزیں ہیں تجھے دوں گا ادھر آ جا، اب منافق حیران پریشان دونوں کو دیکھ رہا ہے مگر کوئی فیصلہ نہیں کر پارہا، وہ اسی پریشانی میں تھا کہ ایک موج نے آ کر اس کو غرق کر دیا۔ تو یوں منافق شک وشبہ میں رہا حتیٰ کہ اس کو موت نے آ دبوچا۔ تو یہی مثال منافق کی ہے۔ ابن جریر بروایت قتادہ مرسلا

دوسرا باب..... کتاب وسنت کو لازم پکڑنے کے بیان میں

۸۷۰.... اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ النسائی، بروایت جابر

۸۷۱.... اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، کتاب اللہ اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ ترمذی، بروایت جابر

۸۷۲.... میں تمہارے درمیان دو خلیفہ چھوڑے جا رہا ہوں کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہلِ بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوگا حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آ ئیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت زید بن ثابت

۸۷۳.... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اگر تم نے ان کو مضبوطی سے تھام لیا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر ہے، وہ ہے کتاب اللہ، یہ اللہ کی رسی آسمان اور زمین کے درمیان تک پہنچی ہوئی ہے۔ دوسرا میرا خاندان یعنی اہلِ بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوگا۔ حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔ سو خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہو؟ ترمذی، بروایت زید بن ارقم

۸۷۴.... میں تمہیں اللہ کے تقویٰ اور امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو امیر مقرر کر دیا جائے۔ یقیناً جو میرے بعد عرصہ تک حیات رہا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، سو تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت تھامنا لازم ہے۔ ان کو مضبوطی سے تھام لو اور کچلی سے خوب سختی کے ساتھ پکڑ لو۔ اور نئے پیدا شدہ امور سے ہمیشہ اجتناب کرو، بے شک ہر نئی چیز بدعت ہے۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت العرباض بن ساریة

امام ترمذی روایت کی تخریج کے بعد فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سنن الترمذی ج۵ ص۴۴

۸۷۵.... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور ان دونوں چیزوں کے درمیان کبھی افتراق وانتشار نہیں ہوسکتا حتیٰ کہ یہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔

ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۶ ..... میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، ان کو تھامنے کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ کتاب اللہ اور میری سنت اور یہ دونوں چیزیں باہم کبھی جدا نہیں ہوسکتی..... حتیٰ کہ حوضِ کوثر پر میرے پاس آئیں۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

احادیث سے انکار خطرناک بات ہے

۸۷۷ ..... خبردار! قریب ہے کہ کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے، اور وہ مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو، اور کہے! ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسکو حلال قرار دیں گے، اور جو حرام پائیں گے اسکو حرام قرار دیں گے۔

تو لوگو! یاد رکھو یہ شخص غلط کہہ رہا ہے بلکہ جو اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا، وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا۔

ترمذی، عن المقدام بن معدیکرب

۸۷۸ ..... مجھے معلوم نہ ہو کہ کسی شخص کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور کہے میں تو قرآن پڑھتا ہوں اور اس طرح وہ میری سنت سے اعراض کرے۔ یاد رکھو! جو میری طرف سے اچھی بات کہی گئی ہے، اس کا قائل میں ہوں۔ لہٰذا وہ بھی قرآن کی طرح قابلِ عمل ہے۔

ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۷۹ ..... میں تم میں سے کسی کو نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری باتوں میں سے کوئی حکم یا ممانعت پہنچے لیکن وہ کہے کہ مجھے کچھ معلوم نہیں، بس ہم جو کتاب اللہ میں پائیں گے اسی کی اتباع کریں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابی رافع

۸۸۰ ..... خبردار آگاہ رہو! مجھے کتاب دی گئی ہے، اور اس کے ساتھ اسی کے مثل کچھ اور دیا گیا ہے۔ خبردار شاید کوئی پیٹ بھرا مسہری پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اور یہ کہے! تم پر صرف اس قرآن کو تھامنا کافی ہے۔ جو اس میں حلال پاؤ اس کو حلال سمجھو۔ اور جو حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو۔ خبردار! تمہارے لئے اہلی گدھا حلال ہے، نہ کوئی ذی ناب درندہ حلال ہے۔ اور کسی معاہد ذمی شخص کا لقطہ بھی حلال نہیں، اِلا یہ کہ اس کا مالک اس سے بے پرواہ ہو جائے۔ اور جو کسی قوم کے پاس پہنچے تو ان پر اس کی مہمان نوازی لازم ہے۔ اگر وہ اپنا یہ ذمہ نہ نبھائیں، تو اس کے لئے جائز ہے کہ ان سے اپنی مہمان نوازی کی خاطر زبردستی کچھ وصول کرلے۔ مسند احمد، ابو داؤد بروایت المقدام بن معدیکرب

۸۸۱ ..... کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر ٹیک لگائے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض چیزوں کو حرام نہیں فرمایا، سوائے اس کے جو اس قرآن میں ہے۔ سو آگاہ و خبردار رہو! اللہ کی قسم! میں نے بھی بعض چیزوں کا حکم کیا ہے، اور نصیحت کی ہے، اور بعض چیزوں سے منع کیا ہے۔ وہ بھی قرآن کی طرح ہیں یا زیادہ، ..... اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں کیا کہ تم اہلِ کتاب کے گھروں میں بغیر اجازت کے داخل ہو جاؤ، نہ ان کی عورتوں کو مارنا، نہ ان کے پھلوں کو کھانا، جبکہ وہ اپنے ذمہ کے فرض کو ادا کرچکے ہوں۔ ابو داؤد، بروایت العرباض

۸۸۲ ..... قریب ہے کہ کوئی شخص اپنی مسہری پر بیٹھا ہوا میری حدیث بیان کرتا ہوا کہے! ہمارے تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے، ہم اس میں جو حلال پائیں گے اسکو حلال قرار دیں گے، اور جو حرام پائیں گے اسکو حرام قرار دیں گے۔

تو لوگو! یاد رکھو یہ شخص غلط کہہ رہا ہے بلکہ جو اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا، وہ بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت المقدام بن معدیکرب

۸۸۳ ..... کیا کتاب اللہ کے ساتھ کھیلا جائے جانے گا حالانکہ ابھی تو میں تمہارے درمیان ہوں؟

الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ بروایت محمود بن لبید

۸۸۴ ..... میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

کک فی تاریخہ بروایت محمد بن عجلان عن ابیہ

۸۸۵ ..... جس بات کا میں نے تم کو حکم دیا ہے، اس کو لے لو۔ اور جس بات سے تم کو روکا ہے، اس سے باز آجاؤ۔

ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۸۶..... جو شخص ایک بالشت بھی جماعت سے منحرف ہوا یقیناً اس نے اسلام کی مالا یعنی ہار کو اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

قرآن کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم

۸۸۷..... یقیناً عنقریب فتنہ برپا ہوگا۔استفسار کیا گیا! تو اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا! کتاب اللہ، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں تو مابعد کی پیشین گوئی بھی ہے، یہ تمہارے درمیان اختلافات کا حکم اور فیصلہ ہے، یہ فیصلہ کن قول ہے کوئی ہزل گوئی نہیں ہے۔ جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کر دیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔ دانائی کا تذکرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کج روی پیدا نہیں کرسکتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ زبانیں اس کے ساتھ ملتبس نہیں ہوتیں۔ بار بار دھرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ یہ وہی کلام ہے جس سے جن بھی دور نہ رہ سکے، قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے! ہم نے عجیب کلام سنا، جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس نے یہ کہا سچ کہا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا فیصلہ کیا۔ جو اس پر عمل بجالایا اجر پا گیا۔ جس نے اس کی دعوت دی، اس کو سیدھی راہ کی رہنمائی مل گئی۔ ترمذی، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۸۸..... لو خوشخبری سنو! یہ قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ پس اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر تم ہرگز ہلاک نہ ہوؤ گے، اور نہ اس کے بعد کبھی گمراہ ہوگے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جبیر

۸۸۹..... میرے پاس جبرئیل تشریف لائے، اور کہا اے محمد یقیناً آپ کے بعد امت آزمائش میں مبتلا ہوگی۔ میں نے ان سے کہا! تو اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی اے جبرئیل؟ کہا اللہ کی کتاب، اس میں ماقبل کی خبریں ہیں تو مابعد کی پیشین گوئی بھی ہے تمہارے درمیان اختلافات کا حکم اور فیصلہ ہے۔ اللہ کی مضبوط رسّی ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ فیصلہ کن قول ہے، کوئی ھزل گوئی نہیں ہے۔ جس کسی سرکش نے اس کو ترک کیا، اللہ اس کو تباہ کر دیں گے۔ جس نے اس کے سوا علم تلاش کیا اللہ اس کو گمراہ کر دیں گے۔ بار بار دھرانے سے اس کا لطف کم نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ جو اس کی بات کرتا ہے، سچ کہتا ہے۔ اور جو اس کے ذریعہ فیصلہ کرتا ہے، عین عدل وانصاف کا فیصلہ کرتا ہے۔ جو اس پر کار بند ہوتا ہے، اجر پاتا ہے۔ اور جو اس کے ذریعہ تقسیم کرتا ہے، انصاف کرتا ہے۔ مسند احمد، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۸۹۰..... جیسے تم جانتے ہو، پڑھتے رہو۔ اگلے لوگوں کو اسی بات نے برباد کیا کہ وہ اپنے انبیاء کے متعلق اختلاف کرنے لگے۔

ابن جریر فی تفسیرہ بروایت ابن مسعود

۸۹۱..... یاد رکھو! تم سے پہلی اقوام اس وقت تک ہلاک نہ ہوئیں، حتیٰ کہ ان بحث وتمحیص میں پڑ گئے۔ کلام الٰہی کا بعض حصہ بعض حصے کے ساتھ ملا کر کہنے لگے، اس طرح جو حلال پاؤ، اس کو حلال سمجھو اور حرام پاؤ اس کو حرام سمجھو، اور جو مشتبہ اس پر فقط ایمان لے آؤ۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمرو

۸۹۲..... تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو اسی عہد پر مجھ سے آملے، جس پر جدا ہوا تھا۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۸۹۳..... بنی اسرائیل نے از خود ایک کتاب لکھ لی اور اسی کی اتباع کرنے لگے، اور توراۃ کو پس پشت ڈال دیا۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی موسیٰ

۸۹۴..... باہم اختلاف میں مت پڑو، کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا تو اسی چیز نے ان کو تباہ کر ڈالا۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود

۸۹۵... آپس میں اختلاف مت کرو... ورنہ تمہارے دلوں میں بھی اختلاف پڑ جائے گا۔ مسند احمد، ابوداؤد، النسائی بروایت البراء

۸۹۶... سنو! میری مثال، ایک شخص ہے، جس نے آگ کا الاؤ روشن کیا، جب آگ روشن ہوگئی تو آگ پر منڈلانے والے یہ پروانے اس کے گردوپیش جھومنے لگے، اور آ آ کر اس میں گرنے لگے۔ اب وہ آدمی ان کو پکڑ پکڑ کر پیچھے ڈال رہا ہے۔ لیکن وہ پروانے اس پر غالب آ رہے ہیں اور آگ میں گر رہے ہیں۔ تو یہی میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تم کو کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے بچا رہا ہوں، کہ بچو اس آگ سے! بچو اس آگ سے! لیکن تم ہو کہ مجھ پر بڑھ بڑھ کے اس میں گرے جا رہے ہو۔ مسند احمد، ترمذی، بخاری ومسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۸۹۷... اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت اور علم مجھے عطا فرما کر بھیجا، اس کی مثال اس موسلا دھار بارش کی سی ہے، جو کسی زمین پر برسی۔ اب اس زمین کے ایک حصہ نے جو صاف ستھرا تھا اس پانی کو اپنے اندر جذب کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں نباتات اگائے اور دوسری گھاس پھونس اگائی۔ اور زمین کا ایک دوسرا حصہ جو نشیبی اور سخت تھا اس نے بھی پانی کو اپنے اندر روک لیا، اللہ نے اس کے ذریعہ لوگوں کو نفع پہنچایا اور انہوں نے اس سے پانی پیا اور جانوروں کو پلایا اور اپنی اپنی زمینوں کو بھی سیراب کیا۔ اس کے علاوہ زمین کا ایک اور حصہ تھا جو بالکل چٹیل تھا، پانی کو اپنے اندر روکتا تھا نہ نباتات اگاتا تھا۔

تو یہ مثال ہے اس شخص کی، جس کو اللہ نے دین کا علم عطا کیا اور جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے، اس کے ساتھ اس نے خوب نفع اٹھایا، خود بھی سیکھا اور اوروں کو بھی سکھایا۔ اور مثال ہے اس شخص کی، جس نے اس کی طرف توجہ کے لئے سر تک اوپر نہ اٹھایا۔ اور نہ اللہ کی اس ہدایت کو قبول کیا، جس کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ بخاری ومسلم، بروایت ابی موسی

۸۹۸... امابعد! اے لوگو! بلاشبہ میں بھی ایک انسان اور بشر ہوں۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آ جائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ تو دیکھو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں؛ کتاب اللہ جو ہدایت ونور کا سرچشمہ ہے۔ جس نے اس کو تھام لیا اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو یقیناً وہ ہدایت پر گامزن ہو چلا۔ اور جس نے اس کو بھلا دیا، گمراہ ہو گیا۔ سو اللہ کی کتاب کو تھام لو اور مضبوطی سے اس کو پکڑ لو۔ اور دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں، ان کے بارے میں میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، کہ ان کا خیال رکھنا۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، بروایت زید بن ارقم

دین اسلام پاکیزہ دین ہے

۸۹۹... تمام ادیان میں اللہ کے نزدیک محبوب ترین دین تمام آلائشوں سے پاک اور صاف ستھرا دین دینِ محمدی ہے جو ملت ابراہیمی کا پرتو ہے۔

۹۰۰ مجھے سیدھا اور توحید والا دین دے کر بھیجا گیا ہے۔ اور جس نے میری سنت کی مخالفت کی اس کا مجھ سے واسطہ نہیں۔

خطیب بروایت جابر

۹۰۱ ... جب میرے اصحاب کا ذکر کیا جائے، تو اس کو لے لو اور جب ستاروں کا ذکر کیا جائے تو اس کو بھی لے لو۔ اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے اس کو بھی لے لو۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود وبروایت ثوبان. ابوداؤد، بروایت عمر

۹۰۲... جب تم میری طرف سے کوئی حدیث سنو، جس سے تمہارے دل مانوس ہوں، اور تمہارے بال اور کھال اس سے نرم پڑ جائیں اور تم محسوس کرو کہ وہ حدیث تمہارے اذہان سے قریب تر ہے، تو پس میں اس کے زیادہ لائق ہوں۔ یعنی واقعی وہ میرا کلام ہے

اور اگر ایسی کوئی حدیث سنو، جس سے تمہارے دل نامانوس ہوں، اور تمہارے بال اور کھال اس سے وحشت محسوس کریں، اور تم خیال کرو کہ وہ حدیث تمہارے اذہان سے دور ہے تو میں بھی اس سے دور ہوں۔ یعنی وہ میرا کلام نہیں ہے۔

مسند احمد، المسند لابی یعلی، بروایت ابی اسید یاابی حمید

علم دین کو چھپانا گناہ ہے

۹۰۳..... جب بدعتوں کا ہر طرف چرچا ہو جائے۔اور اس امت کا آخری طبقہ اول طبقہ کو لعن طعن کرنے لگے،تو چاہئے کہ جس کے پاس علم ہو وہ اس کو عام کرے۔اگر اس نے اس روز علم کو چھپایا،تو گویا اس نے محمد پر نازل شدہ دین کو چھپایا۔ابن عساکر، بروایت معاذ

۹۰۴..... جب آخری زمانہ ہوگا اور ہوس وخواہشات خوب ہو جائیں گی،تو ایسے وقت تم پر لازم ہے کہ دیہات والوں اور عورتوں کا دین لے کر بیٹھ جاؤ۔

الصحیح لابن حبان فی الضعفاء الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۰۵..... جب اس امت کا آخری طبقہ اول طبقہ کو لعن طعن کرنے لگے،تو اس وقت جس نے میری حدیث کو مخفی رکھا،اس نے اس دین کو مخفی رکھا جو اللہ عزّ وجلّ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے۔ابن ماجه، بروایت جابر

۹۰۶..... جب تک میں تمہارے درمیان موجود ہوں، میری پیروی کرتے رہو۔اور تم پر کتاب اللہ کا تھامنا لازم ہے، اس کے حلال کو حلال جانو اور اس کے حرام کو حرام جانو۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عوف بن مالک

۹۰۷..... میری حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو اگر موافق نکلے تو سمجھ لو کہ وہ میری ہی حدیث ہے،اور میں ہی اس کا قائل ہوں۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ثوبان

۹۰۸..... جان لے اے بلال! جس نے میری کسی ایک سنت کو زندہ کیا، جو میرے بعد بھلائی جا چکی تھی،تو اس کو اس پر تمام عمل کرنے والوں کا اجر ملے گا،بغیر ان کے اجر میں کمی کئے۔اور جس نے کوئی بدعت جاری کی، جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہیں تھے تو اس کو اس پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کا گناہ ہوگا،بغیر ان کے گناہ میں کچھ بھی کمی کئے۔ترمذی، بروایت عوف بن مالک

۹۰۹..... میری امت کبھی کسی گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔سو جب تم اختلاف کو دیکھو تو تم پر سوادِ اعظم یعنی بڑی جماعت کی اتباع لازم ہے۔

ابن ماجه، بروایت انس رضی الله عنه

۹۱۰..... سنت تو دو ہی ہیں، نبی کی یا امامِ عادل کی۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۱۱..... صاحبِ سنت اگر اچھا عمل کرے تو اس سے قبول کیا جائے گا۔اور اگر کچھ خلط ملط ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

التاریخ للخطیب رحمة الله علیه فی المؤتلف بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۱۲..... تم سے پہلے لوگ کتاب میں اختلاف کرنے کے باعث ہلاک ہو گئے۔الصحیح للامام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۱۳..... یقیناً آج تم ایک دین کے حامل ہو۔اور میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امم پر فخر کروں گا۔پس تم میرے بعد الٹے پاؤں واپس نہ پھر جانا۔مسند احمد، بروایت جابر

۹۱۴..... میری اور اس چیز کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجی ہے، ایک شخص کی مانند ہے۔جو ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا! اے قوم میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے۔اور میں کھلم کھلا تم کو اس سے ڈرانے والا ہوں۔سو نجات کی راہ پکڑو، نجات کی راہ پکڑو۔پس ان میں سے ایک قوم نے اس کی اطاعت کی اور رات کے آخری پہر ہی کوچ کر گئے،اور اطمینان وسکون کے ساتھ نجات پا گئے۔

اور دوسری قوم نے اس کی تکذیب کی۔اور اپنے اپنے مقام پر جمے رہے، آخر کار صبح صبح دشمن کے لشکر نے ان کو آلیا،اور ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا،اور ان کی بیخ کنی کر ڈالی۔سو یہ مثال ہے اس جماعت کی، جس نے میری اتباع کی اور میرے لائے ہوئے دین کی اتباع کی۔اور اس جماعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے دین حق کی تکذیب کی۔

بخاری ومسلم، بروایت ابی موسی

۹۱۵..... یہ امت ایک عرصہ تک کتاب اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔پھر ایک عرصہ سنت رسول اللہ پر عمل پیرا رہے گی۔پھر اپنی رائے پر عمل شروع

کردے گی، سوجب وہ اپنی رائے کو قابلِ عمل ٹھرالے گی، تو یہی وقت ہوگا کہ خود بھی گمراہ ہوگی، اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گی۔

المسند لابی یعلی، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۶..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے سوال کرنا اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کردیا تھا۔ پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو باز آجاؤ۔ مسنداحمد، الصحیح للامام مسلم رحمة اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۱۷ ..... میں نے اپنے پروردگار سے اپنے بعد اپنے اصحاب کے درمیان واقع ہونے والے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تھا: تو مجھ پر وحی کی گئی کہ اے محمد! تیرے اصحاب میرے نزدیک آسمان کے تاروں کی طرح ہیں۔ بعض بعض سے زیادہ روشن ہیں۔ سو جس نے ان کے اختلافی پہلو سے بھی کچھ لیا وہ بھی میرے نزدیک ہدایت پر گامزن ہے۔ السجزی فی الابانہ وابن عساکر بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۹۱۸ مسلسل بنی اسرائیل کا معاملہ اعتدال پذیر رہا..... حتیٰ کہ ان میں حرام کاری کی وجہ سے بچے پیدا ہونے لگے۔ اور دیگر مفتوح اقوام کی باندیوں سے پیدا ہونے والے بچوں کی کثرت ہوگئی، تو تب بنی اسرائیل اپنی رائے پر فیصلے کرنے لگے اور خود بھی گمراہ ہوئے دوسروں کو بھی گمراہ کرڈالا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے

۹۱۹..... میرے بعد بری بری خصلتیں جنم لیں گی۔ پس جس کو تم دیکھو کہ جماعت سے جدا ہورہا ہے، یا امتِ محمد یہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہتا ہے، تو خواہ وہ کوئی شخص ہو اس کو قتل کرڈالو۔ بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جماعت سے جدا ہونے والے کو شیطان ایڑ مارتا ہے۔ النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت عرفجہ

۹۲۰ تم میرے پاس سے مجتمع ہو کر جارہے ہو، مگر افسوس کل روزِ قیامت کو منتشر ہو کر آؤ گے۔ اور اسی تفرقہ بازی نے تم سے پہلی اقوام کو تباہ کیا۔

مسنداحمد، بروایت سعد

صراط مستقیم کی مثال

۹۲۱ اللہ نے سیدھی راہ کی مثال بیان فرمائی ہے، کہ اس راہ کے جانبین میں دو دیواریں ہیں۔ دیواروں میں دروازے کھلے ہوئے ہیں، اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اور عین اس سیدھی راہ کے سرے پر ایک منادی ہے جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے! اے انسانو! سب سیدھے رستہ پر چلے آؤ، اور ادھر ادھر دروازوں میں نہ مڑو۔ اور اس راہ کے اوپر کی طرف بھی ایک منادی پکار رہا ہے، اور جب کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ منادی پکار اٹھتا ہے! تف ہو تجھ پر: اس دروازے کو مت کھول اگر کھولے گا تو اس میں داخل ہوجائے گا۔

پس یہ راہ اسلام کی سیدھی راہ ہے۔ اور اس کے جانبین کی دیواریں حدود اللہ ہیں۔ کھلے ہوئے دروازے اللہ کے محارم ہیں۔ اور راہ کے سرے پر کھڑا منادی کتاب اللہ ہے۔ اور راہ کے اوپر کھڑا منادی واعظ اللہ، یعنی ہر سلیم الطبع انسان کا ضمیر ہے۔

ھسم، المستدرک للحاکم بروایت نواس

۹۲۲ ..... میں تمہیں ایک روشن ملت پر چھوڑے جارہا ہوں۔ جس کی رات بھی دن کے مانند روشن و چمکدار ہے۔ اس ملت سے میرے بعد کوئی منحرف نہ ہوگا، مگر وہی جس کے مقدر میں ہلاکت ہے۔ جو تم میں سے میرے بعد حیات رہا، وہ بہت سے اختلافات کو رونما دیکھے گا۔ پس تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت کو لازم ہے، جس کو تم جانتے ہو۔ اپنی کچلی کے ساتھ مضبوطی سے اس کو تھام لینا۔ اور تم پر ہر حال میں امام کی اتباع لازم ہے، خواہ تم پر کسی حبشی غلام کو ہی کیوں نہ امیر بنادیا جائے۔ کیونکہ مؤمن تو نکیل پڑے ہوئے اونٹ کی مانند ہے، اس

کو جہاں ہانکا جائے، خاموشی سے چل دیتا ہے۔مسند احمد، ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت عرباض

۹۲۳......کتاب اللہ، اللہ کی رسّی ہے۔ جو آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ابن ابی شیبه، ابن جریر بروایت ابی سعید

۹۲۴......ہر ایسی شرط جو کتاب اللہ میں نہ ہو وہ باطل ہے۔خواہ سو شرائط کیوں نہ ہوں؟

البزار، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۹۲۵......اس وقت تمہاری کیا شان ہوگی؟ جب دین میں تم چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگے؟ جس چاند کو بس آنکھوں سے بینا شخص ہی دیکھ پائے گا۔ابن عساکر بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۹۲۶......تمہاری کیا شان ہوگی جب دین میں تم کو چاند کی مانند دیکھا جائے گا۔ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۲۷......اگر موسیٰ علیہ السلام بھی نازل ہوں اور تم ان کی اتباع کرنے لگ جاؤ۔ اور مجھے چھوڑ دو، تو یقیناً تم گمراہ ہو جاؤ گے۔ نبیوں میں سے میں تمہارے لئے منتخب کیا گیا۔ اور اقوام میں سے تم میرے لئے منتخب کئے گئے۔شعب الایمان بروایت عبدالله بن الحارث

فرقہ ناجیہ کی پہچان

۹۲۸......ضرور میری امت پر بھی وہی حالات پیش آئیں گے، جو بنی اسرائیل پر پیش آئے، جس طرح کہ ایک جوتا دوسرے جوتے کی ہو بہو نقل ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ اگر ان کے کسی فرد نے علانیہ اپنی ماں کے ساتھ بدفعلی کی تھی، تو میری امت کا بھی کوئی فرد اس کا مرتکب ہوگا۔ اور بنی اسرائیل بہتر گروہوں میں بٹ گئے تھے تو میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی۔ اور سوائے ایک کے سب گروہ جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے پوچھا وہ ایک کون سا گروہ ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا! وہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پر پیرا عمل ہوگا۔

بخاری و مسلم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۲۹　جس کسی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد باہم نزاع واختلاف کیا، اس کے اہلِ باطل اہلِ حق پر غالب آگئے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۳۰......جس نے کتاب اللہ کی اتباع کی، سو اللہ نے اس کو ہدایت سے نواز دیا اور قیامت کے روز سخت حساب سے بچا لیا۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۹۳۱......جس نے اللہ کے سلطان کی عزت و توقیر کی، قیامت کے روز اللہ اس کی عزت و توقیر فرمائیں گے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی بکرة

۹۳۲......جس نے دھرتی پر اللہ کے سلطان کی اہانت کی، اللہ اس کی اہانت فرمائیں گے۔ترمذی بروایت ابی بکرة

۹۳۳......جس نے میری سنت کو زندہ کیا، اس نے مجھ سے محبت رکھی۔ اور جس نے مجھ سے محبت رکھی اس کو جنت میں میرا ساتھ نصیب ہوگا۔

السجزی بروایت انس

۹۳۴......جس نے میری سنت کو لیا وہ مجھ سے ہے۔ اور جس نے میری سنت سے اعراض کیا، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۳۵......جس نے سنت کو تھام لیا، جنت میں داخل ہو گیا۔الدارقطنی فی الافراد بروایت عائشه رضی الله عنها

۹۳۶......میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، اس کے لئے شہید کا اجر ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۹۳۷۔۔۔ میری سنت کو تھامنے والا جبکہ میری امت نزاع واختلاف کا شکار ہوگی، ایسا ہے جیسا کہ انگارے کو تھامنے والا۔

الحکیم بروایت ابن مسعود

۹۳۸۔۔۔ اے لوگو! میرے ساتھ کسی چیز کومت جوڑو، جو میں نے حلال کیا وہ درحقیقت اللہ نے حلال کیا اور جو میں نے حرام کیا وہ درحقیقت اللہ نے حرام کیا۔ابن سعدعن عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۳۹۔۔۔میری محبت کسی قلب میں جاگزیں نہیں ہوئی، مگر اللہ نے اس کے جسم کو جہنم پر حرام کر دیا۔الحلیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۴۰۔۔۔ خوشخبری سنو! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔اور یہ اللہ کا قرآن ہے، اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔پس اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر تم ہرگز گمراہ ہو گے نہ ہلاک ہو گے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، بروایت شریح الخزاعی

۹۴۱۔۔۔ بے شک شیطان مایوس ہوگیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اس کی عبادت کی جائے۔لیکن اس کے سوا جن اعمال کا تمہیں بھی خطرہ ہے ان میں وہ اپنی اطاعت کئے جانے پر راضی ہوگیا ہے۔سوانتہائی محتاط رہو۔میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب، اور تمہارے نبی کی سنت ہے۔بے شک ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں۔کسی شخص کے لئے اپنے بھائی کا مال حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ خود اپنی رضاء ورغبت سے دوسرے کو کچھ دیدے۔اور ظلم وستم نہ ڈھاؤ۔اور میرے بعد کافر ہوکر نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔المستدرک للحاکم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۴۲ میں تم میں کتاب اللہ چھوڑے جارہا ہوں، یہ اللہ کی رسی ہے۔جو اس کے پیچھے چلا ہدایت پر گامزن ہوا۔اور جس نے اس کو ترک کیا گمراہی کے راستے پر جاپڑا۔ابن ابی شیبہ، الصحیح لابن حبان، بروایت زیدبن ارقم

۹۴۳۔۔۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔اس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت، اور کتاب اللہ اور میرا خاندان باہم کبھی جدا نہ ہوں گے حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔الماوردی بروایت ابی سعید

۹۴۴۔۔۔ قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔تو دیکھو! میں تمہارے درمیان دو عظیم چیزیں چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ جو اللہ کی رسّی ہے۔آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔سو خیال رکھنا کہ میرے بعد تم ان کے کیسا سلوک کرتے ہو۔ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند احمد، المسند لابی یعلی بروایت ابی سعید

۹۴۵۔۔۔ میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑو گے، وہ اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے۔ حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

عبدبن حمید، ابن الانباری بروایت زیدبن ثابت

حوض کوثر کی صفت

۹۴۶۔۔۔ میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے۔جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں عظیم چیزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔پوچھا گیا وہ دو عظیم چیزیں کیا ہیں یا رسول اللہ؟ فرمایا! بڑی تو کتاب اللہ ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز کبھی لغزش میں مبتلا ہوگے، نہ کبھی گمراہی میں پڑو گے۔اور اس سے چھوٹی چیز میرا خاندان یعنی اہل بیت۔اور یہ دونوں باہم کبھی جدا نہ ہوں گے۔۔۔ حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔اور اس چیز کا میں نے ان کے

لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا۔اور تم ان دونوں سے آگے بڑھنے کی بھی مت سوچنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔اور نہ ان کو کچھ سکھانے کی کوشش کرنا، کیونکہ وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔الطبرانی فی الکبیر بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ

۹۴۷ ... میں تم میں دوخلیفہ چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ جواللہ کی رسی ہے۔آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔اور یہ یہ دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔۔مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زیدبن ارقم

۹۵۱ ... میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کومضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب، اور میرا خاندان یعنی اہل بیت۔ابن ابی شیبہ، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۵۲ ... گویا میرا بلاوا آگیا ہے۔اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کرلیا ہے۔میں تم میں دوعظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، کتاب اللہ جواللہ کی رسی ہے۔آسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔دوسرا میرا خاندان یعنی اہل بیت۔اور یہ یہ دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا رویہ ہے؟

المسند لابی یعلی، الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی سعید

۹۵۳ گویا میرا بلاوا آگیا ہے۔اور میں نے اس کی دعوت کو قبول کرلیا ہے۔میں تم میں دوعظیم چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں، ایک کا مرتبہ دوسرے سے بڑھا ہوا ہے۔کتاب اللہ اور میرا گھرانہ اہل بیت۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔اور یہ دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔اور جس کا میں مولیٰ علی بھی اس کے مولیٰ۔اے اللہ جوان سے محبت رکھے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔اور جوان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابی الطفیل عن زیدبن ارقم

۹۵۴ اے لوگو! میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم اس کومضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی گمراہی میں نہ پڑوگے، وہ اللہ کی کتاب، اور اس کے نبی کی سنت ہے۔بخاری ومسلم، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۹۵۵ ... اللہ کی کتاب، اور میری سنت دونوں باہم کبھی جدانہ ہوں گے ... حتیٰ کہ دونوں حوض پر میرے پاس آئیں۔

ابونصر السجزی فی الابانہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

لیکن صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بہت ضعیف ہے۔

۹۵۶ ... کتاب اللہ، اللہ کی رسی ہے جوآسمان وزمین کے درمیان پھیلی ہوئی ہے۔ابن ابی شیبہ، ابن جریر بروایت ابی سعید

۹۵۷ ... قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آجائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔تو تمہارا میرے متعلق کیا خیال ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا! آپ نے مکمل طور پر ہمارے ساتھ خیر خواہی فرما چکے۔آپ ﷺ نے فرمایا! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔اور یہ کہ جنت حق ہے۔جہنم حق ہے۔دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم ضرور اس کی شہادت دیتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا! اور میں بھی تمہارے ساتھ شہادت دیتا ہوں۔

توجہ سے میری بات سنو! میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤگے۔جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔پس خیال رکھنا کہ میرے بعد تمہارا ان دونوں عظیم چیزوں کے بارے میں کیا رویہ ہے۔پوچھا گیا وہ دوعظیم چیزیں کیا ہیں یارسول اللہ؟ فرمایا! بڑی تو کتاب اللہ ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔اس کومضبوطی سے تھام لوتو ہرگز کبھی لغزش میں مبتلا ہوگے، نہ کبھی گمراہی میں پڑوگے۔دوسرا میرا خاندان۔اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی باہم جدانہ ہوں گے، حتیٰ کہ یہ حوض پر میرے پاس آجائیں۔اور اس چیز کا میں نے ان کے لئے اپنے پروردگار سے سوال کیا تھا۔سوتم ان دونوں سے آگے بڑھنے کی کبھی مت سوچنا ورنہ ہلاک ہوجاؤ گے۔نہ ان کی

متعلق کوتاہی کرنا۔ نہ ان کو کچھ سکھانے کی کوشش کرنا، کیونکہ وہ تم سے زیادہ اعلم ہیں۔ اور میں ہر مؤمن کا ولی ہوں۔ اور جس کا میں مولی علی بھی اس کے مولی ہیں۔ اے اللہ جو ان سے محبت رکھے آپ بھی اس سے محبت رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی اس سے دشمنی رکھئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی الطفیل بروایت زید بن ارقم

۹۵۸ ..... اے لوگو! مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ کسی نبی نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر جتنی زندگی سے زیادہ زندگی نہیں پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آ جائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں۔ اور مجھ سے بھی سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا۔ تو تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا ہم شہادت دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ ادا کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا! کیا تم شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ اور یہ کہ جنت حق ہے۔ جہنم حق ہے۔ موت کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا حق ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ قبروں کے مردوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ اے انسانو! اللہ میرا مولا ہے۔ اور میں مؤمنین کا مولی ہوں، ان کے نفوس سے زیادہ ان پر ولایت رکھتا ہوں پس جس کا میں مولی ہوں علی بھی اس کے مولی ہیں۔ اے اللہ جو انہیں دوست رکھے آپ بھی ان کو دوست رکھئے۔ اور جو ان سے دشمنی رکھے آپ بھی ان سے دشمنی رکھئے۔ میں تمہارے لئے آگے جانے والا ہوں، اور تم میرے پاس حوض پر آؤ گے۔ جس کی چوڑائی صنعاء سے بصریٰ تک ہوگی۔ اس میں ستاروں کی طرح لاتعداد سونے چاندی کے آبخورے ہوں گے۔ اور جب تم میرے پاس آؤ گے تو میں تم سے ان دو عظیم چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ کہ ان کے بارے میں تمہارا کیا رویہ رہا؟ ان میں سے بڑی اللہ کی کتاب ہے، جس کا ایک سرا اللہ عزوجل کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے ہاتھ میں۔ اس کو مضبوطی سے تھام لو تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور دوسرا میرا خاندان اہل بیت ہے۔ اور مجھے لطیف وخبیر ذات نے خبر دی ہے کہ یہ دونوں کبھی ختم نہ ہوں گے، حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔

الحکیم الطبرانی فی الکبیر بروایت ابی الطفیل عن حذیفہ بن اسید

۹۵۹ ..... اے لوگو! کوئی نبی مبعوث نہیں ہوئے مگر انہوں نے اپنے سے پہلے نبی کی نصف عمر جتنی زندگی پائی۔ سو قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد آ جائے، اور میں اس کی دعوت پر لبیک کہہ دوں میں تم میں ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ تم اس کے بعد ہرگز کبھی گمراہی میں نہ ہوگے، اور وہ اللہ کی کتاب ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت زید بن ارقم

۹۶۰ ..... جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، میری اطاعت کرتے رہو..... اور جب گزر کر جاؤں تو کتاب اللہ کو لازمی طور پر تھام لینا۔ اس کے حلال کو حلال، اور حرام کو حرام قرار دیتے رہنا۔ عنقریب قرآن پر ایک زمانہ آئے گا، کہ وہ ایک رات میں مصاحف اور قلوب سے نکل جائے گا۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۹۶۱ میں محمد امی پیغمبر ہوں۔ میں محمد امی پیغمبر ہوں۔ میں محمد امی پیغمبر ہوں۔ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ آئے گا۔ مجھے ابتدائی کلمات، اختتامی کلمات اور جامع کلمات دیئے گئے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ جہنم کے کتنے داروغے ہیں، اور حاملین عرش کی کیا تعداد ہے۔ اور میرے رب میں اپنے لیے اور اپنی امت کے لئے عافیت کا طلبگار ہوں سو جب تک میں تمہارے درمیان ہوں، مجھ سے سن سن کر اطاعت کرتے رہو۔ جب مجھے اٹھا لیا جائے..... تو کتاب اللہ کو لازم پکڑ لو۔ اس کے حلال کو حلال سمجھو اور حرام کو حرام۔ مسند احمد، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۶۲ ..... سب سے افضل بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بدتر امر دین میں نئی پیدا کردہ باتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل وعیال کے لئے ہے۔ اور جس نے قرض یا بے آسرا اہل وغیرہ چھوڑے اس کا بوجھ میرے ذمہ ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۶۳ ..... سب سے سچی بات کتاب اللہ کی ہے، سب سے عمدہ طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔ اور سب سے بدترین امر دین میں نئی پیدا کردہ باتیں ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ مسند احمد، بروایت ابن مسعود

۹۶۴ ..... کتاب اللہ پر عمل کرتے رہو، جو بات مشتبہ ہو جائے اسکو اہل علم سے دریافت کرلو وہ تمہیں خبر دیں گے۔ اور تورات اور انجیل پر بھی ایمان لاؤ۔ اور اس فرقان پر بھی ایمان لاؤ، اس میں ہر چیز کا بیان ہے۔ یہ شفاعت کنندہ اور مقبول الشفاعۃ بھی ہے۔ اور ایسا مزاحم ہے جس کی مزاحمت

تسلیم کی جاتی ہے۔المستدرک للحاکم، بروایت معقل بن یسار

۹۶۵..... قرآن پر عمل پیرا ہو۔اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتے رہو۔اس کی اقتداء کو لازم پکڑلو۔اس کی کسی بات کا انکار ہرگز کبھی نہ کرنا۔جو بات مشتبہ ہو جائے، اس کو میرے کوچ کر جانے کے بعد اللہ عزوجل اور اہلِ علم پر پیش کرو، وہ تمہیں خبردیں گے۔توراۃ انجیل زبور، اور جو کچھ دیگر انبیاء کو دیا گیا ہے ان سب پر ایمان لاؤ۔لیکن قرآن اور جو کچھ اس میں ہے، وہ تمہیں کافی ہے۔یہ شفاعت کنندہ اور مقبول الشفاعۃ بھی ہے۔اور ایسا مزاحم ہے جس کی مزاحمت تسلیم کی جاتی ہے۔آ گاہ رہو، ہرآیت کا قیامت کے دن اپنا نور ہوگا، اور مجھے اول ذکر سے سورۂ بقرہ دی گئی ہے۔موسیٰ کی تختیوں سے طٰہٰ اور طواسین عطا کی گئی ہیں۔تحت العرش خزانہ سے سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات دی گئی ہیں۔اور مفصل کی سورتیں بطور نفل عطا کی گئی ہیں۔

محمدبن نصر، الطبرانی فی الکبیر، المستدرک للحاکم، بخاری ومسلم، ابن عساکر بروایت معقل بن یسار

۹۶۶..... تم پر قرآن تھامنا لازم ہے، کیونکہ وہ رب العالمین کا کلام ہے۔اسی سے اس کا صدور ہوا ہے۔اس کی متشابہ آیات پر ایمان لاؤ۔اور اس کی امثال سے عبرت پکڑو۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر

اور اس میں ایک راوی کدیمی ہیں..... جن کے الفاظ یہ ہیں! کیا تم کو اسی بات کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تم اسی لئے پیدا کئے گئے ہو کہ کتاب اللہ کے حصوں کو ایک دوسرے پر لے کر آپس میں بحث کرو؟ دیکھو میں جس بات کا حکم کروں اسے بجالاؤ۔جس سے منع کروں اس سے باز آجاؤ۔

نصر المقدسی فی الحجہ بروایت ابن عمرو

۹۶۷..... کیا اسی بات کا تم کو حکم دیا گیا ہے؟ کیا تم سے یہی مطلوب تھا؟ تم سے پہلے جو لوگ ہلاکت میں پڑے، انہوں نے بھی اسی طرح کتاب اللہ کے حصوں کو ایک دوسرے پر لے کر آپس میں بحث کرنا شروع کر دیا تھا۔پس جس بات کا اللہ نے تم کو حکم دیا ہے، اس پر کاربند ہو جاؤ۔اور جس بات سے منع کیا ہے، اس سے باز آجاؤ۔الدارقطنی فی الافراد، الالقاب للشیرازی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

راوی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک قوم کو دیکھا کہ باہم تقدیر کے مسئلہ میں الجھے ہوئے ہیں، تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۹۶۸..... کیا اسی کا تم کو حکم دیا گیا ہے؟ کیا یہی چیز دے کر مجھے تمہارے پاس بھیجا گیا ہے؟ پہلے کے لوگ بھی اسی وجہ سے قعرِ ہلاکت میں پڑے جب انہوں نے ایسے مسائل میں جھگڑنا شروع کر دیا۔سو میں تم کو انتہائی سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ تم ان مسائل میں مت الجھو۔

ترمذی، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن ہے۔ترمذی

۹۶۹..... کیا اسی بات کے ساتھ میں مبعوث کیا گیا ہوں؟ کیا اسی بات کا تم کو حکم ملا ہے؟ خبردار! میرے بعد کافر بن کر الٹے پاؤں نہ پھر جانا کہ ایک دوسرے کا سر قلم کرنے لگو۔مسند البزار، ابن الضریس، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید مثلہ

۹۷۰..... تم سے پہلے لوگوں کے ہلاک ہونے کا سبب یہی تھا کہ انہوں نے اسی طرح کتاب اللہ کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ معارضانہ پیش کر کے بحث و تمحیص کا دروازہ کھول لیا تھا۔حالانکہ کتاب اللہ اس طرح نازل ہوئی ہے کہ یہ آپس کے ایک دوسرے حصوں کی تصدیق کرتی ہے۔اور اس کا کوئی حصہ کسی حصہ کی تردید یا تکذیب ہرگز نہیں کرتا۔پس اس کے متعلق جس بات کا تم کو علم ہو اس کو زبان پر لا سکتے ہو اور اگر علم نہیں ہے تو اس کو عالم کے سپرد کر دو۔شعب الایمان، بروایت ابن عمرو

۹۷۱..... پہلے لوگوں کو محض ان کے اختلاف نے تباہی تک پہنچایا۔الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۹۷۲..... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو ہمت و وسعت کے مطابق اس سے باز آجاؤ۔الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۹۷۳... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے سوال کرنا اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب میں تم کو کوئی حکم کروں تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے تم کو منع کروں تو باز آجاؤ۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المغیرہ

عمل سے بچنے کے لئے سوالات نقصان دہ ہیں

۹۷۴... میں نے تم کو چھوڑ دیا تم بھی مجھے چھوڑ دو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے کثرت سے اپنے انبیاء سے سوال کرنا اور ان سے اختلاف کرنا شروع کر دیا تھا۔ پس جب تم کو کوئی حکم دیا جائے تو اس کو اپنی وسعت کے بقدر بجالاؤ۔ اور جب کسی چیز سے منع کیا جائے تو اس سے باز آجاؤ۔ اور جس بات کے متعلق میں تمہیں بتاؤں کہ وہ من جانب اللہ ہے تو اس میں کسی شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں۔

الصحیح لإبن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی الله عنه

۹۷۵... اگر میں تم پر اشیاء کو یوں حرام قرار دینے لگ جاؤں تو تم شدت اور سختی کی وجہ سے بھسم ہو کر رہ جاؤ۔ کیونکہ اشیاء کو حرام قرار دینے کی پہاڑ بھی طاقت نہیں رکھتے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت سمرة

۹۷۶... عنقریب میری امت کے بعض لوگ آئیں گے، جو قرآن میں بعض مواضع سے دوسرے بعض مواضع پر اشکال کریں گے۔ تاکہ اس کو باطل قرار دے سکیں، اور اس کی متشابہ آیات میں غور وخوض کریں گے۔ اور وہ اس زعم باطل میں گرفتار ہوں گے کہ وہی اپنے رب کے دین میں سیدھی راہ پر گامزن ہیں۔ ہر دین میں مجوسی چلے آئے ہیں، اور میری امت کے مجوسی یہی لوگ ہیں، جو جہنم کے کتے ہیں۔

ابن عساکر بروایت البحتری بن عبید عن ابیه عن ابی ھریرہ رضی الله عنه

۹۷۷... تمہیں کیا ہوا کہ کتاب خداوندی کی آیات کو دوسری آیات پر تضاد میں پیش کرتے ہو؟ جبکہ اسی وجہ سے اگلی اقوام ہلاک ہوئیں۔

مسند احمد، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۹۷۸... ذرا ٹھہر واے قوم! تم سے پہلی اقوام اسی وجہ سے تباہ وبرباد ہوئیں، کہ وہ اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے لگیں۔ اور کلام خداوندی کی آیات میں معارضہ پیش کرنے لگیں۔ بے شک قرآن یوں نازل نہیں ہوا کہ اس کی آیات آپس میں معارض ہوں، بلکہ اس کی آیات تو آپس میں ایک دوسرے مضمون کی تصدیق کرتی ہیں۔ سو جس کا تم کو علم ہو اس پر عمل بجالاؤ، اور جس سے ناواقف ہو اس کو کسی عالم پر پیش کر دو۔

۹۷۹... جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو! جو متشابہ آیات کی تحقیق وجستجو میں سرگرداں ہیں تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے تشخیص فرمائی ہے۔ پس ان سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، الصحیح للامام مسلم رحمة الله علیه، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجه، بروایت عائشه رضی الله عنها

۹۸۰... اللہ عزّ وجلّ نے بعض فرائض مقرر فرمائے ہیں، ان کو پس پشت نہ ڈال بیٹھو، اور بعض حدود بھی مقرر فرمائی ہیں ان سے کبھی تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام قرار دیا ہے سوان کے قریب بھی نہ پھٹکنا، اور بہت سی اشیاء سے بغیر کسی بھول اور نسیان کے محض تم پر نظر رحمت کرتے ہوئے سکوت فرمایا ہے، سوان کے متعلق کھود کرید میں نہ پڑو۔ الطبرانی فی الکبیر، الحلیه، بخاری ومسلم بروایت ابی ثعلبة الخشنی

۹۸۱... اللہ عزّ وجلّ نے بعض فرائض مقرر فرمائے ہیں، ان کو پس پشت نہ ڈال بیٹھو، اور بعض حدود بھی مقرر فرمائی ہیں ان سے کبھی تجاوز نہ کرو، اور بعض اشیاء کو حرام قرار دیا ہے سوان کے قریب بھی نہ پھٹکنا، اور بہت سی اشیاء سے بغیر کسی بھول اور نسیان کے محض تم پر نظر رحمت کرتے ہوئے سکوت فرمایا ہے، سوان کی خاطر مشقت میں نہ پڑو، بلکہ ان کو قبول کرلو۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۹۸۲... کیا تم میں سے کوئی اپنی مسہری پر ٹیک لگائے یہ خیال کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی حرام کردہ اشیاء کے سوا کچھ بھی حرام نہیں فرمایا؟ حالانکہ میں نے بھی بعض اشیاء کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے، اور کئی اشیاء سے منع کیا ہے۔ اور وہ بھی قرآن کی طرح ہیں یا اس سے

بھی مرتبہ میں بڑھ کر آ گاہ رہو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حلال نہیں فرمایا کہ تم کسی اہل کتاب کے گھر اس کی اجازت کے بغیر داخل ہو۔ نہ ان کی عورتوں کو مارنا، نہ ان کے پھلوں کو کھانا حلال فرمایا، جبکہ وہ اپنے ذمہ کے فرض کو ادا کر چکے ہوں۔

ابوداؤد، بخاری و مسلم، بروایت العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ

۹۸۳ قریب ہے کہ تمہارا کوئی فرد مسہری پر ٹیک لگائے ہوئے ہو اور اس کے پاس میری کوئی حدیث پہنچے تو وہ اس کی تکذیب کرے اور کہے کہ یہ رسول اللہ کا کہا، ترک کردو..... صرف قرآن کے فرمان کو لو۔

ابونصرالسجزی فی الابانہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ. ابونصر بروایت ابی سعید

حدیث غریب ہے۔

۹۸۴ .....معاہدین کے اموال بغیر حق کے تمہارے لئے حلال نہیں۔ بعض لوگ آئیں گے اور کہیں گے! ہم جو کتاب اللہ میں حلال پائیں گے اس کو حلال قرار دیں گے اور جو اس میں حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے۔ سو آگاہ رہو! میں معاہدین ذمیوں کے اموال کو اور ہر ذی ناب درندہ اور جن چوپایوں سے بیگار لی جاتی ہے، ان کو حرام قرار دیتا ہوں ماسوا ان کے جن کا اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے۔

الطبرانی فی الکبیر بروایت المقدام

۹۸۵ .....میں تمہارے کسی شخص کو یوں نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری حدیث پہنچے اور وہ تکیہ پر سہارا لئے ہوئے ہو اور کہے مجھے اس کے بجائے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ پس آگاہ رہو! میری طرف سے جو بھلی بات تم کو پہنچے خواہ وہ میں نے کہی ہو یا نہ کہی ہو، اسے میرا ہی قول سمجھو۔ اور جو شر بات میری طرف سے تم کو پہنچے تو یاد رکھو کہ میں کبھی کوئی شر کی بات نہیں کیا کرتا۔ مسنداحمد، بروایت ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۹۸۶ .....عنقریب تمہارا کوئی فرد یوں کہے گا! یہ کتاب اللہ ہے جو اس میں حلال ہے، ہم اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور جو اس میں حرام ہے ہم اس کو حرام قرار دیتے ہیں۔ خبردار! جس کو میری حدیث پہنچے اور وہ اس کی تکذیب کر دے تو گویا اس نے اللہ اور اس کے رسول اور اس حدیث کے مبلغ کی بھی تکذیب کر دی۔ ابونصرالسجزی فی الابانہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۹۸۷ .....اللہ کی قسم! لوگ میری طرف کسی چیز کو منسوب نہ کریں میں کسی چیز کو حلال کرتا اور نہ حرام، مگر جو اللہ نے اپنی کتاب مقدس میں حرام فرما دیا۔

الشافعی، ابن سعد بخاری و مسلم بروایت عقبۃ بن عمیر اللیثی مرسلاً

۹۸۸ .....لوگ مجھ پر کسی چیز کو نہ ڈالیں، میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جو اللہ نے حلال فرمایا اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا مگر جو اللہ نے حرام فرمایا۔

الشافعی، ابن سعد بخاری و مسلم بروایت عقبہ

۹۸۹ .....مجھ پر کسی چیز کا بار نہ ڈالو میں کسی چیز کو حلال نہیں کرتا مگر جو اللہ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا اور کسی چیز کو حرام نہیں کرتا مگر جو اللہ نے اپنی کتاب میں حرام فرمایا۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۹۹۰ .....لوگ میری طرف کسی چیز کو منسوب نہ کریں میں ان کے لئے کسی چیز کو حلال کرتا اور نہ حرام، مگر جو اللہ نے حرام فرما دیا۔

الشافعی، بخاری و مسلم فی المعرفۃ بروایت طاؤس

یہ حدیث مرسل ہے۔

۹۹۱ .....اے انسانو! اللہ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اور اس میں حلال کو حلال فرمایا اور حرام کو حرام۔ سو جو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کی زبان سے حلال فرمایا وہ تا قیامت حلال رہے گا، اور جو اپنی کتاب میں اپنے پیغمبر کی زبان سے حرام فرمایا وہ تا قیامت حرام رہے گا۔

ابونصرالسجزی فی الابانہ بروایت انس بن عمیر اللیثی

یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے۔

حدیث رسول کا کتاب اللہ سے موازنہ

۹۹۲... آگاہ رہو! اسلام کی چکی اپنے دائرہ میں رواں ہے، آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا! میری حدیث کا کتاب اللہ سے تقابل کرو، سو جو موافق پاؤ تو جان لو کہ وہ حدیث مجھ سے صادر ہوئی ہے اور میں ہی اس کا قائل ہوں۔

الطبرانی فی الکبیر، سمویہ بروایت ثوبان

۹۹۳... یہود سے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کے جواب میں مبالغہ کیا اور کمی بیشی کی..... حتیٰ کہ کفر کے مرتکب ہوگئے۔ اور عنقریب میری احادیث کی کثرت سے ترویج ہوجائے گی، پس تمہارے پاس جو میری حدیث پہنچے تو کتاب اللہ پڑھو اور حدیث کو کتاب اللہ پر قیاس کرو سو اگر موافق پاؤ تو جان لو کہ میں ہی اس حدیث کا قائل ہوں اور اگر وہ حدیث کتاب اللہ کے ناموافق پاؤ تو سمجھ لو کہ میں اس کا قائل نہیں ہوسکتا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۹۹۴... عنقریب بہت سے راویانِ حدیث میری طرف سے احادیث روایت کریں گے، سو تم ان احادیث کو کتاب اللہ پر پیش کرنا اگر وہ کتاب اللہ سے مطابقت رکھتی ہوں تو ان کو لے لینا، ورنہ ترک کردینا۔ ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۹۹۵... تم کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ قریب زمانہ میں تمہارا سابقہ ایسی قوم سے پڑے گا، جو میری احادیث سے بہت محبت رکھتی ہوگی۔ تو جس شخص نے میری طرف سے ایسی بات نقل کی جو میں نے نہیں کہی تو وہ شخص اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور جو شخص کچھ احادیث وغیرہ یاد کرے تو وہ اس کو آگے بیان کردے۔

ابن الضریس بروایت عقبۃبن عامر، مسنداحمد، المستدرک للحاکم، بروایت ابی موسی الغافقی

۹۹۶..... کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو۔ عنقریب تمہارا سابقہ ایسی قوم سے پڑے گا، جو میری احادیث کو بہت چاہیں گے، سو جس کی سمجھ میں بات آجائے وہ اس کو بیان کردے اور جس نے مجھ پر افتراء بازی کی وہ اپنا ٹھکانہ اور گھر جہنم میں بنالے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت مالک بن عبداللہ الغافقی

۹۹۷..... آگاہ رہو! عنقریب فتنہ رونما ہوگا۔ دریافت کیا گیا یارسول اللہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا! کتاب اللہ، اس میں تم سے ماقبل اور مابعد کی خبریں ہیں۔ اور تمہارے درمیان وقوع پذیر اختلاف کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ کن قول ہے، نہ کہ یاوہ گوئی۔ جس نے اس کو سرکشی کی وجہ سے ترک کیا، اللہ اس کو کاٹ کر رکھ دیں گے۔ اور جس نے اس کے سوا کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کردیں گے۔ یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ دانائی کا تذکرہ ہے۔ سیدھی راہ ہے۔ خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کج روی پیدا نہیں کرسکتیں۔ زبانیں اس میں ملتبس نہیں ہوسکتیں۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔ بار بار دہرانے سے پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات کا خزانہ ختم نہیں ہوتا۔ یہ وہی کلام ہے جس سے جن بھی باز نہ رہ سکے، قرآن سنا تو بے ساختہ پکار اٹھے! ہم نے بہت ہی عجیب کلام سنا، جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ سو ہم اس پر ایمان لائے۔ جس کا بھی یہ کلام ہے سچا کلام ہے۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا فیصلہ کیا۔ جو اس پر عمل بجالایا اجر پاگیا۔ جس نے اس کی دعوت دی، اسے سیدھی راہ کی رہنمائی مل گئی۔ ترمذی، بروایت علی رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۹۹۸ .....لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا، جس میں معیشت معصیت کے سوا باقی نہ رہ سکے گی..... حتیٰ کہ آدمی جھوٹ اور قسم بازی سے بھی دریغ نہ کرے گا۔ سو جب ایسا زمانہ سر پر منڈلائے تو راہِ فرار اختیار کرو۔ دریافت کیا گیا کس طرف راہِ فرار اختیار کریں یارسول اللہ! فرمایا: اللہ اور اس کی کتاب مقدس اور اس کے پیغمبر کی سنت کی طرف راہ پکڑو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۹۹۹..... کیا حال ہوگا ایسی قوم کا، جو عیاش ومالدار لوگوں کو حسرت زدہ نگاہوں سے تکتے ہیں؟ اور عبادت گذار بندگانِ خدا کو حقارت کی نظر سے

دیکھتے ہیں؟اور اپنی ہوس وخواہشات کے موافق قرآن پرعمل کرتے ہیں،اور خواہشات کے مخالف احکام کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، یوں وہ قرآن کے بعض حصوں پرایمان لاتے ہیں تو بعض حصوں کی تکفیر کرتے ہیں،اور جوعمل، رزق،عمر وغیرہ ایسے اعمال ان کے مقدر میں بغیر سعی ومحنت کے لکھ دیئے گئے ہیں محض ان پر اکتفا کر کے بیٹھ جاتے ہیں۔اور جوعظیم اجر،اور نہ ختم ہونے والی تجارت، سعی ومحنت پر موقوف ہے اس سے کتراتے ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن منده فی غرائب شعبه، الحلیه، شعب الایمان، الخطیب عن ابن مسعود رضی الله عنه

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو موضوع احادیث میں شمار کیا ہے۔

۱۰۰۰۔۔۔۔۔جس نے کتاب اللہ کی پیروی کی اللہ عزوجل اسے قعر ضلالت سے نکال کر نور ہدایت سے نوازیں گے۔اور روز قیامت حساب کتاب کی شدت سے مأمون فرمائیں گے۔اور یہ اس لئے کہ فرمان باری ہے ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ فَلَایَضِلُّ وَلَایَشْقٰی﴾ سو جس نے میری ہدایت کی اتباع کی،وہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۰۱۔۔۔۔۔اے حذیفہ!تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم کتاب اللہ کو تھام لو،اس کو سیکھو،اور اس کے فرمودات پرعمل پیرا ہو جاؤ۔

شعب الایمان، بروایت حذیفه رضی الله عنه

صحابہ کی پیروی راہ نجات ہے

۱۰۰۲۔۔۔۔۔خبردار!تم کو اللہ کی کتاب مل چکی ہے،اب اس پرعمل کرنالازم ہوگیا ہے۔کسی کو اس کے ترک کرنے کا کوئی عذر نہیں۔سو اگر کوئی بات کتاب اللہ میں نظر نہ آئے تو میری سنت جاریہ کو پکڑو۔اور اگر اس کے متعلق میری سنت نہ پاؤ تو پھر میرے اصحاب کے قول کو لازم پکڑلو۔بے شک میرے اصحاب آسمان کے تاروں کی مانند ہیں،کسی کی راہ بھی تھام لو ہدایت یاب ہو جاؤ گے۔اور میرے اصحاب کا اختلاف تمہارے لئے باعث رحمت ہے۔

بخاری ومسلم فی المدخل، ابونصرالسجزی فی الابانه، الخطیب، ابن عساکر، الدیلمی بروایت سلیمان بن ابی کریمه عن جویبر عن الضحاک عن ابن عباس رضی الله عنهما

سلیمان اور جویبر دونوں راوی حدیث ضعیف ہیں۔اور ابونصر السجزی نے بھی اس حدیث کو غریب فرمایا ہے۔

۱۰۰۳۔۔۔۔۔یہ کیسی تمہاری لکھی ہوئی تحریرات میرے پاس پہنچتی ہیں۔کیا کتاب اللہ کی موجودگی میں کسی اور کتاب کے لکھنے کی گنجائش ہے؟ قریب ہے کہ اللہ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہو جائے۔عنقریب رات کے وقت اس پر نظر ثانی فرمائیں گے تو کسی کسی ورق پر یا کسی دل پر کوئی نقش باقی نہیں چھوڑیں گے،جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرمائیں گے اس کے دل میں''لا الٰه الا اللّٰه''کو باقی رکھیں گے۔

طبرانی فی الاوسط بروایت ابن عمر رضی الله عنهما)

۱۰۰۴۔۔۔۔۔اے لوگو!یہ کون سی ہے جس کو تم لکھ رہے ہو؟ کیا کتاب اللہ کے ہوتے ہوئے اور کتاب لکھنے کی ضرورت ہے۔ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی وجہ سے غضبناک ہو اور کسی کاغذ میں یا کسی ہاتھ میں کوئی چیز نہ چھوڑے،سب کو ملیامیٹ کردے۔پوچھا گیا یارسول اللہ!اس زمانہ میں مؤمن مرد اور عورت کا کیا حال ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ فرمائے گا تو اس کے دل میں لا الٰه الا اللّٰه کو باقی رکھے گا۔

ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۰۵۔۔۔۔۔مجھ سے قرآن کے سوا نہ لکھو۔سو جس نے قرآن کے سوا لکھا ہو وہ اس کو محو کردے۔اور بنی اسرائیل سے مروی روایات کو روایت کرلیا کرو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اور جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔مسند البزار بروایت ابی هریره

۱۰۰۶۔۔۔۔۔اہل کتاب سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ وہ تم سے صدق بیانی سے کام لیں گے تو تب بھی تم ان کو جھٹلاؤ گے۔یا وہ تم سے غلط بیانی کریں گے تو شاید تم ان کو سچا جان لو۔۔۔۔۔لہٰذا تم پر قرآن کو تھامنا لازم ہے۔کیونکہ اس میں تم سے اگلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تم سے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں،اور تمہارے باہمی جھگڑوں کے فیصلے ہیں۔ابن عساکر بروایت ابن مسعود

۱۰۰۷...... اہل کتاب سے کسی چیز کی بابت سوال نہ کرو، وہ ہرگز تمہارے لئے ہدایت رساں نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ خود گمراہ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا ممکن ہے کہ تم کسی باطل بات پر ان کی تصدیق کرنے لگو یا کسی حق بات پر ان کو جھٹلانے لگو۔ اور مزید برآں جان رکھو! اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان حیات ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا چارۂ کار نہ ہوتا۔

شعب الإیمان، الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه ابو نصر السجزی فی الابانة بروایت جابر

۱۰۰۸...... اپنے دینی مسائل کے استفسار کے لئے اہل کتاب سے رجوع مت کرو، کیونکہ وہ خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور تم سے اگلی اقوام کو بھی کھلی گمراہی کی راہ پر ڈال چکے ہیں۔ کر، بروایت ابی اسلم الحمصی عن ابی مالک عن الزهری عن انس رضی الله عنه

دین میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں

۱۰۰۹...... اے ابن خطاب! کیا تم اس ملت میں حیران وشک زدہ ہو؟ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں یہ خالص اور صاف ستھری ملت تمہارے پاس لایا ہوں۔ لہٰذا تم اہل کتاب سے کسی مسئلہ کے متعلق سوال مت کرو، ممکن ہے کہ وہ تم سے حق بیانی سے کام لیں مگر تم ان کی تکذیب میں مبتلا ہو جاؤ۔ یا وہ دروغ گوئی کریں مگر تم ان کی تصدیق کرنے لگو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی حیات ہوتے تو انکو بھی میری اتباع کے سوا کوئی ٹھکانہ نہ ہوتا۔ مسند احمد ابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

روایت بالا کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں اہل کتاب کی کتاب کا ایک نسخہ لے کر حاضر خدمت ہوئے، جس کی وجہ آنحضرت ﷺ غضبناک ہو گئے اور آپ نے مندرجہ بالا وعید ارشاد فرمائی۔

۱۰۱۰...... تم بھی یونہی حیران وسرگرداں پھرو گے، جس طرح یہود ونصاریٰ حیران وپریشان ہوئے۔ حالانکہ میں ایسی خالص اور صاف ستھری ملت تمہارے پاس لایا ہوں کہ اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے درمیان حیات ہوتے تو ان کو بھی میری اتباع کے سوا گنجائش نہ ہوتی۔

الصحیح لابن حبان، بروایت ابن جابر رضی الله عنه

۱۰۱۱...... قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر تمہارے درمیان موسیٰ علیہ السلام بھی آ موجود ہوں اور پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو ضرور تم انتہائی دور کی گمراہی میں جا گرو گے۔ آگاہ رہو تم تمام امم میں سے میرے لئے منتخب کر دیئے گئے ہو اور میں تمام انبیاء میں سے تمہارے لئے منتخب کیا جا چکا ہوں۔

ابن سعد، مسند احمد، الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، بروایت عبدالله بن ثابت الانصاری. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی الدرداء، شعب الإیمان بروایت عبدالله بن الحارث

۱۰۱۲...... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر موسیٰ علیہ السلام بھی تمہارے لئے رونما ہو جائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کو تھام لو تو یقیناً تم سیدھی راہ سے بھٹک جاؤ گے۔ اور اگر موسیٰ علیہ السلام حیات ہوں اور وہ میری نبوت کو پالیں تو ضرور میری پیروی کریں۔

الدارمی بروایت جابر

۱۰۱۳...... قسم ہے اس پروردگار کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تمہارے پاس یوسف صدیق علیہ السلام بھی آ جائیں، جبکہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں اور پھر تم مجھے چھوڑ کر ان کی پیروی کرنے لگو تو بے شک گمراہی میں جا پڑو گے۔

المصنف لعبدالرزاق، شعب الإیمان، بروایت الزهری مرسلاً

۱۰۱۴...... میری اتباع کر لو آباد ہو جاؤ گے۔ ور ہجرت کر لو تو اپنی اولاد کو عظمت وبزرگی کے وارث کر دو گے۔

العسکری فی الامثال بروایت انس رضی الله عنه

اس میں عباس بن بکار ایک راوی ہے، جو ضعیف ہے۔

۱۰۱۴ ... میری، تمہاری اور دیگر انبیاء کی مثال اس جماعت کی سی ہے..... جو چلتے چلتے ایک ایسے بے نشان جنگل میں جا پہنچی۔ کہ انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہو پا رہا کہ اب تک قطع کی ہوئی مسافت زیادہ ہے یا باقی ماندہ۔ حتیٰ کہ وہ اسی سرگردانی میں تھک ہار چکے، زادِ راہ ختم ہو چکی۔ آخر جنگل کے درمیان بے آسرا گر پڑے۔ اب انہیں اپنی ہلاکت کا کامل یقین ہو گیا ہے۔ اسی یاس و قنوط کی حالت میں ان پر ایک بہترین پوشاک زیب تن کئے شخص کا گذر ہوا۔ جس کے سر سے پانی کے قطرات ٹپک رہے ہیں۔ اسے دیکھ کر اہل جماعت آپس میں کہنے لگے یہ شخص تازہ تازہ کسی شاداب و تر و تازہ جگہ سے آیا ہے، یہ سوچ کر وہ اس کی طرف گئے۔ اس خوش پوش نے اس جماعت سے دریافت کیا یہ تمہارا کیا ماجرا ہے؟ کہنے لگے! تم دیکھ رہے ہو ہم انتہائی لاغر و ناتواں ہو چکے ہیں، ہمارا زادِ سفر ختم ہو چکا ہے۔ اور جنگل کے درمیان بے آسرا پڑے ہیں، ہمیں یہ تک نہیں معلوم کہ کتنا سفر طے کر چکے ہیں؟ اب تک قطع کی ہوئی مسافت زیادہ ہے یا باقی ماندہ؟ اس خوش پوشاک نے کہا کہ اگر میں تمہیں کسی بہتے چشمے اور سرسبز و شاداب باغ میں اتار دوں تو میرا کیا صلہ ہوگا؟ اہل جماعت نے کہا ہم تمہیں منہ مانگا دیں گے۔ خوش پوش بھلا کیا تم مجھے اس بات کا عہد و پیمان دیتے ہو کہ میری نافرمانی نہ کرو گے؟ اہل جماعت نے اس شخص کو کامل یقین دلایا کہ وہ اس کی کسی حکم میں نافرمانی نہ کریں گے۔ آخر اس بھلے شخص نے ان کو شاداب باغات اور جاری چشموں کی جگہ پہنچا دیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہ نیک شخص بولا اب اٹھو اور ان باغات سے بڑھ کر عمدہ و شاداب باغات اور اس پانی سے بہتر پانی کی طرف چلو! اس پر قوم کے سربرآوردہ اشخاص بولے: یہی ہمارے لئے کافی ہے، ہم تو قریب تھا کہ اس پر بھی قادر نہ ہوتے۔ لیکن دوسرے کچھ لوگ بولے: کیا تم نے پہلے اس شخص سے قول و قرار نہ کئے تھے! کہ ہم تیری اطاعت سے منہ نہ موڑیں گے، اب اس کی پاسداری کیوں نہیں کرتے؟ اس نے پہلی بار تم سے سچ بولا تھا اور ضرور یہ دوسری بات بھی پہلی کی طرح سچی ہوگی۔ لہٰذا وہ اس خیر خواہ کے ساتھ چل دیئے۔ اور اس نے انہیں پہلی سے بھی بدرجہا بہتر جگہ پر جا اتارا وہاں پانی کے میٹھے چشمے بہہ رہے تھے، اور سرسبز و شادابی اپنے عروج پر تھی۔ اور پچھلے جن لوگوں نے اس کی اطاعت سے سرتابی کی تھی، ان پر دشمن نے راتوں رات آکر یلغار کی حتیٰ کہ ان کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ کچھ تہ تیغ ہو گئے اور بقیہ اسیر ہو گئے۔

الامثال للرامهرمزي، ابن عساكر برواية ابن المبارك. قال بلغنا عن الحسن وقال ابن عساكر هذا مرسل وفيه انقطاع برواية ابن المبارك والحسن

۱۰۱۶ میرے پاس گزشتہ رات دو فرشتے آئے، ایک میرے سرہانے اور دوسرا پائنتی بیٹھ گیا۔ ایک نے دوسرے سے کہا: اس کی اور اس کی امت کی کوئی مثال بیان کرو، دوسرا گویا ہوا: اس کی اور اس کی امت کی مثال اس مسافر قوم کی سی ہے، جو چلتے چلتے ایک بے آب و گیاہ جنگل کے سرے پر جا پہنچی لیکن ان کے ساتھ زادِ راہ نہیں ہے، جس سے جنگل کو قطع کر سکیں یا واپس اپنے مستقر پر پہنچ سکیں۔ اسی پیچ و تاب میں تھے کہ ایک سنورے بالوں والا، یمنی چادر میں ملبوس شخص کا ان پر گذر ہوا۔ اور ان کی حالت زار پر ترس کھاتے ہوئے ان سے کہنے لگا: آؤ میں تم کو شاداب باغیچوں اور جاری پانی کے حوضوں پر اتار دوں۔ وہ چل دیئے۔ اور اس سرسبز مقام پر عیش و عشرت کے ساتھ کھاتے پیتے خوب فربہ ہو گئے۔ پھر اس ہمدرد نے ان کو دوبارہ کہا: کیا میں تمہارے پاس تمہاری سابقہ پریشانی اور پراگندہ ہیئت میں نہیں آیا تھا اور تم سے صدق بیانی سے کام لیا تھا؟ وہ بیک آواز بولے بے شک۔ اس پر اس شخص نے کہا تو آؤ اب! تمہارے آگے اس بھی کہیں زیادہ سرسبز عمدہ زمین اور بہتے چشمے ہیں۔ سو میری اتباع کرو۔ ایک جماعت نے کہا: بے شک یہ سچ گو انسان ہے، خدا کی قسم ہم اس کی ضرور پیروی کریں گے۔ دوسری جماعت انجام سے بے خبر بولی ہم تو اسی پر خوش ہیں، اور یہیں قیام کریں گے۔ المستدرک للحاکم، بروایت سمرة

۱۰۱۷ کیا میں تم کو اپنی اور پروردگار کے فرشتوں کی سرگذشت نہ سناؤں جو آج رات میرے ساتھ بیتی ہے۔ وہ میرے پاس آئے اور مجھ پر چھا گئے، میرے سرہانے، پائنتی، اور دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ اور کہنے لگے! اے محمد ﷺ تیری آنکھ سوتی رہے مگر دل نہ سوئے۔ اور تیرا دل وہی رہے جو ہم ہیں۔ پھر ایک نے کہا! محمد ﷺ کے لئے کوئی مثال بیان کرو، دوسرے نے کہا: ان کی مثال اس شخص کی سی ہے، جس نے ایک گھر بنایا۔ اور ایک پیغام رساں کو بھیجا کہ جا کر لوگوں کو بلا لائے۔ پس جس نے داعی کی پکار پر لبیک کہا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور وہاں کی دعوت میں شریک ہوا۔ اور جس نے داعی کی پکار پر توجہ نہ دی وہ گھر میں داخل نہ ہوگا اور نہ شریک دعوت ہوگا۔ اور سردار بھی اس پر غضبناک

ہوا۔سو جان لو! سردار تو اللہ ہے۔محمد داعی ہے۔جس نے محمد کی دعوت پر لبیک کہا جنت میں داخل ہو گیا اور وہاں کی مرغوبات سے تناول کیا۔اور جس نے محمد کی دعوت کو قبول نہ کیا وہ جنت میں داخل ہو سکا نہ وہاں کی نعمتوں سے متمتع ہو سکا۔

التاریخ للحاکم، الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن سمرة

۱۰۱۸ ... میں بیداری وخواب کی حالت کے درمیان تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ایک دوسرے سے مخاطب ہوا کہ اس کی کوئی مثال بیان کرو۔ تو دوسرے نے جواب دیا: ایک سردار نے گھر بنایا، اور دعوت کا اہتمام کیا۔ پھر کسی منادی کو بھیجا کہ لوگوں کو بلا لائے۔سو سردار اللہ ہے، گھر جنت ہے، دعوت اسلام ہے اور داعی محمد ﷺ ہیں۔الامثال للرامهرمزی، بروایت جویبر عن الضحاک وغیرہ

۱۰۱۹ مجھے کہا گیا: آپ کی آنکھ سوتی رہے، دل جاگتا رہے اور کان سنتے رہیں۔پس میری آنکھ سو گئی، میرا دل جاگتا رہا اور میرے کان سنتے رہے۔پھر کہا گیا: ایک سردار نے گھر بنایا پھر دسترخوان کا اہتمام کیا اور ایک پیغام رساں کو بھیجا، سو جس نے داعی کی پکار پر لبیک کہا گھر میں داخل ہو گیا اور وہاں کے دسترخوان سے کھایا اور جس نے داعی کے بلاوے کا لحاظ نہ کیا وہ گھر میں داخل ہو سکا اور نہ وہاں کی دعوت کھا سکا۔اور سردار بھی اس پر ناراض ہوا۔پس اللہ سردار ہے۔اسلام گھر ہے۔جنت دسترخوان ہے۔داعی محمد ﷺ ہیں۔

ابن جریر بروایت ابی قلابه، مرسلاً. الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، عن ابی قلابه عن عطیه عن ربیعه الجرشی

۱۰۲۰ ... مجھے کہا گیا! اے محمد آپ کی آنکھ سوتی رہے۔آپ کے کان سنتے رہیں۔لیکن دل آپ کا بیدار رہے۔پس میری آنکھ سو گئی۔میرا دل بیدار رہا۔اور میرے کان سنتے رہے۔ابن سعد بروایت ابی بکر بن عبدالله بن ابی مریم، مرسلاً

۱۰۲۱ ایک سردار نے گھر بنایا اور دعوت کا اہتمام کیا پھر ایک قاصد کو بھیجا۔سو سردار تو جبار عزوجل کی ذات ہے۔دعوت قرآن ہے۔گھر جنت ہے۔قاصد میں ہوں۔اور قرآن میں میرا نام محمد ہے۔انجیل میں احمد ہے۔توراۃ میں احید ہے۔اور احید میرا نام اس وجہ سے ہے کہ میں اپنی امت کو جہنم سے چھٹکارا دلاؤں گا۔پس تم عرب کے ساتھ اپنے دل کی گہرائیوں سے محبت رکھو۔

ابن عدی، ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

اس میں ایک راوی اسحاق بن بشر متروک ہے۔لہٰذا حدیث ضعیف ہے۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والا

۱۰۲۲ اے لوگو! کیا تمہیں علم ہے کہ میری اور تمہاری کیا مثال ہے؟ سو میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے، جسے کسی آنے والے دشمن کا خوف ہو۔جس کی وجہ سے انہوں نے ایک آدمی کو دشمن کی خبر لانے کے لئے بھیجا۔ابھی قوم اسی پریشان کن حالت میں تھی کہ اس قاصد نے دشمن کو دیکھ لیا اور اپنی قوم کو ڈرانے کے لئے متوجہ ہوا۔لیکن قاصد کو یہ خطرہ دامن گیر ہوا کہ کہیں اس کے اطلاع دینے سے قبل ہی دشمن میری قوم پر حملہ نہ کر بیٹھے۔اس خطرہ کے پیش نظر قاصد نے دور ہی سے کپڑے کو زور زور سے ہلانا اور چلانا شروع کر دیا! اے لوگو! تم گھیر لئے گئے ... اے لوگو! تم گھیر لئے گئے ... اے لوگو! تم گھیر لئے گئے۔مسند احمد، الرویانی، السنن لسعید، بروایت عبدالله بن یزید

۱۰۲۳ میں تمہیں تین باتوں کا حکم کرتا ہوں۔اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں۔ایک تو حکم کرتا ہوں کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔اور یہ کہ فرماں برداری کا دامن عین مضبوطی سے تھامے رہو حتیٰ کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے فیصلہ کن امر آپہنچے اور تم اسی حالت پر کاربند ہو۔اور تیسری بات یہ کہ ان صاحب اقتدار حاکموں سے خیر خواہی رکھو جو تمہیں اللہ کے اوامر کا حکم دیں۔اور تمہیں لایعنی بحث ومباحثہ، کثرت سوال، اور اضاعۃ مال سے منع کرتا ہوں۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عمر ابن مالک الانصاری

۱۰۲۴ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتوں میں راضی ہوا اور تین باتوں میں ناراض ہوا۔تمہارے لئے راضی ہوا کہ تم اس کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کوئی ساجھی قرار نہ دو، اور یہ کہ سب مل کر اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہو اور آپس میں ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو جاؤ، اور اللہ نے جن بندوں کو تم

پرولایت عطا کی ہے..... ان کی سنواور اطاعت کرو۔ اور تمہارے لئے ناپسند کیا، بحث وتمحیص کو، کثرتِ سوال کو، مال کے ضائع کرنے کو۔

البغوی بروایت ابن جعدیه

۱۰۲۵..... دو کی جماعت تنہا شخص سے، تین کی دو سے، چار کی تین سے بہتر ہے۔ پس جماعت کو تھامے رہو، کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ میری تمام امت کو ہدایت کے سوا کسی بات پر جمع نہیں فرماتے۔ اور یادرکھو! حق سے دور ہر شخص جہنم میں گرنے والا ہے۔

ابن عساکر عن البحتری ابن عبید عن ابیه عن ابی هریرة

۱۰۲۶..... شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے، جس طرح بیڑیا ادھرادھر بدکی ہوئی تنہا بکری کو دبوچ لیتا ہے، شیطان بھی جماعت سے برگشتہ شخص کو یونہی اپنے جال میں پھانس لیتا ہے۔ لہٰذا ٹکڑیوں میں بٹنے سے کلی اجتناب کرو۔ اور جماعت اور عامۃ الناس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے اور اللہ کے گھر مسجد کولازم پکڑلو۔ المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، بروایت معاذ

۱۰۲۷..... جس طرح بھیڑیا بکری کا دشمن ہے، اسی طرح شیطان انسان کے لئے بھیڑیا ہے۔ اور اپنے ریوڑ سے جدا ہونے والی، بھٹکی ہوئی بکری کو بھیڑیا پکڑ لیتا ہے۔ پس تم بھی جماعت کو اور اس سے الفت رکھنے کو، عام الناس کو اور مساجد کو لازم پکڑلو۔ اور گروہوں میں منتشر ہوجانے سے بچو۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، السجزی فی الابانه بروایت معاذ

۱۰۲۸..... اے لوگو! جماعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ اور فرقہ بازی سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، بروایت رجل

۱۰۲۹..... میری امت گمراہی پر ہرگز کبھی جمع نہیں ہوسکتی۔ سو تم لوگ اجتماعیت قائم کئے رکھو۔ اور بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۰..... پروردگار عزوجل میری امت کا مسئلہ کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائیں گے۔ پس سوادِ اعظم بڑی جماعت کی اتباع کرو۔ اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔ جو تنہا ہوا تنہا ہی جہنم کی نذر کیا جائے گا۔

الحکیم ابن جریر، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما المستدرک للحاکم ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۱..... اللہ کا دستِ نصرت جماعت پر ہے۔ اور جماعت سے کٹ جانے والوں کو شیطان ایڑ مارتا رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عرفجه

مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا

۱۰۳۲..... اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ اور جب کوئی شخص جماعت سے کٹ جاتا ہے تو شیطان اس کو اچک لیتا ہے، جس طرح بھیڑیا ریوڑ سے بھاگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن قانع، الدار قطنی، فی الافراد، المعرفة لابی نعیم بروایت اسامه بن شریک

۱۰۳۳..... جس کو خواہش ہو کہ وسطِ جنت میں گھر بنائے اس کو لازم ہے کہ جماعت کو مضبوطی سے تھامے رہے۔ اور بے شک شیطان تنہا شخص کے ہمراہ ہوتا ہے، اور دو سے دور بھاگتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۴..... جس نے جماعت کے ساتھ وابستگی رکھتے ہوئے کوئی نیک عمل کیا، اللہ اس کو قبول فرمائیں گے اور کوئی لغزش بھی صادر ہوئی تو اس کو درگذر فرمادیں گے۔ اور جو تفرقہ بازی کا خواہشمند ہوا، پھر کوئی نیک عمل انجام دیا، اللہ اس کو قبول نہ فرمائیں گے۔ اور اگر وہ کسی غلطی کا مرتکب ہوا، تب تو اس کو چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ منتخب کرلے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۳۵..... جو شخص جماعت سے بالشت بھر بھی نکلا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال دیا..... حتیٰ کہ وہ واپس جماعت میں آجائے۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس پر کوئی امیرِ جماعت نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۰۳۶... جس نے عصائے اسلام کو توڑ ڈالا، جبکہ تمام مسلمان باہم مجتمع تھے تو بلاشبہ اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے اتار پھینکی۔

الامثال للرامہرمزی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المتفق اوالمفترق للخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۷...... جو بالشت بھر بھی مسلمانوں سے علیحدہ ہوا، یقیناً اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ اور جس کی موت اس حال میں آئی کہ اس پر امام کا ہاتھ نہ تھا تو بے شک اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ اور جو کسی اندھے گمراہی کے جھنڈے تلے عصبیت کی دعوت دیتا ہوا یا عصبیت کی نصرت کرتا ہوا مرا تو بے شک جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۳۸...... جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا، اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال دیا۔ اور اپنے جھنڈے کو جدا کرنے والے قیامت کے روز ان جھنڈوں کو اپنے پس پشت نصب کئے ہوں گے۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ امام جماعت کی سرپرستی میں نہ تھا تو وہ بلاشبہ جاہلیت کی موت مرا۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۳۹...... جو مسلمان جماعت سے ایک بالشت بھی کٹ گیا، جہنم میں داخل ہوگیا۔ المستدرک للحاکم، بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۰... جس شخص نے امت سے علیحدگی اختیار کی، یا ہجرت کے بعد اعرابیت اختیار کرتے ہوئے جاہلیت میں آ گیا، تو اب اس کے پاس نجات کے لئے کوئی حجت نہ رہی۔ المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۰۴۱... جو جماعت سے جدا ہوا اور امارتِ اسلامی کی اہانت کی، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اللہ کے ہاں اس کی کوئی وقعت نہ ہوگی اور انتہائی پست مرتبہ ہوگا۔ مسنداحمد، المستدرک للحاکم، حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۰۴۲... جو آدمی بالشت برابر جماعت سے منحرف ہوا وہ یقیناً اسلام ہی کو چھوڑ بیٹھا۔ النسائی، بروایت حذیفہ

۱۰۴۳... جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ اپنے چہرہ کے بل جہنم میں گرے گا، اس لئے کہ فرمانِ باری ہے:

امن یجیب المضطر اذا دعاه ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الارض

کون ہے جو مضطر حال کو جواب دیتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے؟ اور وہ اس کی پریشانی کو دور کرتا ہے۔ اور تم کو زمین کی خلافت سونپتا ہے۔ پس خلافت من جانب اللہ ہے، اگر بھلی ہے تو وہ اس کو بھی لے جائے گا، اور اگر بری ہے تو اس کا مؤاخذہ کرے گا۔ سو تم پر اللہ کے حکم کے مطابق اطاعت واجب ہے۔ الخطیب، بروایت سعد بن عبادۃ

۱۰۴۴... جو جماعت سے کنارہ کش ہو جائے اس کو قتل کر ڈالو۔ الخطیب بروایت ابن مسعود

۱۰۴۵...... جس نے میری امت میں تفرقہ ڈالا درانحالیکہ وہ سب باہم مجتمع تھے، تو اس کی گردن اڑا دو خواہ وہ شخص جو بھی ہو۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت اسامۃ بن شریک

۱۰۴۶ جو شخص خلافت پر جھگڑا کرے اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ الدیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۴۷ جس کو میری حدیث پہنچی پھر اس نے اس کی تکذیب کی تو درحقیقت اس نے تین کی تکذیب کی، اللہ کی، اس کے رسول کی، اور حدیث بیان کرنے والے کی۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۴۸ جس نے دین میں اپنے خیال سے حرف زنی کی، اس نے مجھ پر تہمت عائد کی۔ الدیلمی بروایت انس

۱۰۴۹ ... دین میں قیاس آرائی مت کرو، کیونکہ دین میں قیاس کو دخل نہیں۔ اور سب سے پہلے قیاس کرنے والا شخص ابلیس تھا۔

الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس سے اس قیاس کی مذمت مقصود نہیں جو مجتہدین امت کرتے آئے ہیں۔ کیونکہ وہ درحقیقت قرآن وحدیث کے مخفی احکام سے پردہ اٹھانے کا نام ہے۔ اور شیطان نے قیاس اس طرح کیا کہ آدم کی اصل مٹی ہے اور میں آگ سے پیدا کردہ ہوں، اور مٹی کی فطرت پستی ہے اور آگ کی فطرت او پر اٹھنا ہے۔ تو بھلا ایک عالی وبلند چیز مشت خاک کو کیوں سجدہ کرے؟

۱۰۵۰ جس نے میری حدیث میں قیاس بازی سے کام لیا اس نے مجھ پر تہمت لگائی۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۱۔۔۔۔جس نے اپنی رائے سے دین میں کلام کیا، اس نے دین میں مجھکو تہمت زدہ کیا۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۲ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت کے مزید دوفرقے زیادہ ہوں گے۔اور سب سے زیادہ مضرت رساں فرقہ، دین میں اپنی رائے سے حرف زنی کرنے والا ہوگا۔وہ اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو حلال قرار دیں گے۔اور اللہ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام بتلائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ۔ کرر، بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ
حدیث ضعیف ہے۔

۱۰۵۳۔۔۔۔بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ستر فرقے قعرِ ہلاکت میں پڑے،صرف ایک فرقہ نجات یافتہ تھا۔اور میری امت بہتر فرقوں میں منتشر ہوجائے گی،صرف ایک فرقہ نجات پائے گا۔استفسار کیا گیا یارسول اللہ وہ فرقہ کونسا ہے؟ فرمایا! جماعت، جماعت۔

مسند احمد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۴ اہل کتاب نے اپنے دین میں بہتر فرقے بنالئے تھے اور یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔سب جہنم میں جائیں گے،سوائے ایک فرقہ کے۔اور وہ جماعت ہے۔اور میری امت میں سے ایسے فرقے نکلیں گے،کہ ہوائے نفسانی وخواہشات ان کی رگ وپے میں اس طرح سرایت کرجائے گی،جس طرح کسی کو کوئی پاگل کتا کاٹ لے۔پس یہ بیماری ان کی رگ رگ اور ہر ہر جوڑ میں داخل ہوجائے گی۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۰۵۵۔۔۔۔بنی اسرائیل اکہتر ملتوں میں بٹ گئے تھے۔اور بے شک گردشِ لیل ونہار اسی طرح جاری وساری رہے گی۔۔۔۔حتی کہ میری امت بھی اسی طرح پارہ پارہ نہ ہوجائے۔اور ان میں سے ہر فرقہ جہنم رسید ہوگا سوائے ایک کے اور وہ جماعت ہے۔

عبد بن حمید بروایت سعد بن وقاص

۱۰۵۶۔۔۔۔میری امت ستر سے زائد فرقوں میں بٹ جائے گی۔ان میں امت کے لئے سب سے زیادہ ضرررساں فرقہ وہ ہوگا جو اپنی رائے سے مسائل کو قیاس کریں گے،پس حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔ابن عساکر، بروایت عوف بن مالک

۱۰۵۷۔۔۔۔میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی۔سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گی، اور وہ ایک جماعت وہ ہے جس پر آج میں اور میرے اصحاب کاربند ہیں۔الاوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۵۸۔۔۔۔میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی،سب سے زیادہ فتنہ انگیز فرقہ وہ ہوگا جو دین کے مسائل اپنی رائے سے حل کریں گے۔پس حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دیں گے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عوف بن مالک

۱۰۵۹ جبرئیل علیہ السلام تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور تمہارے دین کی حفاظت کی تجدید کررہے ہیں۔یقیناً تم لوگ اپنے پیش روؤں کے نقش قدم پر اس طرح ہوبہو چلو گے،جس طرح جوتا جوتے کے کلیۃً ہم مثل ہوتا ہے۔اور بعین انہی کی طرح ہوجاؤ گے۔جس طرح بالشت بالشت کے بازو بازو کے اور ہاتھ ہاتھ کے بالکل ہم مثل ہوتا ہے۔حتی کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں داخل ہوئے تھے تو ضرور تم بھی گوہ کے بل میں داخل ہوگے۔آگاہ رہو قوم بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام کی نبوت میں ستر فرقوں میں بٹ گئی تھی۔تمام گمراہی پر مجتمع تھے،سوائے ایک فرقہ کے اور وہ اسلام اور اس کی جماعت تھی۔پھر تم بھی بہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور سوائے ایک کے تمام گمراہی کے رستہ پر ہوں گے۔اور وہ ایک ناجی فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت کثیر بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۰۔۔۔۔میری امت پر بھی وہ تمام حالات گذریں گے،جو بنی اسرائیل پر گزرے،اس طرح ہم مثل ہوں گے جس طرح جوتا جوتے کے ہم مثل ہوتا ہے۔حتی کہ اگر ان کے کسی شخص نے علانیہ اپنی ماں سے بدکاری کی تو تم میں سے بھی ضرور ایسا کوئی شخص پیدا ہوگا جو ایسی حرکت کرے گا۔بے شک بنی اسرائیل بہتر ٹکڑوں میں منقسم ہوگئے تھے،اور عنقریب میری امت تہتر ٹکڑوں میں منقسم ہوجائے گی۔سب جہنم کا ایندھن بنیں گے۔سوائے ایک کے۔استفسار کیا گیا وہ ایک کونسا فرقہ ہے؟ فرمایا: وہ جس پر میں اور میرے اصحاب کاربند ہیں۔

المستدرک للحاکم، ابن عساکر بروایت ابن عمرو

۱۰۶۱..... ضرور تم پچھلے لوگوں کی راہ اختیار کرو گے۔ بنی اسرائیل موسیٰ علیہ السلام پر ستر فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ اور تمام گمراہ ہونے سوائے ایک فرقہ کے اور وہ ایک فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔ پھر یہ بنی اسرائیل عیسیٰ مسیح علیہ السلام پر اکہتر فرقوں میں بٹ گئے۔ اور سوائے ایک کے تمام گمراہی کی راہ لگے، اور وہ ایک فرقہ ملتہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔ اور یقیناً تم بہتر فرقوں میں منتشر ہو جاؤ گے، اور سوائے ایک کے تمام گمراہ ہوں گے۔ اور وہ ایک فرقہ اسلام اور اس کی جماعت ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۲..... میں تمہیں ایک روشن اور صاف ملت پر چھوڑ رہا ہوں، اس کی رات بھی اس کے دن کی مانند روشن ہے۔ میرے بعد اس سے وہی منحرف نہ ہوگا سوائے تباہ و برباد ہونے والے کے۔ اور جو میرے بعد بھی حیات رہا وہ عنقریب بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ پس ایسے وقت تم کو جو میری سنن معلوم ہوں ان کو اور خلفاء راشدین کی سنن کو مضبوطی سے تھام لینا۔ اور امیر کی سمع وطاعت کو اپنا شعار بنانا خواہ وہ امیر سیاہ فام حبشی غلام کیوں نہ ہو، ان باتوں کو اپنی کچلیوں سے پکڑ لو۔ بے شک مؤمن نکیل پڑے اونٹ کی مانند ہے اس کو جہاں ہانکا جائے وہ چل پڑے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت العرباض

۱۰۶۳..... اے گروہ قریش! میرے بعد تم اس خلافت کے والی بنائے جاؤ گے، سو تم اسلام کے سوا کسی حالت پر اپنی جان نہ دینا۔ اور تمام آپس میں ایک ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رہنا۔ اور ٹکڑوں ٹکڑوں میں نہ بٹ جانا اور دیکھو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو باہم انتشار کا شکار ہو چلے..... حالانکہ ان کے پاس پہلے واضح نشانیاں بھی آچکی تھیں۔ اور ان کو اسی بات کا پابند کیا گیا تھا کہ وہ خالص ایک اللہ کی پرستش کریں گے، ہر طرف سے کٹ کر اسی کے لئے دین کو خالص کریں گے، نماز قائم کریں گے، اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے۔ اور یہی دین مستقیم ہے۔ اے جماعتِ قریش! میرے اصحاب اور ان کی اولاد سے میرے رشتے ناطے کا خیال رکھنا، انصار اور آلِ انصار پر اللہ رحم فرمائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ، بروایت کثیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ

۱۰۶۴..... میں تم سے عہد و پیمان لیتا ہوں کہ نماز قائم کرتے رہنا، زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے رہنا۔ بیت الحرام کا حج کرتے رہنا۔ رمضان کے روزے رکھنا، اور اس ماہ مقدس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اور یہ دیکھو! کہ مسلمان اور ذمی شخص کے خون و مال کی حرمت قائم رکھنا، الا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے اس کو جائز رکھا جائے۔ اور اللہ کی اطاعت کرتے رہنا۔

شعب الایمان، بروایت قرۃ بن دعموص

۱۰۶۵..... میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ میری اور ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو لازم پکڑ لو۔ اور انتہائی مضبوطی سے ان کو تھام لو۔ اور اگر کسی حبشی غلام کو بھی تم پر امارت دی جائے..... اس کی بھی سنو اور اطاعت کرو۔ بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔

البغوی من طریق سعید بن خیثم بروایت شیخ من اھل الشام

۱۰۶۶..... آج تم ایک دین برحق پر قائم ہو اور دیکھو! میں تمہاری کثرت کی وجہ سے دیگر امتوں پر فخر کناں ہوں گا۔ پس میرے بعد اس دین سے منہ موڑ کر الٹے پاؤں نہ پھر جانا۔ مسند احمد، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۷..... تم امت مرحومہ و مغفورہ ہو، سو ثابت قدم رہو! اور خلافت اسلام سے وابستہ رہو۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت مالک الاشعری

۱۰۶۸..... روزِ قیامت تم میں مجھ سے قریب ترین وہ شخص ہوگا، جو دنیا سے اسی حالت میں کوچ کر جائے۔ جس حالت میں میں اس کو چھوڑ کر گیا تھا۔

مسند احمد، ابن سعد، ھناد، الحلیہ، بخاری و مسلم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۰۶۹..... آج کے روز تم اپنے پروردگار کی واضح دلیل پر قائم ہو۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کر رہے ہو۔ اور راہ خدا میں جہاد بھی کر رہے ہو..... پھر عنقریب تم میں دو نشے سرایت کر جائیں گے۔ عیش و عشرت کا نشہ اور جہالت کا نشہ۔ اور عنقریب تم ان حالات کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔ دنیا کی محبت تمہارے اندر گھر کر جائے گی۔ پس جب یہ صورتِ حال پیدا ہو جائے تو تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھو گے۔ اور راہِ خدا میں جہاد بھی

تم سے چھوٹ جائے گا۔ ایسے دن اپنے ظاہر و باطن میں کتاب وسنت کو تھامنے والے سابقین اولین کا مرتبہ پائیں گے۔

الحکیم عن الصلت بن طریف عن شیخ من اهل المداین

۱۰۷۰..... آج کے روز تم اپنے پروردگار کی واضح دلیل پر قائم ہو۔ امر بالمعروف نہی عن المنکر کررہے ہو۔ اور راہِ خدا میں جہاد بھی کر رہے ہو..... پھر عنقریب تم میں دو نشے سرایت کر جائیں گے۔ جہالت کا نشہ، اور دنیاوی زندگی کی محبت کا نشہ۔ اور عن قریب تمہاری یہ دینی حالت بدل جائے گی۔ پھر تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو چھوڑ بیٹھوگے۔ اور راہِ خدا میں جہاد بھی تم سے چھوٹ جائے گا، اس دن کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ پر قائم لوگوں کے لئے پچاس صدیقوں کا اجر ہوگا۔ صحابہ کرام نے استفسار کیا! یارسول اللہ وہ پچاس صدیق ہم میں سے یا ان میں سے؟ فرمایا نہیں بلکہ تم میں سے۔ الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ الحلیه بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۰۷۱..... میری امت کے فتنہ وفساد میں مبتلا ہونے کے وقت جو میری سنت کو تھامے رکھے گا، وہ شہید کا اجر پائے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۰۷۲..... جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا اکرام کیا، قیامت کے روز اللہ اس کا اکرام فرمائیں گے۔ اور جس نے دنیا میں سلطان الٰہی کی توہین کی اللہ قیامت کے روز اس کو ذلیل فرمائیں گے۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری رحمة الله علیه، الرویانی الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی بکرة رضی الله عنه

۱۰۷۳..... جس نے روئے زمین پر سلطانِ الٰہی کی اہانت کی اللہ اس کی تذلیل فرمائیں گے۔ اور جس نے روئے زمین پر اللہ کے سلطان کی توقیر وعزت کی اللہ اس کا اکرام فرمائیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی بکرة رضی الله عنه

۱۰۷۴..... جو سلطانِ الٰہی کی طرف اس مذموم ارادے سے چلے کہ اس کو ذلیل کرے گا، اللہ قیامت کے روز اس عذاب سے اس کو ذلیل فرمائے گا جو اس کے لئے ذخیرہ کر رکھا ہے۔ السجزی فی الابانه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۰۷۵..... سب سے اول فرقہ جو روئے زمین پر سلطان کی اہانت کی غرض سے چلے گا، اللہ اس کو قیامت سے قبل ہی قعرِ مذلت میں ڈال دیں گے۔ الدیلمی بروایت حذیفه رضی الله عنه

اتباع سنت دخول جنت کا سبب ہے

۱۰۷۶..... اس پروردگار کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے..... تم سب جنت میں داخل ہوگے، سوائے اس شخص کے جس نے انکار کیا اور اللہ کی اطاعت سے بدکے ہوئے اونٹ کی طرح نکل گیا۔ پوچھا گیا یارسول اللہ جنت میں داخل ہونے سے کس کو انکار ہوگا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا، اور جس نے نافرمانی کی درحقیقت اس نے انکار کیا۔ بمطابق اوسط للطبرانی کے وہ جہنم میں داخل ہوا۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۰۷۷..... اپنے اہلِ ملت کی تکفیر نہ کرو..... خواہ وہ کبائر کے مرتکب ہوں! اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھو۔ اور ہر میت پر نماز پڑھو۔ اور ہر امیر کے ماتحت جہاد کرو۔ ابن عمشلیق فی جزئه، ابن النجار بروایت واثلة

۱۰۷۸..... کسی اہلِ قبلہ کو محض کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو..... خواہ وہ کبائر کے مرتکب ہوں، اور ہر امام کی اقتداء میں نماز پڑھو، اور ہر امیر کے ماتحت جہاد کرو۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت، عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۷۹..... اللہ رحم فرمائے اس شخص پر جو اہلِ قبلہ کے متعلق حرف زنی کرنے سے اپنی زبان کو روک لے۔ اِلا یہ کہ اپنی مقدور بھر سعی کے موافق عمدہ طریق سے کلام کرے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت، بروایت هشام بن عروة، معضلاً

ہدایا قبول کرنے کی شرط

۱۰۸۰ ۔۔۔ ہدایا وعطایا وصول کرتے رہو، جب تک کہ وہ عطایا ہی رہیں، مگر جب وہ دین کے معاملہ میں رشوت بن جائیں تو ہاتھ روک لو۔ اور فقر وفاقہ اس سلسلہ میں رکاوٹ ثابت نہ ہوں۔ آگاہ رہو! کہ عنقریب کتاب اور امام جدا ہو جائیں گے مگر تم کتاب کو نہ چھوڑنا۔ خبردار! عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے، جو اپنے لئے تو بہتر فیصلے کریں گے، مگر دوسروں کے لئے ایسے فیصلے نہ کریں گے، اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو تہ تیغ کر ڈالیں گے اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو گمراہ کر ڈالیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا یا رسول اللہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے اصحاب نے کیا۔ وہ آریوں سے چیر دیئے گئے اور سولیوں پر لٹکائے گئے۔ اور جان رکھو! اللہ کی اطاعت میں مرجانا، اللہ کی معصیت میں زندگی گزارنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۰۸۱ ۔۔۔ عطایا وصول کرتے رہو (جب تک کہ وہ عطایا رہیں) مگر جب وہ رشوت بن جائیں تو ترک کردو۔ اور میں تم کو نہ پاؤں کہ فقر وفاقہ تم کو ان کے وصول کرنے پر مجبور کردے۔ خبردار بنی مرجیہ کی چکی چل پڑی ہے۔ اور اسلام کی چکی بھی چل رہی ہے۔ اور یاد رکھو! کتاب اور امام عنقریب جدا جدا ہو جائیں گے، سو تم کتاب اللہ کے ساتھ ہو لینا۔۔۔ جہاں بھی وہ جائے۔! عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے، اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو وہ تم کو گمراہ کر ڈالیں گے۔ اور اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو وہ تم کو تہ تیغ کر ڈالیں گے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا یا رسول اللہ پھر ہم کیا کریں؟ فرمایا: جس طرح عیسیٰ ابن مریم کے اصحاب نے کیا ۔۔۔ وہ آریوں سے چیر دیئے گئے اور سولیوں پر لٹکائے گئے (اور جان رکھو!) اللہ کی اطاعت میں مرجانا، اللہ کی معصیت میں زندگی گزارنے سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۸۲ ۔۔۔ تین باتیں سنت کی ہیں: ہر امام کے پیچھے نماز ادا کرنا، تجھ کو نماز کا ثواب ضرور ملے گا، وہ اگر باطل پر ہوگا تو اس کو گناہ ہوگا۔ اور ہر امیر کے ساتھ جہاد کرنا، تجھ کو جہاد کا ثواب ملے گا، وہ اگر باطل پر ہوگا تو وہ اپنا گناہ خود اٹھائے گا۔ اور ہر توحید پرست پر نماز جنازہ ادا کرنا خواہ وہ خود کشی کا مرتکب کیوں نہ ہو۔ الدار قطنی، الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۰۸۳ ۔۔۔ عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں۔ اور نیت کے بغیر قول کا اعتبار اور نہ ہی عمل کا اعتبار۔ اور احیاء سنت کے بغیر قول، عمل اور نیت کسی چیز کا اعتبار نہیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی الله عنه

۱۰۸۴ ۔۔۔ تم میں سے کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا ۔۔۔ جب تک کہ اس کی خواہشات اس دین کے تابع نہ ہو جائیں جو میں لے کر آیا ہوں۔

الحکیم، ابو نصر السجزی فی الابانه، الخطیب عن ابن عمرو رضی الله عنه

ابو نصر فرماتے ہیں حدیث حسن اور غریب ہے۔

۱۰۸۵ ۔۔۔ جس نے امر خلافت کو میری معصیت کے ساتھ حاصل کیا میں اس کی امیدوں کو خاک میں ملا دوں گا اور اور حوادث وخطرات کو اس کے قریب تر کردوں گا۔ تمام، ابن عساکر، بروایت عبداللہ بن بشر المازنی

۱۰۸۶ ۔۔۔ میری احادیث بعض بعض کو اسی طرح منسوخ کرتی ہیں ۔۔۔ جس طرح قرآن بعض بعض کو منسوخ کرتا ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۰۸۷ ۔۔۔ احمقوں میں احمق ترین اور گمراہی کے گڑھے میں سب سے زیادہ دھنسنے والی وہ قوم ہے جو اپنے نبی کی تعلیمات سے اعراض کرکے دوسرے نبی کی تعلیمات کی خواہشمند ہو جائے۔ اور خود کو دوسری امت میں شامل ہونا پسند کرے۔

الدیلمی بروایت یحیی بن جعدة عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۰۸۸ بنی اسرائیل باہمی نزاع واختلاف کا شکار ہوگئے پھر مسلسل اسی اختلاف وانتشار کی حالت میں تھے کہ آخرانہوں نے اختلاف کو رفع کرنے کے لئے اپنے دونمائندوں کو حکم وفیصل بنا کر بھیجا... مگر وہ دونوں خود بھی گمراہی کا شکار ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہی کے راستہ پرلگا دیا۔اور یقیناً یہ امت بھی عنقریب افتراق وانتشار کا شکار ہو جائے گی۔اور یہ باہمی اختلاف ونزاع اسی طرح برقرار ہوگا کہ وہ دو فیصل بھیجیں گے یقیناً وہ دونوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور اپنے متبعین کو بھی گمراہ کردیں گے۔بخاری ومسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۰۸۹ بنی اسرائیل نے اپنی طرف سے ایک کتاب لکھ کر تورات کو پس پشت ڈال دیا،اور اسی کی اتباع میں لگ گئے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۰۹۰ جب تم کسی نوجوان کو دیکھو کہ مسلمان کی ہیئت وتہذیب کو اپنائے ہوئے ہے،تنگدستی وفراخی ہر حال میں تو وہ تم میں بہترین انسان ہے۔اور اگر کسی کو اس حالت میں دیکھو کہ دراز مونچھیں لئے ہوئے کپڑوں کو گھسیٹ رہا ہے۔پس وہ تم میں بدترین شخص ہے۔

الدیلمی بروایت ابی امامہ

۱۰۹۱ جس بات کے متعلق میں تم کو یہ اطلاع دوں کہ وہ منجانب اللہ ہے تو اس میں شک وتردد کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔البزار بروایت ھرر

۱۰۹۲ سن کر اطاعت کرنے والے فرمانبردار کے خلاف کوئی حجت نہیں اور سن کر نافرمانی کرنے والے عاصی کے حق میں کوئی حجت نہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

فصل......فی البدع

۱۰۹۳ گھبراہٹ میں مبتلا کردینے والا امر اور کمرتوڑنے والا گراں بار اور ایسا شر جو نہ ختم ہونے والا ہو وہ بدعتوں کا غلبہ وظہور ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت الحکم بن عمیر

۱۰۹۴ حاملین بدعت جہنمی کتے ہیں۔ابو حاتم الخزاعی فی جزئہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۰۹۵ اہل بدعت شرالخلائق لوگ ہیں۔الحلیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۰۹۶ سنت کا کوئی معمولی سا عمل بھی بدعت کے بہت زیادہ عمل سے بدرجہا بہتر ہے۔

الرافعی بروایت ھریرہ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۰۹۷ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اغیار کی سنتوں پر عمل پیرا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۰۹۸ کسی قوم نے کوئی بدعت ایجاد نہیں کی مگر اس کے مثل سنت ان سے اٹھالی گئی۔مسنداحمد، بروایت غضیف بن الحارث

۱۰۹۹ جو شخص اس امت میں کوئی نئی چیز جاری کرے گا جس کا پہلے وجود نہ تھا تو اس کا دائمی گناہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس تک پہنچتا رہے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۰۰ کسی امت نے اپنے پیغمبر کی وفات کے بعد کوئی اپنے دین میں کوئی بدعت ایجاد نہیں کی مگر وہ اس کے مثل کو کھو بیٹھی۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، غضیف بن الحارث

۱۱۰۱ جس نے ہمارے اس دین میں کوئی بات پیدا کی جو اس میں داخل نہیں تو وہ بلاشبہ مردود ہے۔

بخاری ومسلم، المسند لأبی یعلی، السنن لأبی داؤد رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۰۲..... جس نے کسی بدعتی شخص کی توقیر وعزت کی،یقیناً وہ اسلام کو ڈھانے میں مددگار بنا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبداللہ بن بشیر

۱۱۰۳..... اللہ نے کسی بدعتی شخص کے عمل کو قبول فرمانے سے انکار فرمادیا ہے..... جب تک کہ وہ اس بدعت سے کنارہ کش نہ ہو جائے۔

ابن ماجه، السنة لابن عاصم، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۱۰۴..... کسی بدعتی سے دنیا کا پاک ہو جانا درحقیقت اسلام کی کھلی فتح ہے۔

الخطيب، الفردوس للديلمي رحمة الله عليه، السنن لسعيد، بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۰۵..... پروردگار عزّ وجلّ نے صاحب بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔

ابن قيل، الأوسط للطبرانی رحمة الله عليه، شعب الإيمان، المسند لأبي يعلى، الضياء بروایت انس رضی الله عنه

بدعتی شخص چونکہ بدعت کو عین دین خیال کر کے انجام دیتا ہے اس لئے اس کو اس سے توبہ کرنے کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ یہی مطلب ہے حدیث بالا کا ورنہ توبہ سے ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے۔

۱۱۰۶..... اسلام اولاً پھلتا پھولتا جائے گا۔ پھر اس کی ترویج میں وقفہ آجائے گا..... سو یاد رکھو! اس عرصہ میں جو بدعت وغلو کی طرف مائل ہوئے وہی درحقیقت جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما عائشه رضی الله عنها

۱۱۰۷..... جب بھی اہل بدعت غلبہ پائیں گے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی کی زبان سے بھی ان پر حجت تام فرمادیں گے۔

حاكم في التاريخ، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۱۰۸..... اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کی نہ نماز قبول فرماتے، نہ روزہ، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، اور نہ ہی کوئی فرض..... حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ ابن ماجه، بروایت حذيفه رضی الله عنه

۱۱۰۹..... جس نے ہمارے دین کے علاوہ کوئی بدعت رائج کی وہ بالکل مردود ہے۔ السنن لأبي داؤد، بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۱۰..... جس داعی نے کسی کو کسی چیز کی دعوت دی تو وہ داعی روز قیامت اس چیز کے ساتھ کھڑا ہوگا اور وہ اس کے ساتھ اس طرح لازم ہوگی کہ اس سے جدا نہ ہو سکے گی۔ خواہ کسی نے کسی کو دعوت دی ہو۔ التاريخ للبخاری رحمة الله عليه، الدارمی، الصحيح للترمذی رحمة الله عليه، المستدرک للحاكم بروایت انس رضی الله عنه. ابن ماجه، بروایت ابی هريرة رضی الله عنه

۱۱۱۱..... اسلام میں جبر واکراہ اور تعذیب رسانی نہیں اور نہ آبادیوں سے دور جانے کا حکم اور نہ دنیا سے کنارہ کشی اور رہبانیت کا حکم ہے۔

شعب الإيمان، بروایت طاوس. مرسلاً

حدیث میں خزام، زمام، سیاحۃ اور تبتّل کے الفاظ آئے ہیں، خزام اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالنے کو کہتے ہیں، جس کو محاورۂ اردو کے مطابق ''ناک میں نتھ ڈال دی'' بھی کہتے ہیں۔ یعنی اس کو مجبور و بے بس کر دیا۔ اور زمام کا بھی یہی مطلب ہے اور اس کا معنی لگام وعنان ڈالنا۔ دونوں کا مقصود ایک ہی ہے۔ سیاحۃ سے یہاں مقصود آبادیوں سے دور چلے جانا اور تجرد کی زندگی اپنانا ہے۔ تبتّل کا بھی یہی مطلب ہے۔

بدعت و تشنیع......الاکمال

۱۱۱۲..... اتباع کرتے رہو..... اور کسی نئی بدعت میں نہ پڑو بے شک یہ دین تمہارے لئے کافی ووافی ہے۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۱۱۳..... بدعات سے کلیۃً اجتناب کرو۔ یقیناً ہر بدعت صریح گمراہی ہے۔ اور ہر گمراہی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

ابن عساكر بروایت رجل

۱۱۱۴..... جب کوئی شخص بدعت کو اپنا شیوہ بنا لیتا ہے، تو شیطان اس سے کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ اور وہ عبادت میں منہمک ہو جاتا ہے۔ اور شیطان اس پر خشوع وخضوع اور خشیت طاری کر دیتا ہے۔ ابو نصر بروایت انس رضی الله عنه

درحقیقت کسی صاحب بدعت شخص کے قعرِ ذلت وگمراہی میں پڑنے کے لئے شیطان کا یہ کامیاب ترین حربہ ہے۔ بدعتی شخص اپنی ان کیفیات باطنیہ کو دیکھ کر اپنے حق ہونے کا پختہ یقین کر لیتا ہے۔ اور پھر اسے توبہ کی توفیق بھی نہیں ہوتی۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کسی بدعتی کا کوئی عمل ہی قبول نہیں فرماتے۔ اس طرح گمراہی کا یہ جال اپنی گرفت کو بدعتی شخص کے گرد سخت کرتا جاتا ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

۱۱۱۵..... اللہ تعالیٰ کسی بدعتی شخص کا نہ روزہ قبول فرماتے، نہ نماز، نہ صدقہ، نہ حج، نہ عمرہ، نہ جہاد، نہ نفل، اور نہ ہی کوئی فرض..... حتیٰ کہ وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح گندھے ہوئے آٹے سے بال نکال دیا جاتا ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۶..... اللہ تعالیٰ نے توبہ کو بدعتی سے پردہ میں مستور فرما دیا ہے۔ شعب الإیمان

اور ایک روایت میں احتجب کے بجائے حجب کا لفظ آیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

اور ایک روایت میں احتجر کا لفظ آیا ہے۔ جس کے مطابق معنی یہ ہے: پروردگار عزّ وجلّ نے صاحب بدعت کے لئے توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ ابن قیل فی جزئہ، شعب الإیمان، الإبانہ، کرر، ابن النجار، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۷..... جو بدعت پر عمل پیرا ہوتا ہے شیطان اس کی عبادتوں میں رخنہ ڈالنے سے پہلوتہی کر لیتا ہے۔ اور اس پر خشوع وخضوع اور خشیت طاری کر دیتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۸..... جس نے میری امت کو دھوکہ میں مبتلا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ دھوکہ دہی کیا؟ فرمایا: ان کے لئے کوئی بدعت ایجاد کرے اور پھر وہ لوگ اس پر عمل پیرا ہو جائیں۔

الدارقطنی فی الافراد بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۱۹..... کسی سنت کا رواج اس وقت تک ختم نہیں ہوتا جب تک کہ اسی کے مثل کسی بدعت کی نحوست طاری نہ ہو جائے..... حتیٰ کہ سنت معدوم ہو جاتی ہے اور بدعت کا دور دورہ ہو جاتا ہے، اور پھر سنت سے بے بہرہ شخص بدعت ہی کو عین دین سمجھ کر گمراہ ہو جاتا ہے۔ سو جان لو! جس نے میری کسی مردہ ومعدوم سنت کو زندہ کیا تو اس کو اس کا بھی اجر ملے گا اور جو بھی آئندہ اس سنت پر عمل پیرا ہوتے رہیں گے..... سب کا ثواب اس کو ملے گا۔ اور عمل کرنے والوں کے ثواب سے بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ اور جس نے کسی بدعت کو رواج دیا اس کا وبال تو اس پر ہوگا ہی بلکہ آئندہ جو بھی اس پر عمل کرتے رہیں گے سب کے گناہوں کا وبال اور مصیبت بھی اس پر پڑے گی، لیکن ان عمل کرنے والوں سے بھی کسی گناہ کو کم نہ کیا جائے گا۔ ابن الجوزی فی الواھیات بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

بدعتی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت

۱۱۲۰..... جس نے کوئی بدعت جاری کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی یا اپنے کو کسی غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا کسی غلام نے اپنے کو کسی غیر مولی کی طرف منسوب کیا تو اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام فرشتوں کی لعنت ہے۔ روزِ قیامت اللہ اس کا کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ثوبان رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۲۱..... جس نے اس امت میں کوئی بدعت پیدا کی وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ اس کا وبال اس کو نہ پہنچ جائے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المتفق والمفترق للخطیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۲۲..... جس نے بالشت بھر بھی جماعتِ مسلمین کی مخالفت کی، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکا۔

المستدرک للحاکم، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۳..... جو کسی بدعتی شخص کی تعظیم کے لئے قدم بھرتا ہے وہ یقیناً عمارتِ اسلام کو مسمار کرنے کا مددگار بنتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۴......ایک قوم آئے گی جو سنت نبی کو نیست ونابود کردے گی اور دین میں انتہائی غلو بازی سے کام لے گی۔اس پر اللہ کی لعنت ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے، فرشتوں اور جمیع مسلمانان کی لعنت ہے۔الدیلمی بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۵......اہل بدعت لوگ جہنمی کتے ہیں۔الدارقطنی فی الافراد بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۶......اہلِ بدعت شریر ترین مخلوق ہیں۔الحلیہ، ابن عساکر، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۷......تو اور تیری جماعت جنت میں جائے گی اور عن قریب ایک قوم آئے گی جس کا لقب رافضی ہوگا جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو تو ان کو قتل کرو کیونکہ وہ مشرکین ہیں۔الحلیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

الصارم المسلول علی شاتم الرسول ج ۳ ص ۶۔۷۔۱۰۹۸ پر اس مضمون کی کئی احادیث ذکر کی گئی ہیں اور ان میں رافضیہ فرقہ سے متعلق مزید وضاحت مذکور ہے۔منجملہ یہ بھی ہے کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ پر سب وشتم کریں گے۔

۱۱۲۸......آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جن کا نام رافضی پڑ جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ بیٹھیں گے۔اور اسلام کو پھینک دیں گے۔سو ان سے قتال کرو، وہ مشرک ہیں۔عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۲۹......تمہارا کیا خیال ہے ایسی قوم کے بارے میں جن کے قائدین وپیشوا تو جنت میں جائیں گے مگر ان کے متبعین وپیروکار جہنم واصل ہوں گے......صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا: خواہ وہ متبعین اپنے پیشواؤں کا سا عمل کریں؟ فرمایا: خواہ وہ اپنے پیشواؤں کا سا عمل کریں۔یہ پیشوا خدا کے فیصلہ کے مطابق جنت میں داخل ہوں گے، اور ان کے متبعین نئی نئی باتیں ایجاد کرنے کی بدولت جہنم جائیں گے۔

سمویہ بروایت جندب البجلی رضی اللہ عنہ

الباب الثالث......تتمہ کتاب الإیمان

کتاب الإیمان کا تتمہ چھ فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول......صفات کے بیان میں

۱۱۳۰......اللہ کا دایاں دست مبارک خیر سے پُر ہے۔اس کو کوئی خرچ کم نہیں کرسکتا۔دن رات وہ بہتا ہے۔کیا تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سر مو بھی کمی نہیں آئی۔اس کا عرش پانی پر ہے۔اور اس کے دوسرے دست مبارک میں میزان ہے، جس کو بالا وپست کرتا رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۱......اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔اس کو خرچ کرنے سے ذرہ بھر کمی واقع نہیں ہوتی۔وہ دن رات بہتا ہے۔کیا خیال ہے کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سر مو بھی کمی نہیں ہوئی۔اس کا عرش پانی پر ہے۔اور اس کے دوسرے دستِ مبارک میں میزان ہے، جس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۳۲......تف ہو تجھ پر! اگر اللہ نہ چاہے تو اس کے آگے کسی کی سفارش نہیں چل سکتی۔اللہ تو اس سے بہت عظیم ہے۔افسوس! تجھے کیا علم! کہ اللہ کیسی عظیم ہستی ہے؟ اللہ عرش پر ہے، اور وہ عرش آسمانوں پر ہے۔اور اس کی زمین قبہ کی مانند ہے۔اور وہ عرش، خدائی جبروت وسطوت کی وجہ یوں چڑ چڑاتا ہے، جس طرح کجاوہ سوار کی وجہ سے چڑ چڑاتا ہے۔السنن لأبی داؤد بروایت جبیر بن مطعم

۱۱۳۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: جس نے ایک نیکی انجام دی اس کے لئے اس کا دس مثل ہے۔ یا میں اس میں بھی اضافہ کرسکتا ہوں۔ اور جس سے کوئی لغزش سرزد ہوگئی تو اس کی سزا اسی کے مثل ہے، بلکہ عین ممکن ہے کہ میں اس کو بھی بخش دوں۔ اور جس نے زمین کی وسعتوں بھر گناہ کئے پھر مجھ سے اس حال میں آملا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا تو میں اس کے لئے اسی قدر مغفرت عطا کروں گا۔ اور جو بالشت بھر بھی میرے قریب آیا میں ہاتھ بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہوا میں باع بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو میری طرف چل کر آیا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ مسنداحمد، ابن ماجه، الصحیح لمسلم، بروایت ابی ذرّ رضی اللہ عنه

۱۱۳۴۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، بروایت انس رضی اللہ عنه

۱۱۳۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اگر وہ کسی مجلس میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه، ابن ماجه، بروایت هریره

اللہ تعالیٰ بندہ کی توجہ سے خوش ہوتا ہے

۱۱۳۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور اللہ اپنے بندے کی توبہ سے بے انتہاء خوش ہوتا ہے تمہارے اس شخص سے بھی زیادہ جو کسی بیابان جنگل میں اپنی گمشدہ سواری کو پالے۔ اور جو بالشت بھر بھی میرے قریب آیا میں ہاتھ بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور جو ہاتھ بھر مجھ سے قریب ہوا میں باع بھر اس کی طرف بڑھوں گا۔ اور اگر میری طرف چل کر آیا میں اس کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔ الصحیح لمسلم، بروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه

۱۱۳۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیه، بروایت انس رضی اللہ عنه وبروایت ابی هریرة رضی اللہ عنه. الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، بروایت سلمان

۱۱۳۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندے میر اٹھ کھڑا ہوجا میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسنداحمد، بروایت رجل

۱۱۳۹۔۔۔ اللہ عز وجل سوتے ہیں اور نہ سونا ان کو زیب دیتا ہے۔ ترازو کو پست و بالا کرتے رہتے ہیں۔ دن سے قبل ہی رات کے اعمال اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور رات سے قبل دن کے اعمال پہنچ جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے، اگر وہ اپنے پردے کو منکشف فرمادے تو اس کے چہرے کی کرنیں ہر اس چیز کو جلا کر بھسم کردے جہاں تک باری تعالیٰ کی نظر جائے۔

الصحیح لمسلم، ابن ماجه، بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

الاکمال

۱۱۴۰...... جب تمہاری اپنے کسی بھائی سے لڑائی ہو جائے تو اس کو چہرے پر مارنے سے حتی الوسع احتراز کرے۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۴۱...... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر نہ مارے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۲...... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔

عبد بن حمید بروایت ابی سعید

۱۱۴۳...... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے، کیونکہ انسان کی صورت رحمٰن کی صورت پر پیدا کی گئی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۴...... جب تم میں سے کوئی قتال کرے تو چہرے پر مارنے سے احتراز کرے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، عبدبن حمید، المسندلأبی یعلی، الدارقطنی فی الافراد. السنن لسعید، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۴۵...... جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے اور نہ کسی کو یوں بددعا دے کہ اللہ تیرے چہرے کو برا کرے، یا تیرے جیسے چہروں کا برا کرے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، الدار قطنی فی الصفات، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۶...... جب تم میں سے کوئی کسی کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے کیونکہ انسان کی صورت رحمٰن کی صورت پر پیدا کی گئی ہے۔

الدارقطنی فی الصفات بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۴۷...... جب تم کسی کو زدوکوب کرو تو چہرے کو بچاؤ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، بروایت قتادہ مرسلاً

۱۱۴۸...... کسی کی شکل وصورت کو برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق رحمٰن کی صورت پر پیدا فرمایا ہے۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۴۹...... کسی کی صورت کو برا بھلا مت کہو۔ کیونکہ ابن آدم رحمٰن کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، کرر، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۵۰...... کوئی تم میں اپنے کسی بھائی کو یوں ہرگز بددعا نہ دے کہ اللہ تیرے چہرے کو برا کرے، یا تیرے جیسے چہروں کا برا کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۱۵۱...... میں نے اپنے پروردگار کو سب سے اچھی صورت میں دیکھا: تو مجھے پروردگا نے فرمایا: اے محمد! کیا جانتا ہے کہ ملأ اعلیٰ کے فرشتے کس بات میں بحث ومباحثہ کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا: پروردگار! کفارات کے بارے میں۔ فرمایا کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: کراہت وتنگی کے باوجود وضوء کو کامل طریقہ سے ادا کرنا۔ نماز کی طرف قدموں کا اٹھانا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبیداللہ بن ابی رافع بروایت ابیہ

۱۱۵۲...... میں نے اپنے رب کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، جس کے بال کانوں کی لوتک آئے ہوئے تھے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

ابوزرعۃ سے منقول ہے کہ یہ حدیث صحیح وثابت ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ خواب پر محمول ہے۔ اسی طرح آنے والی اس

قسم کی تمام احادیث خواب پر محمول ہیں۔

۱۱۵۳..... میں نے اپنے ربّ کو ایک نوجوان کی صورت میں دیکھا، جس کے بال طویل وشاداب تھے۔سونے کے دو جوتے پہنے ہوئے تھا اور چہرے پر بھی سونے کی چادر تھی۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت ام الطفیل

۱۱۵۴ میں نے اپنے پروردگار کو ایک نوجوان کی صورت میں فردوس کے حظیرۃ القدس یعنی جنت میں دیکھا، اس پر ایک ایسا منور تاج تھا جو نظروں کو خیرہ کئے دے رہا تھا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ فی السنۃ بروایت معاذبن عفراء

اللہ کے کسی ولی کو ایذا مت دو

۱۱۵۵..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے مجھے جنگ کے لئے دعوت مبارزت دیدی۔اے ابن آدم میرے پاس جو ہے وہ اس وقت تک تجھے نہیں مل سکتا جب تک کہ میرے فرض کردہ اوامر کو ادا نہ کرلے۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔پھر میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اور اس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔پس جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور جب وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور جب وہ مجھ سے مدد کا طلب گار ہوتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں۔اور میرے نزدیک بندے کی محبوب ترین عبادت ہر دم میرا خیال رکھنا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ، فی الطب، بروایت ابی امامہ

۱۱۵۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے کسی ولی کو خوف زدہ کیا اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دی۔اور کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی ومددگار بن جاتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب میں مبتلا نہ ہوجائے۔اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو غنی ومالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں آتی۔اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ وفساد کا شکار کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو فقر ہی درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی ومالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کے لئے صحت وتندرستی خیر کا باعث بنتی ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کو بیماری ہی مناسب رہتی ہے۔اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہوجائیں۔میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔ابن عساکر

اس میں ایک راوی حسن بن یحیٰ الخشنی۔یہ راوی کمزور ہے۔الحسن بن یحیی الخشنی واہ:المقتنی فی سرد الکنی ج ۱ رص ۳۷۸

۱۱۵۷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جس نے میرے ولی کو ایذاء دی اس نے مجھ سے جنگ مول لے لی۔اور کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔پھر میں اس کی نگاہ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔اور اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔اور اس

کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔مسند احمد، الحکیم المسند لأبي یعلی، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، ابو نعیم في الطب، السنن للبیهقي رحمة الله علیه في الزهد، ابن عساکر بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۵۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کوئی بندہ میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل نہیں کرسکتا۔اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو تقرب حاصل کرتا رہتا ہے، حتیٰ کہ میں اس کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں۔ پھر میں اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔اور اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ کلام کرتا ہے۔اور اس کا دل بن جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا ہے۔

اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور اگر مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔

ابن السني في الطب، بروایت سمویه

۱۱۵۹..... اللہ عزوجل فرماتے ہیں: کوئی بندہ میرا تقرب اس سے بڑھ کر حاصل نہیں کرسکتا کہ وہ ان فرائض کی ادائیگی کرے جو میں نے اس پر فرض کردیئے ہیں۔الخطیب ابن عساکر بروایت علي رضي الله عنه

۱۱۶۰..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی دوست کی اہانت کی اس نے میرے ساتھ اعلان جنگ کردیا۔اور میں اپنے اولیاء کی نصرت میں سب سے زیادہ سرعت سے کام لیتا ہوں۔اور ان کے لئے اس حملہ آور شیر کی طرح غضب ناک ہوتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔اور کسی بندے نے دنیا کی بے رغبتی سے بڑھ کر میری عبادت نہیں کی۔اور نہ کسی بندہ نے میرے فرائض کی ادائیگی کے سوا کسی اور چیز کے ذریعہ مجھ سے زیادہ تقرب حاصل کیا۔اور میرا بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا جاتا ہے، حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی و مددگار بن جاتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب میں مبتلا نہ ہوجائے۔اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو غنی و مالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں آتی۔اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ و فساد کا شکار کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو فقر ہی درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی و مالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کے لئے صحت وتندرستی خیر کا باعث بنتی ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کو بیماری ہی مناسب رہتی ہے۔اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہوجائیں۔میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء الحکیم وابن مردویه الحلیه فی الاسماء، ابن عساکر بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۶۱..... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میرے کسی ولی سے عداوت مول لی اس نے مجھے محاربت کی دعوت دیدی اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آپہنچتا ہے اور وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور بسا اوقات میرا دوست مؤمن مجھ سے غنی کا سوال کرتا ہے، لیکن میں اس کو فقر وفاقہ میں رکھتا ہوں۔اگر میں اس کو غنیٰ وتونگری عطا کردوں تو یہ اس کے لئے انتہائی برا ثابت ہو۔اور بسا اوقات میرا مؤمن دوست مجھ سے فقر وفاقہ کا متمنی ہوتا ہے، لیکن میں اس کو فراخی وکشادگی سے نہیں نکالتا۔اور اگر میں اس کو فقر وفاقہ کی مصیبت چکھادوں تو یہ اس کے لئے مصیبت وفتنہ کا باعث بن جائے۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میرے عالی شان کی قسم! میرے حسن جمال جہاں آراء کی قسم! اور میرے بلند مرتبہ کی قسم! میرا جو بندہ میری خواہش وچاہت کے آگے اپنی خواہشات کی بھینٹ چڑھاتا ہے، اور ان کو قربان کرتا ہے..... تو میں اس کی موت کا وقت اس کی نگاہوں میں پہلے سے پھیر دیتا ہوں۔ اور ارض وسماوات کو اس کے لئے رزق رسانی پر مامور کر دیتا ہوں۔ اور ہر تاجر کی تجارت سے بڑھ کر میں اس کا ضامن وکفیل بن جاتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۱۶۲..... تمام آسمان وزمین اللہ کی مٹھی میں ہیں۔ الدیلمی بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۶۳..... اللہ کا دایاں دستِ مبارک خیر سے پُر ہے۔ اس کو کوئی خرچ کم نہیں کر سکتا۔ دن رات وہ بہتا ہے۔ کیا تم سوچ سکتے ہو کہ جب سے اللہ نے ارض وسماوات کو پیدا کیا کس قدر خرچ کر چکا ہے؟ لیکن اب تک اس کے خزانہ یمین میں کوئی سرِ مو بھی کمی نہیں آئی۔ اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے دوسرے دستِ مبارک میں میزان ہے، جس کو پست وبالا کرتا رہتا ہے۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۶۴..... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جس طرح چاہے الٹتا ہے۔
المستدرک للحاکم، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۶۵..... بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں، جب چاہتا ہے ان کو پھیر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے ان کو دیکھ لیتا ہے۔ ابن جریر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۱۶۶..... ہر آدمی کا دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو اس کو کج رو کر دے، اور چاہے تو سیدھا مستقیم رکھے۔ اور ہر دن میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے، اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور دوسری بعض کو پستی میں دھکیلتا رہتا ہے۔ اور قیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت نعیم بن همار

۱۱۶۷..... اے ام سلمہ! کوئی ایسا آدمی نہیں ہے مگر اس کا دل اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج رو کر دے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۱۶۸..... کوئی ایسا دل نہیں ہے جو رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان معلق نہ ہو، وہ اپنی مشیت سے اس کو مستقیم رکھے یا کج رو کر دے۔ اور میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہے، اس کو قیامت تک اوپر نیچے کرتا رہے گا۔ ابن جریر، الدیلمی، بروایت سمر ۃ بن فاتک الأسدی

۱۱۶۹..... تمام میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ کسی قوم کو بلند کرتا ہے تو کسی کو پستی کا شکار کرتا ہے۔ اور بنی آدم کا دل پروردگار عزوجل کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جب چاہے ٹیڑھا کر دے اور جب چاہے سیدھا کر دے۔
ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مندہ فی غرائب شعبہ، الدیلمی، ابن عساکر بروایت سبرۃ وقیل سمرۃ بن فاتک اخی خریم بن فاتک المستدرک للحاکم، بروایت النواس بن سمعان

۱۱۷۱..... مسلسل جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور مسلسل پکارتی رہے گی ھل من مزید حتیٰ کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے تو جہنم کے بعض حصے بعض حصوں میں گھس جائیں گے۔ اور جہنم چیخ اٹھے گی تیری عزت کی قسم! تیرے کرم کی قسم! بس! بس! اور جنت میں آخر تک فراخی وکشادگی باقی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک جنت کو پُر فرمانے کے لئے دوسری مخلوق پیدا فرمائیں گے۔ اور ان کو جنت کے باقی بچ جانے والے حصوں میں سکونت عطا فرمائیں گے۔ مسند احمد، عبد بن حمید، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، حسن غریب، النسائی، ابو عوانہ، الصحیح لابن حبان، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۲..... جہنم آخر تک زیادتی کی طلب گار رہے گی حتیٰ کہ جبار الٰہی اس میں اپنا قدم رکھ دیں گے، تو اس کے حصے ایک دوسرے میں اٹ پڑیں گے۔ اور جہنم قط! قط! بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۳..... مسلسل جہنم میں ڈالا جاتا رہے گا اور مسلسل پکارتی رہے گی ھل من مزید حتیٰ کہ رب العزت اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے اور وہ بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۷۴۔۔۔ جہنم میں مسلسل اس کے اہل کو ڈالا جاتا رہے گا۔۔۔ اور وہ هل من مزید کی صدا بلند کرتی رہے گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ آئیں گے اور اپنا قدم مبارک اس میں رکھ دیں گے اور وہ بس! بس! پکار اٹھے گی۔ الدار قطنی فی الصفات بروایت ابی هريرة رضی الله عنه

۱۱۷۵ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے بندے میرے اٹھ کھڑا ہو! میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسنداحمد۔ بروایت رجل

اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی فضیلت

۱۱۷۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسنداحمد، عبد بن حمیدبروایت انس رضی الله عنه

۱۱۷۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری کی طرف دوڑ کر آؤں گا۔

مسنداحمد، عبدبن حمید بروایت انس رضی الله عنه

۱۱۷۸۔۔۔ تمہارے پروردگار عز وجل نے فرمایا ہے: نیکی کی جزاء دس گناہ ہوگی اور بدی کی سزا ایک گناہ ہی رہے گی۔ بلکہ ممکن ہے کہ میں اس کو بھی معاف فرمادوں۔ اور جو زمین بھر گناہوں کے ساتھ مجھ سے اس حال میں ملے گا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ رکھتا ہو تو میں بھی اس سے زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ جس نے نیکی کا فقط ارادہ ہی کیا اور اس کو انجام نہ دیا اس کے لئے بھی نیکی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا اور اس کا مرتکب نہ ہوا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور جو میرے بالشت بھر قریب آئے گا تو میں ہاتھ بقدر اس کی طرف بڑھوں گا اور اگر کوئی ہاتھ بقدر میری طرف آئے گا تو میں ایک گز اس کے قریب آؤں گا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۱۱۷۹ جو بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت سبقت کرے گا۔ اللہ اس کی طرف ایک ہاتھ سبقت فرمائیں گے۔ اور جو اللہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھے گا اللہ اس کی طرف ایک گز بڑھیں گے۔ اور جو اللہ کی طرف چلتے ہوئے متوجہ ہوگا اللہ اس کی طرف دوڑتے ہوئے متوجہ ہوں گے۔ اور اللہ بزرگ و برتر ہیں۔ اور اللہ بزرگ و برتر ہیں۔ ابن ابی خیثمه، البغوی، ابن السکن، ابونعیم فی المعرفة بروایت ابی زیاد الغفاری وغیرہ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابونعیم، الحسن بن سفیان بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۱۱۸۰ جو بندہ اللہ کی طرف ایک بالشت سبقت کرے گا۔ اللہ اس کی طرف ایک ہاتھ سبقت فرمائیں گے۔ اور جو اللہ کی طرف ایک ہاتھ بڑھے گا اللہ اس کی طرف ایک گز بڑھیں گے۔ اور جو اس کی طرف چل کر آئے گا وہ اس کی طرف دوڑ کر آئے گا۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید

۱۱۸۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! اگر تو مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں تجھے اپنے دل میں یاد کروں گا اور اگر تو مجھے کسی مجلس میں یاد کرے گا تو میں تجھے اس سے بہتر مجلس میں یاد کروں گا۔ اور اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں اور اگر تو میری طرف چل کر آئے میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا۔

ابن شاهين فی الترغیب بروایت ابن عباس

اس میں معمر بن زائدۃ ایک راوی ہیں جن کی حدیث کا متابع نہیں ہے۔

۱۱۸۲..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میری طرف بالشت بھر بڑھتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں۔ اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف سبقت کرتا ہے تو میں ایک گز اس کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔

طبرانی، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت قتادہ الصحیح للبخاری رحمة الله علیه عن التیمی عن انس عن ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میری طرف اٹھ کھڑا ہو! میں تیری طرف چل کر آؤں گا میری طرف چل کر آ میں تیری طرف دوڑ کر آؤں گا، اے ابن آدم! اگر تو بالشت بھر بھی میرے قریب آئے گا تو میں ایک ہاتھ تیرے قریب آؤں گا اور اگر تو ہاتھ بھر میرے قریب آئے گا تو میں گز بھر تیرے قریب آؤں گا۔ اور اگر تو اپنے دل میں کسی نیکی کو پیدا کرے گا خواہ اسے انجام نہ دیا ہوگا تو میں اس کی نیکی لکھ دوں گا۔ اور اگر تو اس پر عمل کرلے گا تو اس کا دس گناہ اجر لکھ دوں گا۔ اور اگر تو کسی بدی کا خیال دل میں کرے گا لیکن میرا خوف تجھے ارتکاب سے رکاوٹ بن جائے گا تو اس کا کوئی گناہ نہ لکھوں گا۔ اور اگر وہ گناہ سرزد ہو ہی گیا تو اس کو ایک گناہ ہی لکھوں گا۔

المستدرک للحاکم، ابن النجار بروایت ابی ذر رضی الله عنه

۱۱۸۴..... اللہ عزوجل بندوں کے ہجوم یاس وقنوط اور ان کی طرف بڑھتی ہوئی اپنی رحمت کا موازنہ کرتے ہوئے بندوں پر تعجب فرماتے ہیں۔

الخطیب بروایت عائشه رضی الله عنها

۱۱۸۵..... وہ سفید بادلوں میں تھا۔ ان بادلوں کے نیچے ہوا تھی پھر پروردگار نے اپنا عرش پانی پر پیدا فرمایا۔

ابن جریر، ابوالشیخ فی العظمة، بروایت ابی رزین

صحابی فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ آسمان وزمین کی پیدائش سے قبل ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

اللہ عزوجل کی ذات سے متعلق گفتگو کی ممانعت.....الاکمال

۱۱۸۶..... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ لوگ اپنے رب کے متعلق بحث ومباحث میں مشغول نہ ہوجائیں۔

ابو نصر والدیلمی بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۱۱۸۷..... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوسکتی جب تک کہ خدا کے بارے میں بحث آرائی کرتے ہوئے لوگ علی العلا نیہ خدا کا انکار نہ کرنے لگ جائیں۔ المستدرک للحاکم فی تاریخه، الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۱۸۸..... عنقریب لوگوں کے قلوب شر سے پُر ہوجائیں گے..... حتیٰ کہ شر لوگوں کے درمیان ہر طرف پھوٹ پڑے گا، ہر ہر دل میں جگہ بنائے گا۔ لوگ ہر ہر چیز کے متعلق بحث وتمحیص میں مبتلا ہوجائیں گے..... حتیٰ کہ کہیں گے اگر تمام اشیاء سے قبل اللہ تھا تو اللہ سے قبل کیا تھا؟ پس جب تم کو یہ کہیں تو تم کہنا ہر چیز سے قبل اللہ تھا اور اللہ سے قبل کچھ نہ تھا۔ اور وہی تمام چیزوں کے آخر میں بھی ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب وبالا ہے۔ اس سے اوپر کچھ نہیں۔ اور وہی باطن بھی ہے اس سے ورے اور رازکی شی کچھ نہیں۔ اور ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ پس اگر پھر بھی وہ لوگ اس بارے میں سوال آرائی کریں تو ان کے چہروں کی طرف تھوک دو۔ اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کو تہ تیغ کرڈالو۔

الدیلمی بروایت ابی سعید رضی الله عنه

فصلِ ثانی......اسلام کی قلت وغربت کے بارے میں

۱۱۸۹ ...اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائے گا۔مسند احمد، بروایت فیروز الدیلمی

۱۱۹۰ اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بکھر جائے گا۔ جب بھی کوئی حلقِ اسلام ٹوٹے گا تو لوگ اس کے ساتھ والے حکم کو تھام لیں گے۔اور سب سے پہلے اسلام کے مطابق فیصلہ کرنا چھوڑ دیا جائے گا اور سب سے آخر میں نماز کو ترک کر دیا جائے گا۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱ ...اسلام اونٹ کے بچہ کی مانند نوخیزی و کس مپرسی کے عالم میں اٹھا۔ پھر اس کے سامنے کے ثنائی دانت نکلے۔ پھر برابر کے رباعی دانت نکلے۔ پھر رباعی کے بعد والے دانت نکلے۔ پھر اسلام اپنے عنفوانِ شباب کے آخری مرحلہ پر آیا اور اس کے کچلی والے دانت بھی نکل آئے۔مسند احمد، بروایت رجل اس روایت کے راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی ارتقائی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔آخری مرحلہ بزول کا فرمایا حالتِ بزول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی زمانہ ہوتا ہے۔اسی وجہ سے دوسرے مقام پر اس روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بزول کے بعد سوائے نقصان وتنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔یعنی عنقریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملینِ اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج واقبال کھو بیٹھے گا۔

۱۱۹۲......اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا،سو خوشخبری ہو! غرباء کے لئے۔

الصحیح لمسلم، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ.النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابن مسعود، ابن ماجہ بروایت انس رضی اللہ عنہ.الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمان وسھل بن سعدوابن عباس رضی اللہ عنھما

حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ حاملین اسلام فقط غرباء رہ جائیں گے بلکہ غربت اجنبیت کے معنی میں ہے یعنی اسلام اور اس کے احکام کو نامانوس اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا کہ یہ پرانے وقتوں کی دقیانوسیت کہاں سے آ گئی۔

۱۱۹۳ ...اسلام غربت واجنبیت کے ساتھ شروع ہوا اور عنقریب اسی طرح اجنبیت کی حالت میں لوٹ جائے گا۔اور صرف مسجدوں کی حدود تک اس طرح منحصر ہو کر رہ جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ کر چلا جاتا ہے۔الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۱۱۹۴ بے شک دین سرزمین حجاز کی طرف یوں سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ کر چلا آتا ہے۔اور دین ارضِ حجاز کو قلعہ بنا کر اس میں یوں جگہ پکڑ لے گا جس طرح اپنے ریوڑ سے بچھڑی ہوئی پہاڑی بکری پہاڑ کی چوٹی کی طرف لپک کر قلعہ بند ہو جاتی ہے۔یقیناً دین غربت واجنبیت کے عالم میں اٹھا اور اسی طرح غربت کے عالم میں واپس ہو جائے گا۔پس خوشخبری ہو غرباء کے لئے جو میرے بعد میری سنن کو زندہ کریں گے۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عمرو بن عوف المزنی

۱۱۹۵ عنقریب دین اسی سرزمین مکہ کی طرف واپس آ جائے گا، جہاں سے نکلا تھا۔ابن النجار، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶ حق کی طلب وتلاش غربت ہے۔ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ یعنی حق کو قبول کرنا اور اس کی راہ میں قدم اٹھانا مانند پڑ گیا ہے۔

۱۱۹۷ ایمان مدینہ کی طرف یوں لپک آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۸ ... اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سوخوشخبری ہو! غرباء کے لئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! غرباء کون ہیں؟ فرمایا جو دین کے فساد کے وقت اس کی اصلاح کریں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت سہل بن سعد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الابانہ، بروایت عبدالرحمان ابن السنۃ

۱۱۹۹ ... اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا، سو قرب قیامت میں خوشخبری ہو غرباء کے لئے۔

نعیم بن حماد فی الفتن بروایت مجاھد. مرسلاً

۱۲۰۰ اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا۔ سوایسے دن خوشخبری ہو غرباء کے لئے، جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار ہو جائیں گے۔ اور قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں ابوالقاسم کی جان ہے! کہ ایمان ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک آتا ہے۔ مسنداحمد، السنن لسعید، بروایت سعد بن ابی وقاص

۱۲۰۱ اسلام غربت واجنبی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی اجنبی حالت میں لوٹ جائے گا۔ سوایسے دن خوشخبری ہو غرباء کے لئے، جب لوگ فتنہ وفساد کا شکار ہو جائیں گے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آنا فانا اتر جاتا ہے۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر داخل ہو جاتا ہے۔ عبدالرحمن بن سنۃ الاسجعی

۱۲۰۲ اسلام مکہ ومدینہ کے درمیان ہی منحصر ہو کر رہ جائے گا۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں محبوس ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر اسی اثناء میں عرب اپنے اعراب لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو اس آواز پر پیش روں میں سے صلاح کار اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے معزز واخیار لوگ نکلیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عبدالرحمن بن سنۃ

۱۲۰۳ قریب ہے کہ اسلام دوسرے شہروں کو چھوڑ کر مدینہ میں آجائے۔ جس طرح سانپ اپنے بل میں آٹھرتا ہے۔

الرامھرمزی فی الامثال بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۴ اسلام مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آنا فانا اتر جاتا ہے۔ الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنھا

فصل سوم ...... دل کے خطرات وتغیر کے بیان میں

۱۲۰۵ دل بادشاہ ہے۔ دیگر جمیع اعضاء اس کے لشکری ہیں۔ پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کے لشکری بھی درست رہتے ہیں۔ جب بادشاہ بگڑ جاتا ہے تو لشکری بھی بگڑ جاتے ہیں۔ دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں، آنکھ اسلحہ ہے۔ زبان ترجمان ہے، دونوں ہاتھ دو پر ہیں، دونوں ٹانگیں دو قاصد ہیں، جگر رحمت ہے، تلی ضحک وقہقہ ہے، دونوں گردے مکر وخدع ہیں، پھیپھڑا نفس ہے۔

شعب الایمان، بروایت ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶ دونوں آنکھیں دور ہنما ہیں۔ دونوں کان نہ بھرنے والے برتن ہیں۔ زبان ترجمان ہے۔ دونوں ہاتھ دو پر ہیں۔ دونوں ٹانگیں دو قاصد ہیں۔ جگر رحمت ہے، تلی ضحک وقہقہ ہے، دونوں گردے مکر وخدع ہیں۔ دل بادشاہ ہے۔ پس جب بادشاہ درست ہوتا ہے تو اس کی عوام بھی درست رہتی ہے۔ جب بادشاہ بگڑ جاتا ہے تو عوام بھی بگڑ جاتی ہے۔

ابو الشیخ فی العظمۃ ابونعیم فی الطب، بروایت ابی سعید. الحکیم بروایت عائشہ

۱۲۰۷......بعض اہلِ ارضِ اللہ کے لئے ظروف ہیں۔اوراس کے نیکوکار بندوں کے دل اللہ کے گھر ہیں۔اوراللہ کوسب سے زیادہ محبوب وہ بندہ جوسب سے زیادہ نرم ومہربان ہو۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابن عیینة

۱۲۰۸... جنت میں ایسی اقوام داخل ہوں گی جن کے دل پرندوں کی طرح نرم وآشفتہ ہوں گے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹ ... ہردل پرایک بادل سایہ فگن ہوتا ہے۔چاند کی مانند!کہ چانداپنی آب وتاب پر ہوتا ہے کہ اچانک بادل اس کی روشنی پر چھاجاتا ہے۔ پھر بادل چھٹتا ہے تو دوبارہ چاندضوءفشاں ہوجاتا ہے۔الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰ ... دل کودل اس کے ہرآن الٹنے پلٹنے کی وجہ سے کہاجاتا ہے۔دل کی مثال چٹیل صحراء میں کسی درخت کی جڑ سے اٹکے پر کی مانند ہے،جس کوہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت ابی موسیٰ

۱۲۱۱......دل کی مثال صحراء میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے،جس کوہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔ابن ماجہ، بروایت ابی موسیٰ

۱۲۱۲......ابن آدم کا دل اس ہانڈی سے زیادہ الٹتا پلٹتا ہے،جوشدّتِ غلیان سے جوش ماررہی ہو۔

مسنداحمد، المستدرک للحاکم، بروایت المقداد بن الاسود

۱۲۱۳.... ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہے،جودن میں سات سے زیادہ مرتبہ بدلتا ہے۔شعب الإیمان، بروایت ابی عبیدة الجراح

۱۲۱۴......ابن آدم کا دل چڑیا کی مانند ہے،جودن میں سات سے زیادہ مرتبہ الٹتا پلٹتا ہے۔

ابن ابی الدنیافی الاخلاص، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، بروایت ابی عبیدة

۱۲۱۵ ...ہرآدمی کا دل رحمٰن کی دوانگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔چاہے تو سیدھا مستقیم رکھے،اورچاہے تواس کو کج روکردے۔اور ہردن میزان اللہ کے ہاتھوں میں ہوتی ہے،اقوام کورفعت عطاکرتا ہے اوردوسری بعض کوپستی میں دھکیلتارہتا ہے۔اورقیامت تک یہی معاملہ جاری وساری ہے۔

مسنداحمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، بروایت النواس

۱۲۱۶ تمام دل اللہ کے ہاتھوں میں ہیں وہ ان کوالٹتا پلٹتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷......بے شک تمام بنی آدم کے قلوب ایک قلب کی مانند اللہ کی دوانگلیوں کے درمیان ہیں۔جیسے چاہے وہ ان کوالٹتا پلٹتا ہے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۱۸ ...اے ام سلمہ!کوئی ایسا آدمی نہیں ہے مگراس کا دل اللہ تعالیٰ کی دوانگلیوں کے درمیان ہے،وہ اپنی مشیت سے اس کومستقیم رکھے یا کج روکردے۔الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، بروایت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۹......جوبھی قلب سلیم کا مالک ہوتا ہے،اللہ اس پررحم کھاتا ہے۔الحکیم بروایت یزید

۱۲۲۰... وہ شخص اندھانہیں ہے،جس کی بصارت زائل ہوجائے،بلکہ اندھاتو وہ ہے جس کی بصیرت زائل ہوجائے۔

الحکیم، شعب الإیمان، بروایت عبداللہ بن الجراد

۱۲۲۱ ....قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے!اگرتمہاری وہ حالت وکیفیت جومیری مجلس میں ہوتی ہے،ہردم برقراررہے تو فرشتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔اوراپنے پروں کے ساتھ تم پر سایہ فگن ہوجائیں۔لیکن اے حنظلة!یہ تووقت وقت کی بات ہوتی ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، ابن ماجہ، بروایت حنظلة الأسدی

الاکمال

۱۲۲۲ جب آدمی کا دل درست ہوتا ہے تو اس کا سارا جسم درست ہوتا ہے۔ جب دل خبیث ہو جائے تو پورا جسم خباثت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

ابن السنی، ابونعیم فی الطب، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳ ... انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے، جب وہ صحیح ہوتا ہے تو سارا جسم صحیح ہوتا ہے۔ جب وہ بیمار پڑ جاتا ہے تو سارا جسم بیمار پڑ جاتا ہے۔ ابن السنی، ابونعیم فی الطب، بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ، شعب الإیمان، بروایت النعمان بن بشیر

۱۲۲۴ ..... زمین میں اللہ کے کچھ برتن ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برتن وہ ہیں جو نرم وصاف ستھرے ہوں۔ اور اللہ کے یہ برتن زمین میں اللہ کے صالحین بندوں کے قلوب ہیں۔ الحلیہ، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۱۲۲۵ ... زمین میں اللہ کے کچھ برتن ہیں، یادرکھو! وہ قلوب ہیں۔ اور اللہ کو سب سے زیادہ محبوب برتن وہ ہیں جو نرم وصاف ستھرے ہوں اور مضبوط ہوں۔ بھائیوں کے لئے نرم ومہربان ہوں اور گناہوں سے صاف ستھرے ہوں۔ اور اللہ کے حقوق کی ادائیگی میں مضبوط وسخت ہوں۔

الحکیم بروایت سعد بن عبادہ

۱۲۲۶ ..... قلوب چار قسم کے ہیں:

ایک تو وہ قلب جو صاف ستھرا ہو، جیسے چراغ روشن ہو۔ وہ مؤمن کا قلب ہے اور اس میں نور کا چراغ روشن ہے۔

دوسرا وہ قلب جو پردہ میں مستور اور بند ہو، کافر کا قلب ہے، اس پر کفر کا پردہ پڑا ہوا ہے۔

اور تیسرا وہ قلب جو اوندھا ہو، منافق کا دل ہے کہ وہ اولاً ایمان سے آراستہ ہوا لیکن پھر کفر وانکار کی ظلمت میں اوندھا ہو گیا۔

چوتھا وہ قلب جو خلط ملط ہو، وہ ایسا قلب ہے جس میں بیک وقت ایمان کی روشنی بھی ہے اور نفاق کی ظلمت بھی، اس میں ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ترکاری، جس کو عمدہ پانی شادابی میں فراوانی کرتا رہتا ہے۔ اور اس میں نفاق کی مثال اس ناسور زخم کی ہے، جس کو پیپ اور خون مزید بڑھاتے رہتے ہیں۔ پس دونوں طاقتوں میں سے جو غالب آ گئی، قلب اسی کا مسکن بن جائے گا۔

مسند احمد، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی سعید

حدیث صحیح ہے۔ ابن ابی شیبہ، بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

حدیث موقوف ہے۔ ابن ابی حاتم بروایت سلمان موقوفاً

۱۲۲۷ ... ہر دل پر ایک بادل سایہ فگن ہوتا ہے۔ چاند کی مانند! کہ چاند اپنی آب وتاب پر ہوتا ہے کہ اچانک بادل اس کی روشنی پر چھا جاتا ہے۔ پھر بادل چھٹتا ہے تو دوبارہ چاند ضوء فشاں ہو جاتا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸ ... اس دل کی مثال چٹیل صحراء میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔

شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسی

۱۲۲۹ ..... دل کی مثال چٹیل صحراء میں پڑے ہوئے پر کی مانند ہے، جس کو ہوائیں الٹتی پلٹتی رہتی ہیں۔

شعب الإیمان، ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل ...... شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۲۳۰ ... تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ بندہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے وابستہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ تو یہ کلمہ اس کے وسوسہ کو دفع

کردے گا۔مسند احمد، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

اس کے رواۃ ثقہ ہیں. مجمع الزوائد ج ا ص ۳۳

۱۲۳۱ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری امت مسلسل بحث وتحیص میں مبتلا رہے گی حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲ لوگ مسلسل اس سوال آرائی کا شکار رہیں گے کہ اللہ تو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہوا پھر اللہ کو کون پیدا کرنے والا ہے؟

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۔۔ شیطان کے پاس سرمہ ہے۔چاٹنے والی شی ہے۔اور سنگھانے والی شے ہے۔چاٹنے والی شی تو جھوٹ ہے۔سونگھانے والی شے غصہ ہے۔اور اس کا سرمہ نیند ہے۔شعب الإیمان، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۴۔۔۔ شیطان کے پاس سرمہ ہے۔چاٹنے والی شی ہے۔پس جب وہ کسی کو وہ سرمہ لگا دیتا ہے تو اس پر نیند مسلط ہوجاتی ہے۔اور جب وہ چاٹنے والی شی سے کسی کو چٹواتا ہے تو اس کی زبان ہذیان اور جھوٹ بازی میں محو ہوجاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المصنف لعبدالرزاق، بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ یہ کس نے پیدا کیا؟ یہ کس نے پیدا کیا؟حتیٰ کہ کہتا ہے: تیرے رب کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب وہ اس پر پہنچے تو اس کو اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔بخاری ومسلم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۶ ممکن ہے کہ لوگ آپس میں سوال آرائی کریں حتیٰ کہ ان میں سے کوئی فرد یہ کہے کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا پھر اللہ کو کس نے پیدا فرمایا؟ پس جب لوگ یہ کہنے لگیں تو تم کہو:

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد

اللہ تن تنہا ہے۔بے نیاز ہے۔اس نے کسی کو جنم دیا اور نہ ہی اس کو جنم دیا گیا، اور نہ اس کا کوئی ثانی وہمسر ہے۔

پھر وہ اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔اور شیطان مردود کے وساوس سے اللہ کی پناہ طلب کرے۔

السنن لأبی داؤد، ابن السنی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ .الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۳۸ تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ تجھے کس نے پیدا کیا؟ بندہ کہتا ہے اللہ نے پیدا کیا، شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورتِ حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ تو یہ کلمہ اس کے وسوسہ دفع کردے گا۔ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

شیطانی وسوسہ کی مدافعت

۱۲۳۹ شیطان کے بہت سے پھندے اور جال ہیں۔اور اس کے پھندے اور جال اللہ کی نعمتوں پر اترانا اور اس کی عطایا پر شیخی بگھارنا، بندگان الٰہی پر اپنی بڑائی جتانا، اور اللہ کی ناپسندیدہ اشیاء میں خواہشات کے پیچھے پڑنا۔ابن عساکر بروایت النعمان بن بشیر

۱۲۴۰ ابن آدم پر شیطان کا کچھ اثر ہوتا ہے اور فرشتہ کا کچھ اثر ہوتا ہے۔جب شیطان کا اثر ہوتا ہے تو وہ شر کا القاء کرتا ہے اور حق کی تکذیب کرنے والا بنا دیتا ہے۔اور جب فرشتہ کا اثر ہوتا ہے تو وہ خیر کا وعدہ کرتا ہے اور حق کا تصدیق کنندہ بنا دیتا ہے۔پس جب کوئی اس صورت کو محسوس

کرے تو اس کو جاننا چاہئے، کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور پھر اس کا شکر کرنا چاہئے۔ اور جو پہلی صورت محسوس کرے تو اسے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہئے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابن مسعود

۱۲۴۱..... لوگ مسلسل باہم سوال وجواب کا سلسلہ جاری رکھیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا کہ اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جو ایسی بات پائے تو کہہ دے: امنت باللہ ورسولہ۔ السنن لأبی داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۴۲..... تم میں سے کوئی ایسا متنفس نہیں ہے جس کے ساتھ دو رقیب ہمہ وقت ساتھ نہ ہوں ایک جنوں میں سے دوسرا فرشتوں میں سے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہوگیا ہے، اب مجھے سوائے خیر کے کسی بات حکم نہیں کرتا۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۴۳..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہوگیا ہے۔

الصحیح لمسلم. بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۴۴..... یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، برا ہو۔ کیونکہ اس سے وہ شیخی میں آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے زیر کرلیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر وچھوٹا ہوتا ہوتا مثل مکھی کے ہوجاتا ہے۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی، المستدرک للحاکم، بروایت والد ابی الملیح

۱۲۴۵..... جو شخص یہ وساوس محسوس کرے، اس کو چاہئے کہ تین بار کہے: امنت باللہ ورسولہ۔ کیونکہ یہ کلمہ ان وساوس کو دفع کردے گا۔

۱۲۴۶..... شیطان اس بات سے کلیۃً مایوس ہوگیا ہے کہ اب نمازی اس کی پرستش کریں گے۔ لیکن مسلمانوں کے آپس میں پھوٹ ڈالنے اور فتنہ وفساد برپا کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۲۴۷..... تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت باللہ ورسولہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۲۴۸..... لوگوں میں یہ سوال اٹھے گا کہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا لیکن اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۴۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تیری امت مسلسل بحث وتمحیص میں مبتلا رہے گی..... حتیٰ کہ کہنے لگے گی: تمام مخلوق کو تو اللہ نے پیدا کیا لیکن کو کس نے پیدا کیا؟ مسنداحمد، الصحیح لمسلم، وابو عوانہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۲۵۰..... شیطان اس سے باز نہ آئے گا کہ تم میں سے کسی سے کہے: کس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا: تجھ کو کس نے پیدا کیا؟ وہ کہے گا اللہ نے۔ شیطان کہے گا اور اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب کوئی اس بات کو محسوس کرے تو یوں کہہ لے: آمنت باللہ ورسولہ. الصحیح لابن حبان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۵۱..... لوگ مسلسل اس بات کو دھرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

النسائی، بروایت المحرر بن ابی ہریرۃ عن ابیہ

حدیث ضعیف ہے۔

۱۲۵۲..... لوگ مسلسل ہر ہر چیز کے متعلق بحث وتمحیص میں مبتلا ہوجائیں گے ... حتیٰ کہ کہیں گے اگر تمام اشیاء سے قبل اللہ تھا تو اللہ سے قبل کیا تھا؟ پس جب تم کو یہ کہیں تو تم کہنا: ہر چیز سے قبل اللہ تھا اور اللہ سے قبل کچھ نہ تھا۔ اور وہی تمام چیزوں کے آخر میں بھی ہے۔ اس کے بعد کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز پر غالب وبالا ہے۔ اس سے اوپر کچھ نہیں۔ اور وہی باطن بھی ہے اس سے ورے اور راز کی شی کچھ نہیں۔ اور وہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

۱۲۵۳..... لوگ مسلسل اس سوال کو دھرائیں گے کہ اللہ ہر چیز سے پہلے تھا لیکن اللہ سے پہلے کیا تھا؟

مسند احمد، کرر بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

۱۲۵۴ ..... لوگ مسلسل اس سوال کو دھرائیں گے کہ اللہ عزوجل کو کس نے پیدا کیا؟ سمویه بروایت انس رضی الله عنه

۱۲۵۵..... انسان کے پاس شیطان آتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جواب دیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ شیطان کہتا ہے اچھا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ وہ جوابدیتا ہے اللہ نے پیدا کیا۔ پھر شیطان کہتا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ تو جب تم میں سے کسی کو ایسی صورت حال سے واسطہ پڑے تو وہ کہے: آمنت بالله ورسوله

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عمرو اس میں ایک راوی ابن لہیعہ بھی ہیں. مجمع الزوائد ج ۱ / ص ۳۲

۱۲۵۶..... اس کے ساتھ مؤمن کو آزمایا جاتا ہے؟ المسند لأبی یعلی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور یہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۵۷..... یہ تو عین ایمان ہے۔ شیطان اولاً اس سے ہلکا حملہ کرتا ہے اگر اس سے بندہ محفوظ رہا تو پھر اس میں پڑ جاتا ہے۔

النسائی، بروایت عماربن الحسن المازنی عن عمه عن عبدالله بن زید بن عاصم

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں عرض کیا کہ اتنے کریہہ وحساس وساوس ہم کو گھیرتے ہیں کہ ثریا آسمان سے گرادیا جانا ہمیں اس سے زیادہ پسند ہے کہ ان وساوس کو نوک زبان پرلایا جائے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۵۸ ..... یہ تو واضح اور روشن ایمان ہے۔ مسنداحمد، بروایت عائشه رضی الله عنها

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں وساوس کا شکوہ کیا: تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۲۵۹..... یہ تو صریح ایمان ہے۔ الصحیح لمسلم، السنالنسائی لأبی داؤد، النسائی، بروایت ابو هریره رضی الله عنه. الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۶۰..... اس کلام سے تو مؤمن ہی کا سابقہ پڑتا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت ام سلمه رضی الله عنها

ایک شخص نے بارگاہِ اقدس میں عرض کیا: کہ میں اپنے نفس میں ایسے ایسے خیالات محسوس کرتا ہوں کہ اگر ان کو زبان پر لاؤں تو میرے اعمال حبط وضائع ہوجائیں۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔ اس کی اسناد میں سیف بن عمیرہ ہیں علامہ ازدی فرماتے یہ متکلم فیہ راوی ہیں۔

مجمع الزوائد ج ۱ / ص ۳۴

۱۲۶۱..... اللہ اکبر حمد وثناء اسی کے لئے ہے، جس نے اس کے مکروخدع کو محض وسوسہ تک محدود کردیا۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۶۲..... تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے شیطان کی قدرت کو تم پر وسوسہ اندازی ہی تک محدود رکھا۔

ابو داؤد الطیالسی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۲۶۳..... تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہیں، شیطان اس بات سے بالکل مایوس ہوگیا ہے کہ میری اس سرزمین میں اس کی پرستش کی جائے، وہ

فقط تمہارے حقیر اعمال کو برباد کرنے پر راضی ہوگیا ہے۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه، بروايت معاذ رضي الله عنه

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات و وساوس پاتا ہوں کہ ان کو زبان پر لانے سے مجھے کوئلہ بن جانا زیادہ محبوب ہے۔تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۲۶۴ وسوسہ صریح ایمان ہے۔محمدبن عفان الأذرعي في كتاب الوسوسه عن ابراهيم

۱۲۶۵ ... نماز میں وساوس کا گھیرنا صریح ایمان ہے، اور یہ وساوس کسی مؤمن کو نہیں چھوڑتے۔الأوزاعي بروايت عقيل بن مدرك السلمي

۱۲۶۶ ... ابلیس کی کتے کی طرح ایک سونڈ ہوتی ہے۔جس کو وہ ابن آدم کے قلب پر ڈالے رکھتا ہے۔اس کے ذریعہ سے وہ اس قلب میں شہوات اور لذات کی رغبت ڈالتا رہتا ہے۔اور طرح طرح کی تمنائیں دلاتا ہے۔اور اس کے قلب پر وسوسہ انگیزی کرتا ہے۔ حتیٰ کہ اس کو اپنے رب کی ذات کے متعلق شکوک وشبہات کا شکار بنالیتا ہے۔پھر اگر بندہ یہ دعا پڑھ لے:

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم واعوذ بالله ان يحضرون إن الله هو السميع العليم

کہہ لے تو شیطان ہڑبڑا کر اپنی سونڈ فوراً کھینچ لیتا ہے۔الديلمي بروايت معاذ رضي الله عنه

۱۲۶۷ ... وسوسہ انداز شیطان کی پرندے کی مانند ایک چونچ ہوتی ہے، جب ابن آدم اللہ کے ذکر سے غافل ہوتا ہے تو وہ شیطان اپنی چونچ کے ذریعہ سے قلب کے کان میں وسوسہ اندازی شروع کردیتا ہے، پھر جب ابن آدم اللہ کا ذکر کرنے لگتا ہے تو وہ شیطان پیچھے ہٹ آتا ہے اور اپنی سونڈ کھینچ لیتا ہے۔۔اسی وجہ سے اس کا نام وسواس پڑ گیا ہے۔ابن شاهين في الترغيب في الذكر بروايت انس رضي الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔

۱۲۶۸ ... ہر دل کے لئے ایک وسوسہ انداز شیطان ہوتا ہے پس جب وہ شیطان دل کا پردہ پھاڑ دیتا ہے، تو اس بندہ کی زبان اسی کے بول بولتی ہے۔اور بندہ کو شیطانی خیالات گھیر لیتے ہیں۔لیکن اگر وہ پردہ نہ پھاڑ سکے اور نہ زبان اس زیر اثر کلام کرے تو تب کوئی حرج نہیں ہے۔

الديلمي، ابن عساكر، بروايت عائشه رضي الله عنها

اس روایت میں ایک راوی محمد بن سلیمان بن ابی کریمۃ ہیں، علامہ عقیلی ان کے متعلق فرماتے ہیں یہ شخص ایسی باطل احادیث بیان کرتا ہے جن کا کوئی ثبوت نہیں۔

نماز میں ہوا خارج ہونے کا وسوسہ

۱۲۶۹ ... شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور وہ اپنی نماز میں مشغول ہوتا ہے، شیطان اس کی مقعد کو کھولتا ہے اور اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے، اور اس کا وضوء ٹوٹ گیا ہے۔حالانکہ اس کا وضوء نہیں ٹوٹا ہوتا، تو جب کسی کو یہ صورت پیش آئے تو وہ نماز سے نہ لوٹے جب تک کہ اپنے کانوں سے اس کی آواز نہ سن لے یا اس ریح کی بو کا احساس نہ ہوجائے۔

الكبير للطبراني رحمة الله عليه، بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۲۷۰ ... شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس کی دبر کے پاس چونچ مارتا ہے، تو وہ اس وقت تک نماز سے نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سن لے یا ریح کے نکلنے کا یقینی احساس نہ ہوجائے۔یا خود عمداً ایسا نہ کرلے۔الكبير للطبراني رحمة الله عليه، بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۲۷۱ ... جب تم میں سے کوئی نماز میں مشغول ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچوکے لگاتا ہے اسی طرح شیطان اس کو کچوکے لگاتا ہے، جب وہ پرسکون ہوجاتا ہے تو اس کو اپنی سرین کے قریب آواز محسوس ہوتی ہے تاکہ وہ شک میں مبتلا ہوجائے سو جب کوئی ایسی صورت سے دوچار ہو اور اس کو شک گزرے کہ کچھ خارج ہوا ہے یا نہیں؟ تو وہ وضو کے لئے مسجد سے ہرگز نہ نکلے، جب تک کہ آواز نہ سن لے یا ریح محسوس نہ کرلے۔مسند احمد، بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۲۷۲..... جب تم میں سے کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور جس طرح کوئی اپنے جانور کو کچوکے لگاتا ہے اسی طرح شیطان اس کو کچوکے لگاتا ہے، جب وہ پرسکون ہو جاتا ہے تو شیطان اپنی لگام اور کڑوں کے ساتھ اس سے کھیلتا ہے۔

مسنداحمد، ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۳..... جب تجھے یہ وسوسہ گزرے تو تو اپنی شہادت کی انگلی اپنی دائیں ران میں چھبودے اور: بسم اللہ کہہ لے، پس یہ شیطان کے لئے چھری ہے۔ الحکیم، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی الملیح عن ابیہ

۱۲۷۴..... یوں مت کہہ: شیطان کا ناس ہو، برا ہو۔ کیونکہ اس سے وہ شیخی میں آکر پھول جاتا ہے، حتیٰ کہ ایک کمرے کے بقدر پھول جاتا ہے۔ اور کہتا ہے میں نے اس کو اپنی قوت وطاقت کے بل بوتے زیر کرلیا۔ بلکہ اس کو اس کے بجائے بسم اللہ ..... کہہ لینی چاہئے، کیونکہ جب بندہ بسم اللہ کہتا ہے تو شیطان حقیر و چھوٹا ہوتا ہوتا مثل مکھی کے ہو جاتا ہے۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی، المسندلأبی یعلی، الباوردی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ، المستدرک للحاکم، الدار قطنی فی الأفراد، السنن لسعید، ، بروایت ابی الملیح عن ابیہ. مسنداحمد، البغوی، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی تمیمہ الھجیمی عن ردیف النبی ﷺ

۱۲۷۵..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے استفسار کیا: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔

مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۷۶..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا کہ اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہ میں باقی بچا ہوں لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے اور مجھے خیر کے سوا کوئی حکم نہیں کرتا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۷۷..... تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے ساتھ شیطان نہ ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ: اور آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس پر اللہ نے میری مدد فرمادی ہے، وہ میرا مطیع ہو گیا ہے۔ اور تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اپنے عمل کے زور پر جنت میں داخل ہو جائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یارسول اللہ اور نہ آپ؟ فرمایا ہاں نہ میں، لیکن اللہ نے مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لیا ہے۔

الصحیح لابن حبان، البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت شریک بن طارق

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں شریک کی اس کے سوا کسی اور روایت سے واقف نہیں۔

۱۲۷۸..... کوئی بھی بندہ جب اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ مخلوقِ خدا کے دو اطراف میں گھرا ہوتا ہے۔ مخلوقِ خدا اپنے ہاتھ پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہوتی ہے۔ اگر اللہ نے اس کی نگہبانی کے لئے حفاظتی فرشتے مقرر نہ کئے ہوتے تو مخلوقِ خدا اس کو ہلاک کرڈالتی۔ نگہبان فرشتے مسلسل ان کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اللہ عزوجل فرشتگان کو حفاظت کا حکم فرمادیتے ہیں، اور وہ ہر اس ہلاکت خیز بلاء و مصیبت کو اس سے ٹالتے رہتے ہیں جو لوح محفوظ میں اس کے مقدر میں نہیں لکھی ہوتی۔ لیکن جو مصیبت اس کے مقدر میں لکھی جاچکی ہے، اس کو فرشتے ہرگز دور نہیں کرتے۔ اگر ابن آدم ان شیاطین وغیر مرئی مخلوق کو دیکھ لے جو اس کونقصان وہی کے درپے ہوتی ہیں تو یوں محسوس کرے گا جس طرح پہاڑوں وادیوں ہر جگہ میں کسی مردار پر مکھیوں کے بھٹ کے بھٹ اٹے پڑے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمرو

۱۲۷۹..... مؤمن کی نگھبانی کے لئے تین سو ساٹھ فرشتے مأمور ہوتے ہیں، جو اس سے ہر غیر مقدر بلاء و مصیبت کو ہٹاتے رہتے ہیں۔ ان میں سے نو فرشتے آنکھ کی حفاظت کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ وہ اس طرح اس کی حفاظت کرتے ہیں جس طرح گرمی کے دن شہد کے پیالہ سے مکھیوں کو بار بار دور کیا جاتا ہے۔ اگر وہ ان دیکھی مخلوق تم پر ظاہر ہو جائے تو یوں محسوس کرو گے کہ پہاڑوں وادیوں ہر جگہ میں بلائیں اپنے ہاتھ

پھیلائے منہ کھولے اس کی ہلاکت کی تاک میں ہیں۔اور اگر بندہ کو پلک جھپکنے تک اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو شیاطین اس کوا چک لیں۔

ابن ابی الدنیافی مکائد الشیطان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

شیطان وسوسے میں ڈالتا ہے

۱۲۸۰......شیطان مجھ پر آگ کے شرارے ڈال رہا تھا تا کہ میری نماز خراب کرے میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو مجھ سے چھوٹ نہ پاتا حتیٰ کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا۔اور مدینہ کے بچے اس کو دیکھتے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ، المصنف لعبدالرزاق، مسنداحمد، الباوردی، السنن لسعید، بروایت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۸۱......شیطان نے نماز میں میرے سامنے سے گزرنا چاہا، میں نے اس کو گردن سے دبوچ لیا......حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔اور اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی بات نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔الدار قطنی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بخاری ومسلم، بروایت جابربن سمرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت سلیمان کو جنوں پر حکومت حاصل تھی۔اور انہوں نے دعا فرمائی کہ یا اللہ مجھے ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو میسر نہ ہو۔اس وجہ سے حضور ﷺ نے ابلیس جن کو نہ پکڑا کہ کہیں ان کی اس حکمرانی میں یک گونہ مجھے شرکت حاصل نہ ہو، یہ محض محبت اور قلبی تعلق کی خاطر آپ نے ایسا فرمایا۔

۱۲۸۲......دشمنِ خدا ابلیس میرے پاس آگ کا اک شعلہ لے کر آیا تا کہ میرے چہرے پر ڈال دے، میں نے تین بار کہا: اعوذ باللہ منک پھر میں نے تین بار کہا: العنک بلعنۃ اللہ التامۃ. لیکن وہ پیچھے نہ ہٹا تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑ لوں لیکن اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ شیطان صبح کو جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔الصحیح لمسلم، النسائی، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۲۸۳......اس شیطان نے میرے قدموں پر آگ کا ایک شعلہ ڈال دیا تا کہ میری نماز فاسد کردے، لیکن میں نے اس کو جھڑک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

پس منظر:......حضور اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے سامنے کسی چیز کو دھتکارنے لگے، پھر نماز سے فراغت کے بعد ہمارے سوال کرنے پر مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۲۸۴......شیطان میرے پاس آیا اور مجھ سے بار بار مخاصمت کرنے لگا میں نے اس کو حلق سے پکڑ لیا۔پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! میں نے اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس نہ کی۔اور اللہ کی قسم! اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد میں پڑا ملتا۔ابن ابی الدنیافی مکائدالشیطان عن الشعبی. مرسلاً

۱۲۸۵......کاش تم مجھے اور ابلیس کو دیکھ لیتے کہ میں نے اس کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور مسلسل اس کا گلا گھونٹتا رہا......حتیٰ کہ میں نے اس کے تھوک کی خنکی اپنی ان دو انگلیوں پر محسوس کی۔اگر میرے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ صبح کو جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے۔پس اگر کوئی ایسا کرسکتا ہے کہ اس کے اور قبلہ کے درمیان نماز کے دوران کوئی نہ آئے تو وہ اس پر عمل کرے۔

مسنداحمد، بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۸۶......شیطان نماز میں میرے سامنے سے گزرا، میں نے اس کو پکڑا اور گردن سے دبوچ لیا......حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔اور وہ کہنے لگا! اوہ ماردیا، ماردیا۔اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ جکڑا ملتا اور مدینہ کے بچے اس کی طرف دیکھ رہے ہوتے۔مسنداحمد، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۸۷ شیطان میرے پاس آیا میں نے اس کو جھڑک دیا اور اگر میں اس کو پکڑ لیتا تو وہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ بندھا ہوتا۔ اور مدینہ کے بچے اس کے گرد گھومتے۔ المستدرک للحاکم، بروایت عتبه ابن مسعود

۱۲۸۸...... میں صبح کی نماز کے لئے نکلا، مسجد کے دروازے پر مجھے شیطان ملا۔ اور مجھ سے مزاحم ہوا حتیٰ کہ میں نے اس کے بالوں کے لمس کو محسوس کیا پھر میں نے اس پر قابو پالیا اور اس کا گلا گھونٹا ...... حتیٰ کہ میں نے اس کی زبان کی خنکی اپنے ہاتھ پر محسوس کی۔ اگر سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ صبح کو مقتول پڑا ملتا، لوگ اس کی طرف دیکھتے۔ عبد بن حمید وابن مردویه بروایت ابی سعید

شیطان کا تاج پہنانا

۱۲۸۹...... صبح کے وقت ابلیس اپنے لشکر کو بھیجتا ہے۔ کہتا ہے: جس نے آج کسی مسلمان کو گمراہ کیا ہوگا میں اس کو تاج پہناؤں گا۔ پس اس کے کارندے اس کے پاس اپنی سرگزشت لاتے ہیں، ایک کہتا ہے میں ایک شخص کو ورغلانے میں مسلسل مصروف رہا ...... حتیٰ کہ بالآخر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے ڈالی۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا ممکن ہے کہ یہ دوبارہ شادی کر لے۔ پھر دوسرا آگے بڑھتا ہے اور کہتا ہے آج میں مسلسل اس پر محنت میں مصروف رہا ...... حتیٰ کہ اس نے اپنے والدین سے رشتہ توڑ لیا۔ شیطان کہتا ہے کہ یہ کوئی اہم کام سرانجام نہیں دیا ممکن ہے کہ وہ پھر حسن سلوک کرنے لگ جائے۔ پھر ایک اور آگے آتا ہے اور کہتا ہے میں فلاں بندے کے ساتھ مسلسل مصروف رہا حتیٰ کہ وہ شرک میں مبتلا ہو ہی گیا، شیطان کہتا ہے ہاں تو ہی تو واقعی کوئی کام کر آیا ہے، پھر شیطان اس کو تاج پہناتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۲۹۰...... ابلیس اپنے عرش کو سمندر پر بچھاتا ہے۔ اور اپنے گرد و پیش پردے حائل کر لیتا ہے، یوں وہ اس ہیئت کے ساتھ اللہ عزوجل کے ساتھ تشبہ اختیار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر اپنے لشکر کو پھیلاتا ہے، اور پوچھتا ہے فلاں آدمی کو کون گمراہ کرے گا؟ دو شیطان کھڑے ہوتے ہیں، ابلیس ان کو کہتا ہے میں ایک سال کی تمہیں مہلت دیتا ہوں اگر تم نے اس کو گمراہ کر دیا تو میں تم سے تکلیف کو دور کر دوں گا ورنہ دونوں کو سولی چڑھا دوں گا۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر بروایت ابی ریحانة

فصلِ پنجم ...... جاہلیت کے اخلاق اور حسب ونسب پر فخر کی مذمت

۱۲۹۱...... جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتلاتے دیکھو، اسے دور کر دو اور اس کو کسی کنیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسنداحمد، النسائی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الضیاء بروایت ابی شرح

کنیت عرب میں بطور عزت کے خطاب کے استعمال ہوتی تھی۔ اس وجہ سے اس کے ساتھ ایسے شخص کو پکارنے سے منع کیا گیا۔

۱۲۹۲...... جب تم کسی کو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر وشیخی جتلاتے دیکھو، اسے دور کر دو اور اس کو کسی کنیت جو عزت کا خطاب ہے، اس کے ساتھ بھی مت پکارو۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت ابی

۱۲۹۳...... جو شخص اپنی عزت وتوقیر کی خاطر اپنے نو کافر آباء کے ساتھ نسبت جتلائے، وہ جہنم میں انہی کے ساتھ دسواں ہوگا۔

مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابی ریحانه

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں۔ مسند احمد کے رجال صحیح ہیں مجمع ج ۸ ص ۸۵

۱۲۹۴...... اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباء واجداد پر فخر وغرور کو دفع کر دیا ہے۔ مؤمن متقی ہو یا فاسق شقی، تم سب آدم کے بیٹے ہو۔ اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔ پس لوگوں کو اپنے قبیلوں پر فخر وغرور کرنا ترک کر دینا چاہئے۔ ایسے کفر کی حالت میں چلے جانے والے لوگ جہنم کے کوئلے

ہیں۔ یا وہ، ان گبریلے جانوروں سے بھی زیادہ جو غلاظت وگندگی کو اپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں، اللہ کے نزدیک ذلیل ترین ہیں۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

شرح فحم، کوئلہ الجعل الذی یدھدہ الخرا بانفہ

یعنی وہ گبریلا کی مانند جانور جو گندگی میں منہ مارتا ہو۔ النھایہ فی غریب الحدیث ج ا رص ۲۷۷

۱۲۹۵...... اقوام وقبائل والے اپنے مردہ آباءواجداد پر فخر سے باز آجائیں۔ ایسے کفر کی حالت میں چلے جانے والے لوگ جہنم کے کوئلے ہیں۔ یا وہ، ان گبریلے جانوروں سے بھی زیادہ جو غلاظت وگندگی کو اپنی ناک سے سونگھتے پھرتے ہیں، اللہ کے نزدیک ذلیل ترین ہیں۔ اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباءواجداد پر فخر وغرور کو دفع کر دیا ہے۔ مؤمن متقی ہو یا فاسق شقی، سب آدم کے بیٹے ہیں۔ اور آدم کی تخلیق مٹی سے ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶...... اے لوگو! اللہ نے تم سے جاہلیت کے تفاخر اور آباءواجداد پر فخر کے ساتھ اپنی عظمت جتانے کو ختم فرمادیا ہے۔ سو تمام لوگ فقط دو قسموں پر منقسم ہیں: پارسا و متقی شخص، یہ اللہ کے ہاں باعزت ومکرم ہے۔ دوسرا فاسق وفاجر شخص، یہ اللہ کے ہاں پست مرتبہ ہے۔ اور سب انسان آدم کے فرزند ہیں۔ اور آدم کو اللہ نے مٹی سے پیدا فرمایا ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔

۱۲۹۷...... عہد موسوی علیہ السلام میں دو شخصوں نے اپنا اپنا حسب ونسب بیان کیا، ایک نے کہا میں فلاں ابن فلاں ابن فلاں ہوں، اس طرح اس نے سات پشتوں کو گنوایا۔ اور دوسرے سے کہا: تو بتا! تیری ماں گم ہو، تو کون ہے؟ دوسرے نے کہا میں فلان ابن فلاں اسلام کا فرزند ہوں۔ اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ ان کو کہو! اے نو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو تو انہی نو کے ساتھ جہنم میں دسواں بن کر جائے گا۔ اور اے دو پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو جنت میں ان کا تیسرا ساتھی ہوگا۔

النسائی، شعب الإیمان، الضیاء بروایت ابی

عبداللہ بن احمد نے اس کو روایت کیا اس کے اصحاب روایت صحیح کے اصحاب ہیں سوائے یزید بن زیاد بن ابی الجعد کے، اور وہ بھی ثقہ راوی ہے۔

مجمع ج ۸ رص ۸۵

الاکمال

۱۲۹۸...... عہد موسوی علیہ السلام میں دو شخصوں نے اپنا اپنا حسب ونسب بیان کیا، ایک کافر تھا دوسرا مسلم تھا۔ کافر نے نو آباء تک اپنا نسب بیان کیا۔ مسلم نے کہا: میں فلان ابن فلاں ہوں اور باقی سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ تو موسیٰ کا فرستادہ منادی آپہنچا اور کہنے لگا: اے اپنے نسب بیان کرنے والو! تمہارے متعلق فیصلہ کر دیا گیا ہے، لہٰذا اے کافر! نو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو تو انہی نو کے ساتھ جہنم میں دسواں بن کر جائے گا۔ اور اے مسلم! دو مسلم پشتوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے تو نے ان کے ماسوا سے برأت کا اظہار کیا تو جنت میں ان کا تیسرا ساتھی ہوگا۔ تو مسلم ہے اور باقی سے مبرّا ہے۔ شعب الایمان، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۲۹۹...... عہد موسوی علیہ السلام میں دو شخصوں نے اپنا اپنا حسب ونسب بیان کیا، ایک کافر تھا دوسرا مسلم تھا۔ کافر نے کہا میں فلان ابن فلاں ہوں اس طرح اس نے سات پشتوں کو گنوایا۔ پھر دوسرے سے کہا: تو بتا! تیری ماں گم ہو تو کون ہے؟ دوسرے نے کہا میں فلان ابن فلاں ہوں اور باقی سے اپنی براءت کا اظہار کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام نے لوگوں میں منادی کروائی اور ان کو جمع کیا، پھر فرمایا: تمہارے متعلق فیصلہ کر دیا گیا ہے، لہٰذا اے نو پشتوں تک اپنے نسب بیان کرنے والے تو جہنم میں ان کی دس کی تعداد پوری کرے گا۔ اور اے دو باپوں تک اپنے نسب پر اکتفاء کرنے والے! تو اہل اسلام کا فرزند ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ رضی اللہ عنہ. موقوف، رجال احد اسانید الطبرانی رجال الصحیح. مجمع ج۸ ص ۸۶

۱۳۰۰... تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔اے بنو آدم! تم ان پر صاع کی طرح ہو، اب تم اس کو بھرو۔ کسی کو کسی پر فوقیت و برتری حاصل نہیں، مگر تقوی و عمل صالح کے ساتھ۔ کسی کے برا و بدنسب ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاحش، ہذیان گو، بخیل اور بزدل ہو۔ مسند احمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت عقبۃ بن عامر شرح،انتم بنو آدم کطف الصاع ان تملئوہ

اس کی وضاحت یہ ہے کہ "طف الصاع" ایسے صاع یعنی برتن کو کہتے ہیں جو بھرنے کے قریب تر ہو لیکن مکمل بھرا ہوا نہ ہو۔ تو مقصود یہ ہے کہ اے بنی آدم تم سب نسبت میں ان بھرے صاع کی طرح ایک باپ کی اولاد ہو یعنی ہم درجہ و ہم رتبہ ہو، اور باقی ماندہ صاع کو پُر کرنا تمہارے اپنے اپنے عمل پر موقوف ہے۔ الفائق: ج ۲ / ص ۳۶۴

۱۳۰۱ تمہارے یہ انساب کسی کے لئے گالی اور برتری کی چیز نہیں ہیں۔ ! تم سب بنو آدم ہو، اور بس۔ کسی کو کسی پر فوقیت و برتری حاصل نہیں، مگر دین وتقوی کی وجہ سے۔ کسی کے برا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ فاحش، ہذیان گو، اور بخیل ہو۔

شعب الإیمان، بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۲... جو قبائل کے ساتھ اپنی فاخرانہ نسبت کرے، اس کو انہی کے ساتھ کر دو اور اس کو کنیت کے ساتھ مت پکارو۔ ابن ابی شیبہ، بروایت اُبیّ

۱۳۰۳... جو جاہلیت کی نسبتوں پر فخر و شیخی جتائے، اسے دور کر دو اور اس کو کسی کنیت کے ساتھ بھی مت پکارو۔

مسند احمد، الصحیح لابن حبان، الرؤیانی فی الأفراد، بروایت اُبیّ

۱۳۰۴... ایام جاہلیت میں مرجانے والے اپنے آباء پر فخر و گھمنڈ مت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ گندگی میں منہ مارنے والا گبریلا کی مانند جانوران سے بدرجہا بہتر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المصنف لعبدالرزاق، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۵... ایام جاہلیت میں مرجانے والے اپنے آباء پر فخر و گھمنڈ مت کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! یہ گندگی میں منہ مارنے والا گبریلا کی مانند جانوران ایام جاہلیت میں مرجانے والوں سے بدرجہا بہتر ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

علامہ ہیثمی فرماتے ہیں مسند احمد کے رجال صحیح ہیں۔ مجمع ج ۸ / ص ۸۵

فصلِ ششم...... متفرقات کے بیان میں

۱۳۰۶..... ہر نومولود فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ بات چیت کرنے کے لائق ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بیھقی، بروایت الأسود ابن سریع

۱۳۰۷ ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مشرک بنا دیتے ہیں۔ پوچھا گیا: اور اس سے قبل جو مر گئے؟ فرمایا: اللہ بہتر جانتا ہے، جس پر وہ عمل کرنے والے تھے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

شرح:...... یعنی جو بچے سن شعور تک پہنچنے سے قبل وفات پا گئے اور وہ کافروں کے بچے ہیں ان کا کیا ہوگا؟ تو اس معاملہ کو حضور ﷺ نے اللہ کے سپرد فرما دیا۔ اور یہی محتاط اور مناسب طریقہ ہے۔

۱۳۰۸..... ہر نومولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ جس طرح جانور درست اعضاء والا بچہ جنتا ہے، کیا تم اس میں کوئی نک کٹا یا کوئی اور عضو کٹا دیکھتے ہو؟ بخاری و مسلم، السنن لأبی داؤد، بروایت، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۹..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی

کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی قاتل قتل کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۰..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی ڈاکہ زن کسی اعلیٰ شے پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن نہیں ہوتا جب کہ لوگ اس کی طرف بے بس نظریں اٹھائے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی، ابن ماجہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مسند احمد میں یہ اضافہ ہے کہ: اور کوئی خیانت کے وقت مؤمن نہیں ہوتا۔ سو اجتناب کرو، اجتناب کرو۔

۱۳۱۱..... کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا، اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ لیکن اس کے بعد تو بہ پیش ہوتی ہے۔ الصحیح لمسلم، ۳، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲..... ایمان کی مثال قمیص کی سی ہے، جس کو کبھی زیب تن کرلیا جاتا ہے اور کبھی اتار پھینکا جاتا ہے۔ ابن قانع بروایت معدان

نہایت ضعیف روایت ہے۔ المعیرص: ۱۲۲

۱۳۱۳..... ایمان تمہارے شکم میں مثل بوسیدہ کپڑے کے پرانا ہوجاتا ہے، پس اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے قلوب میں ایمان کو تازہ کردے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت، ابن عمر رضی اللہ عنہما

حدیث کی اسناد حسن ہے۔ مجمج، ج ۱ ص ۵۲

۱۳۱۴..... اللہ تعالیٰ نے ظلمت وتاریکی میں اپنی مخلوق پیدا فرمائی پھران پر اپنا نور ڈالا، سو جس کو وہ نور پہنچا ہدایت یاب ہوا اور جو رہ گیا وہ گمراہ ہوا۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۵..... تم پچھلی خیر کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو۔ مسند احمد، بخاری ومسلم، بروایت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ

شرح:..... یعنی زمانہ جاہلیت میں تم نے جو خیر کے امور سرانجام دیئے تھے ان کا ثواب تم کو حاصل ہوگا۔

۱۳۱۶..... اگر مجھ پر دس یہودی ایمان لے آئیں تو تمام یہودی ایمان لے آئیں۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

یہاں دس یہود سے ان کے علماء مراد ہیں دوسری روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس سے یہودیوں کی ہٹ دھرمی بیان کرنا مقصود ہے۔ اور درحقیقت حدیث مذکور قرآن کی اس آیت کی وضاحت وتفسیر ہے:

لتجدنّ اشد الناس عداوۃ للذین امنوا الیھود

یعنی اے نبی! تم مؤمنوں کے لئے سب سے سخت دشمن یہود کو پاؤ گے۔

۱۳۱۷..... جس کو اللہ کی طرف سے کوئی بات پہنچی مگر اس نے اس کی تصدیق نہ کی تو وہ اس کو حاصل نہ کرسکے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۱۸..... اللہ حکیم ہے۔ اور اسی کی طرف سب حکم لوٹتے ہیں۔

السنن لأبی داؤد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت ھانی بن یزید

۱۳۱۹..... ہر موجد اور اس کی ایجاد کا موجد وصانع اللہ ہے۔

البخاری رحمۃ اللہ علیہ فی خلق افعال العباد المستدرک للحاکم، البیھقی فی الأسماء بروایت حزیفہ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰..... تم سے قبل لوگوں کو اس طرح دین کے بارے میں ستایا جاتا کہ ایک شخص کو پکڑا جاتا اور زمین میں گڑھا کھود کر اس کے اندر اس کو ڈالا جاتا اور اوپر سے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کردیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کو اس کے دین سے منحرف نہ کرسکتے تھے۔ اسی طرح لوہے کی کنگھیوں سے اس کے بدن کو چھلنی کرتے ہوئے اس کی ہڈیوں اور پٹھوں تک پہنچا دیتے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اس کو اس کے دین سے منحرف نہ

کر سکتے تھے۔اور اللہ کی قسم! یہ دین مکمل وتام ہو کر رہے گا۔۔۔۔۔حتیٰ کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک خدا کے سوا کسی اور کے خوف کو دامن گیر کئے بغیر چلا جائے گا اور بھیڑیئے سے بکریوں کو امن ملے گا۔لیکن تم عجلت باز ہو۔

مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، بروایت خباب رضی الله عنه

۱۳۲۱۔۔۔۔۔جاؤ اور پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرو اور ان کفر کے بالوں سے نجات حاصل کرو۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت واثلة رضی الله عنه

۱۳۲۲۔۔۔۔۔اپنے سے ان کفر کے بالوں کو دور کرو (اور سنت ختنہ کی ادائیگی کرو)۔مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، بروایت ابی کلیب

الاکمال

۱۳۲۳۔۔۔۔۔ایمان قمیص کی طرح ہے،جس کو آدمی کبھی زیب تن کر لیتا ہے اور کبھی اتار پھینکتا ہے۔

الحکیم وابن مردویه عن عتبة بن عبدالله بن خالد بن معدان عن ابیه عن جده

ضعیف روایت ہے۔المغیر ص:۱۲۲

۱۳۲۴۔۔۔۔۔کوئی بندہ زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا اور کوئی بندہ چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی قاتل قتل کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه مسنداحمد، النسائی، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

اور المصنف لعبدالرزاق نے اس کا اضافہ کیا ہے کہ کوئی ڈاکہ زنی کے وقت بھی مؤمن نہیں رہتا۔

۱۳۲۵۔۔۔۔۔کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت عائشه رضی الله عنها مسندالبزار بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۲۶۔۔۔۔۔کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔اس حالت میں ایمان اس سے سلب کرلیا جاتا ہے۔اور اس وقت تک نہیں لوٹتا جب تک کہ وہ توبہ کرلے،پس اگر وہ توبہ کرلیتا ہے (تو پروردگار اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں) اور ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔الحلیه، بروایت ابی هریرة رضی الله عنه

زنا کے وقت ایمان سلب ہو جانا

۱۳۲۷۔۔۔۔۔کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔اور نہ کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن رہتا پس اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو پروردگار اس کی توبہ قبول فرمالیتے ہیں۔مسندالبزار، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، الخطیب، من طریق عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما و ابی هریرة رضی الله عنه وابن عمر رضی الله عنهما

۱۳۲۸۔۔۔۔۔کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا،اور کوئی شراب نوشی کرنے والا شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔اس سے ایمان نکل جاتا ہے پس اگر وہ توبہ کرلیتا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۲۹۔۔۔۔۔کوئی چور چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔اور کوئی زانی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ایمان اللہ کے ہاں اس سے بہت مکرم ومعزز ہے۔مسند البزار بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۱۳۳۰۔۔۔۔۔جس نے زنا کا ارتکاب کیا وہ ایمان سے نکل گیا۔جس نے بغیر اکراہ وجبر کے شراب نوشی کی وہ ایمان سے نکل گیا۔اور جس نے کسی اعلیٰ

شی پڑا کہ ڈالا حالانکہ لوگ اس کی طرف بے بس نظریں اٹھائے دیکھ رہے ہیں، وہ بھی ایمان سے نکل گیا۔ ابن قانع عن شریک غیر منسوب

۱۳۳۱۔۔۔مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگاتا ہے پھر اپنے مرکز کی طرف عود کر آتا ہے۔ اسی طرح مؤمن بھول سے خطا کر بیٹھتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا متقی لوگوں اور معروف مؤمنین کو کھلایا کرو۔

ابن المبارک، مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، الحلیه، شعب الإیمان، السنن لسعید، بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۱۳۳۲۔۔۔مؤمن اور ایمان کی مثال اس گھوڑے کی سی ہے جو اپنے احاطہ میں بندھا ہوا ہے۔ چکر لگاتا ہے پھر اپنے مرکز کی طرف عود کر آتا ہے۔ اسی طرح مؤمن کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے، لیکن پھر ایمان کی طرف رجوع کر لیتا ہے۔ پس تم اپنا کھانا نیک، متقی لوگوں کو کھلایا کرو۔ اور اپنی نیکی و بھلائی کا رخ مؤمنین کی طرف خاص رکھا کرو۔ الرامهرمزی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۳۳۳۔۔۔کسی مؤمن کو اس کے ایمان سے کوئی گناہ نہیں نکال سکتا۔ اسی طرح کسی کافر کو کوئی احسان کفر سے نہیں نکال سکتا۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۳۴۔۔۔اے انسانو! اللہ سے ڈرو! صبر کا دامن تھامے رکھو! بے شک اللہ کی قسم! تم سے قبل کسی مؤمن کے سر پر آرا رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے دین سے منحرف نہ ہوتا تھا۔ سو اللہ سے ڈرو! وہی تمہارے لئے کشادگی فراہم کرے گا اور تمہارے کام بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت خباب رضی الله عنه

۱۳۳۵۔۔۔جس نے کسی کھوٹ کے بغیر اللہ اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھی، اور مؤمنین سے ملا اور ان سے بھی سچی محبت رکھی اور امرِ جاہلیت یعنی کفر اس کے نزدیک آگ میں ڈالے جانے کی طرح ہو گیا تو یقیناً اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا یا فرمایا اس نے ایمان کی بلندی پالی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، بروایت المقداد بن الأسود

ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے

۱۳۳۶۔۔۔ہر پیدا ہونے والا بچہ" خواہ کسی کافر کے ہاں جنم لے یا مسلم کے ہاں" وہ فطرتِ اسلام پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ لیکن شیاطین ان کے پاس آتے ہیں اور ان کو ان کے دینِ اصلی سے بھٹکاتے ہیں۔ پس یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ اور ان کو اللہ کے ساتھ ان باطل معبودان کو شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں، جن کے لئے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ الحکیم بروایت انس رضی الله عنه

۱۳۳۷۔۔۔ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنم دیتی ہے۔، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ پس اگر ماں باپ مسلمان ہوں تو مولود بھی مسلمان ہوتا ہے۔ اور ہر بچہ جب اس کی ماں اس کو جنم دیتی ہے تو اس کو شیطان شرمگاہ کے پاس کچوکے لگاتا ہے۔ سوائے مریم اور اس کے فرزند کے۔ شعب الإیمان، بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۱۳۳۸۔۔۔ہر نومولود فطرت پر جنم پاتا ہے۔ اور اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی بنا دیتے ہیں، جیسے اونٹ کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو کیا تم اس میں کوئی ناک کان کٹا پاتے ہو؟ بلکہ تم خود ہی اس کا ناک یا کان وغیرہ کاٹ ڈالتے ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو بچپن ہی کی حالت میں وفات پا جائے اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔؟ فرمایا اللہ خوب جانتا ہے وہ کیا عمل کرنے والے تھے۔

مسند احمد، بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۱۳۳۹۔۔۔انسان کے افضل الإیمان ہونے کی علامت یہ ہے کہ اس کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ وہ جہاں بھی ہو۔ اللہ اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔ شعب الإیمان، بروایت عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۱۳۴۰۔۔۔بندہ کا افضل ایمان یہ ہے کہ اس کو اس بات کا کامل یقین ہو جائے کہ وہ جہاں بھی ہو، اللہ اس کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے۔

الحکیم، بروایت عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۱۳۴۱۔ تم پچھلی خیر کے ساتھ اسلام میں داخل ہوئے ہو۔المستدرک للحاکم بروایت عبادۃبن الصامت رضی اللہ عنہ

شرح:……یعنی زمانہ جاہلیت میں تم نے جو خیر کے امور سرانجام دیئے تھے ان کا ثواب تم کو حاصل ہوگا۔

۱۳۴۲ پچھلے اجر کے ساتھ تم مسلمان ہوئے ہو۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت صعصعۃ بن ناجیہ

۱۳۴۳……اللہ عزوجل یہود پر اس بات سے شدت غضب میں آ گئے کہ انہوں نے عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہا۔اور نصاریٰ پر اس وجہ سے غضب نازل کیا کہ انہوں نے مسیح کو اللہ کا بیٹا گردانا۔اور ان لوگوں پر اللہ شدید ترین غضبناک ہوئے جنہوں نے میرا خون بہایا اور میرے اہل کے بارے میں مجھے ایذاء پہنچائی۔ابن النجار بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۴۴۔ اصنام جاہلیت میں سے سوائے ذوالخلصہ کے اور کوئی بت باقی نہ رہا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جریر

یہ اس زمانہ میں فارس کے شہروں میں پایا جاتا تھا۔

۱۳۴۵۔ ضرور بالضرور یہ امر اسلام جاری وساری رہے گا……جب تک کہ گردش لیل ونہار جاری ہے۔اور اللہ عزوجل کسی پختہ اور ناپختہ مکان کو نہ چھوڑیں گے……بلکہ ہر گھر میں اس دین کو داخل فرمادیں گے۔معزز کو اس کی عزت کے ساتھ، ذلیل کو اس کی ذلت کے ساتھ۔یعنی اسلام ومسلمین کو اس کے ساتھ عزت سے ہمکنار فرمائیں گے۔اور کفر و کافرین کو اس کے ساتھ ذلیل ورسوا کریں گے۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید، بروایت تمیم رضی اللہ عنہ

۱۳۴۶…… جو سر پر تلوار لٹکتے ہوئے اسلام لایا، اس شخص کا ہمسر نہیں ہوسکتا جو اپنی خوشی ورغبت کے ساتھ اسلام لایا۔

ابونعیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۳۴۷ اگر علماء یہود میں سے دس افراد بھی مجھ پر ایمان لے آئیں تو روئے زمین کے تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں۔

مسند احمد، بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۴۸……جس یہودی یا نصرانی نے میری بات سنی لیکن میری اتباع نہ کی (وہ جہنم میں جائے گا)۔

الدارقطنی فی الأفراد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۴۹ میری امت میں سے کسی نے یا یہودی یا نصرانی نے میری بات سنی لیکن مجھ پر ایمان نہ لایا وہ جنت میں داخل نہ ہوسکے گا۔

مسنداحمد، ابن جریر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۱۱۳۵۰ تم میں سے کوئی کسی کو یوں نہ کہے کہ اس کو میرا دوست نہیں جانتا……جب تک کہ اس کو علم نہ ہوجائے کہ وہ مؤمن ہے۔

الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۵۱……اے برادر تنوخ! میں نے کسریٰ کو خط لکھا تھا، مگر اس نے اس کو پھاڑ ڈالا۔اب اللہ اس کو اور اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔اور میں نے شاہ نجاشی کو دعوت نامہ لکھا تھا اس نے بھی پھاڑ ڈالا۔اللہ اس کو اور اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔اور اے تنوخ! میں نے تیرے ساتھی ھرقل کو بھی ایک دعوت نامہ لکھا تھا اور اس نے اس کو محفوظ رکھا۔سو جب تک زندگی میں اچھائی کو اختیار کئے رکھے گا، لوگ مسلسل اس سے جنگ کی حالت پائیں گے۔مسنداحمد، بروایت التنوخی قاصد ھرقل

حدیث میں جس نجاشی کا تذکرہ ہے یہ دوسرا نجاشی ہے اس سے پہلے والا نجاشی جس کا نام ''اصحمہ'' تھا، حضور پر ایمان لے آیا تھا اس نے مسلمانوں کو پناہ میسر کی تھی اور اسی کی حضور نے غائبانہ نماز جنازہ ادا کی تھی۔

۱۳۵۲۔ اے قتادہ بیری کے پتوں اور پانی سے غسل کرو اور زمانہ کفر کے یہ بال اتروا آؤ۔بروایت قتادہ الرھاوی

۱۳۵۳……بیری کے پتوں اور پانی سے غسل کرو اور اپنے سے کفر کے یہ بال منڈوادو۔الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت واثلۃ

۱۳۵۴ اے واثلہ! جاؤ اور کفر کے بال اپنے سے دھوڈالو اور پانی و بیری کے پتوں سے غسل کرلو۔

تمام، ابن عساکر بروایت واثلۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الإیمان والإسلام من قسم الأقوال والأفعال

چار ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اول......ایمان واسلام کی حقیقت اور مجاز میں

یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔

فصل اول......ایمان کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۵۵..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ یحیٰ بن یعمر، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے، کہ آپ کے پاس ایک شخص آیا۔ اس کے جسم پر دو سفید کپڑے تھے۔ متناسب الأعضاء اور اچھی شکل وصورت کا مالک تھا۔ اس نے آ کر آپ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں آپ کے قریب ہوسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہوجاؤ قریب۔ تو وہ شخص قریب ہوتے ہوتے اتنا قریب آ گیا کہ اس کے گھٹنے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے آ ملے۔ پھر اس نو وارد نے عرض کیا: کیا میں کچھ سوال کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: کرو سوال۔ عرض کیا: مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ فرمایا اس بات کی شہادت دینا! کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا، اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس شخص نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہم کو تعجب پیدا ہوا کہ وہ شخص سائل ہونے کے باوجود جو کہ لاعلم ہوتا ہے تصدیق کر رہا ہے۔ گویا اس کو پہلے اس کا علم تھا۔ پھر اس شخص نے سوال کیا یارسول اللہ! مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ اور اس کے ملائکہ اور فرشتوں اور رسولوں اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ اور اس بات پر کہ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ فرمایا: جی ہاں۔ سائل نے پھر سوال کیا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے؟ فرمایا: اس کے متعلق مسئول کو سائل سے زیادہ علم نہیں ہے، یہ ان اشیاء خمسہ میں سے ہے، جن کا علم ماسوا اللہ کے کسی کو نہیں۔ بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش برساتا ہے، الخ۔ اس پر سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ابوداؤد الطیالسی

۱۳۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان نیت اور زبان سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ہجرت جان ومال کے ذریعہ ہوتی ہے۔
الدارقطنی فی الأفراد فرماتے ہیں کہ اس کی روایت میں ابوعصمہ نوح بن مریم متفرد ہے اور وہ کذاب ہے۔ لہٰذا اس روایت کا اعتبار نہیں۔

۱۳۵۷ محارب بن دثار حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حضور ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک سفید لباس میں ملبوس، عمدہ خوشبو میں بسا ہوا شخص حاضر ہوا، اور اس نے آ کر اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ کر بیٹھتے ہوئے کہا: ایمان کیا ہے، یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، اور انبیاء پر ایمان لاؤ۔ نیز جنت اور جہنم پر ایمان لاؤ، اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ تقدیر اچھی اور بری برحق ہے۔ سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہوجاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ اس پر ہم کو تعجب پیدا ہوا کہ وہ شخص سائل ہونے کے باوجود آپ کی تصدیق کر رہا ہے۔ سائل نے پھر سوال کیا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ جنابت سے غسل کرو۔ سائل نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہوجاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔ سائل نے پھر سوال کیا:

احسان کیا چیز ہے؟ فرمایا: تم اللہ کے لئے یوں عمل کرو، گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو.... پس اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے، وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر سوال کیا: وقوع قیامت کب ہوگا؟ فرمایا: اس کے متعلق مسئول سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔سائل نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر سائل منہ موڑ کر چل دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سائل کو میرے پاس حاضر کرو، اور اس کو تلاش کرو۔لیکن اصحاب رسول اس پر قادر نہ ہو سکے۔تب آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔تمہیں تمہارا دین سمجھانے آئے تھے۔اور سوائے اس مرتبہ کے، اس سے قبل جب بھی کسی صورت میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کو پہچان لیا۔ رستہ فی الإیمان

۱۳۵۸.....عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں کے ایک مجمع کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے گرد و پیش بیٹھے ہوئے تھے، کہ اچانک ایسا شخص حاضر مجلس ہوا، جس پر نہ تو آثار سفر تھے، اور نہ ہی وہ اہل شہر میں سے تھا۔ وہ اہل مجلس کو عبور کرتا رہا حتیٰ کہ عین رسول اکرم ﷺ کے سامنے آ کر دوزانو بیٹھ گیا، جس طرح ہم میں سے کوئی نماز میں بیٹھتا ہے۔اور پھر اپنے ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔پھر کہا: اے محمد! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو، کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج و عمرہ کرو، جنابت سے غسل کرو، وضوء کو تام کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔سائل نے عرض کیا: تو کیا میں ان افعال کی ادائیگی کے بعد مسلمان ہو جاؤں گا؟ فرمایا: بالکل۔سائل نے کہا آپ نے سچ فرمایا اے محمد! پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر، کتابوں اور رسولوں پر ایمان لاؤ۔ نیز جنت، جہنم اور میزان پر ایمان لاؤ، اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔سائل نے عرض کیا اگر میں ایسا کرلوں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ فرمایا: جی۔ پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ الملا لکائی بخاری و مسلم فی البعث

۱۳۵۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کے اخیر زمانہ میں ایک نوجوان سفید لباس میں ملبوس آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔اور آکر استفسار کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا: بے شک۔ پھر اجازت طلب کی: کہ کیا میں آپ کے قریب ہو سکتا ہوں؟ فرمایا: قریب آسکتے ہو! پھر اس شخص نے اپنے ہاتھ آپ کے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔ پھر اس نو وارد نے مکرر استفسار کیا: کیا آپ اللہ کے رسول ہیں؟ فرمایا یقیناً۔ دو مرتبہ یہ مکالمہ ہوا۔ پھر سائل نے سوال کیا: اسلام کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں، وہ تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک وساجھی نہیں، اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔اور یہ کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو، بیت اللہ کا حج کرو، پھر پوچھا: ایمان کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور یوم آخرت اور ہر طرح کی تقدیر پر ایمان لاؤ۔ پھر پوچھا احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو ... گویا کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو، پس اگر تم نہیں دیکھ رہے، وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔سائل نے عرض کیا اگر میں کیفیت کو پالوں تو کیا میں محسن شمار ہوں گا؟ فرمایا: بالکل۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بیان کیا: کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم سے سوال کیا: کیا آپ وہی آدم ہیں ... کہ اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے تخلیق فرمایا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ اگر آپ اس عصیان کا ارتکاب نہ فرماتے تو آپ کی اولاد میں سے کوئی جہنم میں داخل نہ ہوتا! حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا آپ وہی موسیٰ علیہ السلام ہیں؟ جن کو اللہ نے اپنی رسالت اور اپنے ساتھ کلام کرنے کے لئے منتخب فرمایا؟ اس کے باوجود تم مجھ پر ایسی چیز کے متعلق کیسے ملامت کررہے ہو جبکہ اللہ نے اس کو میری پیدائش سے قبل میری تقدیر میں لکھ دیا تھا؟ الغرض دونوں کا مناظرہ ہوا اور حضرت آدم، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ ابن جریر

۱۳۶۰.....از مسند علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: جب سے اللہ نے آدم علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تب سے ایمان یہی چلا آرہا ہے کہ لا الہ الا اللہ کی شہادت دینا اور اس بات کا اقرار کرنا کہ ہر قوم کے لئے اللہ کے ہاں سے جو شریعت اور طریقہ نازل ہوا ہے، سب برحق ہے۔اور کوئی اقرار کنندہ اپنی شریعت کو چھوڑنے والا نہیں ہوسکتا، لیکن غفلت و تساہل کی بناء پر اس کو ضائع کرنے والا ہوسکتا ہے۔ ابن جریر فی تفسیرہ

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے

۱۳۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا: کہ ایمان کس چیز کا نام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قلبی معرفت، اقرار باللسان اور عمل بالا عضاء کا نام ہے۔ ابو عمرو بن حمدان فی فوائدہ

۱۳۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ ایمان زبان سے اقرار کرنے، دل میں یقین رکھنے اور اعضاء کے ساتھ عمل بجالانے کا نام ہے۔ اور یہ گھٹتا و بڑھتا رہتا ہے۔ ابن مردویہ

اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۶۳..... از مسند علقمہ رضی اللہ عنہ ابن سوید بن علقمہ بن الحارث، ابی سلیمان الدارانی سے روایت کرتے ہیں، کہ ابوسلیمان الدارانی نے کہا میں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن الحارث سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے اپنے جد امجد علقمہ بن الحارث سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا، اور میں اپنی قوم کے حاضر ہونے والے دیگر افراد سمیت ساتواں شخص تھا، ہم نے حضور ﷺ کو سلام عرض کیا، آپ نے جواب مرحمت فرمایا۔ پھر ہم نے حضور سے گفتگو کی، آپ کو ہماری گفتگو خوشگوار گزری تو آپ نے پوچھا تم کون سے قبیلے کے لوگ ہو؟ ہم نے عرض کیا ہم مؤمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے، تمہارے اس قول ایمانی کی حقیقت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: پندرہ باتیں اس قول کی حقیقت ہیں۔ پانچ کا آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا۔ اور دیگر پانچ ہمیں آپ کے قاصدوں کے ذریعہ معلوم ہوئیں۔ اور آخری پانچ وہ ہیں جن کے ساتھ ہم زمانہ جاہلیت میں متصف ہو گئے تھے۔ اور ہم اب تک ان باتوں پر عمل پیرا ہیں، الا یہ کہ آپ کسی کی ممانعت فرمادیں..... آپ نے استفسار فرمایا: میری کہی ہوئی پانچ باتیں کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائیں اور پانچویں یہ کہ اچھی و بری تقدیر پر بھی ایمان لائیں۔ آپ نے فرمایا: اور وہ پانچ جو میرے قاصدوں نے کہیں..... کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: آپ کے قاصدوں نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ تن تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اور آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور یہ کہ ہم فرض نماز قائم کریں۔ فرض زکوٰۃ ادا کریں۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھیں۔ اور اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج بھی کریں۔ آپ نے مزید استفسار فرماتے ہوئے کہا اور وہ پانچ باتیں کونسی ہیں جن کو تم نے زمانہ جاہلیت میں اپنایا؟ ہم نے عرض کیا: فراخی کے وقت شکر کرنا، مصیبت کے وقت صبر کرنا، ملاقات کے وقت سچ بولنا، قضاء الٰہی پر راضی رہنا اور دشمنوں پر مصیبت آن پڑے تو اس پر خوشی نہ کرنا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بڑے فقیہ و ادیب لوگ ہیں۔ ان خصال کو اپنانے سے ممکن ہے کہ نبوت کی فضیلت پالیں۔ پھر آپ ہماری طرف مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں مزید پانچ باتوں کی تم کو بطور خاص نصیحت کرتا ہوں! تا کہ اللہ تمہارے لئے خیر کی تمام خصلتیں مکمل فرمادے..... جس چیز کو نہ کھانا ہو اسے جمع نہ کرو۔ جس جگہ رہائش اختیار نہ کرنی ہو اس کی تعمیر نہ کرو۔ جو چیز کہ کل کو تم سے چھوٹ جانے والی ہے اس میں مقابلہ بازی نہ کرو۔ اور اس اللہ سے ڈرتے رہو جس کی طرف تم کو جانا ہے۔ اور اس میں رغبت و کوشش کرو، جس کی طرف تم کو کوچ کرنا ہے اور جہاں تمہیں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔ المستدرک للحاکم

۱۳۶۴..... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک اعرابی کی صورت میں رسول اکرم ﷺ کے پاس تشریف لائے۔ رسول اکرم ﷺ اس صورت میں ان کو پہچان نہ سکے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد! ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، نبیوں پر اور بعث بعد الموت پر ایمان لاؤ، نیز اچھی بری تقدیر پر بھی ایمان لاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اگر میں ان پر ایمان لے آؤں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: اسلام کیا ہے؟ یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے

روزے رکھو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بجالاؤں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت یوں کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو..... پس اگر یہ کیفیت نہیں حاصل ہوتی اور تم اللہ کو نہیں دیکھ رہے تو وہ تو یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام لوٹ گئے۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کی تلاش میں نکلے، مگر نہ پاسکے۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ بمطابق دوسری روایت کے، تمہیں تمہارا امر دین سکھانے آئے تھے۔ کر ور

فصلِ دوم......اسلام کی حقیقت کے بیان میں

۱۳۶۵..... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما لوگوں کو اسلام سکھاتے تھے۔ اور فرماتے تھے: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اللہ کی فرض کردہ نماز کو اس کے وقت پر ادا کرو، کیونکہ اس کی کوتاہی میں ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اور اپنے نفس کی خوشی کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کرو۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھو۔ اور جس کو خلافت سونپی گئی ہو، اس کی سنو اور اطاعت کرو۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، رسته ففی الإیمان، ابن جریر

۱۳۶۶..... از مسندِ عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسن سے مروی ہیکہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا اے امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم ظاہر کے مکلّف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے حکم دیا تھا۔

شعب الإیمان، الأصبهانی فی الحجة

علامہ بیہقی نے فرمایا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ کیونکہ حضرت حسن نے حضرت عمر کو نہیں پایا۔ سعید بن عبدالرحمن الجمحی کے حوالہ سے آئندہ آنے والی مسند ابن عمر میں یہ حدیث اس مرسل مذکور سے زیادہ اصح ہے۔

۱۳۶۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ایمان کی زیب و زینت چار اشیاء ہیں۔ نماز، زکوٰۃ، جہاد اور امانت داری۔ ابن ابی شیبه

۱۳۶۸..... حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا، اور کہا اے امیر المؤمنین! مجھے دین کی تعلیم دیجئے۔ آپ نے فرمایا: یہ کہ تم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور تم ظاہر کے مکلّف ہو، لہٰذا کسی کے اندرونی معاملات کی ٹوہ میں نہ پڑو۔ اور ہر ایسی چیز کے اختیار کرنے سے اجتناب کرو جس سے حیا کی جاتی ہے۔ پھر اگر تم اللہ سے ملاقات کرو تو کہہ دینا مجھے ان باتوں کا عمر نے حکم دیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ ان باتوں کو مضبوطی سے تھام لو۔ پھر جب پروردگار سے ملاقات ہو تو جو جی آئے کہو۔

الکامل لابن عدی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، اللالکائی

ایمان کی مضبوطی چار چیزوں میں

۱۳۶۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کی مضبوطی چار اشیاء ہیں۔ اپنے وقت پر نماز قائم کرنا، نفس کی رضاء و رغبت کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنا، صلہ رحمی کرنا اور عہد کی پاسداری کرنا۔ سو جس نے ان میں سے کسی کو ترک کر دیا اس نے اسلام کا ایک مضبوط کڑا چھوڑ دیا۔

ابویعلی الخلیلی فی جزء من حدیثه

۱۳۷۰...... از مسند علی رضی اللہ عنہ حضرت علی و حضرت ابو زبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بناء تین چیزوں پر ہے۔ اہلِ "لا الٰہ الا اللہ" سو تم کسی کلمہ گو کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو۔ اور نہ ان پر شرک کرنے کی شہادت دو۔ اور تقادیر کے منجانب اللہ ہونے کی معرفت...... خواہ اچھی ہوں یا بری۔ اور یہ کہ جب سے اللہ نے محمد کو مبعوث کیا...... تب سے آخری مسلم جماعت تک جہاد جاری وساری رہے گا۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل اس کو گزند نہ پہنچا سکے گا۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ طبرانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ثوری، ابن جریج اور اوزاعی سے اسماعیل کے سوا کوئی اور روایت کرنے والا نہیں ہے۔

عن اسماعيل بن يحى التيمى عن سفيان بن سعيد عن الحارث عن على وعن الأوزاعى عن يحى بن ابى كثير عن سعيد بن المسيب عن على وعن ابن جريج عن ابى الزبير عن رسول الله ﷺ

۱۳۷۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ ایمان، نماز اور جماعت۔ پس کوئی نماز ایمان کے بغیر مقبول نہیں۔ پھر جس نے ایمان اختیار کیا، نماز ادا کی۔ اور جس نے نماز ادا کی، جماعت کے ساتھ شامل ہوا۔ اور جو جماعت سے بالشت بھر بھی جدا ہوا، اس نے اسلام کا قلادہ اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ ابن ابی شیبہ فی الإیمان، اللالکائی

حدیث کے الفاظ "انما الإیمان ثلاثۃ اثافی" کا ترجمہ کیا گیا ہے: ایمان کے قائم ہونے کے تین سہارے ہیں۔ اثافی اُثْفِیَّۃ کی جمع ہے۔ اثافی چولہے کے تین کونے جن پر ہانڈی رکھی جاتی ہے۔ اس مناسبت سے اس کا ترجمہ سہارا کیا گیا ہے۔ مختار الصحاح ج ۱/ص ۳۶

۱۳۷۲...... جنابِ حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے روایت کی کہ: نماز ایمان کا ستون ہے۔ جہاد عمل کی کوہان ہے۔ اور زکوۃ اس کو پختہ کرتی ہے۔ یہ فرمان آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ ابو نعیم فی عوالیہ

۱۳۷۳...... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بوڑھا اعرابی، جس کو علقمہ بن علاثہ کہا جاتا تھا، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا رسول اللہ! میں ایک انتہائی بوڑھا آدمی ہوں اور قرآن سیکھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ لیکن اس بات کی عین یقین کے ساتھ شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ پھر جب وہ بوڑھا آپ کی خدمت سے اٹھ کر چلا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی فقیہ ہے، یا فرمایا تمہارا ساتھی فقیہ ہے۔ ابن عساکر

۱۳۷۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضور ﷺ سے زیادہ سوال کرنے سے ممانعت کی گئی تھی تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی، کہ آپ کے پاس کوئی دیہاتی شخص آ کر سوال کرے اور ہم بھی اسے سنیں۔ تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! ہمارے پاس تیرا ایک قاصد آیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ تم اس بات کا دعوی کرتے ہو کہ اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ کیا یہ سچ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ دیہاتی نے پوچھا: آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ آپ نے فرمایا اللہ نے۔ یہاتی نے پھر پوچھا: زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ نے۔ پھر پوچھا: ان پہاڑوں کو ان کی جگہ کس نے نصب کیا؟ فرمایا اللہ نے۔ پوچھا: اس میں ان منافع کو کس نے رکھا؟ فرمایا اللہ نے۔ پھر دیہاتی نے کہا پس آپ کو اس ذات کی قسم! اور اس کا واسطہ! جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا پہاڑوں کو نصب کیا اور ان میں منافع کو رکھا...... کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: بالکل۔ دیہاتی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا خیال ہے کہ ہمارے دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ دیہاتی نے کہا: اور آپ کے قاصد کا یہ بھی خیال ہے کہ ہم پر ایک سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کیے گئے ہیں؟ فرمایا: اس نے سچ کہا۔ دیہاتی نے کہا: آپ کو اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو مبعوث فرمایا: کیا واقعی اللہ نے اس کا آپ کو حکم فرمایا ہے؟ فرمایا بالکل۔ پھر دیہاتی نے کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو مبعوث فرمایا میں اس میں کچھ بھی کمی زیادتی نہ کروں گا۔ پھر جب دیہاتی چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے سچ بولا ہے تو جنت میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ کرر

۱۳۷۵...... تم "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو۔ ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے

لئے کراہت کرتے ہو۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، بروایت جریر

پس منظر......ایک شخص نے آکر حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ نے یہ جواب عنایت فرمایا۔

۱۳۷۶...... ازمسند جریر جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی شخص آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: مجھے اسلام سکھائیے! آپ نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوۃ ادا کرو۔ ماہ صیام کے روزے رکھو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتے ہو۔ اور لوگوں کے لئے بھی اس چیز سے کراہت کرو جس سے اپنی ذات کے لئے کراہت کرتے ہو۔ابن جریر

۱۳۷۷...... ازمسند حکیم بن معاویۃ النمیری حکیم رضی اللہ عنہ بن معاویۃ سے مروی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا! یا رسول اللہ! ہمارے رب نے آپ کو کس بات کے ساتھ مبعوث کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور ہر مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ اے حکیم بن معاویۃ یہ تیرا دین ہے۔ تو جہاں بھی ہو یہ تیرے لئے کافی ہے۔ابو نعیم

دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند ہو

۱۳۷۸...... ازمسند سراقہ رضی اللہ عنہ بن مالک مغیرۃ بن سعد بن الأخرم اپنے والد سے یا اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ سے کچھ سوال کرنے کی غرض سے حاضر ہوا، مجھے بتایا گیا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور اونٹنی کی مہار میں نے تھام لی۔ آپ کے اصحاب یہ دیکھ کر مجھ پر چیخے! مگر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو! معلوم ہو کہ اس کی کیا حاجت ہے؟ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کوئی عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب تر اور جہنم سے بعید تر کر دے؟ آپ نے فرمایا: گرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ پھر آپ نے کچھ سکوت اختیار کیا اور پھر آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا تم اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو، ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کرو جو لوگوں سے اپنے لئے چاہتے ہو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب ناقہ کی زمام چھوڑ دو۔ابن جریر

۱۳۷۹...... ازمسند عبداللہ بن الشخیر عبداللہ بن عامر المنتفق سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ کے متعلق خبر ملی تو میں آپ کی تلاش میں نکلا۔ کسی نے مجھے کہا کہ آپ ﷺ وادی منیٰ میں ہیں یا میدانِ عرفات میں۔ میں آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی نکیل میں نے تھام لی۔ پھر میں نے کہا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا! یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔ پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: گرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوۃ ادا کرو۔ رمضان کے روزے رکھو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب سواری کا راستہ چھوڑ دو۔الدیلمی

۱۳۸۰...... ازمسند ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دین پانچ اشیاء کا نام ہے۔ ان میں سے اللہ کسی کو دوسری کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ اس بات کی شہادت کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول اور اس کے بندے ہیں۔ اور اللہ پر، اس کے ملائکہ پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اور جنت و جہنم پر اور اس موت کے بعد ایک مرتبہ دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔ یہ ایک چیز ہوئی۔ اور دوسری نماز ہے اور پنج گانہ نماز اسلام کا ستون ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان کو نماز و زکوۃ جو تیسرا رکن ہے کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ اور جس نے ان کو انجام دیا لیکن رمضان کے روزے جو چوتھا رکن ہے عمداً چھوڑ دیئے، تب بھی اللہ ایمان کو قبول نہ فرمائیں گے۔

اور جس نے ان چاروں اشیاء کو انجام دیا اور اس کے لئے حج کی کشادگی میسر ہوئی لیکن اس نے حج نہیں کیا اور نہ اس کی طرف سے اس کے اہل نے حج بدل کیا، تو اللہ اس کے ایمان کو قبول فرمائیں گے اور نہ نماز کو، اور نہ ہی زکوٰۃ اور روزوں کو قبول فرمائیں گے۔ آگاہ رہو..... حج اللہ کے فریضوں میں سے ایک فریضہ ہے۔ اور اللہ فرائض میں سے کسی کو کسی کے بغیر قبول نہ فرمائیں گے۔ ابن جریر

اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے۔

۱۳۸۱..... از مسند عبدالرحمن بن غنم لاشعری عبدالرحمن بن غنم سے مروی ہے، وہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کے پاس جبرئیل علیہ السلام اس صورت میں تشریف لائے جس میں آپ پہلے سے ان کو پہچانتے نہ تھے۔ اور انہوں نے آکر آپ ﷺ کے گھٹنوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا یارسول اللہ! اسلام کیا ہے؟ فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کر دو۔ ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں ان کو بجالاؤں تو کیا میں مسلمان ہو جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بالکل۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: ایمان کیا ہے یارسول اللہ؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، یوم آخرت پر، ملائکہ پر، کتاب اللہ پر، انبیاء پر، ممات پر اور حیات بعدالممات پر، ایمان لاؤ۔ نیز حساب کتاب پر، میزان پر اور جنت وجہنم پر ایمان لاؤ۔ اور ہر بھلی وبری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا اگر میں یہ کرلوں تو کیا میں مؤمن ہو جاؤں گا؟ فرمایا جی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے یارسول اللہ؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ سے یوں ڈرو گویا اسے دیکھ رہے ہو..... جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: قیامت کب واقع ہوگی یارسول اللہ؟ فرمایا سبحان اللہ! سبحان اللہ! غیب کی پانچ باتوں کو اللہ کے ماسوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے وہ خود سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔

ان اللہ عنـده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم مافی الأرحام وماتدری نفس ماذا تکسب غدا وماتدری نفس بأی ارض تموت

''بے شک قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی بارش نازل کرتا ہے۔ اور رحموں میں جو کچھ ہے اس کو جانتا ہے۔ اور کل آئندہ کو کوئی جی کیا کمانے والا ہے؟ کوئی نہیں جانتا۔ اور کوئی جی نہیں جانتا کہ اس کی کہاں موت آئے گی۔''

اور اگر تم قبل از قیامت کے متعلق کچھ جاننا چاہو تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس کی کیا علامات ہیں؟ وہ یہ ہیں کہ جب باندی اپنی مالکہ کو جنم دینے لگے، اور عمارتیں فلک بوس ہونے لگیں، اور تو ننگے پاؤں والے فقیر لوگوں کو دیکھے کہ وہ لوگوں کی گردنوں کے مالک بنے بیٹھے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ لیکن پھر وہ سائل شخص منہ موڑ کر چلا گیا آپ ﷺ نے پوچھا سائل کہاں ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ہم پھر اس کا راستہ نہیں پاسکے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔ اور جب بھی وہ میرے پاس آئے میں نے ان کو پہچان لیا سوائے آج کی اس صورت کے۔ ابن عساکر

قیامت کے روز ہر سے سوال ہوگا

۱۳۸۲..... از مسند معاویہ بن حیدۃ بہز بن حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کے پاس اپنی ان انگلیوں کے شمار برابر قسم اٹھا کر آیا ہوں، اس بات پر کہ میں آپ کی اتباع کروں گا اور نہ آپ کے دین کی اتباع کروں گا، کیونکہ آپ ایسی بات لائے ہیں جو میں نہیں سمجھ سکا سوائے اس کے اب اللہ اور اس کا رسول جو کچھ سکھادیں۔ پس اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ تیرے رب نے کس بات کے ساتھ تجھ کو مبعوث کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا اسلام کے ساتھ۔ میں نے کہا اسلام کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم۔ ''لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔ نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ شرک سے قطعاً جدا ہو جاؤ، اور ہر مسلمان کی جان ومال دوسرے مسلمان کے لئے حرام ہے۔ دونوں بھائی بھائی ہیں۔ باہم

مددگار ہیں۔ جس نے اسلام کے ساتھ کسی کو شریک کیا اللہ اس کا کوئی عمل قبول نہ فرمائیں گے۔ اور میرا رب مجھے بلانے والا ہے۔ پھر مجھ سے سوال کرے گا کہ میرے بندوں کو دعوت پہنچادی یا نہیں؟ پس تم میں سے حاضرین غائبین کو یہ دعوت پہنچادیں۔ اور تم قیامت کے روز مونہوں پر مہر لگے ہوئے بلائے جاؤ گے۔ پس سب سے پہلے جو کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا وہ ران اور ہاتھ ہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارا دین ہے؟ فرمایا ہاں اور تم جہاں ہو گے یہ تمہیں کافی ہوگا۔ اور تم اس حالت میں جمع کئے جاؤ گے کہ کچھ تم میں سے مونہوں کے بل آئیں گے اور کچھ قدموں پر اور کچھ سوار ہو کر آئیں گے۔ شعب الإيمان

۱۳۸۳..... عروۃ بن رویم، معاویہ بن حکیم القشیری سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور کہا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق اور دین برحق کے ساتھ مبعوث کیا کہ میں آپ تک اس وقت تک نہیں آیا جب تک کہ اپنی قوم کو ان دونوں ہاتھ کی انگلیوں کے شمار برابر حلف نہیں دیا کہ میں آپ کی اتباع کروں گا اور نہ آپ پر ایمان لاؤں گا، اور آپ کی تصدیق بھی نہ کروں گا۔ سو میں آپ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتایئے کہ اللہ نے آپ کو کس بات کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسلام کے ساتھ۔ میں نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کر دو۔ اس کے لئے اپنے نفس کو فارغ کر لو۔ پوچھا پھر ہماری ازواج کا ہم پر کیا حق ہے؟ فرمایا جب تم کو کھانا ملے تو ان کو بھی کھلاؤ اور جب تمہیں پہننے کو ملے تو انہیں بھی پہناؤ۔ چہرے پر نہ مارو۔ برا بھلا نہ کہو اور ان سے جدائی گھر سے باہر نہ کرو۔ جبکہ تم ان سے صحبت کر چکے ہو اور وہ تم سے عہد واثق بھی لے چکی ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم وہاں سوار، پیدل اور مہر زدہ چہروں کے بل پیش کئے جاؤ گے۔ اور اول چیز جو کلام کرے گی وہ اس کی ران ہوگی۔ کرر

۱۳۸۴..... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں ذکر کیا گیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب فرماتے تھے کہ اسلام کے مضبوط کڑے..... لا الٰہ الا اللہ کی شہادت، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، اور اللہ کے قائم کردہ مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا۔ رستہ في الإيمان

۱۳۸۵..... سوید بن حجیر سے مروی ہے کہ میں آپ ﷺ سے عرفہ ومزدلفہ کے درمیان ملا تو میں نے آپ کی ناقہ کی نکیل تھام لی اور کہا مجھے ایسا عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے؟ فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر در حقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔ فرض نماز قائم کرو۔ فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔ بیت اللہ کا حج کرو۔ اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب ناقہ کی لگام چھوڑ دو۔ ابن جرير

فصلِ سوم..... ایمان کے مجازی معنی اور حصوں کے بیان میں

۱۳۸۶..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور کہا کہ اللہ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا..... جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی ذات سے اس کے اہل سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم آپ مجھے میری جان اور میرے اہل سے زیادہ محبوب ہیں۔ المدني ورسته في الإيمان

۱۳۸۷..... از مسند علی رضی اللہ عنہ علاء بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے۔؟ فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر، عدل، یقین اور جہاد۔ شعب الإيمان

۱۳۸۸..... قبیض بن جابر الأسدی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین ایمان کیا ہے۔؟ فرمایا ایمان چار ستونوں پر قائم ہے، صبر یقین، جہاد اور عدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار۔ جو جنت کا مشتاق ہوا وہ شہوتوں سے کنارہ کش ہو گیا۔ اور جس کو جہنم کا خوف دامن گیر ہوا وہ محرمات کے ارتکاب سے باز آ گیا۔ اور جس نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا اس پر دنیا کے مصائب آسان ہو گئے۔ اور یہی زہد ہے۔ اور جو موت کا منتظر ہوا، امورِ خیر کی طرف سرعت سے رواں ہوا۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں، ذہانت میں غور وفکر کرنا، دانائی وحکمت کو سمجھنا، عبرت انگیزی اختیار کرنا، اگلے لوگوں کی سنت اپنانا۔ سو جس نے ذہانت میں غور روند بر سے کام لیا، حکمت ودانائی کو جان گیا۔ اور جس نے حکمت ودانائی کو پالیا اس نے عبرت حاصل کر لی۔ اور جس نے عبرت حاصل کر لی وہ درحقیقت اولین میں شمار ہے۔ اور عدل کے بھی چار شعبے ہیں، تعمق فہم، رونق علم، شریعت حکم، روضۂ حلم۔ سو جس نے تعمق فہم سے کام لیا، اس نے جمیع علوم کی تفسیر کر لی۔ اور جس نے علم کو جان لیا، اس نے احکام شرائع کی معرفت حاصل کر لی۔ اور جو احکام شریعت پر مستحکم ہوا، اس نے دین میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور وہ لوگوں میں بھی راحت وفراخی کے ساتھ جی سکے گا۔ اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر کام میں سچائی اور فاسقین کے فسق سے بغض۔ سو جس نے معروف ونیکی کا حکم دیا، اس نے مؤمن کی پشت پناہی کی۔ اور جس نے منکر وشنیع بات سے منع کیا، اس نے منافق کی ناک مٹی میں ملا دی۔ اور جس نے ہر کام میں سچائی اختیار کی، اپنے پر پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا۔ اور جس نے فاسقین سے ان کے فسق کی وجہ سے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لئے غضب آلود ہوا، اللہ اس کے لئے غضب ناک ہوا۔

اس کے بعد سائل کھڑا ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر اقدس کو بوسہ دیا۔

ابن ابی الدنیا فی الأمر بالمعروف ونهی عن المنکر، اللالکائی، کرر

اسلام کی بنیاد چار چیزوں پر

۱۳۸۹ خلاس بن عمرو سے مروی ہے فرمایا کہ ہم حضرت علی بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے پاس خزاعہ قبیلہ کا ایک شخص آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے رسول اکرم ﷺ سے اسلام کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا: ہاں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اسلام کی بناء چار چیزوں پر ہے، صبر، یقین، جہاد اور عدل۔ پھر صبر کے چار شعبے ہیں، شوق، خوف، زہد اور انتظار۔ جو جنت کا مشتاق ہوا وہ شہوتوں سے کنارہ کش ہو گیا۔ اور جس کو جہنم کا خوف دامن گیر ہوا وہ محرمات کے ارتکاب سے باز آ گیا۔ اور جس نے دنیا کی حقیقت کو دیکھ لیا اس پر دنیا کے مصائب آسان ہو گئے۔ اور یہی زہد ہے۔ اور جو موت کا منتظر ہوا، امور خیر کی طرف سرعت رواں ہوا۔

اور یقین کے بھی چار شعبے ہیں، ذہانت میں غور وفکر کرنا، دانائی وحکمت کو سمجھنا، عبرت انگیزی اختیار کرنا، اگلے لوگوں کی سنت اپنانا۔ سو جس نے ذہانت میں غور وتدبر سے کام لیا، حکمت ودانائی کو جان گیا۔ اور جس نے حکمت ودانائی کو پالیا اس نے عبرت حاصل کر لی۔ اور جس نے عبرت حاصل کر لی سنت کا متبع ہو گیا۔ اور جس نے سنت کی اتباع کر لی وہ درحقیقت اولین میں شمار ہے۔ اور جہاد کے بھی چار شعبے ہیں، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، ہر کام میں سچائی اور فاسقین کے فسق سے بغض۔ سو جس نے معروف ونیکی کا حکم دیا، اس نے مؤمن کی پشت پناہی کی۔ اور جس نے منکر وشنیع بات سے منع کیا، اس نے منافق کی ناک مٹی میں ملا دی۔ اور جس نے ہر کام میں سچائی اختیار کی، اپنے پر پڑنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوا اور اس نے اپنے دین کی حفاظت کر لی۔ اور جس نے فاسقین سے ان کے فسق کی وجہ سے بغض رکھا، اور اللہ ہی کے لئے غضب آلود ہوا، اللہ اس کے لئے غضب ناک ہوا۔ عدل کے بھی چار شعبے ہیں گہری سوچ وبچار، علم کی فراوانی، احکام سے متعلق شریعت اور حلم وبردباری کی شادابی۔ سو جس نے گہرے غور وتدبر سے کام لیا اس نے مجمل واانجل کی وضاحت حاصل کر لی۔ اور جس نے ذخیرہ علم کا محفوظ کر لیا، اس نے احکام سے متعلق شریعت کو جان لیا۔ اور جو حلم وبردباری کے شاداب باغ میں اترا وہ دین میں کامل رہا اور وہ لوگوں میں بھی ہنسی خوشی بسر کرے گا۔ الحلیہ

فرمایا کہ خلاس بن عمرو نے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اور حارث نے اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مختصراً روایت کیا ہے۔ اور قبیصہ بن جابر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اپنے قول سے روایت کیا ہے۔ اور علاء بن عبدالرحمٰن نے بھی حضرت علی سے اپنے قول کے ساتھ روایت کیا ہے۔

۱۳۹۰ ......از مسند ایاس بن سہل الجہنی رحمۃ اللہ علیہ ایاس بن سہل الجہنی سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے

نبی! کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ ہی کے لئے نفرت رکھو.....اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں تر وتازہ رکھو۔ابن مندہ، ابونعیم ایاس بن سہل الجہنی رحمۃ اللہ علیہ کو بعض متأخرین نے صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔لیکن بندہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا خیال ہے کہ یہ تابعین میں سے ہیں۔

۱۳۹۱.....از مسند براء بن عازب رضی اللہ عنہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ایمان کا کونسا کڑا مضبوط ترین ہے؟ فرمایا اللہ ہی کے لئے محبت اور اللہ ہی کے لئے نفرت۔ شعب الإیمان

۱۳۹۲.....از مسند جابر رضی اللہ عنہ محمد بن منکدر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: صبر وسخاوت۔المسند لأبی یعلی، شعب الإیمان

۱۳۹۳.....حضرت حسن، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: صبر وسخاوت۔ المسند لأبی یعلی، شعب الإیمان

۱۳۹۴..... حضرت حسن ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ایمان صبر وسخاوت کا نام ہے اور صبر اللہ کے محرمات سے اجتناب کرنا اور فرائض الٰہی کی ادائیگی کرنا۔شعب الإیمان

۱۳۹۵.....از مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا بتاؤ! ایمان کا مضبوط ترین کڑا کونسا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی کے لئے دوستی کا رشتہ استوار کرنا، اور اللہ ہی کے لئے کسی سے محبت کرنا اور اللہ ہی کے لئے کسی سے نفرت کرنا۔شعب الإیمان

۱۳۹۶.....مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ ہی کے لئے دشمنی مول لو اور اللہ ہی کے لئے دوستی رکھو۔کیونکہ ولایت الٰہی اس کے سوا حاصل نہیں ہوسکتی۔اور کوئی شخص ایمان کا مزہ نہیں چکھ سکتا خواہ نماز روزوں کی کتنی ہی کثرت کرلے..... جب تک کہ وہ اس بات کو نہ پالے یعنی اللہ ہی کے لئے دشمنی ودوستی۔شعب الإیمان

۱۳۹۷.....از مسند عمار رضی اللہ عنہ فرمایا جس میں تین خصائل پیدا ہوگئے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا یا فرمایا تین باتیں ایمان کی تکمیل ہیں، تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا، اپنی جان سے انصاف کرنا، عالم کو سلام کرنا۔ابن جریر

خرچ کرنے کا مصرف عام ہے خواہ اہل وعیال پر کیا جائے یا کسی مفلس وتنگدست پر۔علامہ نووی فرماتے ہیں یہاں اگر عالم کو سلام کی تاکید ہے تو دوسرے مقام پر آیا ہے کہ سلام کرو ہر مسلمان شخص کو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہیں۔اور سلام کو خوب رواج دو۔اور یہی چیز باہمی فسادات کا قلع قمع کرنے والی بھی ہے۔

اور اپنے نفس سے انصاف کرو: اس ارشاد نبوی کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات سے جو حقوق متعلق ہیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی مت کرو، خواہ خالق خداوندی کے حقوق ہوں یا بندگان خالق کے، سب کو بکمال ادا کرو۔اور اپنے نفوس پر زائد از طاقت بوجھ ڈالنے سے بھی گریز کرو۔نیز اپنے لئے ایسا دعوی نہ کرو جس کے تم حامل نہیں۔

۱۳۹۸.....از مسند عمار رضی اللہ عنہ فرمایا جس میں تین خصائل پیدا ہوگئے اس نے اپنا ایمان مکمل کرلیا، تنگدستی میں بھی خرچ کرنا یعنی اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے خرچ کرنا، اور اپنی جان سے انصاف کرنا.....مثلاً کسی کو سلطان وقت کے پاس اس وقت تک نہ لے جائے جب تک کہ خود اس کو قصوروار نہ گردان لے، اور عالم کو سلام کرنا۔ابن جریر

۱۳۹۹.....حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا تین باتیں ایمان سے تعلق رکھتی ہیں۔جس نے ان کو جمع کرلیا اس نے یقیناً ایمان کو جمع کرلیا۔تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا،اس بات پر اعتماد رکھتے ہوئے کہ اللہ اس کا عمدہ بدل ضرور دے گا۔اور اپنی جان سے انصاف کرنا (مثلاً لوگوں کو قاضی کے پاس بغیر جرم کے نہ کھینچنا)۔اور عالم کو سلام کرنا۔کر د

۱۴۰۰.....از مسند عمیر بن قتادہ اللیثی۔عبداللہ بن عبید اللیثی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ دریں اثناء

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور استفسار کیا کہ یا رسول اللہ! ایمان کیا ہے؟ فرمایا: صبر و سخاوت۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ فرمایا وہ جس کی زبان اور ہاتھ کی ایذاء سے مسلمان محفوظ رہیں۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسی ہجرت افضل ہے؟ فرمایا: جو برائیوں سے ہجرت یعنی کنارہ کشی کرلے۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: جس میں خون بہہ پڑے اور گھوڑا زخمی ہو جائے۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: کم میں سے بھی خرچ کرنا۔ استفسار کیا یا رسول اللہ! کونسی نماز افضل ہے؟ فرمایا: جس میں قیام طویل ہو۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان

۱۴۰۱..... ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا ایمان کی بلندی چار چیزوں میں ہے: حکم الٰہی پر صابر رہنا، قضاء پر راضی رہنا، توکل میں اخلاص رکھنا اور رب کے آگے جھکا رہنا۔ ابن عساکر

۱۴۰۲..... حضرت ابورزین کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا:

تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو! اور تمہارے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ان کے ماسوا ہر ایک سے زیادہ محبوب ہوں۔ اور تمہیں آگ میں جل جانا اس سے کہیں زیادہ محبوب ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، اور کسی سے بھی خواہ وہ غیر صاحب نسب ہو، اللہ ہی کے لئے محبت کرو۔ پس جب تم اس حال کو پہنچ جاؤ گے تو یقیناً ایمان تمہارے دل میں یوں داخل ہو جائے، جس طرح کہ تپتے دن میں پیاسے کو پانی کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے۔ ابن عساکر

۱۴۰۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا اللہ پر ایمان لانا پوچھا گیا پھر کیا افضل ہے؟ فرمایا: جہاد فی سبیل اللہ۔ پوچھا گیا پھر کیا؟ فرمایا گناہوں سے پاک حج۔ النسائی

فصلِ چہارم......شہادتین کی فضیلت میں

۱۴۰۴..... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول ﷺ حضور ﷺ کی وفات پر سخت غمزدہ اور افسوسناک تھے ..... حتیٰ کہ لوگ طرح طرح کے وساوس کا شکار ہو رہے تھے۔ میں بھی انہی میں سے تھا۔ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ نے اپنے نبی کو اٹھا لیا اور میں اس دین کی نجاۃ کے متعلق سوال نہ کرسکا! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس بارے میں سوال کرچکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ مجھ سے جس نے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا لیکن انہوں نے انکار فرما دیا تھا پس وہی اس دین کی نجاۃ ہے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبه، مسند احمد، المسند لأبی یعلی فی الأفراد، الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، السنن لسعید

۱۴۰۵..... عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے دل میں یہ تمنا اٹھی کہ کاش میں نے آپ ﷺ سے سوال کرلیا ہوتا کہ شیطان ہمارے دلوں میں جو وسوسے ڈالتا ہے اس کے لئے کیا چیز نجات دہندہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس بارے میں آپ سے پوچھ چکا ہوں! آپ نے فرمایا تھا کہ اس کی نجات یہ ہے کہ تم وہی کلمہ کہو..... جس کا میں نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت حکم دیا تھا، کہ اس کو کہہ لیں مگر انہوں نے نہیں کیا۔ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، السنن لسعید

۱۴۰۶..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس بات کی نجاۃ کس چیز میں ہے جس میں ہم ہیں؟ فرمایا: جس نے لا إله الا الله کی شہادت دیدی یہی اس کے لئے نجاۃ ثابت ہوگا۔

المسند لأبی یعلی، ابن منیع، الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، الدار قطنی فی الأفراد

۱۴۰۷..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ نکل کر جاؤ اور لوگوں میں منادی کردو کہ جس نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی! میں نکلا تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ ملے اور مجھ سے سوال کیا تو میں نے خبر دیدی لیکن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ﷺ کے پاس واپس جائیں اور آپ ﷺ سے کہیں کہ لوگوں کو عمل کرنے دیجئے کیونکہ مجھے خوف

ہے کہ لوگ بھروسہ کرکے بیٹھ رہیں گے۔ میں حضور ﷺ کے پاس واپس آیا اور آپ کو حضرت عمر کی بات کہی، آپ نے فرمایا عمر نے سچ کہا پس میں رک جاتا ہوں۔ المسند لأبی یعلی، اللالکائی فی الذکر

اس میں ایک راوی سوید بن عبدالعزیز متروک ہے۔ نیز حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب احادیث میں سے یہ حدیث بہت غریب ہے۔ لیکن حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث محفوظ ہے۔

۱۴۰۸ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہےکہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس بات کی نجاۃ کس چیز میں ہے؟ فرمایا اسی کلمہ میں جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا وہ "لا إلہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی شہادت ہے۔ دوسری جگہ محمد کی بجائے "انی" کا لفظ ہے۔ معنی میں کوئی تفاوت نہیں۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابو مسھر فی نسختہ

لا الٰہ الا اللہ نجات دہندہ ہے

۱۴۰۹ ...ابووائل سے مروی ہے کہ مجھے بیان کیا گیا کہ حضرت ابوبکر کی طلحہ بن عبیداللہ سے ملاقات ہوئی تو طلحہ نے آپ سے پوچھا کہ میں نے ایک کلمہ کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے سنا تھا کہ وہ جنت کو واجب کرنے والا ہے، مگر مجھے اس کلمہ کے متعلق سوال کرنے کی نوبت نہیں آئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں وہ لا الہ الا اللہ ہے۔

ابن راھویہ، المسند لأبی یعلی، ابن منیع، الدار قطنی فی الأفراد، المعرفہ لأبی نعیم

اس کے رواۃ ثقہ لوگ ہیں۔

۱۴۱۰ ....ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا اس امر کی نجاۃ کس چیز میں ہے؟ فرمایا: جس نے مجھ سے وہ کلمہ قبول کرلیا جو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا، مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا، تو وہ کلمہ اس کے لئے نجاۃ ثابت ہوجائے گا۔

المسند لأبی یعلی، المحاملی فی امالیہ

۱۴۱۱ محمد بن جبیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عثمان پر گزر ہوا اور ان کو وہ سلام کیا، مگر انہوں نے جواب نہ دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اس کی شکایت کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان سے پوچھا: کیا بات ہے تم نے اپنے بھائی کے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا؟ حضرت عثمان نے عرض کیا: اللہ کی قسم میں نے ان کا سلام سنا ہی نہیں، میں تو اپنے آپ میں مگن تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم کن خیالات میں محو تھے؟ عرض کیا: شیطان کے خلاف کچھ خیالات تھے وہ میرے نفس میں ایسے ایسے خیالات القاء کررہا تھا، کہ جن کو میں روئے زمین کے خزانوں کے عوض بھی اپنی زبان پر بھی لانا پسند نہیں کرتا۔ جب شیطان میرے دل میں ایسے وساوس پیدا کرتا ہے تو میرے دل میں تمنا اٹھتی ہے کہ کاش میں ان سے نجاۃ کے متعلق حضور سے سوال کرچکا ہوتا.... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تھی اور اس سے نجاۃ کے متعلق بھی سوال کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سے نجاۃ کے لئے تم وہی کلمہ کہو جو میں نے اپنے چچا پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا مگر انہوں نے انکار فرما دیا تھا۔ المسند لأبی یعلی

علامہ بوصیری زوائد العشرہ میں اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس کی سند حسن ہے۔

۱۴۱۲ ...ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے ہمارے قلوب میں جنم لینے والے وساوس کے بارے میں سوال کیا تھا آپ نے فرمایا لا إلہ الا اللہ کی شہادت ہے۔ ابوبکر الشافعی فی الغیلانیات

۱۴۱۳......امام زہری رحمۃ اللہ علیہ، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے، سعید عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے، عبداللہ عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان سے، وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اس امر کی نجاۃ اسی کلمہ میں ہے، جو میں نے اپنے چچا ابوطالب پر ان کی موت کے وقت پیش کیا تھا وہ ہے لا إلہ الا اللہ کی شہادت۔ خطط

۱۴۱۴۔۔۔۔از مسند عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن الخطاب سے سنا وہ طلحہ بن عبیداللہ کو فرما رہے تھے کہ کیا بات ہے کہ جب سے حضور ﷺ کی وفات ہوئی ہے۔۔۔۔ میں تمہیں پراگندہ وغبار آلود اور پریشان دیکھ رہا ہوں؟ شاید تمہیں اپنے چچازاد بھائی کی امارت سے گرانی گزری ہے؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا معاذ اللہ ایسی بات نہیں ہے۔ بلکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو شخص موت کے وقت اس کو کہہ لے وہ روح نکلتے وقت ایک نئی روح اور تازگی محسوس کرے گا اور وہ کلمہ قیامت کے روز اس کے لئے نور ثابت ہوگا۔ لیکن پھر میں رسول اللہ ﷺ سے اس کلمہ کے بارے میں پوچھ نہ سکا، اور نہ آپ نے مجھے اس کی خبر دی پس یہی بات میرے لئے پریشان کن ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کلمہ میں جانتا ہوں۔ حضرت طلحہ نے کہا اللہ ہی کے لئے اس پر تمام تعریفیں ہیں، وہ کونسا کلمہ ہے؟ فرمایا وہ وہی کلمہ **لا إله الا الله** ہے جو آپ ﷺ نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ نے سچ کہا۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، النسائی، المسند لأبی یعلی، الدار قطنی فی الأفراد. المعرفہ لأبی نعیم رواہ مسند احمد، المسند لأبی یعلی، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، ابو نعیم، السنن لسعید. عن طلحہ بن عمر رضی اللہ عنہ

کیا آپ کو چچازاد کی امارت سے گرانی گزری ہے؟ اس سے خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ مراد ہے۔

۱۴۱۵۔۔۔حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ کوئی بندہ تہہ دل سے اس کو نہیں کہتا کہ وہ پھر اسی پر مرجائے مگر اللہ اسکو جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ وہ وہی کلمہ اخلاص ہے جو اللہ نے محمد اور اس کے اصحاب کے لئے لازم کیا۔ اور وہ وہی کلمہ تقویٰ ہے، جس پر اللہ کے نبی نے اپنے چچا ابوطالب کو اصرار کیا وہ **لا إله الا الله** کی شہادت ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الشافعی، ابن خزیمہ الصحیح لابن حبان، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم فی البعث، السنن لسعید

۱۴۱۶۔۔۔یحییٰ بن طلحہ بن عبیداللہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ کو غمگین والم زدہ دیکھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں۔ اور دوسری روایت کے مطابق میں ایسے کلمات جانتا ہوں۔ جن کو کوئی بندہ موت کے وقت نہیں کہتا مگر اس کو کشادگی مل جاتی ہے۔ اور دوسری روایت کے مطابق اللہ اس کو مصیبت سے نجات وکشادگی میسر فرمادیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے اس کا چہرہ منور وروشن ہوجاتا ہے۔ اور وہ خوش کن چیزیں دیکھتا ہے۔ لیکن میں اس کے بارے میں قسمت سے سوال نہ کرسکا۔۔۔۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ وہ کونسا کلمہ ہے؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا کوئی کلمہ اس کلمہ سے بہتر جانتے ہو جس کی طرف رسول اکرم ﷺ نے اپنے چچا کو ان کی موت کے وقت بلایا تھا حضرت طلحہ چونک کر بولے ہاں وہی! اللہ کی قسم ہاں وہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ **لا إله الا الله** ہے۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الجوهری فی امالیہ

۱۴۱۷۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں لوگوں میں منادی اعلان کردوں کہ جس نے اخلاص کے ساتھ اس بات کی شہادت دیدی کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں" وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! تب تو لوگ اعتماد کرکے بیٹھ جائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا پھر چھوڑ دو۔

المسند لأبی یعلی، ابن جریر، الصحیح لابن حبان

زوجہ طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا طلحہ رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا بات ہے کہ میں تم کو پریشان وپراگندہ ہیئت دیکھ رہا ہوں کیا تم کو اپنے چچازاد کی امارت ناگوار گزری ہے؟ حضرت طلحہ نے عرض کیا ہرگز نہیں لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی اس کو اپنی موت کے وقت کہہ لے تو وہ کلمہ اس کے صحیفہ اعمال کے لئے نور ثابت ہوگا، اور اس کے جسم وروح موت کے لمحہ میں اس کی وجہ سے ایک نئی روح اور فرحت محسوس کریں گے۔ لیکن میں آپ ﷺ سے اس کلمہ کو پوچھ نہ سکا۔۔۔ حتیٰ کہ آپ کی وفات ہی ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں وہ

وہی کلمہ ہے، جوآپ ﷺ نے اپنے چچا پران کی موت کے وقت پیش کیا تھا۔اورآپ کواگر اس سے زیادہ نجات دینے والا کوئی اور کلمہ معلوم ہوتا تو ضرور اس کا حکم فرماتے۔النسائی، ابن ماجه، البغوی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن خزیمه، المسندلأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، المروزی فی الجنائز، ابن منده فی غرائب شعبة، السنن لسعید

۱۴۱۸۔۔۔۔۔۔ازمسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اخلاص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔حضرت انس نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: نہیں مجھے خوف ہے کہ لوگ بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ابن النجار

۱۴۱۹۔۔۔۔۔ازمسند عبداللہ بن سلام عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو لا إلــٰـه الا الله کی شہادت دیتے ہوئے سنا اور اس کے ساتھ آپ فرمارہے تھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ اس کی شہادت دے گا وہ جہنم سے بری قرار پائے گا۔

ابو الشیخ فی الأذان

۱۴۲۰۔۔۔۔۔ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے، کہ آپ ﷺ نے ایک قوم کی بات سنی، وہ آپ سے دریافت کر رہی تھی کہ یا رسول اللہ! کونسا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، راہِ خدا میں جہاد کرنا، اور گناہوں کی آلائش سے پاک حج کرنا۔پھر آپ نے وادی میں کسی کو سنا کہ وہ ''اشهــد ان لاالــٰه الا الله واشهــد ان محمدارسول الله'' کہہ رہا تھا، آپ نے فرمایا میں بھی شہادت دیتا ہوں کہ کوئی اس کلمہ کی شہادت نہ دے گا مگر وہ شرک سے بری ہو جائے گا۔ابن عساکر

۱۴۲۱۔۔۔ ازمسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔۔۔۔۔اللہ عزّ وجلّ قیامت کے روز میری امت کے ایک فرد کو تمام مخلوق کے سامنے بلائیں گے۔پھر اس کے اعمال ناموں کے ننانوے دفتر اس کے سامنے پیش ہوں گے۔ہر دفتر انتہائے نظر تک پھیلا ہوگا۔پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تو ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ شاید اعمال نامہ لکھنے والے محافظ فرشتوں نے کچھ ظلم کر دیا ہو؟ وہ عرض کرے گا! نہیں پروردگار۔۔۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! کیا تیرے پاس ان کا کوئی عذر ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں پروردگار۔۔۔۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اس سے فرمائیں گے! لیکن ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے، اور آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔۔۔۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اشهــد ان لاالــٰه الا الله واشهـد ان محــمـدًا عبـده ورسولـه درج ہوگا۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے! جا اس کو وزن کرالے۔بندہ عرض کرے گا پروردگار! اتنے عظیم دفتروں کے مقابلے میں یہ اتنا سا پرزہ کیا کرے گا؟ کہا جائے گا آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا ۔۔۔ اور پھر تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے گا۔۔۔۔۔اور کاغذ کا وہ پرزہ اس قدر وزنی ہو جائے گا کہ وہ تمام دفتر اڑتے پھریں گے۔۔۔۔ بے شک اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی شی وزن نہیں رکھتی۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حسن غریب. المستدرک للحاکم، شعب الإیمان، بروایت ابن عمرو رضی الله عنه

۱۴۲۲۔۔۔ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے کہ میں نے جبرئیل علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔اے میرے بندو! جو میرے پاس اس حال میں آیا کہ اخلاص کے ساتھ لا إلــٰـه الا الله کی شہادت دے رہا ہو تو وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا۔اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔ابن عساکر

۱۴۲۳۔۔۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نابینا انسان ہوں، میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان کیچڑ وغیرہ کا پانی پڑتا ہے، تو میری خواہش ہے کہ آپ میرے گھر تشریف لائیں اور میرے گھر کی مسجد میں ایک مرتبہ نماز ادا فرمادیں، تاکہ میں اس مقام کو نماز کے لئے منتخب کرلوں۔حضور ﷺ نے فرمایا: ان شاء اللہ میں کرلوں گا۔پھر آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے اپنے ساتھ چلنے کا فرمایا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ

کے ساتھ چل دیئے۔آپ عتبان بن مالک کے گھر پہنچ کر اندر آنے کے لئے اجازت طلب کی۔پھر اجازت ملنے پر اندر داخل ہو گئے۔پھر آپ نے بیٹھنے سے قبل دریافت کیا کہ تم کہاں مجھ سے نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ حضرت عتبان کہتے ہیں میں نے اپنی مطلوبہ جگہ کی طرف اشارہ کر دیا۔پھر نماز سے فراغت کے بعد ہم نے آپ کو خزیرہ گوشت اور آٹے سے تیار شدہ کھانے پر روک لیا، جو ہم نے آپ کے لئے تیار کیا تھا۔پھر اہل محلّہ کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع ہوگئی اور آپ سے ملاقات کی خواہش میں لوگوں کا جم غفیر ہوگیا۔ حتیٰ کہ گھر لوگوں سے بھر گیا۔آپ ﷺ نے دریافت کیا: مالک بن الدخشن یا الدخیشن کہاں ہے؟ مجمع میں سے ایک شخص نے کہا: وہ منافق آدمی ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔حضور ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کہو، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کا متلاشی ہے۔لوگوں نے کہا ہم تو یا رسول اللہ اس کے چہرے اور اس کی باتوں کو منافقین ہی کی طرف مائل دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا ایسا کہنا مناسب نہیں، کیونکہ وہ لا الہ الا اللہ کا قائل ہے اور اس کے ساتھ اللہ کی رضاء کا طالب ہے۔لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بے شک۔پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے روز کوئی شخص اللہ کی رضاء کے لئے لا الہ الا اللہ کہتا ہوا نہ آئے گا، مگر اس کو آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۴۲۴ ... حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے خبر دی کہ لا الہ الا اللہ کا قائل کوئی شخص جہنم میں نہ داخل ہوگا۔

رواہ ابن عساکر

۱۴۲۵ اے ابوذر! لوگوں میں خوشخبری پہنچا دو کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

فضائل الإیمان متفرقہ

۱۴۲۶ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم اور تم پہلے بنی عبد مناف کہلاتے تھے آج سے ہم فقط بنی عبداللہ ہیں۔

الشیرازی فی الألقاب

۱۴۲۷ از مسند حصین بن عوف الخثعمی، حصین بن عوف الخثعمی سے روایت ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس جمعہ کے روز پہنچے تو آپ ﷺ نے ہم سے سوال کیا کہ ہم کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا بنی عبد مناف۔آپ نے فرمایا نہیں تم بنی عبداللہ ہو یعنی اللہ کے بندے ہو اور اب آباء واجداد پر فخر کرنا ترک کر دو! الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت جھم البلوی

۱۴۲۸ ... از صدیق رضی اللہ عنہ۔طارق بن الشہاب رافع بن الطائی سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے اپنے نبی کو ہدایت دے کر مبعوث فرمایا، لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔بعض تو ایسے ہیں کہ وہ اسلام میں داخل ہوئے تو اللہ نے ان کو ہدایت سے نوازا، اور بعض ایسے ہیں کہ ان کو اسلام میں تلوار کے ذریعہ مجبور کیا گیا پھر اللہ نے اسی کی بدولت ان کو ظلم وستم کا نشانہ بننے سے امان بخشی، اور یہ سب اللہ کے اعوان وانصار ہیں، اور اللہ کے عہد اور ذمہ میں اللہ کے ہمسائے ہیں۔اور جو ان پر ظلم کرے گا وہ درحقیقت اللہ کے ذمہ کو توڑنے والا ہوگا۔ابن راھویہ، ابن ابی عاصم، البغوی، ابن خزیمہ

۱۴۲۹ سعید بن عامر جویریہ بن اسماء سے روایت کرتے ہیں کہ کسی یوم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ابوسفیان سے تخت کلامی ہوگئی۔ابوقحافہ والد ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو ابوسفیان کو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اے ابا جان اللہ نے اسلام کے ذریعہ بعض گھرانوں کو ہدایت سے سرفراز فرمایا، اور بعض کو پست ورسوا کیا۔سو میرا گھر ان گھرانوں میں شامل ہے، جن کو رفعت عطا کی گئی۔اور ابوسفیان کا گھر ان گھرانوں میں ہے، جن کو اللہ نے پست ورسوا کیا۔ابن عساکر

۱۴۳۰ ... ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ سے مروی ہے کہ قبیلہ خولان کا ایک شخص اسلام سے مشرف ہو گیا تو اس کی قوم نے اس کو کفر میں داخل کرنا چاہا اور اس پر ظلم ڈھایا۔ حتیٰ کہ اس کو آگ میں ڈال دیا، لیکن ان کے جسم کے فقط وہ حصے جل سکے جن کو پہلے وضوء کا پانی مس نہ ہوتا تھا۔وہ

شخص ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے لئے بخشش کی دعا مانگو، اس شخص نے عرض کیا آپ زیادہ حق دار ہیں تو آپ نے فرمایا تم آگ میں ڈالے گئے، لیکن آگ تم کو نہ جلا سکی۔ پھر آپ نے ان کے لئے استغفار کیا۔ پھر وہ شخص وہاں سے چلے آئے اور ملک شام میں سکونت اختیار کر لی۔ لوگ ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تشبیہ دینے لگے۔ ابن عساکر

آگ کا نہ جلانا

۱۴۳۱..... شرحبیل بن مسلم الخولانی سے مروی ہے کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن میں نبوت کا دعوی کیا۔ پھر اس نے ابی مسلم الخولانی کو پیغام بھیجا، وہ اس کے پاس پہنچے تو اسود نے ان سے پوچھا کیا تم میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہو؟ ابومسلم الخولانی نے فرمایا میں نے سنا نہیں کہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ اسود نے کہا کیا تم محمد کے رسول اللہ ہونے کی شہادت دیتے ہو؟ ابومسلم نے فرمایا: بالکل۔ اس پر اسود نے آگ بھڑکانے کا حکم دیا، پھر ابومسلم کو اس میں ڈال دیا۔ لیکن آگ ان پر کچھ بھی اثر انداز نہ ہوسکی۔ اسود بن قیس کو کسی نے مشورہ دیا کہ اگر تم اس شخص کو اپنے ہاں سے نہ نکالو گے تو یہ تمہارے پیروکاروں کو بھی تم سے گمراہ کر دے گا۔ تو اسود نے ان کے نکلنے کا حکم دے دیا۔ یہ مدینہ تشریف لائے، اس وقت آپ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمہ داری سونپ دی گئی تھی۔ ابومسلم نے اپنی سواری کو مسجد کے دروازے پر بٹھایا۔ اور اتر کر مسجد کے ستون کے عقب میں نماز ادا کرنے کھڑے ہوگئے۔ حضرت عمر بن الخطاب کی نظر ان پر پڑ گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھ کر ان کی طرف آئے۔ اور دریافت کیا کس علاقے کے باشندے ہو؟ ابومسلم نے کہا اہل یمن سے تعلق ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: اس شخص کا کیا ہوا جس کو کذاب اسود نے نذر آتش کر دیا تھا؟ عرض کیا: وہ عبداللہ بن ثوب ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم ہی وہ شخص ہو؟ عرض کیا: اللہ کا فضل ہے ہاں میں وہی شخص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے لپٹ پڑے اور رو دیئے، پھر ان کو لے کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان ان کو بٹھالیا۔ فرمایا تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے مجھے موت سے قبل امت محمدیہ میں وہ شخص دکھا دیا، جس کے ساتھ ابراہیم خلیل اللہ کا سا سلوک ہوا لیکن آگ اس کو گزند نہ پہنچا سکی۔ ابن عساکر

۱۴۳۲..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہر مسلمان کا پشت پناہ ہوں۔

الشافعي، المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، بخاری و مسلم

۱۴۳۳..... عقبہ بن عامر، حضرت عمر بن الخطاب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ پر یقین تام رکھتے ہوئے وفات کر جائے تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ ابن مردویه

۱۴۳۴..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ سے منقول ہے کہ لوگوں میں فصیح ترین اور اعلم باللہ وہ شخص ہوگا، جو اہل لا الہ الا اللہ کی تعظیم وحرمت میں تمام لوگوں سے سخت اور زیادہ محبت کرنے والا ہوگا۔ الحلیه

۱۴۳۵..... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضور ﷺ باہر نکلنے لگے تو دروازے میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پایا۔ فرمایا: اے معاذ! عرض کیا لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ فرمایا چھوڑ دو! تا کہ اعمال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی سعی وکوشش جاری رکھیں، کیونکہ مجھے ان کے اعتماد کر کے بیٹھے رہنے کا خوف ہے۔ الحلیه

۱۴۳۶..... حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو خوشخبری سنا دو کہ جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، جنت میں داخل ہو جائے گا۔ معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں لوگ بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں۔ تو فرمایا پھر چھوڑ دو۔ الحلیه، المسند لأبی یعلی

۱۴۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اس شخص کی جزاء وانعام جس پر اللہ نے توحید کا انعام فرمایا، جنت ہی ہے۔ابن النجار

۱۴۳۸ ...از مسند بشر بن سحیم الغفاری۔بشر بن سحیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ اور لوگوں میں نداء کردو کہ جنت میں مسلم جان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔یا فرمایا مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔اور ایام تشریق کھانے پینے کے ایام ہیں۔ان میں روزہ نہ رکھو۔

ابو داؤد الطیالسی، ابن جریر، ابو نعیم، ابن عساکر

ایام تشریق پانچ ایام ہیں۔عیدین اور عیدالاضحیٰ کے بعد کے تین یوم۔

۱۴۳۹ ...بشر بن سحیم سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایام حج میں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جنت میں مسلم جان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔یا فرمایا مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔اور یہ کھانے پینے کے ایام ہیں۔یعنی ایام تشریق۔ابن جریر

۱۴۴۰ ...از مسند جابر بن عبداللہ۔جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو واجب کرنے والی چیزیں کیا ہیں؟ فرمایا: جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔اور جو اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہو جائے گا۔الدیلمی

۱۴۴۱ ...از مسند الجارود بن المعلی۔الجارود العبدی سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں ایک دین پر کاربند ہوں، اب اگر میں اپنا دین ترک کر کے آپ کا دین اپنالوں تو کیا مجھے یہ پروانہ مل سکتا ہے کہ اللہ مجھے آخرت میں عذاب نہ فرمائیں؟ فرمایا: جی ہاں۔ابو نعیم

۱۴۴۲ از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔اور فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ اس کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا جائے... تو اس کی موت اس حال میں آنی چاہئے کہ وہ اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو۔اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی سلوک روا رکھے جو اپنے لئے پسند کرتا ہو۔ابن جریر

۱۴۴۳ از مسند عقبہ بن عامر الجہنی۔عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔اور ہر دن ہم میں سے کسی کی اونٹوں کو چرانے کی باری ہوتی تھی۔تو جس دن میری باری آئی، میں لوٹا تو دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ ایک حلقہ میں اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے فرما رہے ہیں کہ: جس نے اچھی طرح وضوء کیا، پھر دو رکعات نماز اللہ ہی کی رضاء کے لئے ادا کیں... تو اللہ اس کے گزشتہ گناہوں کو معاف فرما دیں گے۔یہ سن کر میں نے خوشی کے مارے اللہ اکبر کہا۔پیچھے سے کسی نے میرے شانوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا میں متوجہ ہوا تو دیکھا کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ موجود ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عامر اس سے پہلی بات اس سے زیادہ افضل وخوش کن ہے۔میں نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہتا ہوا اور اس کی زبان اس کے دل کی تصدیق کرتی ہو تو وہ جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جائے۔ابن النجار

۱۴۴۴ ...عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں بارہ سواروں کے ساتھ چلا... حتیٰ کہ ہم دربار رسول ﷺ میں پہنچ گئے۔پھر میرے رفقاء نے کہا: ہمارے پیچھے سے کون ہمارے اونٹوں کو چرائے گا تا کہ ہم آپ ﷺ کے ملفوظات سے کچھ اقتباس کر آئیں؟ پس جب وہ جائے گا تو تب ہم سننے جائیں گے۔میں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا۔اور چند یوم کرتا رہا۔پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ شاید میں دھوکے میں پڑ گیا ہوں کہ جو میرے ساتھی سنتے ہوں گے وہ مجھے کہاں نصیب ہوگا؟ اور وہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھتے ہوں گے میں اس سے محروم رہ جاتا ہوں۔تو پھر میں بھی ایک دن حاضر ہوا، ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے: نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کامل طریقہ سے ادا کیا وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائے گا، جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔میں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا، تو مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس سے قبل کا کلام سن لیتے تو اس سے زیادہ تعجب کرتے۔میں نے عرض کیا مجھے سنایئے، اللہ مجھے آپ پر قربان کرے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی اس حال میں وفات آئے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اللہ اس کے لئے

جنت کے تمام دروازے کھول دیتے ہیں، جس سے وہ چاہے داخل ہوجائے، اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکلے تو میں آپ ﷺ کے سامنے رخ پر بیٹھ گیا۔لیکن آپ ﷺ نے مجھ سے اپنا رخ زیبا موڑ لیا۔میں پھر سامنے آ گیا آپ ﷺ نے پھر چہرہ اقدس موڑ لیا کئی مرتبہ ایسا ہوا آخر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ مجھ سے بے رخی کیوں فرمارہے ہیں؟ پھر آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تجھے ایک محبوب ہے یا بارہ؟ پھر میں نے یہ صورتِ حال دیکھی تو میں لوٹ گیا۔

رواہ ابن عساکر

۱۴۴۵.....عمرو بن مرۃ الجہنی فرماتے ہیں: قبیلہ قضاعہ کا ایک شخص حضور انور ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر میں شہادت دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں، اور پنجگانہ نماز ادا کروں، ادائیگی زکوۃ کروں، ماہِ صیام کے روزے رکھوں اور اس کی راتوں میں قیام کروں تو میں کون ہوں گا؟ فرمایا: تم صدیقین اور شہداء میں شامل ہو جاؤ گے۔ یا فرمایا: جو اس حالت میں وفات پا جائے وہ صدیقین اور شہداء میں شامل ہوگا۔ابن مندہ، ابن عساکر، ابن الجارود

۱۴۴۶.....از مسند کعب رضی اللہ عنہ بن مالک۔کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے انہیں اور اوس بن الحدثان کو ایامِ تشریق میں یہ پیغام دے کر اعلان کرنے کے لئے بھیجا" کہ جنت میں مؤمن کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا۔اور ایامِ منیٰ"۔ اور بمطابق دوسری روایت کے ایامِ تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔ابن جریر، ابونعیم

۱۴۴۷.....از مسند معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل۔معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر، جس کا نام عفیر تھا، رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔حضور ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ جو اس کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو اس کو اپنے عذاب سے مامون رکھے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ فرمایا: ان کو خوشخبری مت سناؤ، ممکن ہے کہ وہ اسی پر اعتماد و بھروسہ کر کے بیٹھ رہیں گے۔ابن عساکر

۱۴۴۸.....از مسند ابی ثعلبہ الخشنی۔ابی ثعلبہ الخشنی سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے۔اور مسجد میں داخل ہوکر دوگانہ ادا کی۔اور آپ کو یہ بات محبوب تھی کہ جب بھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ پھر حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے جاتے، پھر ازواجِ مطہرات کے ہاں جاتے۔تو اسی طرح ایک مرتبہ سفر سے واپسی کے بعد حضرت فاطمہ کے ہاں ازواجِ مطہرات سے قبل تشریف لے گئے۔ پہنچے تو دروازے پر ہی حضرت فاطمہ سے سامنا ہوگیا۔حضرت فاطمہ آپ ﷺ کے چہرہ انور کو بوسہ دینے لگیں، اور دوسرے الفاظ میں آپ ﷺ کے دہانِ منہ مبارک اور آنکھوں کو بوسہ دینے لگیں۔اور ساتھ میں رونے لگیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے، کیوں رورہی ہو؟ عرض کیا: یارسول اللہ میں دیکھ رہی ہوں کہ فقر و افلاس کی وجہ سے آپ کا چہرہ انور فق ہوگیا ہے۔اور آپ کے کپڑے بھی بوسیدہ ہو چکے ہیں..... آپ ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! مت رو، بلاشک اللہ نے تیرے والد کو ایسے امر پر مبعوث فرمایا ہے، کہ روئے زمین پر کوئی ایسا گھر باقی نہ رہے گا کچا نہ پکا، مگر اللہ اس میں اسلام کو ضرور داخل فرمادیں گے۔معزز کی عزت کے ساتھ، اور ذلیل کی ذلت کے ساتھ۔حتیٰ کہ یہ اسلام وہاں تک جا پہنچے گا، جہاں تک کہ رات اپنے تاریکی کے پردے ڈالتی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الحلیہ، المستدرک للحاکم

۱۴۴۹.....از مسند ابوالدرداء رضی اللہ عنہ۔کثیر بن عبداللہ ابوادریس سے اور وہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز قائم کی، زکوۃ ادا کی اور پھر اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے، خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اپنے شہر میں۔بمطابق دوسرے الفاظ کے، اسی سرزمین میں وفات کر گیا ہو جہاں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا ہم لوگوں کو خوشخبری نہ پہنچادیں؟ فرمایا: جنت میں سو مراتب ہیں ہر دو مرتبوں کے مابین زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہے۔اللہ نے ان مراتب کو راہِ خدا کے مجاہدین کے لئے تیار کیا ہے۔مجھے مؤمنین پر مشقت کا خوف ہے۔اور میں اس قدر سواریاں بھی

نہیں پاتا کہ سب کو مہیا کردوں، اوران کو میرے جہاد میں جانے کے بعد پیچھے رہ جانے پر گرانی بھی گزرے گی ......اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو میں کسی غزوہ سے کبھی پیچھے نہ رہتا۔اور میری تمنا ہے کہ میں راہِ خدا میں قتل ہوجاؤں پھر زندگی ملے اور پھر قتل ہوجاؤں۔

النسائی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر

۱۴۵۰......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ایک حدیث بیان کرنے سے یہ خوف مانع ہے کہ کہیں تم سعی وعمل میں نرم وست نہ پڑجاؤ، وہ حدیث یہ ہے کہ میں تم کو خوشخبری سناتا ہوں کہ "جو اس حال میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوجائے گا۔" ابن عساکر

۱۴۵۱......از مسند بدیل بن ورقاء۔سلمہ کہتے ہیں: میرے والد بدیل بن ورقاء نے ایک خط حوالہ کرکے فرمایا: اے فرزند یہ رسول اللہ کا خط ہے، اگر تم اس کو محفوظ رکھو تو تم ہمیشہ خیر وبھلائی میں رہوگے...... جب تک کہ یہ اللہ کا نام تمہارے درمیان موجود ہے۔قال ابن ابی عاصم ثنا عبدالرحمٰن ابن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن بشر بن عبداللہ عن ابیہ عبداللہ بن سلمۃ ابن بدیل بن ورقاء. حدثنی ابی عن ابیہ عبدالرحمٰن عن ابیہ محمد بن بشر بن عبداللہ عن ابیہ عبداللہ بن سلمۃ عن ابیہ سلمۃ قال......الخ

۱۴۵۲......تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی سفر درپیش تھا تو فرمایا: ہم رات کی تاریکی میں سفر جاری رکھیں گے، لہٰذا ہمارے ساتھ کوئی لاغر سواری یا اڑیل سواری والا ہمرکاب نہ ہو۔لیکن اس کے باوجود ایک شخص ایک اڑیل ناقہ پر ہمارے ساتھ ہولیا۔اور انجام کار اسی ناقہ نے اس کو پچھاڑا اور گرادیا اور اس کی ران ٹوٹ گئی...... پھر اسی تکلیف میں وہ چل بسا۔آپ ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ ادا کی اور بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردو! کہ جنت کسی عاصی کے لئے حلال نہیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، بروایت زیاد بن نعیم

۱۴۵۳......عمارۃ بن حزم، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: جو شخص ایمان کی چار چیزوں کے ساتھ آیا، وہ مسلمانوں میں شمار ہوگا اور جو کسی ایک کو ترک کرآیا، اس کو بقیہ تین کوئی نفع نہ دیں گی۔میں نے حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: وہ کیا ہیں؟ فرمایا: نماز، روزہ، صومِ رمضان اور حج۔ابن عساکر

۱۴۵۴......حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسولِ اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر ہمرکاب تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میرے ساتھ خلوت میں ہوتے ہو تو مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ اعلم ہیں، پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا: اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اس کی پرستش کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔آپ نے پھر فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے یہ کام کرلیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ ہے کہ وہ ان کو جنت میں داخل فرمادے۔ابن عساکر

۱۴۵۵......ابن المنتفق یا ابوالمنتفق سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: مجھ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کیا تو میں مکہ میں آپ کی تلاش کے لئے نکل کھڑا ہوا۔پھر مجھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ منیٰ میں ہیں۔میں منیٰ میں آپ کے پاس پہنچا وہاں سے معلوم ہوا کہ آپ میدانِ عرفات میں ہیں۔میں وہاں آپ کے پاس پہنچا......اور آپ کے سامنے جا کھڑا ہوا مجھے کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا راستہ چھوڑ دو! لیکن آپ ﷺ نے فرمایا آدمی کو چھوڑ دو...... پھر میں لوگوں سے چھوٹ کر آپ کے پاس پہنچا اور آپ کی سواری کی نکیل یا فرمایا لگام تھام لی اور ہم دونوں کی سواریوں کی گردنیں آپس میں مل گئیں اور آپ ﷺ نے مجھے بالکل منع نہ فرمایا پھر میں نے عرض کیا میں آپ سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا! یہ کہ مجھے کیا چیز جہنم سے نجات دلائے گی اور کیا چیز جنت میں دخول کا سبب بنے گی۔پھر آپ ﷺ نے آسمان کی طرف دیکھا اور فرمایا: اگرچہ تو نے مختصر سی بات کہی ہے، مگر درحقیقت یہ بہت بڑی اور عظیم بات ہے۔سو یاد رکھ! کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نماز قائم کرو۔فریضہ زکوٰۃ ادا کرو۔رمضان کے روزے رکھو۔اور بیت اللہ کا حج وعمرہ کرو۔اور لوگوں کا جو سلوک اپنے لئے پسند کرتے ہو، وہی

سلوک ان کے ساتھ بھی کرو۔ اور جو بات کہ لوگوں سے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو لوگوں کے لئے بھی اس کو چھوڑ دو۔ اب سواری کا راستہ چھوڑ دو۔

مسند احمد، ابن جریر، البغوی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۵۶۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک رات عوام الناس چاند کو دیکھ کر کہنے لگے: کیسا خوبصورت چاند ہے؟ کتنا بارونق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت تمہاری کیسی شان ہوگی، جب تم دین میں مثل چودھویں رات کے چاند کے ہوگے؟ اور تمہاری وقعت کا صحیح اندازہ کوئی صاحب بصیرت ہی کر سکے گا۔ ابن عساکر، الدیلمی اس کی اسناد میں کوئی حرج نہیں ہے۔

فصلِ پنجم ...... اسلام کے حکم میں

شہادتین کا حکم ...... از مسند اوس بن اوس الثقفی

۱۴۵۷۔۔۔ اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم مسجد کے ایک قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کیا بات ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور ان کو کہو کہ اسے تہ تیغ کر ڈالیں۔ لیکن آپ نے اس کو پھر واپس بلایا اور کہا: شاید وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو! اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: تو ان کو کہیں کہ اسے چھوڑ دیں، کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ لیتے ...... پس جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محترم ہو جائے گا الا یہ کہ اسی کا کوئی حق ہو، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الدارمی، الطحاوی

۱۴۵۸۔۔۔ عبداللہ بن عدی الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آیا اور آپ کے ساتھ سرگوشی کی حالت میں ایک منافق کی گردن اڑانے کی اجازت کا خواہشمند ہوا۔ آپ نے بآنگ بلند فرمایا: کیا وہ لاالہ الااللہ کی شہادت نہیں دیتا؟ عرض کیا شہادت تو دیتا ہے لیکن اس کی شہادت کا کیا اعتبار؟ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ میرے رسول اللہ ہونے کی شہادت نہیں دیتا؟ عرض کیا شہادت تو دیتا ہے لیکن اس کی شہادت کا کیا اعتبار؟ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا وہ نماز ادا کرتا ہے؟ عرض کیا کیوں نہیں لیکن اس کی کیا نماز؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: انہی لوگوں کے متعلق قتال سے ممانعت کی گئی ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، الحسن بن سفیان

۱۴۵۹۔۔۔ از مسند نامعلوم شخص۔ نعمان بن سالم کسی صاحب رسول ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مسجد کے قبہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ قبہ کے ایک ستون کو تھام کر ہمیں کچھ بیان فرمانے لگے ...... اچانک ایک شخص آپ کے پاس آیا اور آپ کے ساتھ اس نے کچھ سرگوشی کی۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیا بات ہوئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو ...... جب وہ شخص پشت دے کر چل دیا تو آپ ﷺ نے اس کو دوبارہ بلایا اور کہا: شاید وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہو! اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ نے فرمایا: تو ان کو کہیں کہ اسے چھوڑ دیں، کیونکہ مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک کہ وہ لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ نہیں کہہ لیتے ...... پس جب وہ یہ کہہ لیں تو ان کا خون اور ان کا مال محترم ہو جائے گا الا یہ کہ اسی کا کوئی حق ہو، اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۶۰۔۔۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں بھیجا۔ ہم نے صبح کے وقت قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ حرقات پر حملہ کیا۔ میں نے ایک شخص کو جا لیا اس نے لاالہ الااللہ کہا مگر میں نے اس کو نیزہ مار دیا۔ لیکن پھر میرے دل میں اس سے خلجان پیدا ہوا۔ اور میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے لاالہ الااللہ کہا، اس کے باوجود تم نے اس کو قتل کر ڈالا؟

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے اسلحہ کے خوف سے وہ کہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کا سینہ کیوں نہ چیر کر دیکھ لیا، تاکہ تمہیں علم ہو جاتا کہ اس نے اس خوف سے کلمہ کہا تھا یا نہیں؟ تمہارا کون حامی ہوگا جب قیامت کے روز "لاالٰہ الااللہ" آئے گا؟ آپ ﷺ اس کو بار بار دھراتے رہے۔ حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اسی دن اسلام قبول کرتا۔

الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ خ، الصحیح لمسلم، العدنی، السنن لأبی داؤد، النسائی، ابو عوانہ، الطحاوی، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، بخاری و مسلم

کاش میں اسی دن اسلام قبول کرتا، اس قول کی وجہ یہ پیش آئی کہ اسی دن اسلام قبول کرنے سے میرا یہ فعل معاف ہو جاتا کیونکہ اسلام تمام گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ میں اس سے قبل اسلام کی حالت میں نہ ہوتا بلکہ اسی دن اسلام قبول کرتا۔ اور اس طرح مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے جنگ میں شرکت ہوتی اور نہ یہ قتل مجھ سے سرزد ہوتا۔

۱۴۶۱۔۔۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں نے ایک شخص پر ہتھیار اٹھایا اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا، اس نے لاالٰہ الااللہ کہا مگر پھر بھی میں نے اس کو جلدی سے ختم کر ڈالا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس نے لاالٰہ الااللہ کہا، اس کے باوجود تم نے اس کو قتل کر ڈالا؟ تم کیا کرو گے جب قیامت کے روز "لا الٰہ الااللہ" آئے گا؟ آپ واس کو بار بار دھراتے رہے۔۔۔ حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اسی گھڑی اسلام کو قبول کرتا۔ الدار قطنی، البزار

مصنف فرماتے ہیں: ابو عبدالرحمان السلمی عن اسامۃ کا طریق کہیں اور نہیں ہے۔

۱۴۶۲۔۔۔ اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اور ایک انصاری شخص نے مرداس بن نہیک پر تلوار سونت لی، اس نے کہا "اشھد ان لاالٰہ الااللہ" لیکن ہم اس سے ہٹے نہیں۔۔۔ حتیٰ کہ ہم نے اس کو قتل کر ڈالا۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ کو اس کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: اے اسامہ! لاالٰہ الااللہ" کے مقابلہ میں تیرا کون ساتھ دیگا میں نے عرض کیا اس نے قتل سے بچاؤ کے لئے یہ کہا تھا۔ آپ نے پھر فرمایا: اے اسامہ! لاالٰہ الااللہ" کے مقابلہ میں تیرا کون ساتھ دے گا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم! آپ اسی بات کو دھراتے رہے۔۔۔ حتیٰ کہ میرے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش میں اس سے قبل اسلام کی حالت میں نہ ہوتا بلکہ اسی دن اسلام قبول کرتا۔ اور اس طرح یہ قتل مجھ سے سرزد نہ ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ عہد دیا کہ آئندہ میں کسی لاالٰہ الااللہ" کے قائل کو ہرگز قتل نہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد، اے اسامہ۔ میں نے عرض کیا جی آپ کے بعد۔ ابن عساکر

۱۴۶۳۔۔۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز مجھے اس خصم اور مدمقابل کے سوا کسی اور کا اس قدر خطرہ نہیں جس قدر اس خصم اور مدمقابل کا خطرہ ہے کہ قیامت کے روز اس کی گردن کی رگیں خون کا فوارہ ابل رہی ہوں اور وہ مجھے میزان کے پاس گھیر لے۔ اور بارگاہ ذوالجلال میں فریاد کرے۔۔۔ کہ پروردگار اپنے اس بندے سے پوچھ! کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا تھا؟ اور میں اس کے متعلق نہ کہہ سکوں کہ یہ کافر تھا، کہ کہیں رب ذوالجلال فرمائیں کیا تم میرے بندے کو مجھ سے زیادہ جانتے تھے؟ ابو نعیم

۱۴۶۴۔۔۔ از مسند عقبۃ بن مالک۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک سریہ کسی مہم پر روانہ فرمایا۔ اس سریہ نے ایک قوم پر حملہ کیا۔ دوران جنگ اس قوم کا ایک شخص جدا ہو کر بھاگ کھڑا ہوا۔ سریہ کا بھی ایک سپاہی اس کے تعاقب میں تلوار سونتے ہوئے روانہ ہو گیا۔ اس بچ کر بھاگ نکلنے والے نے پیچھے ان کو آواز دی کہ میں مسلمان ہوں۔ لیکن اس سپاہی نے اس کے باوجود اس کو قتل کر ڈالا۔ یہ بات حضور ﷺ تک پہنچی، حضور ﷺ نے اس پر سخت تنبیہ و نکیر فرمائی۔ آپ کے تنبیہ فرمانے کے دوران ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس مقتول نے وہ بات اپنے قتل سے محفوظ ہونے کے لئے کہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے اور اس کے ہم خیال افراد سے اعراض فرمالیا۔ پھر دوبارہ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! اس نے قتل سے اپنی حفاظت کی غرض سے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے اور اس کے ہم خیال افراد سے اعراض فرمالیا۔ اور اپنے خطبہ میں شروع ہو گئے۔ لیکن اس شخص سے نہ رہا گیا تو اس نے پھر وہی بات کہی کہ اس نے قتل سے اپنی حفاظت کی غرض سے کہا تھا۔ پھر آپ ﷺ اس شخص کی

طرف متوجہ ہوئے اور ناگواری آپ کے رخِ انور سے عیاں تھی، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مؤمن کے قاتل کے لئے مجھ سے ممانعت فرمادی ہے۔

الخطیب فی المتفق و المفترق

۱۴۶۵..... مقداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میرا اور کسی مشرک کا ٹکراؤ ہوجائے، اور دونوں جانبین سے تلواریں چل پڑیں۔ اور وہ میرا ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر جب میں اس کی طرف حملہ کی غرض سے بڑھوں تو وہ لاالٰہ الااللہ کہہ لے، تو میں اس کو قتل کردوں یا یونہی چھوڑ دوں؟ فرمایا: چھوڑ دے۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں خواہ اس نے ایسا کردیا ہو۔ دو یا تین بار میرا اور آپ کا یہی مکالمہ ہوا..... پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کرتے ہو جبکہ وہ اس سے قبل لاالٰہ الااللہ کہہ چکا ہے تو تم اس کے مثل سزاوارِ قتل ہوجاتے ہو اس کے لاالٰہ الااللہ کہنے سے قبل۔ اور وہ تمہارے مثل معصوم الدم ہوجائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے قبل۔ الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، السنن لأبی داؤد، النسائی

شرح:..... فرمایا: اگر تم اس کو قتل کرتے ہو جبکہ وہ اس سے قبل لاالٰہ الااللہ کہہ چکا ہے۔ لہٰذا وہ مسلمان ہے، اور مسلمان کو قتل کرنا موجب قصاص ہے لہٰذا اب اس کو قتل کرنے سے قصاص لازم آئے گا۔ اور وہ تمہارے مثل معصوم الدم ہوجائے گا تمہارے اس کو قتل کرنے سے قبل۔ کیونکہ جب تک تم نے اس کو قتل نہیں کیا تم پر قصاص نہیں بلکہ تمہارا خون کرنا حرام ہے۔ تو اب وہ بھی مسلمان ہونے کے ناطے سے معصوم الدم ہے۔

ارتداد اور اس کے احکام

۱۴۶۶..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ عبدالرحمٰن القاری فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے لوگوں کے حالات کے متعلق خیریت دریافت کی، تو اس نے خبر دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا: کہ کیا تمہارے درمیان کوئی نیا حادثہ رونما ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں! ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہوگیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ عرض کیا ہم نے اسے جا کر قتل کردیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کہ کیا تم نے اس کو تین یوم مہلت کی غرض سے محبوس رکھا تھا؟ اور ہر دن اس کو عمدہ کھانا مثلاً چپاتی وغیرہ کھلائی تھی؟ پھر اس کے بعد تم نے اس سے توبہ طلب کی تھی؟ شاید وہ تائب ہوجاتا اور اللہ کے امر دین میں واپس آجاتا..... اے اللہ! میں اس موقعہ پر حاضر تھا، اور نہ میں نے اس کا حکم دیا، اور بات مجھ تک پہنچی تو میں اس پر راضی بھی نہیں تھا۔

مالک، الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، الغریب لابی عبید، بخاری و مسلم

مرتد وہ شخص ہے، جو اسلام کے دائرہ سے نکل کر کفر کے ظلمت کدہ میں چلا جائے۔ احناف کے نزدیک اس کا یہ حکم ہے، کہ اس پر اسلام کی دعوت دوبارہ پیش کی جائے اور اس کے اشکالات، جن کی وجہ سے وہ اسلام سے منحرف ہوا ہے، کو دور کیا جائے، اگرچہ یہ واجب نہیں ہے کیونکہ اسکو اسلام کی دعوت پہلے پہنچ چکی ہے۔ لیکن مستحب ضرور ہے۔ اور یہ بھی مستحب ہے کہ اسکو تین یوم کے لئے قید کردیا جاے، تا کہ اسکو کچھ مہلت مل جاے۔ اور بعض اہلِ علم کے نزدیک مہلت مرتد کی طلب پر منحصر ہے۔ ورنہ مہلت کی ضرورت نہیں۔ جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہلت دینا واجب ہے۔ انجام کار اگر وہ راہِ راست پر آجاے تو یہی اسلام کا مطلوب ہے، ورنہ اسکو قتل کردیا جاے۔

مرتد عورت کا حکم! اگر کوئی عورت مرتد ہوجائے تو اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہوجائے اس کو قید میں ڈالے رکھا جائے اور ہر تیسرے دن اس کو بطور تنبیہ مارا جائے تاکہ وہ اپنے ارتداد سے توبہ کرکے دائرہ اسلام میں آجائے لیکن اگر کوئی شخص کسی مرتد عورت کو قتل کردے تو قاتل پر کچھ واجب نہیں ہوگا۔

۱۴۶۷..... عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے اور شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو

رضی اللہ عنہ بن العاص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سوال لکھا کہ ایک شخص اسلام میں داخل ہونے کے بعد کفر کا مرتکب ہوا، اور پھر اسلام قبول کر کے دوبارہ کفر کا مرتکب ہوا ہے..... حتیٰ کہ اس نے یہ حرکت کئی مرتبہ کی۔ تو اب اس کا اسلام لانا قبول کیا جائے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ: جب تک اللہ اس سے اسلام کو قبول فرماتا ہے..... تم بھی قبول کرتے رہو! یعنی ہر بار اس کا اسلا قبول کرلو۔ اور اب اس کو اسلام پیش کرو اگر وہ قبول کرتا ہے تو چھوڑ دو، ورنہ اس کی گردن اڑا دو۔

مسدد ابن الحکم

۱۴۶۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فتح کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ اور قبیلہ بکر بن وائل کے چھ افراد اسلام لانے کے بعد مرتد ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ان کی متعلق پوچھا: بکر بن وائل کے اس گروہ نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! وہ قوم اسلام سے برگشتہ ہو کر مشرکوں سے جاملی ہے۔ لہٰذا اب ان کو قتل کے سوا چارہ کار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان کو اسلام کی حالت میں پالوں تو مجھے یہ ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے خواہ وہ سونا چاندی ہو۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ ان کو پالیں تو آپ ان کے ساتھ کیا معاملہ فرمائیں گے؟ آپ نے مجھے فرمایا: میں ان پر وہی دروازہ پیش کروں گا، جس سے وہ نکل گئے ہیں کہ وہ دوبارہ اس میں داخل ہو جائیں۔ اگر انہوں نے ایسا کر لیا تو میں ان کے اسلام کو قبول کرلوں گا...... ورنہ ان کو قید خانہ کے سپرد کردوں گا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۶۹..... یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتدہ کو دومۃ الجندل میں اس کے غیر اہلِ مذہب کے ہاتھوں فروخت کر دیا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فیصلہ کسی حکمت وسیاست پر مبنی تھا۔

۱۴۷۰..... از مسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ ابن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: جو ایمان کے بعد اپنی خوشی سے کفر کا مرتکب ہو جائے اس کو قتل کیا جائے گا۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۱..... سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مرتد کو تین مرتبہ اسلام کی دعوت پیش فرماتے تھے۔ پھر عدم قبول کی صورت میں اس کو قتل فرمادیتے تھے۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۲..... سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بن موسیٰ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی جانب سے یہ خبر پہنچی کہ کسی انسان نے ایمان کے بعد کفر کا ارتکاب کیا۔ آپ نے اس کو تین مرتبہ اسلام کی طرف دعوت دی، لیکن اس نے انکار کیا، تو آپ نے اس کو قتل فرمادیا۔

المصنف لعبدالرزاق، بخاری ومسلم

۱۴۷۳..... عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اہلِ عراق کی ایک قوم جو اسلام سے برگشتہ ہوگئی تھی، کو پکڑا۔ اور ان کے متعلق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو لکھا، حضرت عثمان نے جواب میں لکھا کہ ان پر دینِ حق اور لاالٰـــہ الااللہ کی شہادت پیش کرو۔ اگر وہ قبول کر لیتے ہیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔ وررنہ ان کو قتل کر ڈالو۔ المصنف لعبدالرزاق، بخاری ومسلم

۱۴۷۴..... ابوعثمان النہدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک شخص سے، جو اسلام کے بعد کفر کا مرتکب ہو گیا تھا، ایک مہینہ تک توبہ کا مطالبہ فرماتے رہے۔ آخر تک وہ انکار کرتا رہا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل فرمادیا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۷۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرتد سے تین مرتبہ توبہ قبول کی جائے گی۔ اس کے بعد بھی کفر کا مرتکب ہو تو اس کو قتل کر دیا جائے گا۔ بخاری ومسلم

۱۴۷۶..... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اس لشکر میں شامل تھا، جس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بنی ناجیہ کی طرف بھیجا تھا۔ ہم وہاں پہنچے ہم نے ان کو تین گروہوں میں بٹا ہوا پایا۔ امیر لشکر نے ان میں سے ایک گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاریٰ تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کر لیا اور اب اسی پر ثابت قدم ہیں۔ دوسرے گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے بھی نصاریٰ تھے، اور اب تک

اسی پر ثابت قدم ہیں۔ تیسرے گروہ سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم پہلے نصاری تھے، پھر ہم نے اسلام قبول کر لیا لیکن پھر اپنے سابق مذہب نصرانیت کی طرف لوٹ گئے ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس سے بہتر دین اور کوئی نہیں پایا۔ امیر لشکر نے اس تیسرے گروہ سے فرمایا: تم اسلام لے آؤ۔ لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ امیر لشکر نے فرمایا: جب میں اپنے سر پر تین مرتبہ ہاتھ پھیروں تو تم ان پر بلہ بول دینا۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور مرتدین کے جنگجوؤں کو تہ تیغ کر دیا اور ان کی آل واولاد کو قید کر لیا۔ یہ قیدی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ پھر مستقلۃ بن ہبیرۃ آیا اور اس نے ان تمام قیدیوں کو دو لاکھ دراہم میں خرید لیا۔ پھر صرف ایک لاکھ پیش کئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصول فرمانے سے انکار کر دیا۔ مستقلہ نے اپنے دراہم لئے اور ان قیدیوں کو آزاد کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے جاملا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا آپ وہ دراہم وصول فرمائیں۔ لیکن آپ نے فرمایا رہنے دو۔ اور آپ نے ان سے کچھ تعرض نہ کیا۔ بخاری و مسلم

۱۴۷۷ ... عبدالملک بن عمیر فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ قبیلہ بنی عجل کے ایک شخص مستورد بن قبیصہ کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد نصرانیت اختیار کر لی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تمہارے متعلق مجھے کیا خبر ملی ہے؟ اس نے کہا میری طرف سے آپ کو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے خبر موصول ہوئی ہے کہ تم نے نصرانیت اختیار کر لی ہے؟ اس نے کہا: میں دین مسیح علیہ السلام پر قائم ہو گیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دین مسیح علیہ السلام پر تو میں بھی قائم ہوں، تیرا اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی مخفی بات کہی، جس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو ماریں اور روندیں۔ تو اس کو اتنا مارا گیا کہ وہ جان گنوا بیٹھا۔ میں نے اپنے برابر بیٹھے ہوئے ایک شخص سے دریافت کیا کہ اس نے آہستہ سے کیا کہا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ: اس نے کہا تھا کہ میرا تو مسیح ہی پروردگار ہے۔ الدارقطنی، بخاری و مسلم

مرتد کا قتل

۱۴۷۸ ... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا۔ کسی دن میرے پاس ایک ایسا یہودی بیٹھا تھا جو پہلے مسلمان تھا پھر یہودیت اختیار کر لی تو اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور کہا جب تک تم اس یہودی کی گردن نہ اڑاؤ گے میں تمہارے پاس ہرگز نہ بیٹھوں گا۔ چونکہ اس سے قبل اس کو چالیس یوم تک اسلام کی طرف دوبارہ لوٹ آنے کی مسلسل دعوت دی جاتی رہی تھی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۷۹ ... از مسند ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے عیینہ بن حصین کو زمین کا ایک ٹکڑا بطور جاگیر کے عطا فرمایا تھا۔ لیکن جب حضور ﷺ کی وفات کے بعد عیینہ دوبارہ کافر ہو گیا، تو حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے وہ زمین اس سے واپس لے لی۔ عیینہ دوبارہ مسلمان ہو گیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تاکہ اس کو جاگیر دوبارہ واپس کر دی جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک رقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے نام لکھ دیا کہ اس کو اس کی زمین واپس کر دی جائے۔ یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس وہ خط لے کر پہنچا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ خط پھاڑ دیا اور فرمایا کہ اگر تم اسلام سے مرتد نہ ہوتے تو تم کو زمین ضرور مل جاتی لیکن اب زمین واپس نہیں ہو سکتی۔ عیینہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ امیر آپ ہیں یا وہ عمر؟ انہوں نے وہ خط لے کر پھاڑ دیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان شاء اللہ امیر وہی ہیں۔ انہوں نے جو فیصلہ کیا وہ میرے اور تمہارے دونوں کے لئے بہتر اور سود مند ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۸۱ ... معمر بن قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کہ مرتد عورت کو قیدی بنایا جائے گا اور فروخت کر دیا جائے گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مرتدین کی خواتین کے ساتھ یہی سلوک فرمایا تھا، کہ ان کو فروخت کر ڈالا تھا۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۴۸۱ ... یزید بن ابی مالک الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو، جس کا نام ام قرفہ لیا جاتا تھا، اس

کے مرتد ہونے کی بناء پر اس کو قتل کر ڈالا۔ السنن لسعید، بخاری و مسلم

۱۴۸۲..... سعید بن عبدالعزیز التنوخی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک عورت، جس کا نام ام قرفہ لیا جاتا تھا، اسلام کے بعد کفر کی مرتکب ہوگئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے توبہ طلب کی مگر اس نے توبہ کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کر ڈالا۔

الدار قطنی، بخاری و مسلم

احکام متفرقہ

۱۴۸۳..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا لوگوں کے ساتھ ہمیں وہی غرض ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کہ وہ نماز قائم کرتے رہیں اور ادائیگی زکوٰۃ کرتے رہیں اور رمضان کے روزے رکھتے رہیں..... اور پھر ان کی بقیہ زندگی میں ان کو ان کے رب کے حوالہ کر کے ان کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔

ابو محمد بن عبداللہ بن عطا الإبراهيمی فی کتاب الصلاۃ

۱۴۸۴..... ابی عون محمد بن عبید الثقفی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں دونوں نے فرمایا: جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے اور وہ زمین کا مالک ہو تو ہم اس سے جزیہ لینا ختم کر دیں گے۔ فقط زمین کا خراج وصول کریں گے۔ ابن ابی شیبہ

مسلمان کفار پر طاقت کے بل غلبہ حاصل کرلیں اور علاقہ کو فتح کرلیں تو امام وقت کو دو اختیار حاصل ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ کافروں سے زمین لے لے اور مسلمانوں میں تقسیم کر دے۔ دوسرا اختیار یہ ہوتا ہے کہ کافروں کو ہی زمین واپس کر دے اور ان کے افراد پر فرداً فرداً کچھ لازم کر دے اور ان کی زمینوں پر خراج لازم کر دے، یعنی پیداوار میں سے کچھ حصہ۔ ہدایہ ج ۱/ ص ۱۱۶

۱۴۸۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ اگر کسی مشرک کے پاس کوئی غلام ہو، پھر وہ غلام اسلام قبول کر لے تو اس غلام کو اس کے مشرک مالک سے چھین لیا جائے گا اور کسی مسلمان کے ہاتھوں فروخت کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت اس مشرک مالک کو لوٹا دی جائے گی۔

ابن ابی شیبہ

۱۴۸۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ اسلام میں گرجا گھری اور خصی ہو جانے کا کوئی تصور نہیں۔ ابو عبیدۃ

گرجا گھری سے مقصود، دنیا سے کٹ کر بالکل علیحدہ ہو جانے کی مذمت مقصود ہے۔ اور خصی ہونے سے ممانعت کا مطلب ہے کہ آدمی نکاح سے اجتناب کرنے کے لئے خصی ہو جائے۔ یہ دونوں چیزیں نصاریٰ نے خود اختیار کی تھیں۔ اسلام میں ان کا کوئی تصور نہیں ہے۔

۱۴۸۷..... ابو امامہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے فرمایا: گھوڑوں کو جنگ کے لئے سدھاؤ۔ اور عجمیوں کے اخلاق سے اجتناب کرو۔ خنزیروں کے ماحول سے بچو۔ اور اس بات سے قطعاً احتراز کرو کہ تمہارے درمیان کہیں صلیب آویزاں نہ ہو۔ ابو عبیدہ

۱۴۸۸..... عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ اہل شام کے ایک شیخ نے ان کو خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے ایک اہل کتاب عورت کو جو کسی مسلمان سے حاملہ ہوئی تھی، اس کے شکم کے مسلمان بچہ کی وجہ سے مسلمانوں ہی کے قبرستان میں دفن کیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، بخاری و مسلم

۱۴۸۹..... از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے خالد بن الولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ خالد بن الولید نے ان کو اسلام کی دعوت دی۔ لیکن وہ اپنی زبان کی وجہ سے اچھی طرح یوں کہنے پر قادر نہ ہو سکے کہ: اسلمنا یعنی ہم مسلمان ہو گئے۔ بلکہ ان کی زبان سے یہ الفاظ نکلنے لگے: صبأنا، صبأنا۔ یعنی ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے، ہم اپنے پرانے دین سے پھر گئے۔ حضرت خالد ان کا مطلب سمجھ نہ سکے وہ سمجھے کہ انہوں نے دین قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنے اور قیدی بنانے لگ گئے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو ایک ایک قیدی حوالہ کر دیا..... حتیٰ کہ ایک دن خالد بن ولید کہنے لگے کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کرے۔ میں نے

کہا اللہ کی قسم میں اپنے قیدی کو ہرگز قتل نہ کروں گا...... اور نہ میرے حامی ساتھیوں میں سے کوئی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ ہم اسی حال میں حضور ﷺ کے پاس پہنچے اور خالد بن الولید کا ماجرا آپ کی خدمت میں ذکر کیا گیا۔ حضور ﷺ نے سنتے ہی اپنے ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے اور کہا: اے اللہ! میں خالد بن الولید کے اس فعل سے بری الذمہ ہوں۔ اے اللہ! میں خالد بن الولید کے اس فعل سے بری الذمہ ہوں۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۹۰..... از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایمان گھٹتا بڑھتا رہتا ہے۔ ابن عساکر

۱۴۹۱ از مسند ابی الطویل۔ ابی الطویل سطر الممد ودیا شطب الممد ود سے مروی ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی رائے ہے کہ اگر کسی شخص نے ہر طرح کے گناہ انجام دیئے ہوں، کوئی گناہ اس کے کرنے سے نہ رہا ہو، کوئی خواہش نفسانی ایسی نہ ہو، جس کو اس نے لپک کر پورا نہ کیا ہو۔ تو اب فرمائیے کہ کیا ایسے شخص کے لئے بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے؟ فرمایا کیا تم مسلمان ہو؟ عرض کیا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں۔ اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اس نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور اسی طرح اللہ اکبر کہتا ہوا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

رواہ ابن عساکر

داجۃ یہاں مہمل المغنی ہے جس طرح پانی وانی میں وانی غیر مقصود لفظ ہے۔ الغریب لابن قتیبہ ج ا ص ۴۱۰

۱۴۹۲ مسند علی رضی اللہ عنہ۔ ابی الھیاج الاسدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: میں تم کو اسی کام کے لئے بھیج رہا ہوں، جس کام کے لئے حضور ﷺ نے مجھے بھیجا تھا یعنی تم جاؤ اور کسی گھر میں کوئی مورتی نہ چھوڑو مگر اس کا نام ونشان تک مٹا ڈالو۔ اور نہ کسی قبر کے قبہ کو اونچا چھوڑو مگر اس کو زمین کے برابر کردو۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، العدنی، السنن لسعید، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، الدورقی، ابن جریر

۱۴۹۳..... از مسند طلق رضی اللہ عنہ بن علی۔ طلق رضی اللہ عنہ بن علی فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ہمارے دیس میں ایک گرجا گھر ہے۔ ہمیں آپ اپنا وضو کا بچا ہوا پانی عطا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے وضو کے لئے پانی منگوایا، اور وضو شروع فرمایا، اور کلی کر کے ہمارے برتن میں ڈال دی۔ پھر فرمایا کہ یہ اپنے ساتھ اپنے علاقہ میں لے جاؤ اور وہاں پہنچ کر اس گرجا گھر کو مسمار کر ڈالو اور اس جگہ اس پانی کو چھڑک دو۔ پھر اس جگہ مسجد بنالو۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۹۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ایسی نصرانیہ عورت کے لئے، جو کسی نصرانی کے عقد نکاح میں آئی تھی لیکن ابھی نصرانی نے اس سے مجامعت نہیں کی تھی کہ وہ عورت مشرف با اسلام ہوگئی، فرمایا: کہ دونوں کے درمیان تفریق کردی جائے گی اور عورت کو کچھ بھی مہر نہ ملے گا۔

المصنف لعبدالرزاق

میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو نکاح برقرار رہے گا

۱۴۹۵..... ابن جریج سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور ﷺ نے لوگوں کو اسلام سے قبل کے نکاح، طلاق اور میراث پر برقرار رکھا تھا؟ فرمایا ہمیں اس کے سوا کچھ خبر نہیں پہنچی کہ آپ نے انہی سابقہ عقدوں کو برقرار رکھا۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۹۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے خاوندوں کے درمیان تفریق وجدائی کردی ہے۔ حبیبہ بنت ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان ابن عبدالدار، یہ خاتون پہلے خلف بن سعد بن عامر بن بیاضۃ الخزاعی کے عقد نکاح میں تھی۔ پھر الاسود بن الخلف کے عقد نکاح میں چلی گئیں۔ اور فاختہ بنت الاسود بن

عبدالمطلب بن اسد، یہ پہلے امیہ بن خلف کے عقد نکاح میں تھیں، پھر ابوقیس بن الأسلت ایک انصاری شخص کے عقد میں آ گئیں۔اور ملیکہ بنت خارج بن سنان بن ابی خارج، یہ پہلے زبان بن سنان کے عقد میں تھیں، پھر منظور بن زبان بن سنان کے عقد میں آ گئیں۔اور جب اسلام طلوع ہوا تو قیس بن حارث بن عمیرة الأسدی کے پاس آٹھ عورتیں تھیں۔حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: کہ چار کو اپنے پاس رکھ لو اور بقیہ کو طلاق دے کر فارغ کر دو۔اور صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس چھ عورتیں تھیں۔اور عروہ بن مسعود کے پاس دس عورتیں تھیں۔اور سفیان بن عبداللہ الثقفی کے پاس نو عورتیں تھیں۔اور ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ عورتیں تھیں۔المصنف لعبدالرزاق

فصلِ ششم......عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۴۹۷......عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے اس ہاتھ پر بیعت ہوا کہ میں جہاں تک ہو سکا سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ابن سعد

۱۴۹۸...... عمیر بن عطیة اللیثی کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے بیعت کے لئے حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! اپنا ہاتھ بڑھایئے ”اللہ اس کو ہمیشہ بلند رکھے“ میں آپ کی اللہ اور اس کے رسول کی سنت پر بیعت کرتا ہوں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس بڑھا دیا اور فرمایا: ہمارے لئے تم پر حجت ہے اگر تم اس بیعت کی پاسداری نہ کرو۔اور تمہارے لئے ہم پر حجت ہے۔اگر ہم تمہاری صحیح رہنمائی نہ کریں۔ابن سعد

۱۴۹۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے مروی ہے کہ میں مدینہ آیا اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو چکی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاندھوں پر خلافت کا بار آن پڑا تھا۔میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم میرے امیر سے بیعت نہیں ہوئے، اس کی بیعت میری بیعت ہے۔ابن سعد

یعنی تمہارے علاقے میں میرے مقرر کردہ عامل و امیر کی بیعت کرنا میری بیعت کرنے کے مترادف ہے۔کیونکہ اس کو میں نے بیعت پر اپنا وکیل و نائب بنایا ہے اور وکیل سے بیعت ہونا درحقیقت مؤکل سے بیعت ہونا ہوتا ہے۔

۱۵۰۱...... بشر بن قحیف سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا، اور ان الفاظ میں آپ سے بیعت ہونے لگا: کہ ہر اس چیز میں جو میری طبیعت کے موافق یا مخالف ہے، میں آپ سے بیعت ہوتا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ یوں کہو کہ جس قدر مجھ سے ممکن ہے، اس کے مطابق میں آپ سے بیعت ہوتا ہوں۔۔ابن سعد کیوں کہ ہر چیز میں کما حقہ اطاعت بجالانا بسا اوقات انسانی وسعت سے باہر ہو جاتا ہے۔اور پھر اس صورت میں وعدہ شکنی لازم آتی ہے۔

۱۵۰۲......بشر بن قحیف سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کے پاس حاضر ہوا دیکھا کہ آپ کھانا کھانے میں مشغول ہیں۔اسی اثناء میں ایک شخص آپ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا میں آپ سے بیعت ہونے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے میرے امیر کی بیعت نہیں کی؟ عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا اس کی بیعت میری بیعت ہے۔اس شخص نے عرض کیا: لیکن میری خواہش ہے کہ میرے ہاتھوں کو آپ کے ہاتھوں کا لمس نصیب ہو۔حاضرین مجلس بھی کھانے میں چونکہ شریک تھے، اس لئے فرمایا: اللہ کے بندو! ہڈیوں سے سارا گوشت اچھی طرح نوچ لیا کرو پھر آپ بھی اس میں منہمک ہوئے۔اور ہڈی صاف کر کے ایک طرف ڈال دی اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پونچھا اور پھر فرمایا میں تم سے بیعت لیتا ہوں کہ تم سنتے رہو گے اور اطاعت کرتے رہو گے۔ابن جریر

۱۵۰۳......ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ نے انصار کی خواتین کو ایک گھر میں جمع فرمایا۔اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہمارے پاس بھیجا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ کر کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے، میں تمہارے پاس تمہارے رسول کا رسول یعنی قاصد بن کر آیا ہوں۔پھر فرمایا: کیا تم ان باتوں پر میری بیعت کرتی ہو...... کہ بدکاری نہ کرو گی؟ چوری نہ کرو گی؟ اپنی اولاد کو قتل

نہ کروگی؟ اور اپنے ہاتھوں پیروں سے کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لاؤ گی؟ اور کسی نیکی کے کام میں نافرمانی نہ کروگی؟ ہم سب عورتوں نے کہا: بالکل، پھر ہم نے اپنے ہاتھ کمرے میں پھیلا دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنا ہاتھ دراز کرلیا۔ اور اس کے علاوہ ہم کو یہ حکم بھی دیا کہ ہم حائضہ اور قریب البلوغ عورتوں کو بھی نماز عیدین میں شریک کیا کریں۔ اور جنازوں کے پیچھے جانے سے ہم کو ممانعت فرمائی۔ اور فرمایا کہ ہم پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ کسی عورت نے کہا کہ وہ نیکی کی بات کونسی ہے، جس کی مخالفت نہ کرنے کا ہم سے عہد لیا گیا؟ فرمایا: یہ کہ تم مرنے والوں پر نوحہ بازی نہ کرو۔

ابن سعد، عبدبن حميد، الكجي في سننه، المسندلأبي يعلى، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابن مردويه، بخاري ومسلم، السنن لسعيد

اپنے ہاتھوں پیروں سے کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لاؤ گی۔ یہ محاورہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ کسی سے بدکاری کے نتیجہ میں اولاد پیدا ہوئی اور اس کو شوہر کے سر تھونپ دیا کہ یہ تمہارے تعلق سے ہے۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کمرے میں پھیلا دیئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمرے سے باہر اپنا ہاتھ دراز کرلیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حضرت عمر کمرے سے باہر تھے اور عورتیں اندر تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان عورتوں کے ہاتھوں کو دیکھا یا چھوا، اور نہ ہی عورتوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کو دیکھا یا چھوا۔ بلکہ جانبین سے ہاتھ پھیلا کر محض بیعت کی شکل اختیار کرلی تھی۔

۱۵۰۴.....از مسند عثمان رضی اللہ عنہ۔ سلیم ابی عامر سے مروی ہے کہ الحمراء کا ایک وفد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور وہ اس بات پر آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت ہوئے کہ: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ نماز قائم کریں گے۔ زکوۃ ادا کریں گے۔ رمضان کے روزے رکھیں گے۔ اور مجوسیوں کی عید میں کسی طرح کی بھی شرکت سے باز رہیں گے۔ پھر جب انہوں نے ان باتوں پر اقرار کرلیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے بیعت لے لی۔ مسند احمد فی السنة

۱۵۰۵.....از مسند اسود بن خلف الخزاعی۔ محمد بن الأسود بن خلف سے مروی ہے کہ ان کے والد اسود نے ان کو قرن عصقلہ کے پاس یہ روایت بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو لوگوں سے بیعت لیتے ہوئے دیکھا کہ مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اسلام اور شہادتین پر آپ سے بیعت ہوئے۔ روایت کے ایک روای عبداللہ بن عثمان بن خثیم کہتے ہیں میں نے پوچھا کہ شہادۃ کیا چیز ہے؟ تو محمد بن الأسود رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: شہادت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

مسنداحمد، البغوی، ابن السكن، المستدرك للحاكم، ابونعيم

۱۵۰۶.....از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ حضرت انس سے مروی ہے کہ میں اس ہاتھ سے آپ ﷺ سے اپنی سعی وامکان بھر سمع وطاعت پر بیعت ہوا۔ ابن جریر

۱۵۰۷.....از مسند جریر رضی اللہ عنہ۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپ سے انہی باتوں پر بیعت ہوئے جن باتوں پر عورتیں آپ سے بیعت ہوئیں۔ اور جس نے مرتے دم تک ان باتوں میں کمی کوتاہی نہ کی، آپ ﷺ اس کے لئے جنت کے ضامن بنے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تھی، لیکن اس پر حد خداوندی کا اجراء ہوگیا تھا تو وہ حد اس کے لئے کفارہ ثابت ہوگی۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تھی، اور اس پر پردہ پڑا رہا تو اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے۔

ابن جرير، الكبير للطبراني رحمة الله عليه

۱۵۰۸.....حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے مجھ سے نماز اور ہر مسلمان سے خیر خواہی کا برتاؤ رکھنے پر بیعت لی۔

ابن جرير رضي الله عنه

ہر مسلمان پر خیر خواہی کا حکم

۱۵۰۹..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے اسلام پر بیعت ہونے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مزید اور یہ کہ تم ہر مسلمان سے خیر خواہی کا سلوک رکھو گے۔ ابن جریر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ میں سمع وطاعت پر آپ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں..... خواہ مجھے خوشگوار ہو یا ناگوار ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی استطاعت رکھتے ہو یا فرمایا کیا تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟ یوں کہنے سے احتراز کرو اور یوں کہو جس قدر مجھ سے ہو سکا..... پھر آپ ﷺ نے مجھے منجملہ دیگر باتوں کے ساتھ اس بات پر بیعت فرمالیا کہ تمام مسلمانوں سے خیر خواہی کا برتاؤ کرو گے۔ ابن جریر

۱۵۱۱..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اپنا دست اقدس پھیلائیے تاکہ ہم آپ کی بیعت کریں؟ اور ساتھ میں شرط بھی عائد فرمادیجئے کیونکہ آپ مجھ سے زیادہ شرط کو جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو، اور مشرکین سے جدائی اختیار کرو۔ ابن جریر

۱۵۱۲..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے اس بات پر بیعت لی کہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک رکھو گے اور کافروں سے قتال جاری رکھو گے۔ ابن جریر

۱۵۱۳..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت ہوا کہ نماز قائم کروں گا، زکوٰۃ ادا کروں گا، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھوں گا۔ ابن جریر

۱۵۱۴..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ سے سمع وطاعت اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھنے پر بیعت ہوا۔ ابن جریر

طاقت کے مطابق اطاعت گذاری

۱۵۱۵..... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جریر! اپنا ہاتھ دراز کرو، حضرت جریر نے عرض کیا: کس بات کے لئے؟ فرمایا یہ کہ تم اپنی ذات اللہ کے سپرد کردو، اور ہر مسلمان سے خیر خواہی رکھو۔ حضرت جریر نے رخصت طلب کی کہ یا رسول اللہ! جس کی میں استطاعت رکھوں؟ تو آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔ یہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی عقل مندی تھی جس کی وجہ سے ان کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے بھی یہ رخصت متعین ہوگئی۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۱۶..... از مسند سہل بن سعد الساعدی۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور ابوذر رضی اللہ عنہ، عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت، ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ، محمد رضی اللہ عنہ بن مسلمہ اور ایک اور چھٹا شخص تھا، ہم حضور ﷺ سے اس بات پر بیعت ہوئے کہ ہمیں اللہ کے بارے میں کسی ملامت کنندہ کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ ہوگی۔ لیکن چھٹے شخص نے اس بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا اور آپ ﷺ نے بھی اس سے بیعت واپس لے لی۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۵۱۷..... از مسند عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت۔ عبادۃ بن الولید، عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کی اس بات پر بیعت کی کہ تنگدستی ہو یا فراخی، خوشگواری ہو یا ناگواری، اور خواہ ہم پر لوگوں کو ترجیح دی جائے ..... ہر حال میں ہم امیر وقت کی بات سنیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے لئے منازعت نہ کریں گے۔ اور جہاں کہیں ہوں گے (حق بات) کہنے سے دریغ نہ کریں گے اللہ کے لئے کسی کام میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خیال ہرگز نہ کریں گے۔

ابن ابی شیبہ، ابن جریر، الخطیب فی المتفق والمفترق

۱۵۱۸.....عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے کہ عقبۂ اولیٰ میں ہم کل گیارہ افراد تھے۔ ہم حضور ﷺ سے عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے، اور ابھی جہاد فرض نہ ہوا تھا۔ تو ہم نے بیعت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ چوری نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ کوئی جھوٹ گھڑ کر نہ لائیں گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کریں گے۔ اور کسی نیک بات میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گے۔ سو جس نے ان کی پاسداری کی......اس کے لئے جنت ہے۔ اور جس نے کچھ دھوکہ دہی سے کام لیا اس کا حساب اللہ پر ہے، چاہے تو عذاب دے یا مغفرت فرمادے۔ پھر آئندہ سال بھی اس بیعت کی تجدید کرنے کے لئے واپس آئے۔ ابن اسحاق، ابن جریر، ابن عساکر

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عورتوں سے بیعت لینے کا حکم فرمایا اور اس میں جن جن باتوں پر بیعت لی گئی مردوں سے بھی ان باتوں پر بیعت لی جاتی تھی، یہی مطلب ہے کہ ہم عورتوں کی بیعت پر بیعت ہوئے گا۔

۱۵۱۹.....عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، فرمایا کہ میں ان ساتھیوں میں سے ہوں، جنہوں نے عقبۂ اولیٰ میں حضور ﷺ کی بیعت کی۔ اور فرمایا کہ ہم ان باتوں پر آپ سے بیعت ہوئے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ چوری نہ کریں گے۔ بدکاری نہ کریں گے۔ اور کسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ نے محترم قرار دیا ہو، مگر کسی حق کی وجہ سے۔ اور نہ لوٹ مار کریں گے۔ اور نہ نافرمانی کریں گے۔ اور اگر ہم ان پر عملدرآمد رہے تو ہمارے لئے جنت ہے۔ اگر کسی چیز میں خیانت کے مرتکب ہوئے تو اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

الصحیح لمسلم

۱۵۲۰.....عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے یونہی عہد و پیمان لیا، جس طرح عورتوں سے لیا تھا۔ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ بدکاری نہ کرو گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے۔ ایک دوسرے پر بہتان طرازی نہ کرو گے۔ کسی نیکی کا حکم کروں تو میری نافرمانی نہ کرو گے۔ اور جو کسی قابل حد جرم کا مرتکب ہوا، اور اس کو دنیا ہی میں اس کی سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے گناہ کے لئے کفارہ ثابت ہوگی۔ اور جس کی سزا آخرت پر ٹل گئی..... تو اس کا حساب اللہ پر ہے، چاہے تو عذاب سے دوچار کرے یا مغفرت فرمادے۔ دوسرے الفاظ میں چاہے رحم فرمادے۔ الرؤیانی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۵۲۱.....عبادۃ رضی اللہ عنہ بن الصامت سے مروی ہے، کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس بات پر بیعت کرو، کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ چوری نہ کرو گے۔ بدکاری نہ کرو گے۔ جس نے ان عہد کو نبھایا اس کا اجر اللہ پر ہے۔ اور جو ان میں سے کسی بات کا مرتکب ہوا، اور دنیا ہی میں اس کو سزا دے دی گئی تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ ہوگی۔ اور جو کسی بات کا مرتکب تو ہوا مگر اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے، چاہے تو عذاب سے دوچار کرے یا مغفرت فرمادے۔ ابن جریر

۱۵۲۲.....از مسند عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے سمع و طاعت پر بیعت ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ استطاعت بھر کی قید عائد کرلو۔ ابن جریر

۱۵۲۳.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ سے سمع و طاعت پر بیعت ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو تلقین فرماتے تھے کہ جس قدر تم میں استطاعت ہے۔ النسائی

از مسند عتبۃ بن عبد السلمی۔ عتبۃ بن عبد سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ سے سات بار بیعت ہوا پانچ طاعت پر اور دو محبت پر تھیں۔
البغوی، ابو نعیم، ابن عساکر

بیعت عقبہ کا واقعہ

۱۵۲۴.....از مسند عقیل بن ابی طالب۔ عم رسول حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا حضور ﷺ پر سے گزر ہوا اس وقت تک حضرت عباس رضی اللہ عنہ مسلمان نہ ہوئے تھے۔ آپ ﷺ بیعت عقبہ کے نقبائ رفقاء سے محو تکلم تھے۔ حضرت عباس آپ کی آواز پہچان کر اپنی سواری سے

اتر آئے اور سواری باندھ کر رفقاء رسول ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے۔ اور کہنے لگے: اے اوس وخزرج کی جماعتو! یہ میرا بھتیجا ہے۔ تمام انسانوں میں مجھے محبوب ترین ہے۔ سو اگر تم اس کی تصدیق کرتے ہو، اور اس پر ایمان لاتے ہو، اور مکہ سے نکال کر اپنے ہاں بسانا چاہتے ہو ... تو میرا دل کرتا ہے کہ میں تم سے کچھ عہد و پیمان لوں، جس سے میری جان مطمئن ہو جائے۔ وہ یہ کہ تم اس کے ساتھ کبھی رسوا نہ کرنا۔ اس کو دھوکہ نہ دینا۔ یقیناً تمہارے گرد و پیش یہودی آباد ہیں، اور وہ تمہارے کھلے دشمن ہیں۔ اس وجہ سے میں اس بھتیجے کے بارے میں ان کے مکر و خداع سے مامون نہیں ہوں۔

اسعد بن زرارہ کو عباس کی باتیں شاق گذریں۔ کیونکہ حضرت عباس نے گویا ان پر اور ان کے رفقاء پر الزام عائد کیا تھا۔ تو اسعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں ان کو جواب دوں ..... میری کسی بات سے آپ کے سینہ اطہر کو کوئی ٹھیس نہ پہنچے گی۔ اور آپ کو ناگوار گذرنے والی کسی بات سے میں تعرض نہ کروں گا۔ فقط آپ کی دعوت پر ہمارے لبیک کہنے کی صداقت اور آپ پر ایمان لانے کی حقانیت واضح کروں گا۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جواب تو دو لیکن کسی تہمت زدہ بات سے احتراز کرو۔

اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف رخ کر کے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہر دعوت کا ایک راستہ ہوتا ہے ..... خواہ وہ نرم ہو یا دشوار گزار ہو۔ آج آپ نے ہمیں ایسی دعوت دی ہے، جس سے لوگ ترش روئی کے ساتھ پیش آ رہے ہیں۔ وہ دعوت لوگوں پر سخت اور گراں بار ہے۔ آپ نے ہمیں ہمارے دین کو چھوڑ کر اپنے دین میں آنے کی دعوت دی ہے۔ یقیناً یہ انتہائی کٹھن مرحلہ ہے ..... لیکن اس کے باوجود ہم نے آپ کی دعوت پر صدقِ دل سے لبیک کہا۔ اور آپ نے ہم کو لوگوں سے رشتہ ناطہ، ہر طرح کی قرابت داری، قریب کی ہو دور کی ہو ..... جو بھی آپ کی دعوت میں آڑے بنے اس سے قطع تعلق کا حکم فرمایا، یہ بھی یقیناً بہت سخت اور انتہائی دشوار مرحلہ ہے ..... لیکن اس کے باوجود ہم نے ہر طرح کی مخالفت مول لے کر آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔ اور آپ نے ہم کو دعوت دی، جبکہ ہم ایک عزت مند اور شان و شوکت اور طاقت والی جماعت ہیں، کوئی ہم پر فتح یابی کی طمع نہیں کر سکتا، چہ جائیکہ ایک ایسا شخص جس کو اس کی قوم نے تنہا چھوڑ دیا ہو، اس کے چچاؤں نے اس کو بے آسرا کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیا ہو ..... وہ ہم پر سرداری کرے۔ یا رسول اللہ بلاشبہ یہ انتہائی مشکل اور صبر آزما مرحلہ ہے، لیکن اس کے باوجود ہم نے آپ کی دعوت پر سرور و فرحت کے ساتھ لبیک کہا۔ بے شک یہ تمام مراحل لوگوں کے نزدیک سخت اور ناپسند ہیں ..... سوائے ان اشخاص کے، جن کی بھلائی کے لئے اللہ نے عزم فرما لیا ہو۔ اور جن کے لئے بہترین انجام مطلوب و مقصود ہو جائے۔ اور ہم نے اس بھلائی کی طرف اپنی زبانوں اور اپنے قلب و جگر کے ساتھ آپ کو لبیک کہا، جو آپ نے لا کر پیش فرمایا ہم اس پر ایمان لائے، اور اس معرفت کے ساتھ تصدیق کی جو ہمارے دلوں کی اقلیم میں جگہ پکڑ چکی ہے۔ پس ہم اس پر آپ سے بیعت ہوتے ہیں اور اللہ سے بیعت ہوتے ہیں جو ہمارا اور آپ کا پروردگار ہے، اس حال میں کہ اللہ کا ہاتھ ہمارے ہاتھوں پر۔ اور ہمارے خون آپ کے مقدس خون کے لئے نچھاور ہیں۔ ہمارے ہاتھ آپ کے ہاتھ میں ہیں۔ ہم ہر اس چیز سے آپ کی حفاظت کریں گے، جس سے اپنی جانوں کی اور اپنے بچوں اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ہم اگر ان عہد و پیمان کی وفاداری کریں تو درحقیقت اللہ سے وفاداری کرنے والے ہوں گے۔ اور ہم اس وفاداری سے سعادت مند و نیک بخت ہو جائیں گے۔ اور اگر ہم خدانخواستہ غدر کریں تو بلاشبہ یہ اللہ کے ساتھ غدر ہوگا، اور ہم اس کی وجہ سے شقی و بدبخت ہو جائیں گے۔ بس یہ ہمارا صدق و اخلاص ہے، یا رسول اللہ! اور اللہ ہی ہمارا مددگار ہے۔

پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ حضرت عباس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کہ اے حضور ﷺ کے متعلق ہم پر اعتراض کرنے والے! اللہ بہتر جانتا ہے جو آپ کے دل میں ہے ... آپ نے کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور لوگوں میں مجھے محبوب ترین ہے! تو ہم نے قریب اور دور کے سب رشتے ناطے اور قرابت داری آپ ﷺ کے لئے توڑ لی ہیں۔ اور ہم شہادت دیتے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ نے اپنے طرف سے ان کو بھیجا ہے۔ یہ کذاب نہیں ہیں۔ اور جو یہ لے کر آئے ہیں کسی بشر کے کلام کے مشابہ نہیں ہے۔ اور جو آپ نے ذکر کیا کہ اس کے بارے میں میرا دل مطمئن نہیں ہوگا جب تک آپ ہم سے عہد و پیمان نہ لے لیں۔ تو یہ بات ہم رسول اللہ کے لئے کسی پر رد نہیں کریں گے بلکہ جو عہد

و پیمان آپ لینا چاہیں بالکل لیں۔

پھر حضرت اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! آپ اپنے لئے جو عہد ہم سے لینا چاہیں ضرور لیں۔ اور اپنے رب کے لئے جو بھی شرط ہم پر عائد فرمانا چاہیں ضرور فرمائیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ شرط لیتا ہوں کہ تم اسی کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے۔ اور جن چیزوں سے اپنی جان، اولاد اور عورتوں کی حفاظت کرتے ہو ان سے میری ذات کی حفاظت بھی تمہارے ذمہ ہے۔ رفقاء نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کو اس کا پختہ عہد دیتے ہیں۔ ابو نعیم. عن ابی اسحاق السبیعی عن الشعبی وعن عبداللہ بن عمیر عن عبداللہ بن عمر عن عقیل بن ابی طالب. ومحمد بن عبداللہ بن اخی الزہری عن الزہری ان العباس بن عبدالمطلب مرّ بالنبی ﷺ

۱۵۲۶ ... از مسند عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ۔ عوف بن مالک الاشجعی سے مروی ہے کہ ہم نو یا آٹھ یا سات افراد رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اللہ کے رسول سے بیعت نہیں ہوتے، یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ دھرائی۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ سے پہلے بیعت ہو چکے ہیں، اب دوبارہ کس بات پر بیعت ہوں؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ گردانو گے۔ پنجگانہ نمازوں کا اہتمام کرو گے۔ پھر آپ نے آہستہ آواز سے فرمایا اور یہ کہ کبھی کسی کے آگے دست سوال دراز نہ کرو گے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد ان ساتھیوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کا کوڑا نیچے گرا ہو اور اس نے کسی سے اٹھانے کے لئے کہا ہو۔ الرؤیانی، ابن جریر، ابن عساکر

۱۵۲۷ مجاشع رضی اللہ عنہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں اور میرا بھائی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے ہجرت پر بیعت لیجئے۔ فرمایا ہجرت اپنے اہل کے ساتھ گذر گئی۔ میں نے عرض کیا پھر ہم کس بات پر آپ سے بیعت ہوں؟ یارسول اللہ! فرمایا: اسلام اور جہاد پر۔ راوی حدیث ابو عثمان مالک کہتے ہیں میں مجاشع کے بھائی سے ملا اور ان سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا مجاشع سچ کہتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ، من مسند مالک بن عبداللہ الخزاعی عن ابی عثمان مالک عن مجاشع بن مسعود

۱۵۲۸ ... از مراسیل شعبی۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس حضور ﷺ کے ہمراہ انصار کے پاس گئے۔ اور انصار سے فرمایا: بات شروع کرو لیکن بات کو زیادہ طول مت دو۔ جاسوسوں کی آنکھیں تمہاری نگرانی کر رہی ہیں۔ اور مجھے تم پر کفار قریش کا بھی خطرہ ہے۔ تو حاضرین مجلس میں سے ایک شخص جس کی کنیت ابو امامہ تھی، اور وہ ان دنوں میں انصار کے خطیب سمجھے جاتے تھے۔ اور ان کا نام اسعد بن زرارہ تھا۔ وہ بات کرنا شروع ہوئے، اور آپ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنی ذات کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنے اصحاب کے لئے بھی سوال کیجئے؟ اور ساتھ میں یہ بھی فرمادیجئے کہ ہم کو اس پر کیا ثواب حاصل ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تم سے اپنے رب کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اپنی ذات کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر ایمان لاؤ، اور ان چیزوں سے میری حفاظت کرو جن سے تم اپنی جانوں کی حفاظت کرتے ہو۔ اور میں اپنے اصحاب کے لئے تم سے سوال کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ تم غم خواری کا معاملہ کرو۔ انصار نے عرض کیا اگر ہم ایسا کریں تو ہمارے لئے کیا ثواب ہوگا؟ فرمایا: تمہارے لئے اللہ کے ذمہ جنت واجب ہوگی۔

ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۵۲۹ ... از مراسیل عروۃ رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بیعتِ عقبہ میں جب رسول اکرم ﷺ ستر انصاری صحابہ کرام سے وفاداری کا حلف لے رہے تھے تو اس وقت حضرت عباس بن عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا دست اقدس تھاما ہوا تھا اور آپ نے انصار سے آپ ﷺ کے لئے کچھ معاہدے لئے اور چند شرائط بھی عائد کیں۔ اور اللہ کی قسم یہ اسلام کے طلوع کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا۔ اور ابھی تک کسی نے اعلانیہ اللہ کی عبادت نہ کی تھی۔ ابن عساکر

بیعت رضوان کا ذکر

۱۵۳۰... جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیعتِ شجرہ خصوصاً حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر کفار نے واقعتہً عثمان کو قتل کردیا ہے تو میں ان سے کئے معاہدہ کو توڑتا ہوں۔ پھر ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ بیعت میں صراحتہً موت کا ذکر نہ تھا بلکہ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم میدانِ جنگ سے آخر دم تک راہ فرار اختیار نہ کریں گے۔ اور اس وقت ہماری تعداد تیرہ سو کے قریب تھی۔ الضعفاء للعقیلی رحمة الله علیه، ابن عساکر

۱۵۳۱... محمد بن عثمان بن حوشب اپنے والد عثمان سے اور عثمان محمد کے دادا یعنی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو ظاہر فرمادیا تو میں نے چالیس شہسواروں کا دستہ عبد شر کی ہمراہی میں آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ یہ قافلہ مدینہ پہنچا تو عبد شر نے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم سے کہا کہ تم میں سے محمد کون ہے؟ اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم نے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کردیا۔ عبد شر نے کہا کہ آپ فرمایئے کہ ہمارے پاس کیالائے ہیں؟ اگر وہ سچ ہوا تو ہم آپ کی اتباع کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، جانوں کا احترام کرو، امر بالمعروف کرو، نہی عن المنکر کرو۔ عبد شر نے کہا بے شک یہ چیز تو بہت اچھی ہے۔ لایئے اپنا ہاتھ دراز کیجئے۔ (تاکہ میں آپ سے بیعت ہوجاؤں) آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ عرض کیا: عبد شر یعنی شر کا بندہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں تم عبدِ خیر ہو یعنی خیر کے بندے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے عبد خیر کو حوشب ذی ظلیم کے لئے جواب لکھوا کر بھیجا۔ تو حوشب بھی ایمان لے آئے۔ ابن منده ابن عساکر

ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حوشب ذی ظلیم نے آنحضرت ﷺ کا مبارک زمانہ تو پایا لیکن زیارت سے مشرف نہ ہوسکے۔ حضور ﷺ نے ان کے ساتھ بذریعہ جریر بن عبداللہ مراسلت بھی فرمائی۔ اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ بن محمد بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہوئے آگے ذکر فرماتے ہیں کہ احمد بن محمد نے ذی ظلیم الھانی حوشب کو حضور ﷺ کے زمانہ سے متصل طبقہ محدثین میں شمار کیا اور فرمایا کہ یہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور چونکہ نبی اکرم ﷺ ان کی تعریف فرماگئے تھے، تو اس حوالہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پہچان لیا۔

۱۵۳۲... ایاس بن سلمہ اپنے والد سلمہ سے روایت کرتے ہیں: کہ قریش نے خارجہ بن کرز کو بطور ہراول دستہ کے آپ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ آپ کی عسکری قوت کے احوال وکوائف لے کر آئے۔ تو یہ اس مہم سے واپس آیا اور آپ ﷺ اور آپ کی عسکری کی مدح وثناء کرنے لگا۔ قریش نے اس کو کہا کہ تو ایک دیہاتی آدمی ہے، انہوں اپنے اسلحہ وغیرہ کی جھنکار سے تجھے مرعوب کرلیا، اسی میں تیرا دل اُڑ گیا ہے۔ پھر قریش نے عروۃ بن مسعود کو اس غرض کے لئے بھیجا۔ یہ آکر آپ ﷺ سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا: اے محمد! یہ کیا بات ہے؟ تم اللہ کی طرف دعوت دیتے ہو...... اور اپنی قوم کے پاس اوباش قسم کے لوگوں کا انبوہ جمع کرلائے ہو؟ کوئی پتہ نہیں وہ کون ہیں کون نہیں ہیں۔ اس کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ اس طرح تم صلہ رحمی کا ناطہ توڑو، اور اہلِ قرابت کی حرمتوں کو پامال کرو، ان کی جانوں اور مالوں سے کھیلو۔

حضور ﷺ نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا: بلکہ میری آمد کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے رشتوں کو پھر سے جوڑ دوں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میری قوم والوں کو ان کے دین سے بہتر دین مرحمت فرمائے۔ اور ان کو ان کی معیشت سے اعلیٰ معیشت عطا فرمائے۔

یہ شخص بھی بالآخر آپ کی مدح وثناء گاتے ہوئے واپس پہنچا۔

حضرت سلمہ فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے بعد ان مسلمان قیدیوں پر، جو مشرکین کے ہاتھوں میں تھے، ظلم وستم کی چکی سخت ہوگئی۔ تو حضور ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور پوچھا: اے عمر! کیا تم اپنے مسلمان قیدی بھائیوں کو میرا پیغام پہنچا سکتے ہو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! نہیں کیونکہ اللہ کی قسم! مکہ میں مجھ سے بڑے خاندان والا کوئی نہیں ہے۔ اور میری وجہ سے ان کو گزند پہنچنے کا قوی امکان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس مہم پر روانہ فرمایا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی سواری پر سوار ہوکر مشرکین کے

لشکر میں جا پہنچے۔ مشرکین نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نازیبا برتاؤ کیا اور آپ کو برا بھلا کہنا شروع کیا۔ پھر آپ کے چچازاد ابان بن سعید نے آپ کو پناہ دیدی۔ اور اپنے پیچھے زین پر بٹھا لیا۔ پھر آپ کے اترنے پر آپ کے چچازاد نے کہا: اے ابن عم! کیا بات ہے کہ میں تمہیں بہت زیادہ منکسر المزاج دیکھ رہا ہوں کہ تم نے اپنے ازار کو بہت زیادہ اونچا کر رکھا ہے؟ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ازار اس وقت نصف پنڈلیوں تک تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے ساتھی (حضور ﷺ) کا ازار اسی طرح ہوتا ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مکہ میں کسی مسلمان قیدی کو آپ ﷺ کا پیغام پہنچائے بغیر نہ چھوڑا۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادھر ہم لوگ دو پہر کے وقت قیلولہ کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے نداء دی: کہ اے لوگو! بیعت کی طرف بڑھو (بیعت کی طرف بڑھو)۔ جبرئیل امین کوئی حکم خداوندی لے کر اترے ہیں۔ تو ہم رسول اللہ ﷺ کی طرف تیزی سے لپکے۔ آپ ﷺ ببول کے درخت کے سایہ میں تھے، تو وہیں ہم آپ ﷺ سے بیعت ہوئے۔ اور یہی واقعہ ہے جس کے متعلق فرمان الٰہی ہے:

﴿لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذیبا یعونک تحت الشجرۃ﴾

''اے پیغمبر! جب مؤمن تم سے درخت کے نیچے بیعت ہو رہے تھے، تو اللہ ان سے خوش ہوا۔''

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس بیعت میں آپ ﷺ نے حضرت عثمان کی جانب سے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرے ہاتھ سے بیعت لی۔ لوگوں نے کہا ابوعبداللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مبارک ہو کہ وہ تو بیت اللہ کے طواف میں مشغول ہوں گے، اور ہم ادھر اس سعادت سے محروم ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اتنے سالوں تک بھی وہاں ٹھہرے رہیں۔۔۔۔ پھر بھی میرے بغیر ہرگز طواف نہ کریں گے۔

رواہ ابن ابی شیبہ

۱۵۴۳ ابوعقیل زھرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ھشام سے روایت کرتے ہیں، اور عبداللہ بن ھشام نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ مبارک پایا تھا تو ان کی والدہ زینب بنت حمید ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لے کر گئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! اس کو بیعت فرمالیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی یہ بچہ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کے سر پر اپنا دست شفقت پھیرا۔ اور ان کے لئے دعا بھی فرمائی۔ اور یہ عبداللہ بن ہشام اپنے جمیع اہل خانہ کے لئے ایک بکری قربانی کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۵۴۴ ۔۔۔عقبہ بن عمرو الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ نے عقبہ کی کھوہ میں یوم اضحیٰ کو عہد و پیمان لیا۔ ہم ستر اشخاص تھے۔ میں ان میں سب سے کم سن تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لا کر فرمایا: مختصر بات کرو، کیونکہ مجھے تم پر کفار قریش کا خطرہ ہے۔

ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ہم سے اپنے رب کے لئے سوال کیجئے۔ اپنی ذات کے لئے سوال کیجئے۔ اور اپنے اصحاب کے لئے بھی سوال کر لیجئے۔ اور یہ بھی بتادیجئے کہ ہمارے لئے اللہ پر اور آپ پر کیا اجر ہوگا؟ فرمایا: میں اپنے رب کے لئے تم سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اس پر ایمان لاؤ۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور تم سے سوال کرتا ہوں کہ میری اطاعت و فرماں برداری کرو۔ میں تمہیں سیدھی راہ دکھاؤں گا۔ اور میں اپنے اور اپنے اصحاب کے لئے یہ سوال کرتا ہوں کہ تم ہم سے غم خواری کا سلوک کرو۔ اور جن خطرات سے اپنی حفاظت کرتے ہو، ان سے ہماری بھی حفاظت کرو۔ جب تم یہ کر لو گے تو تمہارے اللہ اور میرے ذمہ جنت کا وعدہ ہے۔ انصار فرماتے ہیں پھر ہم نے اپنے ہاتھ دراز کئے اور آپ ﷺ سے بیعت ہو گئے۔ ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۵۴۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: بیعت رضوان میں سب سے پہلے جو شخص نبی اکرم ﷺ سے بیعت ہوا، وہ ابوسنان بن وھب الاسدی تھے۔ پہلے یہ بیعت ہوئے اس کے بعد لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور سب نے ان کے بعد بیعت کی۔ ابن ابی شیبہ

الفصل السابع......ایمان بالقدر کے بیان میں

۱۵۳۶ از مسند صدیق رضی اللہ عنہ۔طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد عبداللہ سے سنا، وہ بھی فرمارہے تھے کہ ان کے والد عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! عمل کے بارے میں فیصلہ کیا جاچکا ہے؟ یا عمل از سرنو انجام پاتا ہے۔فرمایا: نہیں بلکہ عمل کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہوگئی ہے۔عرض کیا پھر عمل کرنے کا فائدہ؟ فرمایا ہر انسان کو اسی عمل کی توفیق ہوتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوزکریا بن مندہ فی جزء من روی عن النبی ا ھو و ولدہ و ولد ولدہ

۱۵۳۷.... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ کا کیا خیال ہے کہ زناء کا تعلق بھی تقدیر سے ہے؟ فرمایا: بالکل۔وہ شخص کہنے لگا: تو اللہ نے اس کو مقدر میں لکھا پھر اس کی وجہ سے مجھے عذاب بھی کرتا ہے؟ فرمایا: بالکل، اے غیر مختون عورت کے بیٹے! اگر میرے پاس ابھی کوئی شخص ہوتا تو میں اس کو حکم کرتا کہ وہ تیری ناک کاٹ دیتا۔

ابن شاهین و اللا لکائی معاً فی السنة

عرب عورتوں میں ختنہ کا رواج تھا۔وہ پردہ بکارت سے اوپر ایک جھلی کو کٹوادیتی تھیں۔اور غیر مختون عورت کے بیٹے! بسا اوقات ان کے ہاں برا بھلا کہتے وقت استعمال کرتے تھے۔

۱۵۳۸.....عبدالرحمٰن بن سابط کہتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ نے ایک مخلوق کو پیدا فرمایا۔پھر وہ اس کی مٹھی میں آگئی۔اللہ نے دائیں ہاتھ والی مخلوق کو فرمایا: تم جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہوجاؤ۔اور دوسرے ہاتھ والی مخلوق کو فرمایا: تم جہنم میں داخل ہوجاؤ۔اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔تو قیامت تک اسی کے مطابق فیصلہ ہوگا۔حسین بن اصرم فی الاستقامة. و اللالکائی فی السنة

۱۵۳۹.... محمد بن عکاشہ الکرمانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں عبدالرزاق نے خبر دی۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں سلمہ نے خبر دی۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں عبداللہ بن کعب نے خبر دی۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہمیں عبداللہ بن عباس نے خبر دی۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! ہم سے علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے بیان کیا۔وہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمیں حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔وہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اپنے محبوب محمد ﷺ سنا۔اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں نے جبرئیل امین علیہ السلام سے سنا۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے میکائیل علیہ السلام سے سنا۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اسرافیل علیہ السلام سے سنا۔وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے لوح محفوظ سے سنا لوح محفوظ کہتا ہے اللہ کی قسم میں نے قلم سے سنا۔قلم کہتا ہے اللہ کی قسم! میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میں اللہ ہوں۔میرے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں..... جو مجھ پر ایمان لایا لیکن اچھی اور بری تقدیر پر ایمان نہ لایا تو وہ میرے سوا کوئی اور پروردگار تلاش کرلے، میں اس کا پروردگار نہیں ہوں۔الحافظ ابوالحسین علی بن الفضل المقدسی. فی مسلسلاته

اس روایت میں محمد بن عکاشہ کذاب راوی ہے۔ابوالقاسم محمد بن عبدالواحد نے اس روایت کو اپنے اس رسالہ میں ذکر کیا ہے جس کی احادیث کی اسناد میں چار چار صحابہ کرام راوی ہیں۔اور عقبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محدث ابوالقاسم بن بشکوال نے فرمایا کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود ہیں: اور وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما، اور عبداللہ بن کعب بن مالک کی صحابیت میں اختلاف ہے۔لیکن ہمارے نزدیک ان کی صحابیت تسلیم ہے۔تو اس طرح یہ اس روایت کے چار صحابہ میں سے چوتھے صحابی شمار ہوں گے۔اور اس طرح کی اسناد نادر الوجود ہیں۔

۱۵۴۰.....عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ اللہ نے دو مٹھی مخلوق پیدا فرمائی اور ان

دائیں والوں کوفرمایا تم جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو گئے۔اور ان بائیں والوں کوفرمایا: تم جہنم میں جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

حسین فی الإستقامة

۱۵۴۱..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے،وہ فرماتی ہیں کہ ایک دعا تھی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صبح وشام مانگا کرتے تھے:

اللهم اجعل خير عمري آخره و خير عملي خواتمه و خير ايامي يوم القاك.

''اے اللہ میری عمر کا بہترین حصہ آخری حصہ بنا۔اور میرے اعمال میں عمدہ ترین اعمال خاتمے کے وقت کے بنا۔اور میرے لئے بہترین دن وہ دن بنا جس میں میری آپ سے ملاقات ہو''

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ یہ دعا مانگتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی اور'' ثانی اثنین فی الغار'' ہیں؟ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی بسا اوقات زمانہ بھر اہلِ جنت کے عمل کرتا رہتا ہے،لیکن اس کا خاتمہ اہلِ جہنم کے عمل پر ہو جاتا ہے۔اور بسا اوقات آدمی عرصہ دراز تک اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے لیکن اس کا خاتمہ اہلِ جنت کے عمل پر ہو جاتا ہے۔رواہ حسین

۱۵۴۲..... سفیان بن عیینہ اپنی جامع میں عمرو بن دینار سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے،اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک مخلوق پیدا فرمائی اور وہ دو مٹھی میں آ گئی۔دائیں ہاتھ والوں کوفرمایا تم جنت میں خوشی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔اور بائیں ہاتھ والوں کوفرمایا: تم جہنم میں جاؤ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔

تقدیر کے متعلق بحث کرنے کی ممانعت

۱۵۴۳..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔یحییٰ بن یعمر فرماتے ہیں سب سے پہلے تقدیر کے متعلق بصرہ میں جس نے بحث آرائی کی وہ معبد الجہنی تھا۔تو میں حمید بن عبدالرحمٰن الحمیری کے ہمراہ نکلا۔ہمارا ارادہ حج یا عمرہ کا تھا۔ہم نے کہا کاش اگر کوئی صاحبِ رسول ﷺ مل جائے تو ہم ان سے تقدیر کے متعلق بحث کرنے والوں کے بارے میں سوال کریں۔تو اتفاق سے ہمارا سامنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہو گیا،آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہو رہے تھے کہ ہم نے آپ کو جالیا،ہم میں سے ایک آپ رضی اللہ عنہ کی دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب ہو گیا۔میرا غالب خیال یہی تھا کہ میرا ساتھی گفتگو کرنے کا موقع مجھے دے گا لہٰذا میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! ہمارے دیار میں چند ایسے لوگ سر ابھار رہے ہیں،جو قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔اور علم کی باتیں کرتے ہیں۔پھر اور بھی ان کے کچھ حالات سنوائے۔نیز یہ کہ ان کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی وجود نہیں،بلکہ ہر کام از سر نو انجام پاتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو ان کو یہ خبر دے دینا کہ میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں،میں ان سے بری،اور وہ مجھ سے بری ہیں۔اور قسم ہے اس ہستی کی،کہ عبداللہ بن عمر جس کی قسم اٹھایا کرتا ہے! کہ اگر ان میں سے کوئی شخص احد پہاڑ برابر سونے کا مالک ہو،اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالے..... تب بھی وہ اس کی جانب سے اس وقت تک ہرگز شرفِ قبولیت کو نہ پہنچے گا،جب تک کہ وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے بیان کیا کہ میرے والد عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نے مجھے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضرِ مجلس تھے کہ ایک ایسا شخص ہمارے پاس آیا کہ اس کے کپڑے انتہائی سفید،اور بال گھنے سیاہ تھے۔اس کے جسم پر آثارِ سفر بھی نہ تھے۔اور ہم میں سے کوئی شخص بھی ان کو پہچانتا نہ تھا۔وہ اس قدر نبی ﷺ کے قریب آ کر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں کے ساتھ ملا دیئے۔اور آپ ﷺ کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔پھر کہنے لگا اے محمد مجھے اسلام کے بارے میں خبر دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم۔''لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کی شہادت دو۔نماز قائم کرو۔زکوٰۃ ادا کرو۔ماہِ صیام کے روزے رکھو۔اگر جانے کی استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہمیں اس کی بات سے تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی اس کی تصدیق کرتا ہے۔پھر استفسار کیا: مجھے خبر دیجئے کہ ایمان کیا ہے؟ فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر،ملائکہ پر،اس کی کتابوں پر،اس کے رسولوں پر،

یوم آخرت پر ایمان لاؤ۔ اور ہر بھلی و بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر استفسار کیا: احسان کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی یوں عبادت کرو گویا اسے دیکھ رہے ہو..... ورنہ وہ تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر کہا: مجھے قیامت کے متعلق خبر دیجئے کہ کب واقع ہوگی؟ فرمایا: اس بارے میں مسئول سائل سے زیادہ علم نہیں رکھتا۔ پھر کہا: اچھا مجھے اس کی علامات کے متعلق خبر دیجئے؟ فرمایا: یہ کہ باندی اپنی مالکہ کو جنم دینے لگے، اور عمارتیں فلک بوس ہونے لگیں۔ پھر وہ سائل شخص چلا گیا۔ پھر میں کچھ وقت ٹھہرا رہا پھر آپ ﷺ نے پوچھا اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبرئیل تھے تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحیح لمسلم، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الصحیح لابن حبان، ق فی الدلائل

ابن خزیمہ اور ابن حبان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ کہ تم نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ ادا کرو۔ حج و عمرہ کرو۔ غسل پاکی کرو۔ اور وضوء کو تام کرو۔ اور ماہِ صیام کے روزے رکھو۔ اور ابن حبان میں اس بات کا اضافہ ہے: لیکن اگر تم چاہو تو میں تم کو اس کی علامات کی خبر دے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ جب تم دیکھو کہ فقیر لوگ، ننگے پاؤں والے، ننگے جسموں والے لمبی لمبی عمارتوں کے بنانے میں مقابلہ بازی کر رہے ہیں، اور وہ بادشاہ بن بیٹھے ہیں۔ پوچھا گیا: کہ "ما العالۃ الحفاۃ العراۃ" یعنی یہ فقیر لوگ، ننگے پاؤں والے، ننگے جسموں والے کون ہیں؟ فرمایا: عرب۔ اور یہ کہ تم باندی کو دیکھو کہ وہ اپنی مالکہ کو جنم دینے لگی ہے، تو جان لو کہ یہ قیامت کی علامات ہیں۔ اور الجامع الترمذی کے الفاظ یہ ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ مجھ سے تین یوم بعد ملے تو مجھ سے دریافت کیا کہ اے عمر! جانتے ہو سائل کون تھا؟ پھر فرمایا: یہ جبرئیل تھے، تمہیں تمہارے دین کی بات سکھانے آئے تھے۔

اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں: اور باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس اس سائل کو تلاش کر کے لاؤ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کو تلاش کیا۔ لیکن وہاں اس کے کچھ آثار بھی نہ پا سکے۔ پھر آپ ﷺ ایک دن یا دو یا تین دنوں تک ٹھہرے رہے پھر پوچھا: اے ابن الخطاب! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟..... پھر آگے وہی تفصیل ہے۔

"باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی" کا مطلب یہ ہے کہ ماں جس اولاد کو جنم دے گی وہ اولاد ماں کی اس قدر نافرمان اور سرکش اور اس پر اپنا حکم چلانے والی ہوگی گویا ماں اس کی باندی ہے اور وہ اولاد اس کی آقا ہے۔ گویا ماں نے بیٹے کو کیا جنم دیا..... بلکہ اپنے مالک کو جنم دے دیا۔ یہ مطلب ہے کہ باندیاں اپنی آقاؤں کو جنم دینے لگیں گی۔

۱۵۴۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مزینہ یا جہینہ کے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کس بناء پر عمل کرتے ہیں! کیا عمل اس وجہ سے کرتے ہیں کہ اس کے متعلق فیصلہ ہو گیا اور وہ گزر گیا کہ انسان اس کو ضرور انجام دے گا؟۔ یا عمل از سرِ نو ہوتا ہے؟ کہ پہلے کوئی فیصلہ نہیں ہوا بلکہ انسان کی مرضی پر منحصر ہے کہ کرے یا نہ کرے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسی کے مطابق ہوتا ہے جو اس کے متعلق حکم صادر ہو چکا اور گزر گیا۔ تو اسی شخص نے یا قوم کے کسی اور فرد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر عمل کا کیا فائدہ؟ فرمایا: اہل جنت کو اہلِ جنت ہی کے عمل میں لگایا جاتا ہے۔ اور اہلِ جہنم کو اہلِ جہنم ہی کے عمل میں لگایا جاتا ہے۔

مسند احمد، السنن لأبی داؤد، الشاشی، السنن لسعید

۱۵۴۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم جو عمل کرتے ہیں..... یہ از سرِ نو ہوتا ہے یا اس سے فراغت ہو گئی ہے؟ فرمایا اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو کیوں نہ پھر ہم توکل کر کے بیٹھ جائیں؟ فرمایا ابن خطاب! عمل کرتا رہ۔ ہر شخص کو اسی کی توفیق ملتی ہے، جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہلِ سعادۃ سے ہے، وہ سعادت ہی کا عمل کرتا ہے۔ اور جو اہلِ شقاوت سے ہے وہ شقاوت ہی کا عمل کرتا ہے۔

ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد

مسدد نے اس روایت کو یہاں تک روایت کیا ہے "وقد فرغ منہ" یعنی اس کے بارے میں پہلے فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور مزید یہ اضافہ بھی ہے۔ "قلت ففیم العمل؟ قال لاینال الا بالعمل قلت اذاً نجتھد" یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ؟

فرمایا: وہ نوشتہ تقدیر یعنی تقدیر کا فیصلہ بھی عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ عرض کیا تب تو ہم خوب سعی و محنت کریں گے۔ الشاشی، قط فی الأفراد، الرد علی الجھمیه لعثمان بن سعید الدارمی، السنن لسعید، خلق افعال العبادللبخاری رحمة الله علیه، ابن جریر، الإستقامة لحسین

۱۵۴۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

"فمنهم شقي و منهم سعيد"

"ان میں بعض بد بخت ہیں اور بعض سعید"۔

تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے نبی! ہم عمل کس بناء پر کریں آیا اس بنا پر کہ فیصلہ صادر ہو چکا ہے کہ کون شقی ہوگا اور کون سعید؟ یا نہیں ہوا؟ فرمایا بلکہ ہر چیز کے فیصلہ سے فراغت ہوگئی ہے۔ اور قلم ان پر چل چکے ہیں اے عمر! لیکن ہر ایک اسی عمل میں مصروف ہوتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، حدیث حسن غریب. المسندلأبی یعلی ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابن مردویه

۱۵۴۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے جابیہ کے مقام پر خطبہ دیا اللہ کی حمد وثناء بیان کی، پھر کہا اللہ جس کو ہدایت پر گامزن رکھنا چاہے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جس کو وہی گمراہ کردے اس کو کوئی سیدھی راہ پر نہیں لاسکتا۔ اس موقعہ پر ایک عیسائی راہب نے، جو آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا تھا، فارسی میں کچھ بات کہی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ترجمان سے دریافت کیا: یہ کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اس کا خیال ہے کہ اللہ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اللہ کے دشمن تو جھوٹ بولتا ہے۔ دیکھ اللہ ہی نے تجھے پیدا کیا پھر اسی نے اب تجھ کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اور وہی تجھے جہنم رسید بھی کرے گا انشاء اللہ۔ اگر میں مصالحت نہ کر چکا ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ نے آدم کو تخلیق فرمایا تو اسی وقت اس کی ذریت کو چیونٹیوں کی شکل میں پھیلایا۔ اور اہل جنت اوران کے اعمال لکھ دیئے۔ اور اہل جہنم اوران کے اعمال لکھ دیئے۔ پھر اللہ نے فرمایا یہ مخلوق اس کیلئے ہے اور وہ اس کے لئے۔ تو تبھی سے لوگ مختلف بٹ گئے ہیں، اوران کی تقدیر بھی مختلف ہے۔

ابو داؤد فی کتاب القدریة، ابن جریر، ابهن ابی حاتم، ابو الشیخ، ابو القاسم بن بشران فی امالیه، الرد علی الجھمیه لعثمان بن سعید الدارمی، الإستقامة لحسین، اللالکائی فی السنة الأصبهانی فی الحجة، ابن خسر، مسند ابی حنیفه

۱۵۴۸..... عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ سے ذکر کیا گیا چند لوگ تقدیر کے متعلق بحث آرائی کرتے ہیں۔ تو آپ رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا: اے لوگو! تم سے پہلے لوگ صرف اسی وجہ سے قعر ہلاکت میں پڑے کہ وہ تقدیر کے مسئلہ میں الجھنے لگ گئے۔ اور قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے کہ آئندہ میں کوئی بھی دو شخصوں کو تقدیر کے مسئلہ میں گفتگو کرتے نہ دیکھوں ورنہ ان کی گردن تن سے جدا کردوں گا۔ تو لوگ سر جھکائے اس مسئلہ سے بالکل خاموش ہوگئے۔ پھر اس میں حرف زنی کسی نے نہ کی..... حتیٰ کہ پھر حجاج کے زمانہ میں ملک شام میں یہ بولنے والا معبدالجہنی پیدا ہوا۔

الإستقامة لحسین، اللالکائی، ابن عساکر

۱۵۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ ہر چیز تقدیر کے ساتھ معلق ہے، حتیٰ کہ کم ہمتی اور دانائی بھی۔ سفیان رحمة الله علیه

آدم اور موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ

۱۵۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! آدم علیہ السلام سے میری ملاقات کرائیے، جنہوں نے ہم کو اپنے سمیت جنت سے نکلوایا؟ تو اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ان کا سامنا کروادیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی ہمارے باپ آدم ہیں؟ فرمایا: جی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ہی میں اللہ نے اپنی

روح پھونکی؟ اور تمام اسماء کی آپ کو تعلیم دی؟ اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: جی بالکل۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: پھر کس بات نے آپ کو اس پر اکسایا کہ آپ نے ہم کو بھی اور اپنے آپ کو بھی جنت سے نکلوایا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: اور تم کون ہو؟ کہا میں موسیٰ ہوں۔ فرمایا: کیا تم وہی بنی اسرائیل کے پیغمبر ہو، جن کو اللہ نے اپنے ساتھ بغیر کسی قاصد کے صرف پردے کے حجاب میں کلام کرنے کا شرف بخشا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا تم نے اپنی کتاب میں نہیں پایا کہ یہ فیصلہ تو میری تخلیق سے قبل ہی میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: جی ہاں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: تو پھر کس بات پر تم مجھے ملامت کرتے ہو کیا ایسی بات پر جسکا فیصلہ مجھ سے پہلے ہو گیا تھا۔

حضور ﷺ نے اس موقعہ پر فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

السنن لأبی داؤد، ابن ابی عاصم فی السنة، ابن جریر، ابن خزیمة، ابوعوانه، الشاشی، ابن منده فی الرد علی الجهمیه، الأجری فی الثمانین، الأصبهانی فی الحجة، السنن لسعید

۱۵۵۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس امر تقدیر کو اس حال میں پایا کہ مخلوق کی پیدائش سے قبل ہی اس کے متعلق فیصلہ سے فراغت ہو گئی ہے۔ اور مال کے جمع ہونے سے قبل اس کی تقسیم کر دی گئی ہے۔ اور لوگ تقدیر الٰہی کے موافق کھینچے چلے جا رہے ہیں۔ اور کوئی جی موت کے گھاٹ نہیں اترتا مگر اللہ کے ہاں اس پر حجت ہوتی ہے، اب وہ چاہے تو اس کو عذاب کرے اور چاہے تو مغفرت کرے۔

الإستقامة لخشيش

۱۵۵۲..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں کسی جنازہ کے ساتھ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، اور بیٹھ گئے۔ ہم بھی آپ کے گرد و پیش بیٹھ گئے۔ آپ کے پاس ایک چھڑی تھی، جس سے آپ زمین کریدنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی نگاہ اٹھائی، اور فرمایا: کوئی ایسا جی نہیں ہے، جس کے لئے جنت یا جہنم کا ٹھکانہ نہ لکھ دیا گیا ہو، جس کے لئے شقی یا سعید ہونا نہ لکھ دیا گیا ہو۔ قوم نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر کیوں نہ ہم اپنے متعلق لکھے ہوئے پر ٹھہر جائیں؟ اور عمل چھوڑ بیٹھیں؟ کیونکہ جو اہل سعادت سے ہو گا وہ سعادت ہی کی طرف لوٹے گا۔ اور جو اہل شقاوت سے ہو گا وہ شقاوت ہی کی طرف لوٹے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمل کرتے رہو..... ہر ایک کو مصروف کر دیا گیا ہے۔ سو جو اہل شقاوت سے ہے، اسے اہل شقاوت ہی کے عمل کی توفیق دی گئی ہے۔ اور جو اہل سعادت سے تعلق رکھتا ہے اسے اہل سعادت ہی کے عمل کی توفیق دی گئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿فأما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى﴾

''سو جس نے راہِ خدا میں عطا کیا، اور پرہیزگاری اختیار کی، اور نیکی کی بات کو سچ مانا تو ہم اس کو آسان راستے کی توفیق دیں گے۔''

ابوداؤد الطیالسی، مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة الله علیه، الصحیح لمسلم، السنن لأبی داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی، ابن ماجه، خشیش فی الإستقامة، المسندلأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، شعب الإیمان

۱۵۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی، اور فرمایا: ایک کتاب ہے جس میں اللہ نے اہل جنت اور ان کے اسماء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! قیامت تک کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پھر فرمایا: ایک کتاب اور ہے جس میں اللہ نے اہل جہنم اور ان کے اسماء اور انساب لکھے ہیں۔ اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا! قیامت تک کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ صاحب جنت کا خاتمہ اہل جنت ہی کے عمل پر ہو گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ صاحب جہنم کا خاتمہ اہل جہنم ہی کے عمل پر ہو گا خواہ کیسے ہی اعمال کرتا رہا ہو۔ کبھی اہل سعادت میں اہل شقاوت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے..... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بدبختوں کے ہو بہو ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ اور کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے..... حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں سعید ہونا لکھ دیا ہے، اس

کواللہ دنیا سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت نے قبل اہل سعادت کے عمل میں نہ لگادے..... خواہ وہ وقت اونٹنی کے دودھ دوہنے کی دودھاروں کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہو۔ اور جس کے لئے اللہ نے ام الکتاب یعنی لوح محفوظ میں شقی ہونا لکھ دیا ہے، اس کو اللہ دنیا سے نہیں نکالے گا، جب تک کہ اس کو موت سے قبل اہل شقاوت کے عمل میں نہ لگادے..... خواہ وہ وقت اونٹنی کے دودھ دوہنے کی دودھاروں کے درمیانی وقفہ کے بقدر ہو۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ الأوسط للطبراني رحمة الله عليه، ابوسهل الجند يسابوري في الخامس من حديثه

۱۵۵۴..... حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہم کو خطبہ دیا اس میں فرمایا: اس شخص کا ہم سے کوئی سروکار نہیں جو اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ رکھے۔ ابن بشران

۱۵۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کوئی جی دار نفس ایسا نہیں ہے، جس کے لئے بدبختی یا نیک بختی نہ لکھ دی گئی ہو۔ یہ سن کر ایک شخص اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے کریں؟ فرمایا عمل کرتے رہو..... کیونکہ ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ملتی ہے جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ السنة لابن ابي عاصم

تقدیر مبرم کا ذکر

۱۵۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ امر مبرم کو بھی دفع فرمادیتے ہیں۔ جعفر الفريابي في الذكر امر مبرم

تقدیر دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے امر مبرم امر معلق، امر مبرم کا مطلب ہے جس کا وقوع قطعی ویقینی ہو۔ اور امر معلق کا مطلب ہے جو بندہ کے اختیار پر محمول ہو کہ اگر وہ ایسا کرے گا تب تو اس کا وقوع ہوگا ورنہ نہیں۔

۱۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایمان کسی کے قلب میں اخلاص کے ساتھ ہرگز اس وقت تک جگہ نہیں بنا سکتا جب تک کہ وہ مکمل یقین کے ساتھ، جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو، اس بات کا یقین نہ کرلے کہ جو چیز اس کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور ہر شی تقدیر کے ساتھ مقرر ہے۔ اللالكائي

۱۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ان کے پاس کسی نے تقدیر کا مسئلہ چھیڑا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت اور اس کے برابر والی انگلی اپنے منہ میں ڈالی اور پھر ہتھیلی کے میں ان کو پھیرا اور فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ ان دو انگلیوں کے ساتھ یہ لکھنا بھی یقیناً علم الکتاب یعنی لوح محفوظ میں تھا۔ اللالكائي

مقصود یہ ہے کہ انسان کا ہر عمل خواہ اختیاری ہو یا غیر اختیاری سب تقدیر کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔

۱۵۵۹..... جعفر بن محمد اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک ایسا شخص ہے جو مشیت یعنی قدرت میں کلام کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس شخص کی طرف متوجہ ہو کر مخاطب ہوئے اور فرمایا: اے اللہ کے بندے! بتا کہ اللہ نے جب چاہا تجھے پیدا کیا یا تو نے جب چاہا تب تجھے پیدا کیا؟ عرض کیا کہ جب اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ دریافت فرمایا: جب وہ چاہتا ہے تب تجھے بیمار کرتا ہے یا جب تو چاہتا ہے تب تجھے بیمار کرتا ہے؟ عرض کیا جب وہ چاہتا ہے تب بیمار کرتا ہے۔ فرمایا: جب وہ چاہے گا تجھے موت دے گا یا جب تو چاہے گا تب تجھے موت دے گا؟ عرض کیا جب وہ چاہے گا موت دے گا۔ فرمایا پھر جہاں وہ چاہے گا، تجھے داخل کرے گا یا جہاں تو چاہے گا داخل کرے گا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تم اس کے سوا کوئی اور جوب دیتے تو میں تمہارا یہ سر قلم کردیتا جس میں یہ دو آنکھیں ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

﴿وماتشاؤون الاان يشاء الله ﴾..... ﴿هو اهل التقوى و اهل المغفرة﴾

”تم کچھ بھی نہیں چاہ سکتے مگر جو خدا کو منظور ہو۔ وہی ڈرنے کے لائق اور بخشش کا مالک ہے۔“

ابن ابي حاتم الأصبهاني، اللالكائي، الخلعي في الخلعيات

قضاء وقدر کا مطلب

۱۵۶۰ محمد بن زکریا العلائی سے مروی ہے کہ ہم کو عباس بن البکار نے بیان کیا وہ حضرت عکرمہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ جنگ صفین سے واپس تشریف لائے، تو آپ کے اصحاب میں سے ایک شیخ نے کھڑے ہو کر سوال کیا: اے امیر المؤمنین! ہمیں بتائیے کہ کیا ہمارا شام کی طرف یہ سفر کرنا قضاء وقدر کے موجب تھا؟ فرمایا قسم ہے اس ہستی کی! جس نے دانے کو چاک کیا، جان کو پیدا کیا، ہم نے کوئی وادی طے کی، اور نہ کوئی ٹیلہ عبور کیا مگر سب قضاء وقدر کے موجب تھا۔ شیخ نے عرض کیا پھر تو میں اللہ کے ہاں اپنی جہد وسعی پر ثواب کی امید رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی بلندی کو عبور کرنے اور کسی نشیب میں اترنے پر بھی اجر عظیم مرحمت فرمائیں گے۔ اور یہ یاد رکھو! کہ تم اپنے کسی بھی معاملہ میں کرہاً وجبراً مصروف نہیں کئے جاتے! اس پر شیخ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین تو کیا قضاء وقدر ہم کو اس طرف نہیں کھینچتی؟ فرمایا افسوس! شاید تم اس کو قضاء لازمی اور تقدیر حتمی سمجھ بیٹھے ہو؟ اگر یہ بات ہوتی تو خوشخبری و وعید کالعدم ہو جاتیں۔ اور کارخانہ ثواب وعذاب بے کار ہو جاتا۔ اور اللہ کی طرف سے کسی گناہ گار پر کوئی ملامت ہوتی، اور نہ ہی کسی محسن پر کوئی مدحت ہوتی۔ اور کوئی محسن احسان کی وجہ سے گناہ کی بجائے ثواب کا زیادہ مستحق نہ ہوتا۔ لہٰذا یہ بات کہ انسان مجبور محض ہو کر عمل سرانجام دیتا ہے بتوں کے پجاریوں کی بات ہے۔ اور شیطان کے کارندوں، رحمان کے دشمنوں کی بات ہے۔ اور یہ لوگ اس امت کے مجوسی اور قدریہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے خیر کا اختیار بخشا، اور شر سے ڈرایا۔ اور کسی کو مغلوب و بے بس کر کے گناہ کروایا، اور نہ ہی کسی سے جبراً اطاعت کروائی۔ اور نہ کسی کو مکمل مالک بنادیا۔ اور نہ آسمان وزمین اور ان میں نظر آنے والی اشیاء کو بے مقصد پیدا کیا۔ یہ خیال کہ سب یونہی بے مقصد ہے، اور حساب کتاب کا وجود نہیں ان لوگوں کا ہے جو کفر کے مرتکب ہوئے۔ سو ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو جہنم کے انکاری ہیں۔ شیخ نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! پھر کیا ہماری یہ آمد ورفت قضاء وقدر تھی؟ فرمایا یہ اللہ کا امر اور اس کی حکمت تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿وقضی ربک الاتعبدوا الا ایاہ﴾

''تیرے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ تم محض اسی کی پرستش کرو۔'' ابن عساکر

اس روایت کے دونوں راوی محمد بن زکریا العلائی اور عباس بن البکار کذاب ہیں۔

۱۵۶۱ حارث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے۔ فرمایا: یہ انتہائی تاریک راہ ہے، اس پر مت چل۔ عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ اتھاہ گہرا سمندر ہے، اس میں مت گھس۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے۔ فرمایا: یہ اللہ کا راز ہے، اس سے پردہ اٹھانے کی کوشش مت کر۔ عرض کیا اے امیر المؤمنین! مجھے تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے۔ فرمایا: اے سائل! اچھا بتا، جیسے پروردگار نے چاہا، تجھے پیدا کیا؟ یا جیسے تو نے چاہا پیدا کیا؟ عرض کیا جیسے اللہ نے چاہا پیدا کیا۔ فرمایا اور جیسے اللہ نے چاہا تجھے کام میں لگایا یا جیسے تو نے چاہا اس کے مطابق تجھے کام میں لگایا؟ عرض کیا: جیسے اس نے چاہا کام میں لگادیا۔ فرمایا قیامت کے روز جس حالت میں وہ چاہے گا تجھے اٹھائے گا یا جس حالت میں تو چاہے گا ویسے اٹھائے گا؟ عرض کیا: جس حالت میں وہ چاہے گا اٹھائے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: اے سائل! بتا: کیا تو اللہ سے، جو تیرا رب ہے عافیت مانگتا ہے یا نہیں؟ عرض کیا ضرور۔ فرمایا تو کس چیز سے عافیت مانگتا ہے، آیا اس مصیبت سے جس نے تجھے گھیر رکھا ہے یا اس مصیبت سے جس نے کسی اور کو پریشان کر رکھا ہے؟ عرض کیا اس مصیبت سے جس نے مجھے گھیر رکھا ہے۔ پھر فرمایا: اے سائل! تیرا اعتقاد ہے کہ گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی پر عمل پیرا ہونے کی قوت صرف اس ہستی کی بدولت ہے؟ بتا وہ کون سی ہستی ہے؟ عرض کیا: اللہ...... جو عالی شان اور عظیم المرتبت ہے۔ فرمایا بس اسی کی تفسیر جان لے تیرا مقصود حل ہو جائے گا عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ نے جو آپ کو سکھایا مجھے بھی سکھا دیجئے۔ فرمایا اس کی تفسیر یہ ہے کہ بندہ کو طاعت خداوندی کی قدرت ہے اور نہ ہی معصیت

خداوندی کی قوت، وہ دونوں معاملوں میں اللہ کا محتاج ہے۔اے سائل! بتا کیا اللہ کی مشیت وارادے کے ساتھ تیری مشیت بھی شامل ہے۔ پھر اگر تو کہتا ہے کہ تیری مشیت اللہ کی مشیت کے تابع ہے تو بس تجھے اپنی مشیت مشیت ایزدی کی طرف سے کفایت کرے گی۔اور اگر خدانخواستہ تیرا یہ خیال ہے کہ تیری مشیت مستقل بالذات ہے جس میں خدائی مشیت کو کوئی دخل نہیں پھر تو تو یقیناً اللہ کے ساتھ اس کی مشیت میں دعویٰ شرک کا مرتکب ہو چکا ہے۔اے سائل! اللہ ہی زخمی کرتا ہے پھر وہی اس کی دوا کرتا ہے۔تو دوا دارو کا سرچشمہ وہی ہے تو داء ومرض بھی اسی کی طرف سے ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سائل سے دریافت کیا کیا اب اللہ کے امر قدرت کو سمجھے؟ شیخ نے کہا: جی بالکل۔ پھر آپ نے دیگر حاضرین کو مخاطب ہو کے فرمایا: اب جا کے تمہارا بھائی مسلمان ہوا ہے، اٹھو اور اس سے مصافحہ کرو۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میرے پاس کوئی قدری شخص وہ جس کا عقیدہ: وکہ انسان مجبور محض ہے ہوتا تو میں اس کی گردن دبوچتا ..... اور اس کو گلا گھونٹے گھونٹتے مار ڈالتا۔ کیونکہ بے شک یہ لوگ اس امت کے یہودی، نصرانی اور مجوسی ہیں۔ابن عساکر

۱۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ ہر بندہ پر نگہبان فرشتے مقرر ہیں۔ جو اس کی حفاظت کرتے رہتے ہیں، کہ کہیں اس پر کوئی دیوار نہ آگرے۔ یا یہ کسی کنویں میں گر کر ہلاک نہ ہو جائے۔ یا کوئی جانور اس پر حملہ نہ کر بیٹھے حتیٰ کہ جب تقدیر کا لکھا آجاتا ہے تو فرشتے اس کی راہ چھوڑ دیتے ہیں، اور پھر جو اللہ کو منظور ہوتی ہے، وہ مصیبت اس کو آ لیتی ہے۔السنن لأبی داؤد فی القدر

۱۵۶۳..... ابو نصیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص ہاتھ میں نیزہ تھامے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم تو اس کو نہ پہچان سکے، مگر آپ رضی اللہ عنہ پہچان گئے۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین؟ فرمایا: جی! عرض کیا: آپ اس وقت..... میں بے دھڑک نکلتے ہیں۔ جبکہ آپ سے جنگ چھڑی ہوئی ہے؟ فرمایا: اللہ کی طرف سے ایک ڈھال میری حفاظت پر مامور ہے جو میرے لئے قلعہ گاہ بھی ہے۔ پس جب نوشتۂ تقدیر آجائے گا تو کوئی چیز مفید نہ رہے گی۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر کوئی نگہبان فرشتہ مقرر نہ ہو۔ کوئی بھی جانور یا کوئی اور شے اسے گزند پہنچانے کا ارادہ کرتی ہے تو وہ فرشتہ اسے کہتا ہے کہ ہٹو! ہٹو! پس جب قدرت کا فیصلہ آجاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کی راہ چھوڑ دیتا ہے۔ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

ہر آدمی پر حفاظتی فرشتے مقرر ہیں

۱۵۶۴..... یعلی بن مرۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رات میں مسجد جا کر نوافل ادا فرماتے تھے۔ تو ہم آپ کی چوکیداری کی غرض سے حاضر ہوئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو ہمارے پاس تشریف لائے، اور فرمایا کس چیز نے تمہیں بٹھا رکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہم آپ کی چوکیداری کر رہے ہیں۔ فرمایا: کیا آسمان والوں سے میری حفاظت کر رہے ہو یا زمین والوں سے؟ ہم نے عرض کیا زمین والوں سے۔ فرمایا زمین میں کوئی شی نقصان رساں نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ آسمان پر اس کا فیصلہ نہ کر دیا جائے۔ بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر دو نگہبان فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے ہر مصیبت کو دفع کرتے رہتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کو اس کی حفاظت سپرد کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی تقدیر آ جاتی ہے، پس جب اس کی تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف سے ایک ڈھال میری حفاظت پر مامور ہے جو میرے لئے قلعہ گاہ ہے۔ سو جب میرا وقت آجائے گا تو مجھ سے یہ حفاظت اٹھ جائے گی۔ اور بے شک کوئی شخص ایمان کا مزہ اس وقت تک نہیں چکھ سکتا جب تک وہ اس بات کا یقین نہ کر لے کہ جو چیز اس کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ابو داؤد فی القدر، خشیش فی الاستقامۃ، ابن عساکر

۱۵۶۵..... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زندگی کی آخری رات آئی، تو آپ اپنی جگہ ٹھہرتے نہ تھے۔ اہل خانہ کو تشویش لاحق ہوئی، اور وہ آپس میں آپ کو روکنے کے لئے حیلہ سازی کرنے لگے۔ پھر جمع ہو کر آپ کو رک جانے کے لئے واسطے دیئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک کوئی انسان ایسا نہیں ہے، جس پر دو نگہبان فرشتے مقرر نہ ہوں۔ جو اس سے ہر غیر

مقدر مصیبت کو دفع کرتے رہتے ہیں یا فرمایا جب تک کہ تقدیر نہیں آجاتی۔ پس جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف گئے اور شہید کردیئے گئے۔ ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

۱۵۶۶ ۔۔۔ ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ اس وقت آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں نماز میں مشغول تھے۔ اس شخص نے آکر عرض کیا اپنی حفاظت کا کچھ خیال کیجئے کیونکہ مراد کے لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک ہر آدمی پر دو نگہبان فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی ہر غیر مقدر مصیبت کی طرف سے حفاظت کرتے رہتے ہیں۔ پس جب تقدیر آجاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔ اور موت خود انسان کے لئے ایک ڈھال اور قلعہ گاہ ہے۔

ابن سعد، ابن عساکر

۱۵۶۷ ۔۔۔ محمد بن ادریس الشافعی، یحییٰ بن سلیم سے۔ اور یحی، جعفر بن محمد سے۔ جعفر اپنے والد عبداللہ بن جعفر سے۔ عبداللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: انسان کے اندر عجیب ترین شے اس کا دل ہے۔ جو حکمت ودانائی کا ذخیرہ ہے تو اس کی اضداد کے لئے بھی جائے پناہ ہے۔ اگر اس میں امید کو آسرا ملتا ہے تو طمع اس کو مجبور کردیتی ہے۔ اور اگر طمع بھڑکتی ہے تو حرص اس کو ہلاک کرڈالتی ہے۔ اور اگر یاس و ناامیدی کا ہجوم اس میں گھر بساتا ہے تو حسرت وافسوس اس کو قتل کئے دیتا ہے۔ اور اگر اس پر غصہ طاری ہوتا ہے، تو غضبنا کی اس میں بھڑک اٹھتی ہے۔ اور اگر اس کو رضاء بالقضاء کی سعادت میسر ہوتی ہے تو یہ اپنی حفاظت سے غافل ہوجاتا ہے۔ اور اگر خوف اس پر مسلط ہوتا ہے تو یہ حزن وملال کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ اگر اس پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو آہ، واویلا! اس کو کاٹ ڈالتا ہے۔ اگر یہ مال حاصل کرلیتا ہے تو غنی واسراف اس کو سرکشی میں مبتلا کئے دیتے ہیں۔ اگر اس کو فاقہ کاٹتا ہے تو بلاء ومصیبت اس کو گھیر لیتی ہے۔ اور اگر بھوک اس کو لاچار کرتی ہے تو ضعف وکسمپرسی اس کو لے بیٹھتی ہے۔ الغرض ہر کمی اس کے لئے مضر ہے۔ اور ہر طرح کی فراوانی اس کے بگاڑ وفساد کا سرچشمہ ہے۔

ایک شخص جو جنگِ جمل میں آپ کے ہمراہ تھا کھڑا ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ اتھاہ گہرا سمندر ہے، اس میں مت گھس۔ اس نے پھر اصرار کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: یہ خدائی راز ہے اس کی کلفت میں مت پڑ۔ اس نے پھر اصرار کیا اے امیر المؤمنین! ہمیں تقدیر کے متعلق کچھ بتادیجئے، فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو سنو کہ یہ دوراہوں کے درمیان ایک راہ ہے۔ جس میں کلی جبر ہے، اور نہ مکمل اختیار وتفویض۔ اس نے عرض کیا: امیر المؤمنین! یہاں ایک شخص آپ کے پاس حاضر ہے، جس کا خیال ہے کہ ہر شی کا تعلق بندہ کی استطاعت کے ساتھ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کو سامنے لاؤ لوگوں نے اس کو کھڑا کردیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار چار انگلیوں کئے برابر نیام سے سونتی اور اس سے دریافت فرمایا: کیا تم اللہ کے ساتھ ہوکر استطاعت رکھنے کا دعوی کرتے ہو یا اللہ کے بغیر استطاعت رکھنے کا دعوی کرتے ہو؟ اور یاد رکھو کسی ایک کے متعلق بھی ہاں کہی تو تم مرتد ہوجاؤ گے اور پھر میں تمہاری گردن اڑا دوں گا۔ اس شخص نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! تو پھر میں کیا کہوں؟ فرمایا: کہو کہ میں استطاعت رکھتا ہوں اللہ کی مدد سے اگر وہ چاہتا ہے تو مجھے اس کا مالک بنادیتا ہے۔ الحلیہ

۱۵۶۸ ۔۔۔ یحی بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اجازت طلب کی گئی کہ کیا ہم آپ کی حفاظت نہ کریں؟ فرمایا: موت انسان کی حفاظت کرتی ہے۔ الحلیہ یعنی جب تک موت کا وقت نہ آئے تو کوئی چیز گزند ونقصان نہیں پہنچا سکتی۔ تو گویا موت ہی اس کی حفاظت کرتی ہے۔

۱۵۶۹ ۔۔۔ ازمسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابوالاسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ میرا اہلِ القدر تقدیر کے منکرین سے جھگڑا ہوگیا ہے، حتی کہ انہوں نے مجھے تنگ کرڈالا ہے۔ لہٰذا آپ مجھے کوئی حدیث سنائیے! شاید اس کے ذریعہ اللہ مجھے نفع دے۔ فرمایا: اگر میں کچھ کہوں تو شاید تمہارے کانوں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑے، گویا تم اس کو سنی ان سنی کردو۔ میں نے عرض کیا: میں اس لئے حاضر ہوا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک وتعالیٰ ساتوں آسمان اور ساتوں زمین والوں

کوعذاب میں مبتلا فرمادیں تو اس کا ذرہ بھران پرظلم نہ ہوگا۔اور اگران سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے تو اس کی رحمت سب کے گناہوں پر حاوی ہوگی۔جیسا کہ اس ذات نے خود فرمایا:

يعذب من يشاء ويرحم من يشاء

”وہ جس کو چاہے عذاب دے اور جس کو چاہے رحم کرے۔“

وہ جس کو بھی عذاب سے دوچار کرے،عین برحق ہے۔اور جس پر بھی رحم کرے،عین برحق ہے۔

اگر سارے پہاڑ سونے یا چاندی کے ہوجائیں اور وہ شخص جو اچھی بری تقدیر کا منکر ہے،ان کو راہ خدا میں صرف کرڈالے تو تب بھی کچھ نفع نہ دے۔اب تم جاؤ اور دیگر صحابہ سے بھی سوال کرو۔ابوالأسود الدؤلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں مسجد کی طرف نکلا تو وہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو پایا۔میں نے دونوں سے سوال کیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اے ابی!اس کو بتاؤ۔حضرت ابی نے فرمایا:آپ ہی فرمائیں اے ابوعبدالرحمٰن!تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے عین اسی کے مثل فرمایا جو حضرت عمران بن حصین فرماچکے تھے،کچھ بھی کمی بیشی نہ فرمائی،گویا انہی سے سن کر جواب دیا ہے۔پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب سے فرمایا اے ابی!کیا تم بھی یہی کہتے ہو؟انہوں نے فرمایا:بالکل۔ابن جریر

۱۵۷۰...ازمسند اکثم بن الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ۔ابونہیک رحمۃ اللہ علیہ،شبل بن خلید المزنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں،اور وہ اکثم بن ابی الجون سے روایت کرتے ہیں،وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ!فلاں شخص قتال میں بڑا ہی جرأت مند ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:وہ تو جہنمی ہے۔ہم نے عرض کیا یارسول اللہ!اگر وہ فلاں شخص اپنی عبادت اور جدوجہد اور نرم رویہ کے باوجود جہنمی ہے تو ہم کس کھاتے میں ہوں گے؟فرمایا یہ محض نفاق کی عجز وانکساری ہے۔اور یہ جہنم میں جائے گی۔راوی کہتے ہیں:پھر ہم قتال میں ان کی خاص نگرانی رکھتے تھے تو دیکھا کہ اس کے پاس سے کوئی بھی شہسوار یا پیادہ پا گزرتا ہے تو یہ اس پر کود کر حملہ آور ہوجاتا ہے.... حتیٰ کہ یہ زخموں سے چور ہوگیا۔یہ ماجرا دیکھ کر ہم بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ!وہ تو شہید ہوا جاتا ہے؟تب بھی آپ ﷺ نے فرمایا:وہ جہنمی ہے۔تو بالآخر جب وہ زخموں کی تاب نہ لاسکا تو اس نے اپنی تلوار تھامی اور عین اپنے سینے کے درمیان رکھی اور پھر اس پر اپنا زور صرف کرڈالا.....حتیٰ کہ وہ تلوار اس کی پشت سے جانکلی۔اکثم بن ابی الجون الخزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں۔تب آپ ﷺ نے فرمایا:آدمی اہلِ جنت کا عمل کرتا رہتا ہے،جبکہ وہ جہنمیوں میں داخل ہوتا ہے۔اور کبھی آدمی اہل جہنم کا عمل کرتا رہتا ہے،جبکہ وہ جنتیوں میں داخل ہوتا ہے۔لیکن روح نکلتے وقت اس کو شقاوت یا سعادت آلیتی ہے۔اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ابن منده، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابو نعيم

ریش تھامنے کا واقعہ

۱۵۷۱...ازمسندِ انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن علی بن مسلم الفقیہ نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں عبدالعزیز بن احمد نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابوعمرو عثمان بن ابی بکر نے اپنی ریش تھامے ہوئے خبر دی،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن اسحاق العبدی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں احمد بن مہران نے اپنی ریش تھامے ہوئے خبر دی،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن شعیب الکیسانی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں شہاب بن خراش نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یزید الرقاشی نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنی ریش تھامے ہوئے بیان کیا،وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو اپنی ریش مبارک تھامے ہوئے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بندہ اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اچھی بری،شیریں وتلخ ہر طرح کی تقدیر پر ایمان نہ

لائے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ریش مبارک کو مٹھی میں پکڑتے ہوئے فرمایا: میں بھی ہر تقدیر پر خواہ اچھی ہو یا بری، اور شیریں ہو یا تلخ، ایمان لاتا ہوں۔ اور سنو! آدمی بسا اوقات عرصہ دراز تک اہلِ جہنم کے عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اس کے سامنے جنت کی راہوں میں سے کوئی راہ پیش آجاتی ہے۔ اور وہ اس پر گامزن ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ پھر اسی پر اس کی موت آتی ہے۔ اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے مقدر میں یہی لکھا تھا۔ اور بسا اوقات آدمی عرصہ دراز تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔ پھر اس کے سامنے جہنم کی راہوں میں سے کوئی راہ پیش آجاتی ہے۔ اور وہ اس پر گامزن ہو جاتا ہے...... حتیٰ کہ پھر اسی پر اس کی موت آتی ہے۔ اور یہ محض اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے مقدر میں یہی لکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت الغرس بن عمیرۃ

مسئلہ تقدیر میں بحث کرنا گمراہی ہے

۱۵۷۲...... حضرت ثوبان سے مروی ہے کہ چالیس اصحابِ رسول ﷺ جمع ہوئے اور قدر و جبر میں گفتگو کرنے لگے۔ انہی میں حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ اسی اثناء میں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس نازل ہوئے اور فرمایا: اے محمد! اپنی امت کی خبر لیجئے، وہ گمراہ ہو رہی ہے۔ آپ ﷺ اسی گھڑی ان کے پاس پہنچے۔ حالانکہ اس وقت آپ کبھی نہیں نکلتے تھے۔ صحابہ کرام کو یہ بات اجنبی محسوس ہوئی۔ اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ غصہ کی وجہ سے سرخی میں بھڑک رہا تھا۔ اور آپ کے رخسار مبارک ایسے محسوس ہو رہے تھے گویا ان پر ترش انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہتھیلیاں اور بازو خوف کے مارے پھڑ پھڑا اٹھے، اور وہ سب اپنی آستینیں چڑھاتے ہوئے اٹھے اور لجاجت آمیز لہجے میں بولے: یارسول اللہ! ہم اللہ اور اس کے رسول کے آگے تائب ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ تم جہنم کو اپنے پر واجب کر بیٹھتے۔ میرے پاس ابھی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کی خبر لیجئے، وہ گمراہ ہو رہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۷۳...... از مسند زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ ابن ابی لیلی سے مروی ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کی طرف سے کچھ خلجان واقع ہو گیا ہے، لہٰذا مجھے کچھ بیان کیجئے تاکہ وہ میرے دل کو صاف کر دے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تبارک و تعالیٰ تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں مبتلا فرما دیں تو اس کا ذرہ بھر ان پر ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ان سب کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لے تو اس کی رحمت سب کے اعمال سے بڑھ کر ہوگی۔ اور اگر تو اس کی راہ میں احد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تب بھی اللہ اس کو تجھ سے اس وقت تک ہرگز قبول نہ فرمائیں گے، جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔ اور اس بات کا اچھی طرح یقین نہ کر لے کہ جو چیز تجھ کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ اور اگر تو اس کے علاوہ کسی اور عقیدہ پر مر گیا تو تو جہنم واصل ہوگا۔ ابن ابی لیلی کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل بات بیان فرمائی۔ پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل بات بیان فرمائی۔ پھر میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے بھی بعینہ اسی کے مثل نبی اکرم ﷺ سے روایت بیان فرمائی۔ ابن جریر

۱۵۷۴...... از مسند سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ۔ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ایک شخص جو عظیم مسلمانوں میں سے تھا، اس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں مسلمانوں کی حمایت میں لڑتے ہوئے خوب مشقت اٹھائی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو فرمایا: جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ تو قوم کا ایک شخص اس کی ٹوہ میں لگ گیا۔ دیکھا کہ وہ اسی سخت جانفشانی میں ہے، مشرکین پر حملوں میں سب سے زیادہ سخت ہے۔ حتیٰ کہ وہ زخمی ہو گیا۔ لیکن تکلیف و مصیبت کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے موت کی ازخود آرزو کی اور اپنی تلوار کی نوک عین سینے کے درمیان رکھ دی...... حتیٰ کہ وہ اس کے شانوں سے جا نکلی۔ تو یہ شخص جو اس کی ٹوہ میں تھا، تیزی سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا یارسول اللہ! میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ عرض

کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جو کسی جہنمی شخص کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ جبکہ وہ ہم میں سب سے زیادہ مسلمانوں کی حمایت میں مشقت اٹھانے والا تھا تو میں نے کہا کہ یہ شخص اس حالت پر نہیں مرسکتا۔ پس جب وہ زخمی ہو گیا تو اس نے از خود موت کی جلد آرزو کی۔ اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اہل جنت کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جہنمیوں میں داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی آدمی اہل جہنم کا عمل کرتا رہتا ہے، جبکہ وہ جنتیوں میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ السنن لابی داؤد

۱۵۷۵ ۔۔۔ از مسند عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔ ولید بن عبادۃ سے مروی ہے کہ جب حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ کا آخری وقت آیا تو ان کے فرزند نے پوچھا: اے ابا جان مجھے کچھ وصیت فرما دیجئے! فرمایا: اے بیٹے اللہ سے ڈرتے رہو۔۔۔۔ اور تم اللہ سے ڈرنے کا مقام اس وقت تک پیدا نہیں کر سکتے جب تک کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اللہ پر اس وقت تک ہرگز ایمان نہیں لا سکتے جب تک کہ اچھی بری تقدیر پر ایمان نہ لاؤ۔ اور اس بات کا یقین نہ کر لو کہ جو چیز تجھ کو پہنچی وہ ہرگز چوکنے والی نہ تھی اور وہ جو نہیں پہنچی وہ ہرگز پہنچنے والی نہ تھی۔ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تقدیر یہی ہے۔ سو جو اس کے علاوہ پر مرا، اللہ اس کو جہنم میں داخل فرما دیں گے۔ ابن عساکر

۱۵۷۶ از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں میں کوئی شے لئے ہوئے باہر تشریف لائے۔ پھر آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جنت کی تعداد اور ان کے حسب ونسب وغیرہ کے ہیں۔ اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔

کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا بایاں ہاتھ کھولا اور فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: یہ رحمٰن ورحیم کی کتاب ہے۔ اس میں اہلِ جہنم کی تعداد اور ان کے حسب ونسب وغیرہ کے ہیں۔ اور اسی پر ان کو اٹھایا جائے گا۔ کبھی بھی اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ کبھی اہل شقاوت میں اہل سعادت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے۔۔۔۔ حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس قدر نیک بختوں کے مشابہ ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر شقاوت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نکال لاتی ہے۔ کبھی اہلِ سعادت میں اہلِ شقاوت کا طریقہ رائج ہو جاتا ہے۔۔۔۔ حتیٰ کہ کہا جانے لگتا ہے کہ یہ لوگ کس بری طرح ان بدبختوں کے ہوبہو ہو گئے ہیں۔ لیکن پھر سعادت ان کو جا لیتی ہے اور ان کو اس سے نجات دیتی ہے۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ پس اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ ابن جریر

۱۵۷۷ ۔۔۔ از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ اول شے جو اسلام کو اوندھا کر دے گی جس طرح کہ برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے، وہ لوگوں کا تقدیر کے بارے میں گفتگو کرنا ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۷۸ ۔۔۔ ابن الدیلمی سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے آپ کی طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ قلم خشک ہو چکا ہے۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ نے انسانوں کو تاریکی میں پیدا کیا۔ پھر اپنے نور میں سے ان پر نور ڈالا۔ سو جس کو چاہا اس کو وہ نور پہنچا اور جس کو چاہا نہیں پہنچا۔ اور پہنچنے والوں میں سے نہ پہنچنے والوں کو اللہ نے اچھی طرح جان لیا ہے۔ سو جس کو نور پہنچا وہ ہدایت یاب ہوا۔ اور جس کو خطا کر گیا وہ گمراہ ہوا۔ تو اس موقعہ پر میں کہتا ہوں کہ قلم خشک ہو چکا ہے۔

رواہ ابن جریر

۱۵۷۹ از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ چار چیزوں سے فراغت ہو چکی ہے۔ تخلیق، اخلاق، رزق، اور موت۔ ابن عساکر

۱۵۸۰ ۔۔۔ راشد بن سعد سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قتادہ السلمی نے بیان کیا جو اصحاب رسول ﷺ میں سے تھے۔ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ نے آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی پشت سے ان کی تمام اولاد کو لیا اور فرمایا یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ! پھر ہم عمل کس لئے کریں؟ فرمایا: تقدیر کے وقوع کے لئے۔ ابن جریر

۱۵۸۱ از مسند محمد بن عطیہ بن عروۃ السعدی۔ ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ منقول ہے کہ محمد بن عطیہ کو عروہ بن محمد السعدی سے

ملاقات حاصل ہے لہٰذا دونوں کے درمیان انقطاع نہ ہوگا۔ اور عروہ اپنے والد محمد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک عورت سے نکاح کرنے کا خواہشمند ہوں سو میرے لئے دعا فرمائیے، آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا اس نے تین مرتبہ کہا اور ہر مرتبہ آپ ﷺ نے اعراض فرمایا۔ پھر آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمانے لگے کہ اگر اسرافیل علیہ السلام، جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور حاملینِ عرش مجھ سمیت تیرے لئے دعا مانگیں تب بھی تیرا نکاح اسی عورت سے ہوگا جو تیرے لئے لکھ دی گئی ہے۔ ابن مندۃ، حدیث غریب ہے۔ ابن عساکر

۱۵۸۲ ..... از مسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ، حسان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اہلِ دمشق نے حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کو پھلوں کی کمی کی شکایت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان باغوں کی دیواروں کو طویل کر دیا ہے، اور ان پہ پہریداری سخت کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے اوپر سے وباء آ گئی ہے۔ ابن جریر

۱۵۸۳ ..... ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی رائے ہے کہ جو ہم عمل کرتے ہیں ان کے وقوع کا فیصلہ ہو چکا ہے یا وہ عمل از سرِ نو ہوتا ہے؟ فرمایا: اس کے فیصلہ سے فراغت ہو چکی ہے۔ عرض کیا پھر فیصلہ ہو جانے کے بعد عمل کیسے ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آدمی کو اسی عمل میں لگایا جاتا ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ ابن جریر

۱۵۸۴ ..... حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہلِ دمشق نے حضرت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کو پھلوں کی کمی کی شکایت کی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ان باغوں کی دیواروں کو طویل کر دیا ہے، اور ان پر پہریداری سخت کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے اوپر سے وباء آ گئی ہے۔

رواہ ابن عساکر

۱۵۸۵ ..... از مسند ابی ذر رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں: اے ابوذر! اس شخص سے امید و آس قطع مت کر، جو شر میں لگا ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ خیر کی طرف لوٹ آئے اور پھر اسی حالت پر اس کی موت آ جائے۔ اور کسی خیر پر کاربند شخص سے بھی مطمئن مت ہو، ممکن ہے کہ وہ شر کی طرف واپس چلا جائے اور ان پر اس کی موت آ جائے۔ یہ بات ذہن نشین رکھ تاکہ یہ بات تجھے لوگوں سے اعراض کر کے اپنے آپ میں مشغول کر دے۔ ابن السنی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۶ ..... از مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدم و موسیٰ علیہما السلام کا مناظرہ ہوا۔ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: آپ موسیٰ ہیں جن کو اللہ نے کسی وقت میں تمام مخلوق میں سے منتخب کیا؟ اور اپنے پیغامات کے ساتھ تمہیں مبعوث کیا؟ پھر تم نے کیا جو کیا یعنی ایک جان کو قتل کر ڈالا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ وہی ہیں ناں! کہ اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا؟ اور پھر آپ کو مسجودِ ملائکہ بنایا؟ پھر اپنی جنت میں آپ کو سکونت بخشی؟ پھر آپ نے کیا جو کیا؟ اگر آپ وہ نہ کرتے تو آپ کی ذریت بھی جنت میں داخل ہو جاتی؟ آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا کیا تم مجھے ایسی بات پر ملامت کرتے ہو جس کا وقوع میری تخلیق ہی سے قبل مقدر ہو چکا تھا؟ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا: پس آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ ابن شاہین فی الافراد

مولف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ واحد روایت ایسی ہے جس میں حضرت آدم علیہ السلام اولاً حضرت موسیٰ علیہ السلام پر قتل کا الزام وارد کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۸۷ ..... ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے جنت کو تخلیق فرمایا، تو اس کے اہل کو بھی ان کے خاندان اور قبائل کے ساتھ تخلیق فرمایا۔ سو ان میں کسی ایک فرد کی زیادتی ہو سکتی ہے اور نہ ہی کمی۔ عرض کیا یا رسول اللہ! پھر عمل کس لئے؟ فرمایا: عمل کرتے رہو کیونکہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ہوتی ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ الخطیب

۱۵۸۸ ..... اے ابو ہریرۃ! جو تم کو پہنچنے والا ہے، قلم اس پر خشک ہو چکا ہے۔ پس اسی پر اختصار کر لو یا چھوڑ دو۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹ ... از مسند ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو چند اصحاب رضی اللہ عنہ کو تقدیر کا ذکر کرتے سنا۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم دو جانبوں میں بٹ گئے ہو اور ہر ایک اپنی جانب کی گہرائی میں اتر گیا ہے۔اسی میں تو تم سے قبل اہل کتاب تباہ ہوئے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کسی دن آپ نے ایک کتاب نکالی اور اس کو پڑھتے ہوئے فرمایا: یہ کتاب رحمٰن ورحیم کی ہے۔اس میں اہل جہنم کے نام ان کی آباء وجداد اور خاندان وقبائل کے ناموں سمیت درج ہیں اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا۔ان میں کوئی کمی متصور نہیں۔ایک فریق جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔پھر آپ ﷺ نے ایک اور کتاب نکالی اور فرمایا: یہ رحمٰن ورحیم کی ہے۔اس میں اہل جنت کے نام ان کی آباء، ولجداد اور خاندان وقبائل کے ناموں سمیت درج ہیں۔اسی پر ان کو جمع کیا جائے گا۔ان میں کسی فرد واحد کی بھی کمی متصور نہیں۔ایک فریق جنت میں اور دوسرا جہنم میں ہے۔ ابن جریر

۱۵۹۰ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے مجھے سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا۔پھر اپنا دست مبارک اپنی پشت کے پیچھے لاکر مجھے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا: اے لڑکے! کیا میں تجھے ایسی باتیں نہ بتاؤں کہ اگر تو ان کی حفاظت رکھے تو اللہ تیری حفاظت رکھے؟ اللہ کے حقوق کی رعایت کر، تو تو اس کو ہر کٹھن وقت میں اپنے سامنے پائے گا۔اقلام خشک ہو چکے ہیں۔اور صحائف اٹھ چکے ہیں۔پس جب تو سوال کرے تو اللہ ہی سے سوال کر۔اور جب تو مدد کا محتاج ہو تو اللہ ہی سے مدد کا طلب گار ہو۔اور قسم ہے اس ذات کی! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے، اگر ساری امت اس امر پر متفق ہو جائے کہ تجھے کسی چیز کا ضرر پہنچائے تو ہر گز وہ تجھ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی مگر اسی چیز کا جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔اور اگر ساری امت تجھے نفع رسانی کا ارادہ کرے تو ہر گز تجھ کو کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی مگر اسی چیز کا جو اللہ نے تیرے لئے لکھ دی ہے۔ السنن لأبی داؤد

۱۵۹۱ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم وموسیٰ علیہم السلام کی ملاقات ہوئی پھر موسیٰ علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا آپ وہی آدم ہیں ناں! کہ اللہ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا؟ اور پھر آپ کو مسجود ملائکہ بنایا؟ پھر اپنی جنت میں آپ کو سکونت بخشی؟ پھر آپ نے ہم کو جنت سے نکلوا دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ وہی موسیٰ ہیں ناں کہ اللہ نے آپ کو اپنی رسالت کے لئے منتخب کیا اور آپ کو راز و نیاز کے لئے اپنا قرب بخشا؟ اور آپ پر توراۃ نازل کی۔؟ پس میں آپ سے اس ذات کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس نے آپ کو یہ سب عطا فرمایا کہ کتنا عرصہ قبل یہ میرے لئے لکھ دیا گیا تھا؟ فرمایا میں تورات میں اس کو آپ سے دو ہزار سال قبل لکھا پاتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا: پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔

۱۵۹۲ ... از مسند عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا اہل جنت کا اہل جہنم سے امتیاز کر دیا گیا ہے؟ فرمایا: بالکل۔عرض کیا پھر عمل کس لئے؟ فرمایا: عمل کرتے رہو...... کیونکہ ہر شخص کو اسی کی توفیق ہوتی ہے جس کے لئے اس کو پیدا کیا گیا ہے۔ابن عساکر وابن جریر

۱۵۹۳ ... ابی مجلز سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے عرض کیا اپنی حفاظت کا کچھ خیال کیجئے کیونکہ لوگ آپ کے قتل کے درپے ہیں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک۔آدمی پر دو نگہبان فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو اس کی ہر غیر مقدر مصیبت کی طرف سے حفاظت کرتے رہتے ہیں۔پس جب تقدیر آ جاتی ہے تو وہ فرشتے اس کے اور تقدیر کے درمیان سے ہٹ جاتے ہیں۔اور موت خود انسان کے لئے ایک ڈھال اور قلعہ گاہ ہے۔ابن جریر

۱۵۹۴ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کہ لوگوں کی راہ مت اپناؤ۔آدمی طویل عرصہ تک اہل جنت کے عمل کرتا رہتا ہے۔اگر وہ مر جائے تو تم یقیناً کہو کہ وہ جنتی ہے۔لیکن پھر وہ علم الٰہی کی وجہ سے منقلب ہو جاتا ہے۔اور اہل جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے۔اور اسی حالت پر مر کر جہنم واصل ہو جاتا ہے۔اور کبھی آدمی طویل عرصہ تک اہل جہنم کے عمل کرتا رہتا۔لیکن پھر وہ علم الٰہی کی وجہ سے منقلب ہو جاتا ہے۔اور اہل جنت

کے عمل شروع کر دیتا ہے اور اسی پر مر کر اہلِ جنت میں سے ہو جاتا ہے۔ پس اگر تم بھروسہ کرنا ہی چاہتے ہو تو مردوں پر کرو نہ کہ زندوں پر۔

خشیش فی الإستقامة، ابن عبدالبر

۱۵۹۵..... از مسند رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ۔ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ اصحابِ مجلس نے ایک قوم کا ذکر چھیڑا کہ اس کا کہنا ہے کہ اللہ نے اعمال کے ماسوا ہر چیز کو مقدر فرمایا ہے۔ عمرو کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے حضرت سعید بن المسیّب رحمۃ اللہ علیہ کو اس وقت سے زیادہ غضبناک کبھی نہیں دیکھا..... حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے شدتِ غضب سے کھڑے ہونے کا ارادہ فرمایا لیکن پھر ٹھنڈے ہو گئے۔ اور فرمایا: ان کو کہو: کہ مجھے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت میں سے ایک قوم ہوگی جو اللہ اور قرآن کا انکار کرے گی، لیکن ان کو اس بات کا شعور بھی نہ ہوگا۔ جس طرح یہود ونصاریٰ نے کفر کا ارتکاب کیا: رافع کہتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر فداء ہوں یہ کس طرح ہوگا؟ فرمایا: وہ بعض تقدیر کا اقرار کریں گے تو بعض کا انکار کریں گے۔ میں نے عرض کیا وہ کیا کہیں گے؟ فرمایا: خیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر ابلیس کی طرف سے، اور پھر وہ اس پر قرآن پڑھیں گے اور اس سے غلط استدلال کریں گے۔ اور یوں وہ ایمان ومعرفت کے بعد قرآن کا بھی انکار کریں گے، اس میں میری امت کو ان کی طرف سے بغض وعداوت اور جنگ وجدال بھی پیش آئے گی۔ یہ اپنے وقت میں اس امت کے زندیق لوگ ہوں گے۔ سلطان وقت کا ظلم وستم ان کا سایہ اور پناہ گاہ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان پر طاعون کی وباء مسلط فرما دیں گے جو ان کی کثرت کو فناء کر دے گی۔ پھر ان کو زمین میں دھنسایا جائے گا۔ اور بہت کم اس سے بچ سکیں گے۔ مؤمن اس وقت قلیل تعداد ہوں گے۔ ان کی خوشی بھی شدتِ غم سے عبارت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ان اکثر منکرین کی صورتوں کو بندروں اور خنزیروں کی صورت سے مسخ فرما دیں گے۔ پھر اسی حالت میں خروجِ دجال ہوگا۔ پھر آپ ﷺ رو پڑے، ہم بھی آپ کے رونے کی وجہ سے رو پڑے اور عرض کیا آپ کو کیا چیز رلا رہی ہے؟ فرمایا: ان کی بیخ کنی پر رحم کھاتے ہوئے کہ ان مبتلائے عذاب میں عبادت گزار تہجد گزار بھی ہوں گے۔ اور یہ پہلے لوگ نہ ہوں گے جنہوں نے تقدیر کے انکار میں یہ بات کہی ہوگی، جس کے بوجھ کو اٹھاتے ہوئے ان کے ہاتھ شل ہو گئے۔ بلکہ اکثر بنی اسرائیل تقدیر کے جھٹلانے کی وجہ سے ہی گرفتار ہلاکت ہوئے۔ کہا یا رسول اللہ! میں آپ پر فداء ہو جاؤں! مجھے بتائیے کہ کیسے تقدیر پر ایمان لایا جائے؟ فرمایا: اللہ وحدہ پر ایمان لاؤ، اور اس بات پر کہ اس کے ساتھ کوئی بھی ضرر ونفع رسانی کا مالک نہیں ہے، اور جنت وجہنم پر ایمان لاؤ۔ اور اس بات پر ایمان لاؤ کہ اللہ نے تخلیقِ خلق سے قبل ہی تقدیر کو پیدا فرما دیا تھا۔ پھر مخلوق کو پیدا فرمایا۔ اور جس کو چاہا جنت کا اہل بنایا اور جس کو چاہا جہنم کا اہل بنا دیا اور یہ بلا شک وشبہ اس کی طرف سے سراسر عدل وانصاف ہے۔ اور ہر ایک اسی پر عمل پیرا ہے جو اس کے لئے طے ہو چکا ہے۔ اور وہ اپنی تقدیر کی طرف بڑھتا جا رہا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ فرمایا۔

علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو عمرو بن شعیب سے دو طریق کے ساتھ روایت فرمایا۔ پہلے میں حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔ اور دوسرے میں ابن لہیعہ ہے۔ سو حدیث حسن ہے۔ اور حارث عقیلی نے اس کو دوسرے دو طریق کے ساتھ انہی سے روایت کیا۔ عقیلی اور علامہ خطیب نے اس کو المسند لابی یعلی المتفق والمفترق میں حارث کے طریق سے روایت کیا اور اس کی اسناد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں نئی ایک مجہول رواۃ ہیں۔

فرع..... فرقہ قدریہ کے بیان میں

۱۵۹۷..... از مسندِ علی رضی اللہ عنہ۔ حاتم بن اسماعیل سے مروی ہے کہ میں جعفر بن محمد کے پاس تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند لوگوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ اور کہنے لگی اے رسول اللہ کے فرزند! ہمیں بتائیے کہ ہم میں سے کس کی بات شر انگیز ہے؟ فرمایا: لاؤ تمہیں کیا بات پیش آئی؟ وہ کہنے لگے ہم میں سے ایک قدری ہے، اور دوسرا مُرجی ہے، اور تیسرا خارجی ہے۔ حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھے میرے

والد محمد نے بیان کیا، وہ اپنے والد علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، اور وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد بزرگوار حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ ﷺ امامۃ الباھلی رضی اللہ عنہ کو فرما رہے تھے کہ تو کسی قدری کے پاس بیٹھ اور نہ ہی کسی مرجی کے پاس، اور نہ کسی خارجی کے پاس بیٹھ۔ وہ دین کو یوں اوندھا کرنے والے ہیں جس طرح برتن کو اوندھا کر دیا جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح غلوبازی سے کام لینے والے ہیں جس طرح یہود ونصاریٰ نے غلوبازی سے کام لیا۔ ہر امت میں کچھ مجوسی ہوتے ہیں اور اس امت کے مجوسی قدری ہیں۔ پس ان کی جماعت میں نہ جاؤ۔ خبردار! وہ بندروں اور خنزیروں کی صورت میں مسخ کر دیئے جائیں گے۔ اور اگر میرے رب کا مجھ سے وعدہ نہ ہوتا کہ میری امت میں خسف زمین میں دھنسایا جانا نہیں ہوگا تو وہ اس دنیا میں ضرور خسف میں مبتلا ہو جاتے۔ اور مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خوارج دین سے یوں دور نکل گئے ہیں جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ اپنی قبروں میں کتوں کی شکل میں ہو جائیں گے۔ اور روز قیامت بھی کتوں ہی کی شکل میں اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ جہنم کے کتے ہیں۔ اور مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے دو گروہوں کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی، مرجیہ اور قدریہ۔ قدریہ وہ ہیں جو تقدیر کا انکار کرتے ہیں، اور وہ اس امت کے مجوسی ہیں۔ اور مرجیہ وہ ہیں جو قول وعمل میں تفریق کرتے ہیں۔ اور یہ اس امت کے یہودی ہیں۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

مرجیہ کہتے ہیں کہ جس طرح کفر کے ساتھ کوئی عمل مقبول نہیں اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی معصیت مضر نہیں۔ فقط ایمان قول کا نام ہے۔ عمل کی حاجت نہیں اس طرح یہ عمل اور قول میں فرق کرتے ہیں، جبکہ ایمان عمل اور قول ہر دو کا نام ہے۔

قدریہ کے چہرے مسخ ہوں گے

۱۵۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے، کہ لوگ تقدیر کا انکار کرنے لگیں گے۔ حتیٰ کہ کوئی عورت سامان لینے بازار نکلے گی اور واپس آکر دیکھے گی کہ اس کے شوہر کا چہرہ تقدیر کے انکار کی وجہ سے مسخ ہو چکا ہے۔ اللالکائی

۱۵۹۹ .. از مسند عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ۔ ابوالزاھریۃ سے مروی ہے کہ عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص، جن کو حضور ﷺ ان کے والد عمرو بن العاص پر بھی فوقیت دیتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ ہمارے پاس آئے اور قدریہ کے متعلق حدیث بیان فرمائی۔ ابن عساکر

۱۶۰۰ از مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا ''العادیات ضبحا'' ان ہانپتے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! جو ہانپ اٹھتے ہیں۔ سورہ العادیات کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا۔ وہ شخص آئندہ روز پھر حاضر ہوا اور عرض کیا ''الموریات قدحا'' وہ جو پتھر پر نعل مار کر آگ نکالنے والے ہیں کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے پھر اس سے اعراض برتا۔ پھر تیسرے روز حاضر ہوا اور عرض کیا ''المغیرات صبحا'' جو صبح کو چھاپہ مارنے والے ہیں کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے چھڑی کے ساتھ اس کے سر سے عمامہ اور ٹوپی اتاری تو دیکھا کہ وہ گھنے بالوں والا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں اس کو بالوں سے بے نیاز پاتا تو اس سر کو اڑا دیتا جس میں اس کی دو آنکھیں ہیں۔ حاضرین مجلس گھبرا گئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: میری امت میں عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ تعارض میں پیش کریں گے تاکہ اس کو باطل کریں اور اس میں متشابہ آیات جن کی مراد صرف اللہ کو معلوم ہے ان سے تعرض کریں گے۔ اور وہ خیال کریں گے کہ ان کا دین میں اپنا نیا راستہ ہے۔ اور ہر دین میں مجوسی ہوتے ہیں اور یہ لوگ اس امت کے مجوسی اور جہنم کے کتے ہوں گے۔ آپ فرماتے تھے کہ وہ قدری ہوں گے۔ ابن عساکر اس روایت میں ایک راوی البختری بن عبید ضعیف ہے۔

۱۶۰۱..... از مراسیل محمد بن کعب القرظی۔ محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ یہ آیات اہل قدر کے بارے میں نازل ہوئیں ہیں: ﴿ان المجرمین فی ضلال و سعر۔ الخ﴾ کہ یقیناً مجرمین گمراہی اور جہنم میں ہیں۔ ابن عساکر

۱۶۰۲..... از مراسیل مکحول رحمۃ اللہ علیہ۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا: افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرررساں اور بھاری ہوگا۔

ابو داؤد فی القدر، ابن عساکر

۱۶۰۳..... از مراسیل مکحول رحمۃ اللہ علیہ۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے غیلان سے فرمایا: افسوس تجھ پر اے غیلان! مجھے رسول اللہ ﷺ سے روایت پہنچی ہے کہ اس امت میں غیلان نامی ایک شخص ہوگا جو شیطان سے زیادہ اس پر ضرررساں اور بھاری ہوگا۔ تو تو اللہ سے ڈر اور وہ نہ بن۔ اللہ نے جو پیدا کرنا ہے وہ لکھ دیا ہے اور جس پر خلق کو عمل کرنا ہے وہ بھی لکھ دیا ہے۔ ابو داؤد فی القدر

آٹھویں فصل.....مؤمنین کی صفات میں

۱۶۰۴..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا تم مؤمن کو کذاب نہ پاؤ گے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت، شعب الإیمان

۱۶۰۵..... حارث بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں میں منافق نہ ہو جاؤں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا منافق اپنے نفس پر نفاق کا خوف نہیں کرتا۔ ابن خسرو

۱۶۰۶..... محمد بن سلیم، یعنی ابو ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابان نے حسن سے یہی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نفاق کا خوف کرتے ہو؟ مجھے بھی اس سے امن نہیں ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا دھڑکا لگا رہتا تھا۔ جعفر الفریابی فی صفۃ المنافقین

۱۶۰۷..... از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا مؤمن مؤمن آپس میں ایک دوسرے کے لئے خیر خواہ اور محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔ خواہ ان کے مراتب میں تفاوت ہو۔ اور فاسقین ایک دوسرے کے لئے دھوکہ باز اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں، خواہ ان کے اجسام ایک جگہ جمع ہوں۔ الدیلمی

۱۶۰۸..... از مسند نضلۃ بن عمرو الغفاری۔ محمد بن معن بن نضلۃ اپنے والد معن بن نضلۃ سے اور وہ محمد کے دادا یعنی اپنے والد نضلۃ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مقام مران میں ملے۔ ان کے ساتھ چند اونٹ تھے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک برتن میں دودھ دوھا اور آپ کو پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے صرف اس ایک برتن کے دودھ کو نوش فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر میں سات مرتبہ نہ پیوں تو میں سیر ہی نہیں ہوتا۔ اور نہ میرا پیٹ بھرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر فی تاریخہ، ابن مندہ البغوی

سات آنتوں کا یہ مطلب نہیں کہ حقیقت میں وہ سات آنتیں رکھتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ کے نام سے ابتداء نہیں کرتا جس کی وجہ شیطان اس کے ساتھ شریک طعام ہو جاتا ہے۔

۱۶۰۹..... ابی امامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن دنیا میں چار طرح کے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ مؤمن کے ساتھ جو اس سے رشک اور مسابقت کی کوشش رکھتا ہے۔ منافق، جو اس سے بغض رکھتا ہے۔ کافر، جو اس کے قتل کے درپے ہوتا ہے۔ شیطان، اس کے تو مؤمن حوالہ ہی کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر

۱۶۱۰..... از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال کھجور کے درخت

کی سی ہے۔ اگر تم اس کے ساتھ رہو گے تو وہ تمہیں نفع پہنچائے گا۔ اور اگر اس سے مشاورت کرو گے تب بھی نفع پہنچائے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ مجالست کرو گے تب بھی نفع پہنچائے گا۔ الغرض اس کی ہر شان نفع مند ہے۔ اسی طرح کھجور کی بھی ہر چیز نفع مند ہے۔ شعب الایمان

۱۶۱۱ ... جہجاہ الغفاری سے مروی ہے کہ میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ جو اسلام لانا چاہتے تھے، آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر مغرب کی نماز میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔ پھر جب آپ ﷺ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھنے والے کا ہاتھ تھامنے کا مقصد تھا کہ اپنے اپنے ساتھ ایک ایک مہمان یا مستحق شخص لے جائے اور اس کی خاطر مدارات کرے۔ تو مسجد میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، میں چونکہ بہت طویل قد وقامت والا تھا میرے سامنے کوئی نہ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ میرے لئے بکری کا دودھ دوہا تو میں اس کو پی گیا حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سات مرتبہ دوہا میں سب پی گیا۔ چونکہ اس میں حضور ﷺ کا بھی حصہ تھا تو آپ ﷺ کی باندی ام ایمن بولی: اللہ بھوکا ہی رکھے اسے، جس نے آج رسول اللہ ﷺ کو بھوکا رکھا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: رکو! رکو! ام ایمن، اس نے اپنا ہی رزق کھایا ہے۔ اور ہمارا رزق اللہ کے ذمہ ہے۔ پھر صبح ہوئی تو آپ ﷺ اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم جمع ہوئے۔ تو کوئی آدمی بیان کرنے لگا کہ اس کی کیا خاطر تواضع ہوئی۔ میں نے بھی کہا کہ آپ ﷺ نے میرے لئے سات مرتبہ دودھ دوھا اور میں سب پی گیا۔ اور ایک ہانڈی کھانا مزید میرے لئے تیار کیا گیا وہ بھی کھا گیا۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی۔ اور آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کہ ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھنے والے کا ہاتھ تھام لے۔ تو مسجد میں میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی باقی نہ رہا، میں چونکہ بہت طویل قد وقامت والا تھا میرے سامنے کوئی نہ آیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے۔ میرے لئے بکری کا دودھ دوہا تو میں اسد فعہ اسی کو پی کر سیر ہو گیا۔ ام ایمن بولی: یا رسول اللہ! کیا یہ ہمارا وہی مہمان نہیں ہے؟ فرمایا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن بات یہ ہے کہ آج رات اس نے مؤمن کی آنت میں کھایا ہے۔ اور اس سے پہلے کافر کی آنت میں کھاتا رہا ہے۔ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے تو مؤمن ایک آنت میں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابو نعیم

۱۶۱۲ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مؤمن میٹھا خوشگوار طبیعت کا ہوتا ہے۔ اور میٹھے کو پسند کرتا ہے۔ اور جس نے اس کو اپنے پر حرام کیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ اللہ کی کسی نعمت کو اور پاکیزہ اشیاء کو اپنے پر حرام نہ کرو۔ کھاؤ پیو اور شکر ادا کرو۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو عقوبتِ الٰہی تمہیں لازم ہو جائے گی۔ الدیلمی

منافقین کی صفات

۱۶۱۳ ... از مسند حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نفاق کیا چیز ہے؟ فرمایا: آدمی اسلام کا دعویٰ تو کرے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ابن جریر

۱۶۱۴ ... ابو یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ منافق کون ہے؟ فرمایا: وہ جو اسلام کی باتیں تو کرے مگر اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۵ ... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آج جو منافقین تمہارے ساتھ ہیں یہ ان سے بدترین منافقین ہیں، جو رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں تھے۔ کیونکہ وہ تو اپنا نفاق مخفی رکھتے تھے۔ اور یہ اپنے نفاق کا اعلان کرتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۶ ... ابو البختری سے مروی ہے کہ ایک شخص نے یوں بددعا کی کہ اے اللہ منافقین کو ہلاک فرما! حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر وہ سب ہلاک ہو گئے تو کیا تم اپنے دشمنوں سے آدھے نہ ہو جاؤ گے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۱۷ ... از مسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارا اور ابو انیس کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا ہمارا اور اس کا یہ حال ہے کہ جب ہم اس سے ملاقات کرتے

ہیں تو اس کی دل پسند باتیں کرتے ہیں۔ اور جب اس کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو کچھ اور کہتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو اس کو نفاق شمار کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۶۱۸..... از مسند عبداللہ بن عمرو۔ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ جس شخص میں یہ تین باتیں پائی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اس کے نفاق کی شہادت دو، جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس میں خیانت کا مرتکب ہو۔ اور جو ایسا ہو کہ جب بات کرے تو سچائی اختیار کرے۔ اور وعدہ کرے تو وفا کرے اور جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو اس کو ادا کر دے۔ تو ایسے شخص کے متعلق مؤمن ہونے کی شہادت دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن النجار

۱۶۱۹..... از مسند عمار رضی اللہ عنہ۔ عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ تین اشخاص کے حق کی اہانت کوئی کھلا منافق ہی کر سکتا ہے، امام عادل، بھلائی کی تعلیم دینے والا معلم اور وہ جس پر اسلام میں بڑھاپے کی سفیدی طاری ہوگئی ہو۔ ابن عساکر

۱۶۲۰..... سلیم بن عامر، معاویہ رضی اللہ عنہ الہذلی سے، جو اصحابِ رسول ﷺ میں سے ہیں، روایت کرتے ہیں کہ منافق نماز پڑھتا ہے تب بھی اللہ کو جھٹلاتا ہے۔ اور صدقہ کرتا ہے تب بھی اللہ کو جھٹلاتا ہے۔ اور قتال کرتا ہے، تو قتل ہو جانے پر جہنم جاتا ہے۔ ابن النجار

۱۶۲۱..... صلۃ بن زفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ تم نے منافقین کو کیسے جان لیا؟ جب کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ان کو نہ جان سکا حتیٰ کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ بھی اس سے لاعلم رہے؟ فرمایا ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا جا رہا تھا تو آپ ﷺ اپنی سواری ہی پر سو گئے۔ میں نے کچھ لوگوں کو سنا کہ اگر ہم اس محمد ﷺ کو سواری سے گرا دیں تو اس کی گردن ٹوٹ جائے گی اور اس طرح ہم اس سے آرام پا جائیں گے۔ تو یہ سن کر میں ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان چلنے لگا اور باآوازِ بلند قرآت کرنے لگا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ اور آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حذیفہ۔ آپ ﷺ نے پھر دریافت فرمایا: اور یہ کون ہیں؟ میں نے ان کو گنواتے ہوئے کہا کہ فلاں فلاں ..... آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: اور وہ جو کچھ کہہ رہے تھے تم نے سنا؟ میں نے عرض کیا: جی اور اسی وجہ سے میں آپ کے اور ان کے درمیان چلنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ منافق ہیں فلاں فلاں اور تم کسی کو بتانا مت۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

حضور ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو منافقین کے نام بتا دیئے تھے۔ اور یہ اس وجہ رسول اللہ ﷺ کے راز داں کہلاتے تھے۔

منافقین کے جنازے میں شرکت نہ کرنا

۱۶۲۲..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا میرے پاس سے گذر ہوا میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے حذیفہ! فلاں کا انتقال ہوگیا اس کے جنازہ میں حاضری دو۔ یہ کہہ کر آپ چلے گئے۔ جب مسجد سے نکلنے کے قریب ہوئے تو پھر مجھ پر نظر پڑی تو دوبارہ میرے پاس لوٹ آئے دیکھا کہ میں ابھی تک بیٹھا ہوا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ جان گئے کہ جنازہ کسی منافق کا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ میرے پاس آ کر کہنے لگے اے حذیفہ! میں تم کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں خدارا بتا دو کہ کیا میں بھی ان منافق قوم میں تو شامل نہیں ہوں؟ میں نے کہا اللہ مددگار ہو، آپ ان میں شامل نہیں ہیں لیکن آئندہ آپ کے بعد ہرگز کسی کو برائت نامہ پیش نہیں کروں گا۔ پھر میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کی آنکھیں بہہ پڑی ہیں۔ ابن عساکر

بابِ دوم ..... کتاب و سنت کو تھامنے کا بیان

۱۶۲۳..... از مسند صدیق رضی اللہ عنہ۔ عبیداللہ بن ابی زید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی مسئلہ کی بابت سوال کیا جاتا تو اگر وہ قرآن میں صراحۃً موجود ہوتا آپ رضی اللہ عنہ اس سے جواب مرحمت فرما دیتے۔ اور اگر قرآن میں نہ ہوتا اور حدیث

رسول میں ہوتا تو اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔ اور اگر قرآن وحدیث دونوں میں نہ ہوتا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہوتا تو اس سے جواب مرحمت فرمادیتے۔ اور اگر ان میں سے کسی میں نہ ہوتا تو اپنی رائے سے جواب دے دیتے۔

ابن سعد فی السنة، العدنی وابن جریر

۱۶۲۴.....عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! کہ جو طریقہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے دو ساتھیوں نے جاری کردیا وہ عین دین ہے۔ ہم اس سے ابتداء کرتے ہیں تو اسی پر انتہا بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے ماسوا کے طریقہ کو ہم مؤخر کردیتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۶۲۵.....از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ خالد بن عرفطہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالقیس کے ایک شخص کو آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے دریافت کیا تم فلاں عبدی ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لکڑی کے ساتھ اس کو مارا۔ آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا بیٹھ جاؤ، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر ان آیات کی تلاوت فرمائی:

الر تلک آیات الکتاب المبین .....تا.....الغافلین.

"الر، یہ کھلی کتاب کی آیات ہیں....."

آپ نے ان آیات کی تین بار تلاوت فرمائی۔ اور تین بار اس شخص کو بھی مارا۔ اس نے کہا اے امیر المؤمنین میرا کیا قصور ہے؟ فرمایا: تم نے ہی کتاب دانیال کو نقل کر کے لکھا ہے؟ اس نے عرض کیا تو آپ اور حکم دیدیجئے میں اس کی اتباع کرلوں گا۔ فرمایا جاؤ اور اس کو گرم پانی اور اون کے ساتھ مٹا ڈالو۔ اور اس کو قطعاً نہ پڑھو اور نہ کسی اور کو پڑھاؤ۔ اگر مجھے اطلاع مل گئی کہ تم نے اس کو پڑھا یا کسی کو پڑھایا ہے تو سخت سزا دوں گا۔

نزول قرآن سے دوسری آسمانی کتابیں منسوخ ہوگئیں

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی طرح کا اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے اہل کتاب کا ایک نسخہ تیار کر کے چمڑے میں لپیٹ کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کیا ایک کتاب کا نسخہ ہے، جو میں نے تیار کیا ہے، تاکہ ہمارے علم میں مزید اضافہ ہوجائے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اس قدر غضبناک ہوئے کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے۔ پھر لوگوں کو جمع کرنے کے لئے نماز کا اعلان کیا گیا۔ انصار نے کہا تمہارے نبی غضب ناک ہوگئے ہیں، اسلحہ لو! اسلحہ لو! لوگوں نے جلدی سے منبر رسول کو گھیر لیا۔

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے جامع ترین اور آخری کلمات دیئے گئے ہیں۔ اور مجھے کلام کا خلاصہ اور نچوڑ دیا گیا۔ اور میں تمہارے پاس صاف ستھری شریعت لے کر آیا ہوں۔ پس تم تذبذب اور تردد کا شکار مت ہوجاؤ، اور یہ مضطرب لوگ یہود ونصاری تمہیں حیران پریشان نہ کردیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کیا: رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبک رسولاً۔ کہ میں اللہ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور آپ کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔ پھر آپ ﷺ منبر سے نیچے اتر آئے۔

المسند لأبی یعلی ابن المنذر، ابن ابی حاتم الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ. نصر المقدسی. السنن لسعید فی الحجة

اور اس کا ایک اور طریق بھی ہے۔

۱۶۲۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے توراۃ کی تعلیم کے متعلق سوال کیا، فرمایا تم اس کو نہ سیکھو بلکہ جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسی کو سیکھو اور اس پر ایمان لاؤ۔ شعب الایمان

حدیث ضعیف ہے۔

دوسری آسمانی کتابیں محرف ہیں

۱۶۲۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا کہ دین میں اپنی رائے کو ہیچ سمجھو، کیونکہ میں نے اپنے آپ کو بھی دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے امر میں ہیچ رائے ہوں۔ وہ لوگ یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حق سے سرِ مو انحراف کرنے والے نہ تھے۔ اور یہ ابی جندل کے واقعہ والا دن ہے۔ کہ مصالحت نامہ آپ ﷺ اور اہل مکہ کے سامنے رکھا ہوا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ لکھو: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ﷺ اہل مکہ کہنے لگے آپ ہمیں کیا خیال کرتے ہیں اگر یہ لکھا گیا تب تو ہم نے آپ کی بات کی تصدیق کرلی۔ لہٰذا وہی لکھئے جو پہلے سے لکھتے آرہے ہیں۔ یعنی باسمک اللّٰھم۔ آپ ﷺ اس پر راضی ہوگئے لیکن میں نے ان کو انکار کردیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب میں راضی ہوگیا ہوں تو بھی تم انکار کرتے ہو؟

البزار، ابن جرير في الأفراد، ابو نعيم في المعرفة، اللالكائي في السنة، الديلمي

۱۶۲۸..... جبیر بن نفیر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے زمانہ حیات میں چلا اور خیبر پہنچا۔ وہاں ایک یہودی کو پایا جو ایک بات کہتا تھا جو مجھے بہت پسند آئی میں نے اس کو کہا: کیا تم یہ بات میرے لئے لکھ دو گے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: تو میں ایک چمڑا لے کر اس کے پاس پہنچا اور وہ مجھے لکھوانے لگا۔ جب میں لوٹا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک یہودی کو بہت اچھی بات کہتے ہوئے پایا تھا میرا خیال ہے آپ کے بعد کسی اور نے ایسی بات نہیں کہی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: امید ہے تم نے وہ لکھ لی ہوگی؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا لاؤ۔ تو میں گیا اور وہ تحریر لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھو اور اس کو پڑھ کر سناؤ۔ میں نے تھوڑی دیر اس کو پڑھا، پھر آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل چکا ہے۔ پھر تو مجھ پر ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ مزید اس کا ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ پھر میں نے وہ تحریر آپ ﷺ کو دیدی۔ آپ ﷺ اس کے ایک ایک حرف کو اپنے لعاب مبارک سے محو فرمانے لگے۔ اور ساتھ ساتھ یہ فرمارہے تھے: ان لوگوں کے پیچھے نہ پڑو یہ تو راہ بھٹک چکے ہیں۔ اس طرح آپ ﷺ نے اس سارے کو مٹا ڈالا۔ الحلیہ

۱۶۲۹..... حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے کتاب نازل فرمائی۔ اور کچھ فرائض مقرر کئے، سوان میں کمی نہ کرو۔ اور کچھ حدود متعین فرمائی ہیں ان کو تبدیل مت کرو۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے سوان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اور کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے سو اسے قبول کرو۔ اور اپنی رائے کو فوقیت دینے والے سنتوں کے دشمن ہیں۔ ان لوگوں کی یادداشت سے میری سنتیں سلب ہوجاتیں ہیں، اور انکے لئے ان کو محفوظ رکھنا عاجز کردیتا ہے۔ اور پھر یہ بات بھی ان سے سلب کرلی جاتی ہے کہ وہ لاعلمی کا اظہار کرسکیں پھر وہ سنن کا اپنی رائے سے مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں۔ سوان سے بچو! بے شک حلال واضح ہے۔ اور حرام واضح ہے۔ اور ممنوع چراگاہ کے اردگرد چرانے والا قریب ہے کہ چراگاہ میں پھنس جائے۔ پس آگاہ رہو ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے۔ اور اللہ کی چراگاہ روئے زمین پر اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔ نصر اس روایت میں ایک راوی ایوب بن سوید ضعیف ہے۔

۱۶۳۰..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رائے زنی وقیاس کرنے والوں سے اجتناب کرو۔

مسند احمد في السنة في اتباع الكتاب والسنة وذم الرأي، وابو عبيد في الغريب

۱۶۳۱..... میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم نے مدائن شہر فتح کیا تو وہاں مجھے ایک کتاب دریافت ہوئی، جس میں بہت عمدہ کلام ہے۔ پوچھا کیا اللہ کا کلام ہے؟ عرض کیا نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دُرّہ منگوایا اور اس کو زدوکوب کرنے لگے۔ اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

آلر تلك آيات الكتاب المبين انا انزلناه قرآنا عربيا..... تا..... وان كنت من قبله لمن الغافلين

''آلر! یہ روشن کتاب کی آیات ہیں۔ ہم نے اس قرآن کو عربی میں نازل کیا ہے..... اور تم اس سے پہلے بے خبر تھے۔''

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے علماء اور پادریوں کی کتابوں پر اس قدر جھک گئے کہ توراۃ اور انجیل کو چھوڑ بیٹھے۔حتیٰ کہ وہ دونوں کتابیں مٹ گئیں۔اوران کے اندر کا علم بھی چلا گیا۔نصر

۱۶۳۲......ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے،فرمایا: کہ کوفہ میں ایک شخص دانیال علیہ السلام کی کتابیں تلاش کرتا تھا۔اور یہ اس کی عادت وطبیعت تھی۔تواس کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حکم آیا کہ اس کوان کے پاس پیش کیا جائے۔تو یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر دُرّہ اٹھالیا!اور یہ آیات تلاوت فرمانے لگے۔

آلر تلک آیات الکتاب المبین......تا......الغافلین.

اس نے کہا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصود سمجھ گیا اور عرض کرنے لگا اے امیر المؤمنین! مجھے چھوڑ دیجئے اللہ کی قسم! میں ان کتابوں میں سے کوئی کتاب نذرِ آتش کئے بغیر نہ چھوڑوں گا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے چھوڑ دیا۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن الضریس فی فضائل القرآن، العسکری فی المواعظ، الخطیب

۱۶۳۳......عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ سب سے سچی بات اللہ کی ہے۔اورآ گاہ رہو سب سے اچھا طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔اور بدترین امورنئی پیدا کردہ بدعتیں ہیں۔اور ہر بدعت گمراہی ہے۔اورآ گاہ رہو جب تک لوگ علم کو اپنے بڑوں سے حاصل کرتے رہیں گے اور چھوٹا بڑے پر کھڑا نہ ہوگا......خیر میں رہیں گے۔اور جب چھوٹا بڑے پر کھڑا ہوجائے گا تو خیر مفقود ہوجائے گی۔

اللالکائی فی السنة

۱۶۳۴......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن کے شبہات کو لے کر تم سے جھگڑیں گے، تو تم ان کو سنتوں کے ساتھ پکڑنا۔یقیناً سنتوں کا عالم کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہے۔

الدارمی، نصر المقدسی فی الحجة، اللالکائی فی السنة، ابن عبدالبر فی العلم، ابن ابی زمنین فی اصول السنة، الأصبهانی فی الحجة، ابن النجار

۱۶۳۵......از مسند علی رضی اللہ عنہ۔ابوجحیفہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ کے پاس قرآن کے سوا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کچھ ہے؟ فرمایا: نہیں قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو چاک کیا اور جان کو پیدا کیا۔کہ قرآن کی سمجھ بوجھ اور اس صحیفہ کے سوا کچھ نہیں۔میں نے عرض کیا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت اور قیدی کی رہائی کے احکام اور ایک یہ بات کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے۔ابو داؤد الطیالسی، المصنف لعبدالرزاق.الحمیدی.مسند احمد.العدنی والدارمی.الصحیح للبخاری رحمة الله علیه خ، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، النسائی، ابن ماجه، المسند لأبی یعلی.ابن قانع.۴.ابن الجارود، الطحاوی وابن جریر

۱۶۳۶......حارث اعور رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، میرا مسجد سے گذر ہوا تو دیکھا کہ لوگ بحث ومباحثہ میں مشغول ہیں۔میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین! کیا آپ لوگوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ بحث ومباحثہ میں مصروف ہیں؟ آپ نے تاکید اور یافت فرمایا: کیا واقعی وہ ایسا کررہے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے آپ فرمارہے تھے کہ عنقریب ایک فتنہ رونما ہوگا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: اللہ کی کتاب، جس میں تم سے پہلے اور بعد والے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے درمیان کے اختلاف کا فیصلہ ہے۔اور یہ فیصلہ کن کتاب ہے نہ کہ ہزل گوئی۔جس نے بڑائی کی وجہ سے اس کو ترک کردیا اللہ اس کو ہلاک فرمادے گا۔اور جس نے اسے چھوڑ کر کہیں اور ہدایت تلاش کی اللہ اس کو گمراہ کردے گا۔یہ اللہ کی مضبوط رسی ہے۔اور یہ ذکر اور دانائی کا کلام ہے۔اور یہ سیدھا راستہ ہے۔خواہشاتِ نفسانیہ اس میں کجی پیدا کرسکتیں ہیں اور نہ ہی اس میں زبانوں کا التباس ہوسکتا ہے۔علماء اس سے سیر نہیں ہوتے۔بار بار پڑھنے سے اس کی تروتازگی میں کچھ فرق نہیں آتا۔اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔یہ وہی ہے کہ جنوں نے اس کو سنا تو رہ نہ سکے اور بے اختیار پکار اٹھے:

﴿انا سمعنا قرآنا عجبا یهدی الی الرشد فامنا به﴾

''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا، جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے۔سو ہم اس پر ایمان لے آئے۔''

جس نے اس کے ساتھ بات کی، سچ بات کی۔جس نے اس پر عمل کیا، اجر پایا۔جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا، عدل وانصاف کا تقاضہ پورا کیا۔اور جس نے اس کی طرف دعوت دی، وہ ہدایت کی راہ پر گامزن ہوا۔

اے اعور! اس کو مضبوطی سے تھام لو۔ابن ابی شیبۃ ، الدارمی، حمید بن زنجویہ فی ترغیبہ، الدورقی ومحمدبن نصر فی الصلاۃ، ابن حاتم، ابن الأنباری فی المصاحف، ابن مردویہ، شعب الإیمان۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد مجہول ہے۔اور حارث کی حدیث میں کلام ہے۔

۱۶۳۷......کندہ کے ایک شیخ سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔کہ نجران کا ایک پادری آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے جگہ کشادہ فرمادی۔اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ اس (نصرانی) کے لئے کشادگی فرماتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ جب رسول ﷺ کے پاس آتے تھے تو آپ ﷺ بھی ان کے لئے کشادگی فرماتے تھے۔

پھر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے اس نصرانی سے پوچھا کہ اے اسقف! اب نصرانیت کتنے فرقوں میں بٹ چکی ہے؟ اس نے کہا بے شمار فرقوں میں بٹ چکی ہے، جو میرے شمار کرنے سے باہر ہیں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے زیادہ میں جانتا ہوں کہ کتنے فرقوں میں نصرانیت بٹ چکی ہے، اگرچہ یہ نصرانی ہے۔وہ اکہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔اور یہودیت بہتر فرقوں میں بٹ چکی ہے۔اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہ ملتِ حنیفیہ تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔بہتر جہنم میں جائیں گے اور صرف ایک فرقہ جنت میں جائے گا۔العدنی

۱۶۳۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔اور سب سے بدترین فرقہ وہ ہوگا جو ہمارے اندر تحریف کرے گا اور اس دین سے جدا ہو جائے گا۔الحلیہ

سنت کی پیروی کرنے والا خیر میں ہے

۱۶۳۹......جری بن کلیب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ کسی چیز کا حکم فرمارہے ہیں اور حضرت عثمان اس سے منع فرمارہے ہیں۔میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ دونوں کے درمیان کچھ رنجش ہے؟ فرمایا: خیر کے سوا کچھ نہیں۔لیکن ہم میں سب سے زیادہ خیر والا وہ ہے جو اس دین کی زیادہ اتباع کرنے والا ہے۔مسدد، ابو عوانہ، الطحاوی

۱۶۴۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تین چیزوں کے ساتھ کوئی عمل شرف قبولیت نہیں پاسکتا، شرک، کفر، اور کتاب وسنت کو چھوڑ کر رائے زنی کرنا۔لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین! یہ رائے کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تم اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کو ترک کر کے اپنی رائے پر عمل کرنے لگو۔ابن بشران

۱۶۴۱......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہود اکہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ چکے تھے۔اور تم تہتر فرقوں میں بٹ جاؤ گے اور ان میں سب سے خبیث ترین فرقہ وہ ہوگا جو جدا گروہ بنالے گا یا فرمایا جو شیعہ جدا گروہ ہو جائے گا۔

ابن ابی عاصم

۱۶۴۲......سوید بن غفلۃ سے مروی ہے، فرمایا: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے چلا جارہا تھا۔تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ بنی اسرائیل نے باہم اختلاف کیا......پھر وہ اسی اختلاف پر قائم رہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے دو آدمیوں کو ثالث وفیصل بنایا، لیکن وہ دونوں خود بھی گمراہ ہوگئے اور انہوں نے اپنے متبعین کو بھی گمراہ کردیا۔اور عنقریب یہ امت بھی اختلاف وانتشار کا شکار ہوگی اور ان کا اختلاف جاری ہوگا کہ یہ دو آدمیوں کو فیصل وثالث بن کر بھیجیں گے لیکن یہ دونوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور اپنے

متبعین کو بھی گمراہ کریں گے۔السنن للبیهقی رحمة الله علیه فی الدلائل
۱۶۴۳ ... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوعمر! یہود کتنے فرقوں میں بٹ گئے تھے؟ میں نے عرض کیا: میں اس سے لاعلم ہوں۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اکہتر فرقوں میں۔اور وہ سوائے ایک فرقہ کے سب جہنم میں جائیں گے، صرف وہ ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا۔اور اس امت کے بارے میں جانتے ہو کہ یہ کتنے فرقوں میں بٹ جائے گی؟ میں نے عرض کیا: نہیں، فرمایا تہتر فرقوں میں اور سوائے ایک فرقہ ناجی کے سب جہنم میں جائیں گے۔اور نیز یہ امت بارہ فرقوں میں بھی بٹے گی جن میں سے صرف ایک فرقہ نجات یافتہ ہوگا اور تو بھی اسی میں سے ہے۔ابن عساکر
اس روایت میں ایک راوی عطاء بن مسلم الخفار ضعیف ہے۔
۱۶۴۴ ... سلیم بن قیس العامری سے مروی ہے، فرمایا کہ ابن الکوا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنت و بدعت اور جماعت و فرقہ بازی کے متعلق سوال کیا! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب مرحمت فرمایا: اے ابن الکوا! تو نے اچھا سوال یاد کیا ہے، سو اس کا جواب بھی ذہن نشین کر لے۔ سنت! اللہ کی قسم سنت تو صرف محمد ﷺ کا طریقہ ہے۔اور بدعت وہ ہے جو اس سنت سے کنارہ کش طریقہ ہو۔اور جماعت! اللہ کی قسم اہل حق سے اجتماعیت قائم رکھنا ہے۔خواہ ان کی تعداد تھوڑی کیوں نہ ہو؟ اور فرقہ انگیزی! اہل بطلان سے اجتماعیت رکھنا ہے، خواہ ان کی تعداد کثیر ہو۔

رواه العسکری

۱۶۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عنقریب ایک قوم رونما ہوگی۔جو تم سے جھگڑے گی۔تو تم سنتوں کے ساتھ ان کا تعاقب کرنا! کیونکہ اصحاب سنن ہی کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والے ہیں۔اللالکائی فی السنة، الأصبهانی فی الحجة
۱۶۴۶ ... ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کہ انبیاء کے لائق ترین افراد وہ ہیں، جو ان کی پیش کردہ شرائع سے بخوبی واقف ہیں۔پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:
﴿ان اولی الناس بابراهیم للذین اتبعوه وهذا النبی﴾
''ابراہیم سے قرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ نبی آخر الزماں''۔آل عمران ۶۸
یعنی محمد ﷺ اور آپ کے متبعین۔سو ان میں تغیر و تبدل کی کوشش مت کرو۔اور محمد ﷺ کا دوست وہ ہے جو اللہ کا مطیع ہے اور محمد ﷺ کا دشمن وہ ہے جو اللہ کا عاصی ہے۔خواہ آپ سے اس کی قرابت و رشتہ داری ہو۔اللالکائی
۱۶۴۷ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آپ کی امت آپ کے بعد فتنہ و فساد میں مبتلا ہو جائے گی؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ اس سے خلاصی کی کیا صورت ہوگی؟ فرمایا: کتاب خداوندی، جو غالب و برتر ہے۔باطل اس پر اثر انداز نہیں ہو سکتا، سامنے سے اور نہ ہی پیچھے سے۔یہ صاحب حکمت و لائق حمد ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ابن مردویه
۱۶۴۸ ... عبداللہ بن الحسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو حَکَم اور فیصلہ کنندگان کے بارے میں فرمایا: کہ میں تمہیں حکم بناتا ہوں اس شرط پر کہ تم کتاب اللہ سے رجوع کرو گے۔اور تمام کتاب اللہ میرے حق میں ہے۔پس اگر تم نے حلق فیصلہ میں کتاب اللہ سے رجوع نہ کیا تو تمہاری حکومت کالعدم ہو جائے گی۔ابن عساکر
۱۶۴۹ ... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا امام و حاکم قریش سے ہوں گے۔اور جس نے بالشت بھر بھی جماعت سے دوری اختیار کی، سو اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے نکال پھینکی۔بخاری و مسلم
۱۶۵۰ محمد بن عمر بن علی اپنے والد عمر رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو چیز میں تمہارے درمیان چھوڑ رہا ہوں، اگر تم اسے تھامے رہو گے تو ہرگز گمراہی میں نہ پڑو گے۔کتاب اللہ! یہ ایک رسی ہے جس کا ایک سرا خدا کے دست قدرت میں ہے تو دوسرا سرا تمہارے اور میرے اہل بیت کے ہاتھوں میں ہے۔ابن جریر
حدیث صحیح ہے۔

۱۶۵۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انسانو! کیا بات ہے کہ تم اس راہ سے اعراض کررہے ہو؟.....جس پر تمہارے پیش رو گامزن تھے، اور تمہارے نبی کی سنت بھی اسی کی راہ بتاتی ہے۔ یقیناً تم سے پہلے لوگ اسی بناء پر ہلاک کئے گئے کہ انہوں نے اللہ کی کتاب کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکرانا شروع کردیا تھا۔ نصر

۱۶۵۲.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہےکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ابن النجار

۱۶۵۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ اور فرمایا: اے محمد! تیری امت تیرے بعد اختلاف کا شکار ہوجائے گی۔ میں نے دریافت کیا: پھر اس سے گلوخلاصی کی کیا صورت ہے؟ اے جبرئیل علیہ السلام! فرمایا: کتاب خداوندی۔ جو ہر سرکش کو تباہ کردے گی۔ اور جو اس کو مضبوطی سے تھام لے گا نجات پاجائے گا۔ جو اس کو چھوڑ بیٹھے گا برباد ہوجائے گا۔ یہ فیصلہ کن قول ہے۔ ہزل گوئی نہیں ہے۔ ابن مردویہ

۱۶۵۴.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے عین جنت کے درمیان میں سکونت بخشے؟ تو پھر تجھ پر جماعت کا دامن تھامنا لازم ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۵.....عبداللہ بن ربیعۃ سے مروی ہے انہوں نے ایک نصرانی کی بات ذکر کی، کہ کچھ لوگ ملک شام میں ایک نصرانی کے گرد جمع ہوگئے تو اس نے ان کو آپ ﷺ کے بعد آنے والے خلفاء کی صفات بیان کی۔ پھر یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کو پہنچی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے نصرانی کی باتیں دریافت کیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو بلوایا، اور ان سے دریافت فرمایا: کہ مجھے فلاں نصرانی کی بات بتاؤ۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے ایک نصرانی کا واقعہ بتایا جو آپ ﷺ کے مبارک عہد میں آپ ﷺ کے پاس وفد نجران کے ہمراہ آیا تھا۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کے اس نصرانی سے سوال کرنے کو ناپسند فرمایا تھا۔ ابن عساکر

حدود اللہ کی پابندی کرنا

۱۶۵۶.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں لہٰذا ان کو ضائع مت کرو۔ اور کچھ حدود مقرر فرمائی ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ اور کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، سو ان کی حرمت کو مت توڑو۔ اور بہت سی چیزوں کے بارے میں سکوت اختیار فرمایا ہے، بغیر کسی بھول کے سو ان کی تکلیف میں مت پڑو، یہ اللہ کی رحمت ہے اس کو قبول کرلو۔ آگاہ رہو! تقدیر: اچھی ہو یا بری، ضرر رساں ہو یا نفع رساں اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ وہ کسی بندے کو تفویض کی گئی اور نہ ہی بندے کی مشیت کو کامل اختیار دیا گیا۔ ابن النجار

۱۶۵۷.....ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انسانو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں اگر تم ان کو مضبوطی سے تھام لو تو میرے بعد ہرگز کبھی گمراہی کا شکار نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک کا رتبہ دوسری سے بڑھا ہوا ہے۔ وہ کتاب اللہ ہے، جو اللہ کی رسی ہے۔ آسمان سے زمین تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور میری آل۔ یہ دونوں چیزیں آپس میں کبھی جدا نہ ہوں گی حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آئیں۔ ابن جریر

۱۶۵۸ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم آپس میں گفتگو کرتے تھے کہ اور یہ کہ شر ہے۔ (یعنی یہ کہا کرتے کہ اپنی طرف سے رائے زنی کرنا شر ہے) اپنی آراء کو غلط سمجھو۔ اور جماعت کو مضبوطی سے تھامو۔ کیونکہ اللہ امت محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۵۹.....معمر رحمۃ اللہ علیہ، قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حضرت عبداللہ بن سلام سے دریافت فرمایا: کہ بنی اسرائیل کتنے فرقوں بٹ گئی تھی؟ عرض کیا اکہتر یا بہتر فرقوں میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت بھی اسی قدر یا اس سے بھی مزید ایک فرقہ زیادہ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۲۶۰   ازمسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم پر راہِ الٰہی اور راہِ سنت لازم ہے۔ پس روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں جو راہِ الٰہی اور راہِ سنت گامزن ہو، اور وہ رحمٰن کا ذکر کرے اور اس کی آنکھیں خشیت خداوندی سے بہہ پڑیں تو اللہ ایسا نہیں ہے کہ اس کو عذاب کرے۔ اور روئے زمین پر کوئی بندہ ایسا نہیں جو راہِ الٰہی اور راہِ سنت گامزن ہو، اور وہ اللہ کا ذکر کرے اور اس پر خوفِ خداوندی سے کپکپی طاری ہو جائے، تو اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی خشک پتوں والا درخت ہے، اور بادِ صرصران کو خوب جھاڑ دیتی ہے۔ تو اسی طرح اس بندہ کے گناہوں کو بھی اللہ تعالیٰ ختم فرما دیتے ہیں جس طرح درخت سے یہ پتے گرتے ہیں۔ اور راہ الٰہی میں معاش کی فکر کرنا راہِ الٰہی کے سوا میں جہاد کرنے سے بھی افضل وبہتر ہے۔ سو دیکھو! کہ جہاد ہو یا فکر معاش انبیاء اور ان کی سنت کے مطابق اختیار کرو۔

اللالکائی فی السنة

۱۲۶۱ ..... ازمسند انس بن مالک۔ یوسف بن عطیہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: ہمیں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ، مطر الورق رحمۃ اللہ علیہ اور عبداللہ الداناج رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ گھر کے دروازہ سے حجرہ شریف میں جانے کے لئے نکلے تو ایک قوم کو دیکھا کہ قرآن کے بارے میں بحث ومباحثہ کر رہے ہیں، کیا اللہ نے اس اس آیت میں یوں نہیں فرمایا؟ کیا اللہ نے اس اس آیت میں یوں نہیں فرمایا؟ رسول اللہ ﷺ نے حجرہ کا دروازہ اس غصہ کے عالم میں کھولا کہ گویا آپ کے رخِ زیبا پر کسی نے انار کے دانے نچوڑ دیئے ہوں۔ پھر فرمایا: کیا اسی کا تم کو حکم ملا ہے؟ کیا یہی تمہارا مقصود ومراد ہے۔ اسی طرح تو تم سے پہلے لوگ قعرِ ہلاکت میں پڑے۔ کہ انہوں کتاب اللہ کے بعض حصوں کو بعض حصوں کے ساتھ ٹکرانا شروع کر دیا تھا۔ تم کو اللہ نے جس بات کا حکم فرمایا: اس کی پیروی کرلو۔ اور جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے باز آجاؤ۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے کسی کو بھی تقدیر کے متعلق بحث کرتے نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ حجاج بن یوسف کا زمانہ آیا تو سب سے پہلے معبد الجھنی نے اس میں کلام شروع کیا، تو حجاج بن یوسف نے اس کو پکڑوا کر تہِ تیغ کر دیا۔

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: حضور ﷺ اپنے گھر سے نکلے تو ایک قوم کو سنا کہ تقدیر کے بارے مذاکرہ کر رہے ہیں۔ تو آپ ﷺ ان کے پاس اس حال میں تشریف لے گئے، گویا آپ کے رخِ زیبا پر کسی نے انار کے دانے نچوڑ دیئے ہوں۔ پھر فرمایا: کیا اسی لئے تم پیدا کئے گئے ہو؟ کیا یہی تم سے مقصود ومطلوب ہے؟ اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے تو تم سے پہلے لوگ قعرِ ہلاکت میں پڑے۔ دیکھو! تم کو اللہ نے جس بات کا حکم فرمایا: اس کی پیروی کرلو۔ اور جس بات سے منع فرمایا ہے اس سے باز آجاؤ، بس۔

الدارقطنی فی الأفراد، الشیرازی فی الألقاب، ابن عساکر

۱۲۶۲ ..... ازمسند بریدۃ بن الحصیب الاسلمی۔ بریدۃ بن الحصیب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے تو تین مرتبہ ندا دی کہ اے لوگو! میری اور تمہاری مثال اس قوم کی سی ہے، جو کسی دشمن سے خوف زدہ ہے کہ کہیں وہ ان پر حملہ آور نہ ہو جائے۔ تو انہوں نے اپنے ایک فرستادہ کو اس غرض سے بھیجا کہ وہ ان کے پاس دشمن کی خبر لائے۔ وہ اسی حال پر تھے کہ فرستادہ نے دشمن کو دیکھ لیا۔ وہ اپنی قوم کو متنبہ کرنے کے لئے متوجہ ہوا تو اسے یہ خطرہ دامن گیر ہوا کہ کہیں دشمن اس کے ڈرانے پہلے ہی ان کو نہ جالے۔ تو اس نے اپنے کپڑے اتارے اور چلاتا ہوا پہنچا کہ لوگو! تم گھیر لئے گئے۔ تم گھیر لئے گئے۔ تم گھیر لئے گئے۔ الرامھرمزی فی الأمثال

عرب کے زمانہ جاہلیت میں انتہائی درجہ پر کسی خطرہ سے آگاہ کرنا مقصود ہوتا تو اعلان کنندہ لباس اتار کر ہاتھوں میں لئے خبردار کرتا ہوا آتا تھا۔

۱۲۶۳ ..... ازمسند بشیر رضی اللہ عنہ بن ابی مسعود۔ ابن حلبس سے مروی ہے کہ بشیر رضی اللہ عنہ بن ابی مسعود نے، جو اصحابِ رسول میں سے تھے، فرمایا: جماعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ اللہ امتِ محمد ﷺ کو کسی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔ ابو العباس الأصم فی الثالث من فوائدہ

۱۲۶۴ ..... ازمسند جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ۔ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے دستِ مبارک میں تلوار اور قرآن شریف تھا، اور وہ فرما رہے تھے: کہ ہمیں حضور ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ جو اس کی مخالفت کرے، ہم اس کو اس سے اڑا دیں۔ ابن عساکر

۱۶۶۵......ازمسندِ الحارث بن الحارث الأشعری رحمۃ اللہ علیہ۔ الحارث بن الحارث الأشعری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں تم کو پانچ باتوں کا حکم دوں: جہاد کرو۔ امیر کی بات سنو۔ اس کی اطاعت کرو۔ ہجرت اختیار کرو۔ اور جماعت! کہ جس نے جماعت سے ایک کمان کے بقدر بھی دوری اختیار کر لی تو اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ روزہ۔ اور یہ لوگ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابی مالک الأشعری

۱۶۶۶ ازمسندِ حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ حذیفہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ جس نے ایک بالشت جماعت سے بُعد اپنایا اس نے اسلام کا طوق اپنی گردن سے نکال پھینکا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۶۷......ازمسندِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ زید بن ثابت حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے اندر اپنے دو نائب چھوڑے جارہا ہوں۔ کتاب اللہ اور میرے اہل بیت۔ یہ دونوں اکٹھے میرے پاس حوض پر آئیں گے۔ ابن جریر

۱۶۶۸......ازمسندِ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: جس نے ایک بالشت جماعت سے بُعد اپنایا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ ابن ابی شیبہ

ایک زمانہ آئے گا سونا چاندی نافع نہ ہوگا

۱۶۶۹......ازمسندِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اس جماعت اور طاعت کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ یہ وہی اللہ کی رسی ہے، جس کا اس نے حکم فرمایا ہے۔ اور جو امور تمہیں جماعت میں ناپسند محسوس ہوں وہ فرقہ بازی کے محبوب اعمال سے بھی بہتر ہیں۔ اللہ نے کسی چیز کو پیدا نہیں فرمایا، مگر اس کی انتہاء بھی مقرر فرمادی۔ سو یہ دین بھی تام ہو چکا ہے، لہٰذا اب یہ نقصان وزوال کی طرف لوٹے گا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ قرابت ورشتہ داری منقطع ہوں گی۔ مال ناحق وصول کیا جائے گا۔ خونریزی ہوگی۔ صاحب قرابت قرابت کا شکوہ کرے گا مگر خود اس کا خیال نہ کرے گا۔ بھکاری پھریں گے مگر ان کے ہاتھ میں کچھ نہ دیا جائے گا۔ اسی دوران زمین گائے کی مانند ڈکارے گی، ہر انسان یہ محسوس کرے گا کہ یہ آواز ان کے علاقہ کی طرف سے آرہی ہے۔ پھر اسی اثناء میں زمین اپنے جگر گوشے یعنی سونے چاندی باہر نکال پھینکے گی۔ لیکن اس کے بعد سونا سودمند ہوگا اور نہ ہی چاندی۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۷۰......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے آنے کا فرمایا: تو ہم دونوں چل پڑے......حتیٰ کہ ایک جگہ پہنچے، تو رسول اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچا اور مجھے فرمایا: اس کے درمیان ہی رہنا، اگر اس سے باہر نکلے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ تو میں اس میں ٹھہر گیا اور آپ ﷺ چلے گئے۔ یا فرمایا تھوڑی دور گئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کے ہیولے دیکھے چکّی کی طرح گھومتے ہوئے۔ ان پر کپڑے بھی نہیں ہیں لیکن اس کے باوجود ان کی شرمگاہیں بھی نظر نہیں آتی۔ اونچے اونچے قدآور ہیں۔ جسموں پر معمولی معمولی سا گوشت ہے۔ وہ آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو سوار کرایا اور رسول اللہ ﷺ ان پر قرآن کی تلاوت فرمانے لگے۔ اور کچھ میرے ارد گرد چکر لگانے لگے حتیٰ کہ وہ میری حد سے تجاوز کرنے لگے تو میں ان سے سخت گھبرا گیا اور بیٹھ گیا، غالباً آپ نے یہی فرمایا یا جو کچھ بھی فرمایا۔ پھر جب صبح کی پو پھٹی تو وہ جانے لگے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپ تکان سے بوجھل اور تکلیف میں مبتلا تھے شاید انہوں نے آپ کو سوار کرا رکھا تھا اسی وجہ سے طبیعت گراں بار ہو گئی تھی۔ آکر آپ ﷺ نے فرمایا: میری طبیعت بھاری ہو گئی ہے، پھر آپ ﷺ میری گود میں سر اقدس رکھ کر استراحت پذیر ہو گئے۔ پھر دوبارہ کچھ ہیولے نمودار ہوئے، اب کے ان کے جسموں پر سفید لباس تھے، قدآور جسموں کے مالک تھے۔ رسول اللہ ﷺ پر مدہوشی طاری ہو چکی تھی۔ تو اس دفعہ میں پہلے سے زیادہ گھبراہٹ میں مبتلا ہو گیا۔ پھر ان میں سے کسی نے کہا: اس نے یعنی آپ ﷺ نے بھلی چیز عطا کی ہے، یہی کہا یا شاید کچھ اور کہا۔ پھر کہا: اس کی آنکھیں سو رہی ہیں یا کہا کہ اس کی آنکھ سو رہی ہے۔ اور دل اس کا بیدار ہے۔ پھر انہوں آپس میں کہا کہ آؤ! اب اس کی کوئی مثال بیان کریں۔ ہم مثال بیان کرتے ہیں اور تم اس کی تعبیر بیان کرو یا تم مثال بیان کرو

اور ہم اس کی تعبیر بیان کرتے ہیں۔ تو بعض نے کہا: اس کی مثال ایسی ہے کہ کسی سردار نے قلعہ نما عمارت تعمیر کروائی، پھر لوگوں کی طرف کھانے کے لئے دعوت بھیجی۔ سو جس نے اس کی دعوت کو قبول نہ کیا سردار اسے عذاب کرے گا۔ پھر دوسروں نے اس کی تعبیر کہی کہ سردار تو اللہ رب العالمین ہے۔ اور قلعہ نما عمارت اسلام ہے۔ کھانا جنت ہے۔ اور یہ نبی ﷺ داعی ہے۔ سو جس نے اس کی اتباع کی، وہ جنت میں جائے گا۔ اور جس نے اتباع نہ کی، وہ عذاب میں مبتلا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ بیدار ہوگئے۔ اور مجھ سے دریافت کیا اے ام عبد! تم نے کیا کچھ دیکھا؟ عرض کیا ایسا ایسا ماجرا دیکھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جو کچھ کہا مجھ سے کچھ بھی مخفی نہ رہا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ملائکہ کا ایک گروہ تھا یا فرمایا وہ ملائکہ تھے یا جو اللہ چاہے، وہی تھے۔

ابن عساکر

۱۶۷۱ ... ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا: لوگوں کو کیا ہوگیا؟ کہ رسول اللہ ﷺ کی قرابت بھی حوض پر نفع مند نہیں ہوگی، اور لوگ کہیں گے: یا رسول اللہ! میں فلاں ابن فلاں ہوں، میں کہوں گا: نسب تو میں جان گیا ہوں لیکن تم نے میرے بعد نیا دین بنالیا تھا اور الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن النجار

۱۶۷۲ ..... از مسند عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ الجہنی۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنی امت پر شراب سے زیادہ دودھ کا خوف ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یہ کیسے یا رسول اللہ! فرمایا: وہ دودھ پسند کرتے ہیں اور عیش وعشرت میں نماز کی جماعتوں سے دور ہوجاتے ہیں۔ اور ان کو ضائع کرتے ہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۱۶۷۳ ... عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ستارہ شناسوں سے کچھ مت پوچھو۔ اور نہ قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرو۔ اور میرے اصحاب میں سے کسی کو سب وشتم نہ کرو۔ یہ چیز محض ایمان ہے۔ الخطیب فی کتاب النجوم

فصل ...... بدعت کے بیان میں

۱۶۷۴ ..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عنقریب ایسے لوگ آئیں گے، جو دجال کی تکذیب کریں گے۔ اور مغرب سے طلوع شمس کا انکار کریں گے۔ عذاب قبر کا انکار کریں گے۔ شفاعت کا انکار کریں گے۔ حوض کا انکار کریں گے۔ اور اس قوم کا انکار کریں گے، جو جہنم سے جھلس جانے کے بعد نکلیں گے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، الحارث، بخاری ومسلم فی البعث

۱۶۷۵ ... از مسند حکم بن عمیر الثمالی۔ موسیٰ بن ابی حبیب حکم بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھبراہٹ میں مبتلا کردینے والا امر، کمر توڑ دینے والا بوجھ، اور نہ ختم ہونے والا شر بدعتوں کا غلبہ ہے۔ الحسن بن سفیان، ابونعیم

۱۶۷۶ ... از مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم بن ھدبہ، انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی صاحب بدعت کو دیکھو، تو ترش روئی کے ساتھ اس سے پیش آؤ۔ کیونکہ اللہ ہر صاحب بدعت سے بغض رکھتے ہیں۔ ان میں سے کوئی پل صراط سے نہیں گزرے گا مگر وہ جہنم میں پت جھڑ کے پتوں کی طرح ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے، جیسے ٹڈیوں اور مکھیوں کے بھٹ گرتے ہیں۔

رواہ ابن عساکر

۱۶۷۷ ... حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ میں دو جماعتوں کو جانتا ہوں جو جہنم میں جائیں گی۔ ایک وہ قوم جس کا کہنا ہے: ایمان سارا محض کلام ہے۔ جس میں عمل کی ضرورت نہیں۔ اور یہ مرجیہ کا عقیدہ ہے۔ اور دوسری قوم جو کہے گی کہ پانچ نمازوں کی کیا ضرورت ہے؟ دو نمازیں کافی ہیں۔ ابن جریر

۱۶۷۸ ... زھری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرمایا: تین جماعتیں ہیں جن کا امت محمد ﷺ سے کوئی واسطہ نہیں۔ بخیل، المنانی (احسان جتانے

والا) اور قدری (تقدیر کا منکر)۔ابن عساکر

باب سوم......کتاب الإیمان کا تتمہ وملحقات

فصل......صفات کے بیان میں

۱۶۷۹......از مسند علی رضی اللہ عنہ۔حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ارشادِ حق سبحانہ وتقدس ہے کہ کوئی بندہ اس چیز کی ادائیگی کے سوا مجھ سے کسی اور چیز کے ساتھ زیادہ قرب نہیں پا سکتا جو میں نے خود اس پر فرض کردی ہے۔الخ ابن عساکر

۱۶۸۰......از مسند انس رضی اللہ عنہ۔حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے، اور آپ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے، اور حضرت جبرئیل اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے میرے دوست کو خوف زدہ کیا یا دوسرے الفاظ میں میرے دوست کی اہانت کی اس نے مجھے کھلے عام جنگ کی دعوت دیدی۔اور کوئی بندہ اس چیز کی ادائیگی کے سوا مجھ سے کسی اور چیز کے ساتھ زیادہ قرب نہیں پا سکتا جو میں نے خود اس پر فرض کردی ہے۔اور بندہ مسلسل نفلی عبادات میں مشغول رہتا ہے تو وہ میرا محبوب بن جاتا ہے۔اور جس سے میں محبت کرتا ہوں اس کے لئے میں کان، آنکھ اور ہاتھ بن جاتا ہوں اور اس کا حمایتی ومددگار بن جاتا ہوں۔اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں۔اور مجھے پکارتا ہے تو میں اس کو جواب دیتا ہوں۔دوسرے الفاظ میں مجھے پکارتا ہے پس میں اس کو جواب دیتا ہوں۔وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں اسے عطا کرتا ہوں۔اور وہ میرے لیے مخلص ہوجاتا ہے تو میں اس کے لئے مخلص وخیر خواہ ہوجاتا ہوں۔اور میں کسی چیز میں تردد کا شکار نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جب میرے بندے کا آخری وقت آ پہنچتا ہے، پھر وہ موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ میں اس کی برائی کو ناپسند کرتا ہوں۔اور اس کے سوا چارہ کار نہیں۔اور بعض میرے بندے اپنے لئے کسی عبادت کا دروازہ کھولنا چاہتے ہیں مگر میں اس بات کے پیش نظر اس دروازے کو اس پر بند رکھتا ہوں کہ کہیں وہ عجب وپندارِ نفس میں مبتلا نہ ہوجائے۔اور یہ اس کے لئے تباہی کا پیش خیمہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو غنی ومالداری کے سوا کوئی چیز راس نہیں دیتا۔اگر میں ان کو فقر میں مبتلا کردوں تو وہ ان کو فتنہ وفساد کا شکار کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو فقر ہی میں درست رکھتا ہے اگر میں ان کو غنی ومالداری بخش دوں تو یہی ان کی تباہی کا ذریعہ بن جائے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان ان کے لئے صحت وتندرستی کو خیر کا باعث بناتا ہے، اگر میں ان کو بیماری میں مبتلا کردوں تو یہ بیماری ان کو خراب کردے۔اور بعض میرے بندے ایسے ہیں کہ ان کا ایمان ان کو بیماری ہی میں مناسب رکھتا ہے۔اگر میں ان کو صحت وتندرستی عنایت کردوں تو وہ فساد وخرابی کا شکار ہوجائیں۔میں اپنے بندوں کے دلوں کا بھید جانتے ہوئے ان کی تدبیر کرتا ہوں میں علیم وخبیر ذات ہوں۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الأولیاء، الحلیہ، ابن عساکر

اس میں صدقۃ بن عبداللہ ہے جس کو امام احمد امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔اور امام ابوحاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ محدثین میں صدق کا مرتبہ رکھتے ہیں یعنی کسی قدر ضعف ہے، لیکن قدریہ ہونے کا شبہ ہونے کی وجہ سے اس موضوع تقدیر کی روایت ان سے درست نہیں۔اور علامہ ذھبی کہتے ہیں کہ ان کی روایت کو بیان کرنے کی گنجائش ہے لیکن ان سے استدلال درست نہیں ہے۔اس کے لئے اور نیز ان راوی کے متعلق مفصل جرح وقدح کے لئے دیکھئے سیر اعلام النبلاء ج ۷ ص ۳۱۶۔

۱۶۸۱ از مسند جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ۔زبیر سے مروی ہے کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پل صراط پر سے گزرنے کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ یہ شرط کہ ہر مؤمن اس سے ضرور گزرے گا، مؤمنین کے لئے ہنستے مسکراتے پوری ہوجائے گی۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد الطیالسی فی الصفات

۱۶۸۲... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر آپ ﷺ کے بعض اہلِ خانہ نے سوال کیا یارسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دل ہمہ وقت رحمن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ اور رحمن یوں کرتا رہتا ہے، انگلیوں کو حرکت دیتے ہوئے فرمایا۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۳......ازمسندِ ابی رزین العقیلی۔ ﴿وسع کرسیه السموات والأرض﴾ کی تفسیر کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: کہ کرسی جائے قدمین ہے۔ اور عرش کی وسعت کا اندازہ کوئی شی نہیں کرسکتی۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۴......ازمسند نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان الکلابی۔ نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان سے مروی ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر دل رب العالمین کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو وہ اس کو سیدھا مستقیم رکھے اور چاہے تو ٹیڑھا کر دے۔ تو رسول اللہ ﷺ اسی وجہ سے فرماتے تھے کہ اے دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور میزان تقدیر اللہ کے ہاتھ میں ہے اس کو پست و بالا کرتا رہتا ہے۔ اور دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ دل اس کی انگلیوں کے درمیان ہے۔ چاہے تو اسے سیدھا رکھے، چاہے تو اسے ٹیڑھا کر دے۔ اور میزان اس کے ہاتھ میں ہے۔ سو وہ اقوام کو رفعت عطا کرتا ہے اور پست کرتا ہے، اور قیامت تک یہی معاملہ جاری و ساری ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۵...... ازمسندِ ابی رزین العقیلی۔ ابی رزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب بندے کی یاس وقنوط اور اپنی رحمت اس کے قریب ہونے پر مسکراتا ہے۔ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا پروردگار بھی مسکراتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے کہا پروردگار مسکرائے تو ہم خیر سے ہرگز محروم نہ ہوں گے۔ الدار قطنی فی الصفات

۱۶۸۶......شہر بن حوشب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں میں نے ام المؤمنین ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تو آپ کی دعا اکثر کیا ہوتی تھی؟ فرمایا آپ کی دعا اکثر یہ ہوتی تھی:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

پھر آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: اے ام سلمۃ! ہر آدمی کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتا ہے۔ چاہے تو وہ اس کو سیدھا مستقیم رکھے اور چاہے تو کج رو کر دے۔ ابن ابی شیبه

۱۶۸۷......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ ﷺ اور یہ دعا مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ ابن آدم کا دل اللہ کی انگلیوں کے درمیان ہے۔ چاہے تو وہ اسے ہدایت کی طرف پلٹ دے اور چاہے تو اسے گمراہی کی طرف لوٹا دے، تو وہ یوں پلٹ دینے پر قادر ہے۔

ابن ابی شیبه

اسلام اپنے شباب کو پہنچا

۱۶۸۸......ازمسندِ عمر رضی اللہ عنہ۔ ایک شخص سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب کی مجلس میں موجود تھا کہ آپ رضی

اللہ عنہ نے اپنے کسی ہم نشیں سے فرمایا: تم نے حضور ﷺ کو اسلام کی صفت کس طرح بیان کرتے ہوئے سنا؟ اس نے کہا میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: اسلام اونٹ کے بچہ کی مانند نوخیزی و کسمپرسی کے عالم میں اٹھا۔ پھر اس کے سامنے کے ثنائی دانت نکلے۔ پھر برابر کے رباعی دانت نکلے۔ پھر رباعی کے بعد والے دانت نکلے۔ پھر اسلام اپنے عنفوانِ شباب کے آخری مرحلہ بزول پر آیا اور اس کے کچلی والے دانت بھی نکل آئے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کہ بزول کے بعد سوائے نقصان و تنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔

مسنداحمد، المسند لأبي يعلي، بروايت رجل

اس روایت میں مجھول راوی غالباً حضرت العلاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور روایت میں اسلام کو ایک اونٹ کے بچے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اس کی ارتقائی منازل کو بیان کیا گیا ہے۔ آخری مرحلہ بزول کا فرمایا حالتِ بزول میں اونٹ آٹھویں سال میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ اس کی قوت کا انتہائی اور بڑھاپے کا ابتدائی زمانہ ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے روایت کے آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ بزول کے بعد سوائے نقصان و تنزلی کے کچھ نہیں رہ جاتا۔ یعنی عنقریب اسلام اس حالت میں پہنچ کر حاملینِ اسلام کی زبوں حالی کی وجہ سے اپنا عروج و اقبال کھو بیٹھے گا۔

۱۶۸۹ ..... از مسندِ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام اجنبی و پردیسی حالت میں اٹھا اور عنقریب اسی طرح لوٹ جائے گا جس طرح اٹھا تھا۔ سو غرباء کے لئے خوشی کا مقام ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: اپنے دین کی حفاظت کے لئے اس کو لے کر گناہوں کے مقام سے راہِ فرار اختیار کرنے والے۔ ان کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ اٹھائے گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۰ ..... از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اسلام کی تلوار میں کند پڑ گیا تو پھر اس کو کبھی کوئی چیز درست نہ کر سکے گی۔ ابن عساکر

یعنی اسلام کا انحطاط شروع ہو گیا تو پھر اس کی ترقی رُو بہ زوال ہی رہے گی۔

۱۶۹۱ ..... از مسندِ عبدالرحمٰن بن سمرۃ بن حبیب العبسی۔ عبدالرحمٰن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اسلام ان دو مسجدوں کی طرف اس طرح سمٹ کر منحصر ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف لپک کر داخل ہو جاتا ہے۔ اور ایمان مدینہ کی طرف یوں تیزی سے آئے گا جس طرح سیلاب نشیب میں آناً فاناً اتر جاتا ہے۔ پھر اسی اثناء میں عرب اپنے اعراب گنوار لوگوں سے اعانت کے طلب گار ہوں گے تو ان کی آواز پر پیش روں میں سے صلاح کار اور پیچھے رہ جانے والوں میں سے معزز و اخیار لوگ اپنے مددگاروں کے ہمراہ نکلیں گے اور پھر ان کے اور روم کے مابین جنگ چھڑ جائے گی۔ لیکن جنگ ان پر حالتِ شکست میں الٹ جائے گی۔ پھر یہ انطاکیہ کے نشیبی مقام پر جمع ہوں گے اور وہاں جنگ چھڑے گی۔ اور تین دنوں تک جنگ کے شعلے بھڑکیں گے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں سے مدد اٹھالیں گے ..... حتیٰ کہ خون کا بازار اس قدر گرم ہوگا کہ گھوڑوں کے پاؤں مکمل خون میں ڈوب جائیں گے۔ تب ملائکہ بارگاہِ رب العزت میں عرض کریں گے اے اللہ! تو کیوں اپنے بندوں کی مدد نہیں فرمارہا؟ پروردگار فرمائیں گے: ابھی ان کے شہداء کی تعداد بڑھنے دو۔

پھر ان کے ایک تہائی لوگ شہادت پالیں گے۔ اور ایک تہائی نصرت یاب ہو جائیں گے اور ایک تہائی سختیء جنگ کی شکایت کرتے ہوئے منہ موڑ کر چلے جائیں گے اور یہ لوگ زمین میں دھنس جائیں گے۔

تب اہلِ روم کہیں گے کہ ہم تمہیں اس وقت تک نہ چھوڑیں گے جب تک کہ تم ہماری اصل کے (عجمی) لوگوں کو ہمارے سپرد نہ کردو..... تو عرب عجم سے کہیں گے کہ جاؤ تم اہلِ روم کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ عجم کہیں گے: کیا ایمان کے بعد کفر کے مرتکب ہوتے ہو؟ کہ پہلے ہم کو اپنی حمایت میں جنگ کی چکی میں پیسا اور اب انہی اغیار دشمن کے حوالہ کرتے ہو؟ تب عرب ان کی حمیت میں غضبناک ہوں گے۔ اور روم پر حملہ آور ہو جائیں گے۔ اور قتال کریں گے۔ اور اس وقت اللہ بھی غصہ میں آئیں گے اور اپنی تلوار و نیزہ چلائیں گے۔ دریافت کیا گیا اے عبداللہ بن عمر

رضی اللہ عنہ! اللہ کی تلوار و نیزہ کیا ہے؟ فرمایا: مؤمن کی تلوار و نیزہ۔ پھر تمام اہلِ روم نیست و نابود ہو جائیں گے۔ سوائے کسی مخبر کے کوئی بچ کر نہ جا سکے گا۔ پھر یہ مسلمان روم کے شہروں کا رخ کریں گے۔ اور اس کے قلعوں اور شہروں کو فقط ''اللہ اکبر'' کی گونج ہی سے فتح کر لیں گے۔ تکبیر کہیں گے تو اس کی دیواریں گر پڑیں گی۔ ایک بار تکبیر کہیں گے تو اس کی ایک دیوار گر پڑے گی۔ ایک اور بار تکبیر کہیں گے تو دوسری دیوار بھی گر جائے گی۔ صرف بحیری دیوار گرنے سے رہ جائے گی۔ پھر یہ رومیہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کو بھی تکبیر کے ساتھ فتح کر لیں گے۔ اور اس دن غنیمت کا مال کثرت کی وجہ سے اندازے کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ابو نعیم

ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پانچ بڑی جنگیں چھڑیں گی دو ہو چکی ہیں اور بقیہ تین میں سے پہلی ترک کے ساتھ عظیم جنگ ہوگی۔ دوسری اعماق میں یعنی اہلِ روم کے ساتھ جس کا ابھی ذکر ہوا۔ تیسری دجال کے ساتھ۔ ان کے بعد جنگ نہ ہوگی۔ اور روایت بالا کے شروع میں حضرت ابن عمرو کا کچھ فرمان جو یہاں مذکور نہیں ہے وہ یہ ہے کہ روم میں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو قدرتاً بہت جلد جوانی کی منازل طے کر لے گا وہ روم کی سلطنت کا مالک بنے گا اور کہے گا کہ یہ مسلمان آخر کب تک ہمارے علاقوں پر قابض رہیں گے سو یا تو میں نہ رہوں یا اس مذہب کو صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالوں گا۔ اس کے مقابلے میں مصر شام وغیرہ کے لوگ نکلیں گے جن کے ساتھ عجم بھی ہوں گے یہ دیارِ عرب میں جمع ہو کر روم کے خلاف جنگ ترتیب دیں گے۔ اور عرب کے اعراب کو بھی مدد کے لئے پکاریں گے جیسا کہ ذکر کیا گیا۔ یہ جنگوں میں سے سب سے عظیم ترین جنگ ہوگی۔ جس میں جیت بالآخر مسلمانوں کی ہوگی۔ اس فتح سے فراغت ہوتے ہی مسلمانوں کو خوش کن خبر ملے گی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا چکے ہیں یہ لوگ بیت المقدس میں مقامِ ایلیاء پر آپ علیہ السلام سے جا کر ملیں گے۔ اور ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔

خلاصہ از ''الفتن، لنعیم بن حماد''

فصل......دل اور اس کے تغیرات کے بیان میں

۱۶۹۲ ... از مسندِ عمر رضی اللہ عنہ۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انقطاعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ جو بسا اوقات حاضر دماغ رہتا ہو اور نہ حاضر عقل، اور اس کی یادداشت بھی برقرار نہ رہتی ہو؟ اور بسا اوقات اس کا دماغ اور عقل کام کرنے لگ جاتے ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہم نشینوں نے کہا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دل بھی چاند کی مانند گرہن ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کیفیت دل پر طاری ہوتی ہے تو اس کا دماغ، عقل اور یادداشت بھی ماؤف ہو جاتی ہے۔ اور جب اس کیفیت کے بادل دل سے چھٹتے ہیں تو دماغ، عقل اور یادداشت سب دوبارہ لوٹ آتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاسراف

۱۶۹۳ ... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں کسی نے ذکر کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: کہ میں اپنے دل کا تو مالک نہیں ہوں۔ لیکن اس کے سوا میں عدل کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں۔ ابن جریر

۱۶۹۴ ... از مسندِ انس رضی اللہ عنہ۔ زید الرقاشی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر خوف کرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر ایمان لے آئے ہیں؟ آپ ﷺ نے انگلیوں سے اشارہ فرمایا: یعنی دل ہمہ وقت رحمٰن کی انگلیوں کے درمیان متحرک رہتا ہے۔

ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی الصفات

۱۶۹۵..... حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اکثر یہ دعا فرماتے تھے:

یامقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک

''اے دلوں کے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔''

اس پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا آپ اب بھی ہم پر ڈرتے ہیں، جبکہ ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں اور آپ کے لائے ہوئے دین پر یقین کر لیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا جانو! تمام مخلوق کے دل اللہ عزوجل کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔

الدار قطنی فی الصفات

۱۶۹۶..... از مسند حنظلۃ بن الربیع الأسیدی۔ حنظلۃ الأسیدی، جو رسول اللہ ﷺ کے کاتبین میں شامل ہیں، فرماتے ہیں کہ ہم آپ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے جنت و جہنم کا ذکر کیا تو ہم پر ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ گویا ہم اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ پھر میں کھڑا ہوا، اور اپنے اہل خانہ کی طرف چلا گیا۔ اور وہاں اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہنسی کھیل میں مشغول ہو گیا۔ پھر مجھے حضور ﷺ کی محفل میں طاری ہونے والی وہ کیفیت یاد آ گئی۔ میں نکلا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ اور عرض کیا: اے ابوبکر! (اوہ) میں تو منافق ہو گیا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم جب نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور آپ ہم سے جنت و جہنم کا تذکرہ فرماتے ہیں تو گویا وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ پھر جب ہم وہاں سے نکلتے ہیں تو اولاد اور بیویوں کے ساتھ لہو ولعب اور بے کار چیزوں میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اور اس وقت کو بھول جاتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہے۔ پھر میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلۃ! اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تم سے بستروں پر مصافحہ کرنے لگیں۔ دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: لیکن اے حنظلۃ! یہ تو وقت وقت کی بات ہوتی ہے۔ الحسن بن سفیان، ابونعیم

۱۶۹۷..... حنظلۃ الأسیدی، سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل وعیال کے پاس بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تم پر اپنے پروں کا سایہ کرنے لگیں۔ ابو داؤد الطیالسی، ابونعیم، ۴

اللہ تعالیٰ طلب مغفرت کو پسند فرماتے ہیں

۱۶۹۸..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر رقت طاری ہوتی ہے؟ اور دنیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں؟ اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میرے پاس سے جانے کے بعد بھی تمہاری وہی کیفیت برقرار رہے جو میرے ہاں ہوتی ہے تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور راہ چلتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ ہونے معدوم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو لا بسائے گا جو گناہ کی مرتکب ہوگی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان سے باتیں کرنے لگیں گے۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبگار ہوں گے، تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا، ان سب کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے کوئی پرواہ نہیں۔ ابن النجار

۱۶۹۹..... حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ جب ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں تو ہمارے قلوب پر رقت طاری ہوتی ہے؟ اور دنیا سے ہم بے رغبت ہوتے ہیں؟ اور آخرت کا شوق ہمارے دلوں پر طاری ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حال پر رہو..... جو میرے ہاں ہوتا ہے، تو فرشتے تمہاری زیارت کو آئیں۔ اور راہ چلتے تم سے مصافحہ کرنے لگیں۔ لیکن اگر تم سے گناہ ہونے معدوم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ دوسری ایسی قوم کو لا بسائے گا جو گناہ کی مرتکب ہوگی حتیٰ کہ ان کے گناہ آسمان سے باتیں کرنے لگیں گے۔ پھر وہ اللہ سے مغفرت کے طلبگار ہوں گے، تو ان سے جو کچھ بھی سرزد ہوا، ان سب کے باوجود اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائیں گے اور اسے

کوئی پرواہ نہیں۔ابن النجار

۱۷۰۰۔۔۔از مسند عبداللہ بن رواحۃ۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحۃ میرا ہاتھ تھام کرفرماتے تھے: آؤ کچھ دیر ایمان تازہ کرلیں۔ کیونکہ دل اس ہانڈی سے زیادہ، جو شدتِ جوش سے ابل رہی ہو، متغیر ہوتا رہتا ہے۔ابو داؤد الطیالسی

۱۷۰۱۔۔۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحۃ ب مجھ سے ملاقات کرتے تو فرماتے عویمر! آؤ بیٹھو، چند گھڑی مذاکرہ کریں۔تو ہم کچھ دیر بیٹھ کر ایمان کا مذاکرہ کرتے۔پھر آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ یہ ایمان کی مجلس ہے۔اور ایمان کی مثال قمیص کی سی ہے۔کہ کبھی تم پہنی ہوئی قمیص کو اتارتے ہو۔اور کبھی اتاری ہوئی قمیص کو پہن لیتے ہو۔دل اس ہانڈی سے، جو شدت جوش سے ابل رہی ہو، زیادہ الٹ پلٹ ہوتا ہے۔ابن عساکر

۱۷۰۲۔۔۔از مسند ابن عمرو رضی اللہ عنہ۔عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تمام بنی آدم کے دل ایک دل کی مانند رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان رہتے ہیں، وہ جیسے چاہتا ہے ان کو الٹتا پلٹتا ہے۔پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا الی طاعتک

اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی طاعت وفرماں برداری کی طرف پھیر دے۔ابن عساکر

۱۷۰۳۔۔۔از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ دل کو کسی بات پر مجبور نہ کر کیونکہ دل کوئی جب مجبور کیا جاتا ہے تو وہ اندھا ہو جاتا ہے۔محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسه

فصل......شیطان اور اس کے وساوس کے بیان میں

۱۷۰۴۔۔۔از مسند طلحہ رضی اللہ عنہ۔ابو رجاء العطاردی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔اور ہلکی نماز پڑھائی۔ہم نے عرض کیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: مجھے وساوس نے گھیر لیا تھا۔المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵۔۔۔از مسند زبیر رضی اللہ عنہ۔ابو رجاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہلکی نماز پڑھائی۔عرض کیا گیا: اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: مجھے وساوس جلد گھیر لیتے ہیں۔المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۶۔۔۔حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں ایک شخص نے کہا: اے اصحاب رسول! یہ تم لوگوں کی کیا بات ہے کہ تم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھاتے ہو؟ فرمایا: ہمیں وساوس جلد گھیر لیتے ہیں۔ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۰۷۔۔۔از مسند ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قسم ہے اس ذات کی، جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میں اپنے دل میں ایسے ایسے وساوس پاتا ہوں کہ مجھے ان کو ظاہر کرنے سے جل کر کوئلہ بن جانا زیادہ محبوب ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں! یقیناً شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ اس زمین میں اس کی دوبارہ پرستش کی جائے گی۔لیکن وہ تمہارے چھوٹے چھوٹے اعمال سے راضی ہو گیا ہے۔ابن راھویه

۱۷۰۸۔۔۔از مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے وسوسہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عینِ ایمان ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابن عساکر

۱۷۰۹۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ سے ایسے کسی شخص کے بارے میں سوال کیا، جو اپنے دل میں ایسے وسوسے جنم پاتا ہے کہ اس کو وہ وساوس زبان پر لانے سے زیادہ محبوب ہے کہ وہ آسمان سے نیچے گرے اور پرندے اس کو اچک لیں؟ فرمایا: یہ عین ایمان ہے۔یا فرمایا: یہ واضح ایمان ہے۔ابن عساکر

۱۷۱۰..... ازمسند عبید بن رفاعۃ۔ مروی ہے کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت پر شیطان کا اثر ہوگیا۔ شیطان نے اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کا علاج صرف فلاں راہب کے پاس ہے۔ اور راہب صومعہ میں رہتا تھا۔ اس عورت کے اہل خانہ نے اس راہب سے مسلسل بات چیت کی، حتیٰ کہ اس راہب نے عورت کو قبول کرلیا۔ پھر شیطان اس راہب کے پاس آ کر وسوسہ اندازی کرنے لگا حتیٰ کہ وہ راہب عورت کے ساتھ غلط کاری میں ملوث ہوگیا اور اس کو حاملہ کردیا۔ پھر شیطان آ کر کہنے لگا کہ اس کے اہل خانہ آئیں گے تو تو رسوا و فضیحت ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسا کر کہ اس عورت کو قتل کر کے دفن کردے جب وہ آئیں تو کہہ دینا کہ وہ مرگئی تھی، میں نے اس کو دفن کردیا ہے۔ سو اس نے ایسا ہی کیا اور اس کو قتل کر کے دفن کردیا۔ اس کے اہل خانہ آئے تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اس نے خود قتل کر کے اسے دفن کیا ہے۔ انہوں نے آ کر اس سے یہ سوال کیا۔ اس نے کہا وہ مرگئی تھی، میں نے اس کو دفن کردیا ہے۔ شیطان نے اس راہب کو مزید ورغلایا کہ دیکھ! میں ہی اس عورت پر اثر انداز ہوا تھا۔ اور اس کے اہل خانہ کے دل میں یہ بات ڈالی تھی کہ اس کا علاج صرف تیرے پاس ہے۔ پھر میں نے تجھے وسوسہ میں مبتلا کیا، کہ اس کو قتل کر کے دفن کردے۔ پھر میں نے ہی اس کے اہل خانہ کے دل میں ڈالا کہ تو نے اس کو خود قتل کر کے دفن کردیا ہے۔ تو اب تو میری قوت کا اندازہ کرہی چکا ہے۔ سو اب اگر تو میری بات مان لے تو میں تجھے نجات دلوا سکتا ہوں۔ بس مجھے دو سجدے کردے۔ راہب نے شیطان کو دو سجدے کردیئے۔ یہی مطلب ہے اس فرمان باری کا:

﴿کمثل الشیطان اذقال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بریء منک﴾

''شیطان کی مثال تو یہ ہے کہ وہ انسان کو کہتا ہے کہ کفر کر! جب وہ کفر کرلیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری ہوں۔''

ابن ابی الدنیافی مکائدالشیطان، ابن مردویہ، شعب الایمان

۱۷۱۱..... عبید بن رفاعہ الزرقی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے نماز اور قرآت میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کا نام خنزیر ہے۔ پس جب تجھے اس کا احساس ہو تو اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دے۔ اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگ لے۔ المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، مسنداحمد، الصحیح لمسلم

۱۷۱۲..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم اپنے دلوں میں ایسے وساوس محسوس کرتے ہیں کہ اگر ہمیں دنیا اور اس کا ساز و سامان مل جائے تب بھی ہم اس کے عوض ان خیالات کو زبان پر لانا پسند نہیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ عرض کیا جی یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو خالص ایمان ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۳..... شہر بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اپنے ماموں کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے ماموں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ام المؤمنین! ہم میں سے کوئی شخص اپنے نفس میں ایسی بات پاتا ہے، کہ اگر اس کو ظاہر کرے تو اس کو قتل کردیا جائے اور اگر مخفی رکھے تو اس کی آخرت خراب ہونے کا سوال ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا: اس کا احساس بھی مؤمن ہی کو ہوتا ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة ایمان کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

۱۷۱۴..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ آدمی کی فقاہت میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ اس بات کا اندازہ رکھے کہ دین کی فقہ و سمجھ بوجھ میں اضافہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے؟ اور آدمی کی فہم و دانائی میں یہ بات شامل ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ شیطان کے حملے کس کس جانب سے ہو رہے ہیں؟ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۵..... ازمسند نامعلوم۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی حارثہ انصار کے یحییٰ نامی کسی شخص نے ان کو خبر دی کہ حضور ﷺ کے کچھ صحابہ کرام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ کا اس کے بارے میں کیا خیال ہے، کہ ہم شیطان کے ایسے وسوسے اپنے سینوں میں پاتے ہیں، کہ ہم میں سے کوئی ثریا ستارے کی بلندی سے نیچے گرے..... اس کو یہ اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ اس وسوسہ کو زبان پر لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا واقعی تم یہ خیال پاتے ہو؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: یہ تو کھلا ایمان ہے۔ شیطان تو اس سے بھی نیچے گرانا چاہتا ہے لیکن بندہ اگر اس سے محفوظ رہ جائے تو اس میں مبتلا کردیتا ہے۔ محمد بن عثمان الأذرعی فی کتاب الوسوسة

۱۷۱۶..... ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں دورانِ حج ایک حلقہ میں پہنچا تو اس میں ایسے دو شخصوں کو پایا جنہوں نے نبی ﷺ کو پایا تھا۔ دونوں بھائی تھے۔ میرا گمان ہے کہ ان میں سے ایک کا نام محمد تھا۔ وہ دونوں وسوسہ کے متعلق آپ ﷺ سے منقول حدیث کا مذاکرہ کر رہے تھے۔ کہ کسی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر کوئی آسمان سے نیچے گر جائے، اس کو یہ اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ ان وساوس کو نوکِ زبان پر لائے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: یہ بات تم کو پیش آئی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی یا رسول اللہ! فرمایا: یہ تو عینِ ایمان ہے۔ ثابت رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اس موقعہ پر کہا: کاش! اللہ مجھے اس عین سے بھی نجات دے دے۔ اس پر ان دونوں بھائیوں نے مجھے سختی سے جھڑکا اور اس سے منع کیا، کہا کہ ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث نقل کر رہے ہیں اور تو ہے کہ اللہ مجھے اس سے بچا کر راحت میں رکھے۔ البغوی

حدیث غریب ہے۔

۱۷۱۷..... عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: کہ شیطان انسان کو وضوء، بال اور ناخنوں جیسی معمولی معمولی باتوں میں مشغول رکھتا ہے۔ السنن لسعید

۱۷۱۸..... ھشیم کہتے ہیں کہ ہمیں عوام بن حوشب نے خبر دی، وہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ وسوسہ اندازی سب سے پہلے وضوء میں شروع ہوتی ہے۔ السنن لسعید

فصل ...... اخلاقِ جاہلیت کی مذمت میں

۱۷۱۹..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ قبیلہ بنی سلیم کے ایک شخص، جس کو قبیصہ کہا جاتا تھا، سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم بصرہ کے ایک مقامِ الخزیبہ میں عتبہ بن غزوان کے ہمراہ تھے۔ انہوں نے سورۃ البقرۃ کے اصحاب کے حوالہ سے لوگوں کو پکارنا شروع کیا۔ ادھر دوسرا آدمی بھی آلِ شیبان کے حوالہ سے لوگوں کو پکارنے لگا اور یہ جاہلیت کا تفاخر وغرور تھا تو میں اس پر حملہ آور ہوا۔ اس نے بھی مجھ پر نیزہ تان لیا اور کہنے لگا مجھ سے دور رہو۔ میں نے اس کے نیزے کو اپنی کمان پر لیا۔ اور اس کی ڈاڑھی اپنی مٹھی میں تھام لی۔ اور اسے پکڑ کر حضرت عتبہ کے پاس لے آیا۔ عتبہ نے ان کو محبوس کر لیا۔ اور اس کی روداد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ خلافت میں لکھ بھیجی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب ارسال فرمایا: کہ اگر وہ تمہارا قیدی ہے اور جاہلیت کے دعوی پر مصر ہے تو اس کی گردن اڑا دیتے، لیکن اگر وہ محض نظر بند ہے تو اس کو دعوت دو۔ اور اس سے بیعت لو، اور اس کی راہ چھوڑ دو۔ محمد بن شیبان القزار فی حزبہ

۱۷۲۰..... فضلۃ الغفاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو ایک شخص کو اپنی بڑائی کا دعوی کرتے ہوئے سنا کہ: میں بطحاء (والئ مکہ) کا فرزند ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور فرمایا: اگر تو صاحبِ دین ہے تو تو واقعی مکرّم ہستی ہے۔ اور اگر تو صاحبِ عقل وفراست ہے، تب بھی تو صاحبِ مروّت وعزت ہے۔ اور اگر تو صاحبِ مال ہے تو بھی تو صاحبِ شرافت ہے۔ اور اگر یہ کچھ بھی نہیں تو تیرے اور ایک گدھے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ الدینوری، العسکری فی الأمثال

۱۷۲۱..... از مسندِ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عہدِ نبوی ﷺ میں دو شخص آپس میں حسب نسب بیان کرنے لگے۔ ایک نے کہا میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں۔ لیکن بتا تو کون ہے؟ تیری ماں تجھے کھو بیٹھے! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عہدِ موسوی علیہ السلام میں دو آدمی آپس میں حسب نسب بیان کرنے لگے، الخ۔ ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید

آگے حدیث مکمل ذکر نہیں کی، چونکہ مکمل حدیث پچھلے ابواب میں گزر چکی ہے۔

۱۷۲۲..... از ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: ہم کو حکم ہے، کہ جب ہم کسی کو جاہلیت کی طرف نسبت کرتے

دیکھیں تو اس کو باپ کے سوا، انہی کے ساتھ لازم ملزوم کردیں۔ اور اس کو کنیت کے ساتھ نہ پکاریں۔

ابن عساکر، الخطیب فی المتفق والمفترق، النسائی، عمم، السنن لسعید، المسند لأبی یعلی

۱۷۲۳..... عمرو رحمۃ اللہ علیہ بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ بن شعبۃ اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے درمیان بات بڑھ گئی۔ حضرت مغیرۃ رضی اللہ عنہ نے ان کو برا بھلا کہا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس، اے ھصیص! عمرو رضی اللہ عنہ کے کسی جدامجد کا نام۔ ہے مجھے مغیرۃ برا بھلا کہتا ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے فرزند عبداللہ بن عمرو نے اپنے والد سے عرض کیا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے جاہلی قبائل والا دعویٰ کیا؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے نادم ہوکر تمیں غلام آزاد کئے۔

ابن عساکر

۱۷۲۴..... از مسند معاویۃ بن حیدۃ رضی اللہ عنہ۔ بہز بن حکیم اپنے والد حکیم سے اور حکیم بہز کے دادا یعنی اپنے والد معاویۃ رضی اللہ عنہ بن حیدۃ سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: حضور ﷺ کے پاس دو آدمی فخر بازی کرنے لگے۔ ایک بنی مضر سے تھا دوسرا یمن سے تعلق رکھتا تھا۔ یمانی نے کہا: میں حمیر سے ہوں نہ کہ مضر و ربیع سے ہوں۔ اس کو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے نصیبہ وشرافت کی بدبختی ہے، تیرے دادا کی ہلاکت ہے اور تیرے پیغمبر سے تیری دوری ہے۔ ابن عساکر

۱۷۲۵..... از مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: جب اہلِ نزار عصبیت میں کہنے لگیں: اے نزار! اور اہلِ یمن کہنے لگیں: اے قحطان! تو ضرر وشر اتر آتا ہے۔ اور مدد ونصرت اٹھ جاتی ہے۔ اور جنگ مسلط کردی جاتی ہے۔ ابونعیم

۱۷۲۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور یوں کہنے لگا: معزز وشرفاء کے فرزند کو اجازت دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدو۔ آنے پر اس سے دریافت فرمایا: تو کون ہے؟ کہا: میں فلاں بن فلاں بن فلاں ہوں اور یوں زمانہ جاہلیت کے کئی اشراف ومعززین کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں تو یوسف علیہ السلام بن یعقوب علیہ السلام بن اسحاق علیہ السلام بن ابراہیم علیہم السلام ہے؟ کہا: نہیں۔ فرمایا: پھر معزز وشرفاء کے فرزند تو وہ ہیں۔ تو بدترین لوگوں کا فرزند ہے، جن کا شمار اہلِ جہنم میں ہوتا ہے۔ المستدرک للحاکم

۱۷۲۷..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ کہ ایک مہاجری نے انصاری کو کسی بات پر دھتکار دیا۔ انصاری نے حمایت کے لئے پکارا: اے انصار..... مہاجری نے بھی پکارا: اے مہاجرین..... رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کیا جاہلیت کے نعرے لگ رہے ہیں؟ لوگوں نے حقیقتِ حال کی خبر دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دعوے چھوڑ دو، یہ انتہائی متعفن اور غلیظ ہیں۔

تو چونکہ حضور ﷺ کے ہجرت فرمانے کے وقت مہاجرین قلیل تعداد میں تھے۔ پھر مہاجرین کی تعداد میں اضافہ ہوگیا۔ اور یہ بات بھی عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کو پہنچی جو پہلے ہی سے مہاجرین کی بڑھتی ہوئی تعداد سے خار کھائے بیٹھا تھا تو اس نے اپنے لوگوں سے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوا ہے؟ اچھا! جب ہم مدینہ پہنچیں گے تو ہم معزز وشرفاء لوگ ان رذیلوں کو وہاں سے دربدر کردیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ نبوت میں عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، کہ میں اس منافق کی گردن اڑادوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چھوڑو اس کو، لوگوں میں چہ میگوئیاں ہوں گی، کہ محمد اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرنے لگ گیا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

چوتھا باب ...... امورِ متفرقہ کے بیان میں

۱۷۲۸..... از مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ ملکِ شام میں ایک شخص اپنے مؤمن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے امیر کو پیغام بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو اپنے مؤمن ہونے کا مدعی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: تفوہ! وہ

کیسے؟ عرض کیا کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین اصناف کے لوگ نہ تھے؟ مشرک، منافق، مؤمن۔ تو آپ رضی اللہ عنہ کن میں سے تھے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کی بات کو سمجھ گئے اور ازراہِ خوشی اس کی طرف ہاتھ بڑھایا اور اس کا ہاتھ تھام لیا۔ شعب الإیمان

یہود کے میلہ اور تہوار میں شرکت کی ممانعت

۱۷۲۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: دشمنِ خدا لوگوں، یعنی یہود کی عید و محافلِ سرور میں جانے سے اجتناب کرو۔

التاریخ للبخاری رحمة اللہ علیه، بخاری ومسلم

۱۷۳۰..... حضرت قتادة سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو دعوی کرے کہ "میں عالم ہوں" درحقیقت وہ جاہل ہے۔ اور جو مؤمن ہونے کا دعوی کرے وہ کافر ہے۔ رستہ فی الإیمان حدیث غیر ثابت وموضوع ہے۔ دیکھئے: الملتقی لا اصل لھا فی الإحیاء ص ۲۹۲۔ نیز دیکھئے: تحذیر المسلمین ۱۱۲،ا۔ اور بہت سی کتب میں اس کو ضعیف وموضوع قرار دیا گیا ہے جن کا ذکر موجبِ طوالت ہے۔ ان کے حوالہ جات کی تفصیل کے لئے رجوع فرمائیے: موسوعة الأحادیث والآثار الضعیفة والموضوعة ج ۱۰۔ ص ۱۵۴۔

۱۷۳۱..... سعید بن یسار رحمة اللہ علیہ سے مروی ہے، کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر موصول ہوئی کہ ملکِ شام میں ایک شخص اپنے مؤمن ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہاں کے امیر کو پیغام بھیجا کہ اس کو میرے پاس بھیج دو۔ جب وہ آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کیا تو اپنے مؤمن ہونے کا مدعی ہے؟ عرض کیا آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تین اصناف کے لوگ نہ تھے؟ مؤمن، کافر، منافق؟۔ تو اللہ کی قسم میں کافر نہیں ہوں اور نہ میں نے نفاق کیا؟ حضرت عمر نے اس کی بات پر ازراہِ خوشی فرمایا: ہاتھ دو۔

ابن ابی شیبہ فی الإیمان

۱۷۳۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرمایا: دشمنِ خدا لوگوں، یعنی یہود ونصاری کی عیدوں میں ان کے مجمع کو جانے سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ان پر خدائے تعالی کی ناراضگی اترتی ہے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ تم پر بھی نہ اتر جائے۔ اور یہ کہ تم ان کے باطن سے تو واقف ہو نہیں پھر کہیں انہی کے رنگ میں نہ رنگ جاؤ۔ التاریخ للبخاری رحمة اللہ علیه، شعب الإیمان

۱۷۳۳..... از مسندِ علی رضی اللہ عنہ۔ علقمہ رحمة اللہ علیہ بن قیس سے مروی ہے، کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی جامع مسجد کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسولِ اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: کوئی آدمی زنا کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔ اور نہ کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت، حالانکہ لوگ اس کی طرف نگاہیں بھرے دیکھ رہے ہوتے ہیں، مؤمن رہتا۔ اور کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا۔

ایک شخص نے سوال کیا: اے امیر المؤمنین! تو کیا جس نے زناء کیا، کفر کیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ رخصت کی احادیث کو مبہم رکھیں۔ کوئی مؤمن زناء کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ زناء اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی چوری کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ چوری اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کوئی آدمی شراب نوشی کے وقت مؤمن نہیں رہتا جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ شراب نوشی اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ اسی طرح کسی کی ذی شرف شی پر ڈاکہ ڈالتے وقت مؤمن نہیں رہتا، حالانکہ لوگ اس کی طرف نگاہیں بھرے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جبکہ وہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ ڈاکہ زنی اس کے لئے حلال ہے۔ کیونکہ اس کی حلت پر ایمان لانا صریحاً کفر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، الصغیر للطبرانی رحمة اللہ علیه

اس میں ایک راوی اسماعیل بن یحیی التیمی متروک ومتہم ہے لہذا اس کا اعتبار نہیں۔

۱۷۳۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، فرمایا: کہ ایمان دل میں ایک سپید نکتہ کی مانند شروع ہوتا ہے۔ پھر جیسے جیسے ایمان بڑھتا ہے

تو وہ سپیدی بھی پھیلتی جاتی ہے۔ پس جب ایمان کامل ہو جاتا ہے تو سارا دل سپید اور صاف شفاف ہو جاتا ہے۔ اور نفاق دل میں ایک سیاہ نکتہ کی مانند شروع ہوتا ہے۔ پھر جیسے جیسے نفاق بڑھتا جاتا ہے، وہ دل کی سیاہی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ پس جب نفاق کامل ہو جاتا ہے تو سارا دل سیاہ پڑ جاتا ہے۔ اللہ کی قسم اگر تم کسی مؤمن دل کو چیر کر دیکھو تو اس کو سپید پاؤ۔ اور اگر تم کسی منافق دل کو چیر کر دیکھو تو اس کو سیاہ پاؤ گے۔

ابن المبارک فی الزھد، ابوعبید فی الغریب، رستة وحسین فی الإستقامة، شعب الإیمان، اللالکائی فی السنة، الأصبھانی فی الحجة

اللہ تعالیٰ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہاء

۱۷۳۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی آیا۔ اور آپ سے سوال کیا کہ ہمارا رب کب سے ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ کا رنگ غصہ کی وجہ سے بدل گیا۔ اور فرمایا: جب کچھ نہ تھا وہ تب بھی تھا۔ اور جس طرح ازل میں تھا اسی طرح آج بھی ہے۔ اور وجود وعدم کی کیفیات کچھ نہ تھیں وہ تب سے ہے۔ نہ ابتداء تھی اور نہ ہی کوئی انتہا تھی، وہ تب سے ہے۔ اس کی ذات کے آگے تمام غایات ختم ہیں۔ بلکہ وہی ہر غایت کی غایت ہے۔

اس معجزانہ کلام نے یہودی پر وہ اثر کیا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا۔ ابن عساکر

۱۷۳۶..... الأصبغ بن نباتة سے مروی ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! اللہ کب سے موجود ہوا؟ ہم اس کی طرف لپکے اور اس قدر اس کو زدوکوب کیا، کہ قریب تھا کہ اس کی جان لے بیٹھتے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسکو چھوڑ دو۔ پھر خود اس سے مخاطب ہوئے، کہ اے یہود کے بھائی! جو میں تجھے کہوں اسے اپنے کانوں سے سن۔ اور دل میں اس کو محفوظ رکھ۔ میں تجھے تیری کتاب ہی سے، جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام لے کر آئے، جواب دوں گا۔ اگر تو نے اپنی کتاب پڑھ کر یاد رکھی ہوگی تو تو میری بات کو اسی کی مانند پائے گا۔

سن "وہ کب وجود میں آیا" یہ اس ذات کے متعلق پوچھا جاسکتا ہے، جو پہلے موجود نہ ہو۔ پھر وجود میں آئی ہو۔ بہر حال جو ہستی لازوال ہو، وہ بغیر کسی کیفیت کے ہوتی ہے۔ اور بغیر حدوث وجود میں آئے موجود ہوتی ہے۔ وہ ہمیشہ سے لازوال ہے۔ وہ ابتداء سے بھی پہلے سے ہے۔ اور انتہاء سے بھی آخر میں ہے۔ وہ بغیر کسی کیفیت وغایت وانتہاء کے لازوال ہے۔ اس پر تمام غایات منقطع ہوجاتی ہیں۔ وہ ہر غایت کی غایت ہے۔

اس بات کو سن کر یہودی رو پڑا۔ اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! یہ بات حرفاً حرفاً توراۃ میں موجود ہے۔ سو اب میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ الاصبھانی فی الحجة

۱۷۳۷..... محمد بن اسحق، نعمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ چالیس یہودی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے: ہمیں اپنے رب کے اوصاف بیان کرو، جو آسمان میں ہے۔ کہ وہ کن کیفیات کے ساتھ ہے؟ کیسے وجود پذیر ہوا؟ کب ہوا؟ اور کس چیز پر وہ مستوی ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے گروہ یہود! سنو مجھ سے۔ اور یہ پرواہ نہ کرو کہ کسی اور سے بھی سوال کرو گے۔

میرا پروردگار عزوجل وہ ایسی اول ترین ہستی ہے، جس کی کسی چیز سے ابتداء نہیں ہوئی۔ جس کی کسی چیز سے ترکیب نہیں ہوئی۔ وہ کسی موہومی کیفیت کا نام نہیں۔ اور نہ ہی کسی جسمانی ہیولے کا نام ہے، جو نظروں میں قریب ودور ہوسکتا ہو۔ وہ کسی پردے میں محجوب نہیں کہ جگہ کا محتاج ہو۔ وہ کسی حادثے دوقوعہ سے وجود پذیر نہیں ہوا، کہ اس کو فانی کہا جاسکے۔ بلکہ وہ اس بات سے عظیم وبالاتر ہے کہ اشیاء کی کیفیات، خواہ جو بھی ہوں، کے ساتھ متصف ہو۔ وہ زوال پذیر ہوا، اور نہ کبھی ہوگا۔ نہ اس کی ایک شان فنا ہو کر دوسری سے تبدیل ہوگی۔ آخر اس کو کس طرح اجسام واشباہ کے ساتھ متصف کیا جاسکتا ہے؟ اور کیسے فصیح ترین زبانوں کے ساتھ اس کی صفات بیان کی جاسکتی ہیں؟ وہ اشیاء میں داخل ہی نہیں تھا کہ کہا جائے کہ اس نے وجود پالیا۔ اور نہ کسی چیز سے اس کی بناء ہوئی کہ کہا جائے وہ بن گیا۔ بلکہ وہ ہر کیفیت سے آزاد ہے۔ وہ شہ رگ سے قریب

تر ہے۔جسم وشباہت میں ہرشی سے بعید تر ہے۔اس پر بندوں کا ایک لحظہ،اور ایک لفظ کا نکلنا،ایک قدم کا قریب ہونا،اور ایک قدم کا دور ہونا،خواہ انتہائی تاریک رات کے آخری پہر میں ہو تب بھی ان چیزوں کی نقل وحرکت اللہ سے مخفی نہیں رہتی۔چودھویں رات کے ماہتاب اور بھڑکتے دن کے آفتاب کے اپنے اپنے محوروں کی گردش کا کوئی لمحہ،روشنی وشعاعوں سمیت اس سے پوشیدہ نہیں ہوتا۔اپنی ظلمتوں سمیت آنے والی رات اور اپنی ضیاء پاشیوں سمیت جانے والے دن کی کوئی کیفیت اس سے اوجھل نہیں ہوتی۔بلکہ وہ اپنی قدرت تکوینیہ میں جو چاہے،اس پر پوری طرح حاوی ومحیط ہے۔وہ ہر کون ومکان،ہرلمحہ وگھڑی،ہر انتہاء ومدت کو خوب خوب جاننے والا ہے۔مدت وغایت صرف مخلوق پر مسلط ہے۔حدود کا دائرہ اس کے سواء ہر ایک کو محیط ہے۔اس نے اشیاء کو پہلے سے کسی طے شدہ اصول کے مطابق تخلیق نہیں فرمایا۔اور نہ اپنے سے اول ترین اشیاء کی مدد سے پیدا کیا۔بلکہ جس کو جیسے چاہا پیدا کیا اور اس کی تخلیق کو مکمل قائم فرمایا،اور اس کی صورت گری کی۔اور بہترین صورت بنائی۔وہ اپنی شان میں یکتا ہے۔کسی شی کی اس کو رکاوٹ نہیں۔اس کو اپنی مخلوق کی طاعت سے ذرہ بھر نفع نہیں۔پکارنے والوں کی حاجت روائی کرنا اس کا وطیرہ ہے۔ملائکہ آسمان وزمین کی وسعتوں میں اس کی اطاعت پر سر افگندہ ہیں۔بوسیدہ ہوجانے والے مردوں کے ذرہ ذرہ کا علم اس کو یوں ہے،جس طرح جیتے جی پھرنے والوں کے متعلق اس کا علم۔بلند وبالا آسمانوں کے اندر جو کچھ ہے،اس کو اسی طرح معلوم ہے،جس طرح پست زمینوں کے ذرات تک کا علم ہے۔اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے،اس کو آوازوں کے اختلاط سے چنداں حیرانی پریشانی کا سامنا نہیں۔طرح طرح کی بولیاں اس کو ایک دوسرے سے مشغول نہیں کرتیں۔وہ ہر طرح کی مختلف آوازوں کو سنتا اور بھرپور سمجھتا ہے۔وہ بغیر اعضاء وجوارح کے ان کے ساتھ مانوس ہے۔صاحب تدبیر،بصیر اور تمام امور کا بخوبی جاننے والا ہے۔زندہ پائندہ ہے،ہرعیب سے منزہ ہے۔اس نے موسیٰ علیہ السلام سے اعضاء والات کے بغیر اور ہونٹ اور دیگر مخارج اصوات کے بغیر کلام کیا۔وہ پاکیزہ وعالی شان ہر طرح کی کیفیات سے مبرّا ومنزہ ہے۔جس نے گمان کیا کہ ہمارا الٰہ محدود ومحدود ہے،وہ درحقیقت اپنے خالق ومعبود سے جاھل ہے۔اور جس نے کہا کہ کون ومکان اس کو گھیرے ہوئے ہیں،وہ حیران پریشان اور ملتبس رہے گا۔وہ تو بلکہ اس کے برعکس ہر مکان کو گھیرے ہوئے ہے۔پس اگر اے مکلّف انسان!تو رحمٰن کی صفات قرآن کے خلاف بیان کرسکتا ہے تو تو اتنا ہی کرکے دکھا کہ ہمیں جبرئیل علیہ السلام میکائیل علیہ السلام اور اسرافیل علیہ السلام کی صفات اور شکل وصورت بیان کردے؟صد افسوس تو اپنی مثل مخلوق کی ہیئت وصفت بیان نہیں کرسکتا تو خالق ومعبود کی ہیئت وصفت بیان کرنے پر کیسے آمادۂ ہمت ہوا؟تو ان ہیئت والات کے رب کی صفت کا ادراک ہی نہیں کرسکتا؟چہ جائے کہ اس ذات کا ادراک کرے،جسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند،اور جو کچھ آسمان وزمین میں ہے،اور ان کے درمیان ہے وہ سب اسی کا ہے۔اور وہ عرش عظیم کا پروردگار ہے۔الحلیہ

صاحب حلیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نعمان کی حدیث ہے۔ابن اسحاق نے بھی اس کو اسی طرح مرسلاً روایت کیا ہے۔

۱۷۳۸.....ازمسند ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یوں کہنے کو ناپسند فرماتے تھے کہ میں اس اس بات میں اسلام لایا۔کیونکہ اسلام تو محض اللہ ہی کے لئے۔المصنف لعبدالرزاق

اسلام کے معنی ہیں کسی کے آگے کلی طور پر سر تسلیم خم ہوجانا۔تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس معنی کے خیال سے لفظ اسلام کو دوسرے کے لئے استعمال کرنے کو ناپسند جانتے تھے۔

۱۷۳۹.....فضالۃ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے،فرمایا:اسلام تین کمروں پر مشتمل ہے۔نیچے والا،اوپر والا اور بالا خانہ۔نیچے والا اسلام ہے۔یعنی اس کے فرائض وواجبات۔اوپر والا کمرہ نوافل کا ہے۔اور بالا خانہ جہاد ہے۔ابن عساکر

۱۷۴۰.....ازمسند ابی الدرداء رضی اللہ عنہ۔ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:کہ قسم ہے اس ذات کی،جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے!ایمان قمیص کی مانند ہے کہ آدمی کبھی اس کو زیب تن کرلیتا ہے اور کبھی اتار پھینکتا ہے۔المصنف لعبدالرزاق

۱۷۴۱.....مراسیل سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ۔فرمایا:بندہ جب کسی شی کے متعلق کہتا ہے کہ اللہ کو پہلے اس کا علم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا بندہ اس بات سے عاجز ہوگیا کہ جان لیتا کہ میرا رب جانتا ہے۔ابن عساکر

۱۷۴۲.....مراسیل قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ۔حضرت قتادۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے،کہ رسول اکرم ﷺ نے بنی نجران کے پادری سے فرمایا:اے ابوالحارث

اسلام لے آ! اس نے کہا: میں دینِ حق کا مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اسلام لے آ! اس نے کہا: میں آپ سے پہلے ہی مسلمان ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے۔ اسلام سے تجھے تین باتیں مانع و رکاوٹ ہیں۔ اللہ کے لئے تیرا اولاد کو ماننا، تیرا خنزیر کھانا، اور تیرا شراب پینا۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۳..... مسور بن مخرمۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور پھر ایک وقت تمام اہل مکہ مسلمان ہو گئے، جبکہ ابھی نماز بھی فرض نہیں ہوئی تھی۔ حتیٰ کہ اگر آپ سجدہ والی آیت تلاوت فرما کر سجدہ کرتے تو سب لوگ سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔ حتیٰ کہ کثرت ازدھام کی وجہ بعض لوگ سجدہ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن پھر سردارانِ قریش طائف سے آ گئے ولید بن مغیرۃ ابوجہل وغیرہ تو انہوں نے ان لوگوں کو کہا تم اپنے آبائی دین کو چھوڑ بیٹھے ہو؟ پھر یہ لوگ کافر ہو گئے۔ ابن عساکر

۱۷۴۴..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حبشی باندی لئے حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے اور اس کے ذمہ ایک مؤمن جان آزاد کرنا واجب ہے تو کیا یہ اس کی طرف سے کفایت کرے گی؟ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس سے باندی پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: اسی کو آزاد کر دو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۴۵..... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کے پاس باندی تھی جو اس کی بکریاں چراتی تھی۔ ریوڑ میں مالک کی ایک ایسی بکری بھی تھی جو اسے بہت مرغوب و پسندیدہ تھی۔ جس کے متعلق مالک کا ارادہ تھا کہ وہ بکری آپ ﷺ کو ہدیہ کر دے گا۔ لیکن سوءِ اتفاق سے بھیڑیئے نے آ کر اسی بکری پر حملہ کیا اور اس کے تھن کھینچ لئے۔ مالک کو غصہ آیا تو اس نے چرواہی باندی کو منہ پر طمانچہ رسید کیا۔ لیکن پھر نادم ہو کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اس کے ذمہ پہلے سے ایک مؤمن جان آزاد کرنا واجب تھا۔ تو طمانچہ مارتے وقت اسے خیال آیا کہ اب اسی کو آزاد کر دیا جائے؟ آپ ﷺ نے اس باندی کو بلوایا اور اس سے سوال کیا: کیا تو لا الٰہ الا اللہ کی شہادت دیتی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ مرنا اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بات کی بھی کہ جنت و جہنم برحق ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تو اس کے بعد آپ ﷺ نے مالک کو فرمایا: اس کو آزاد کر سکتے ہو اور روکنے کا بھی اختیار ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۴۶..... یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی باندی کو تھپڑ رسید کر دیا تھا۔ پھر وہ اسے لے کر بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے اس کی آزادی کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اس باندی کے مؤمنہ ہونے کی تصدیق کرنے کے لئے اس باندی سے پوچھا: اللہ کہاں ہے؟ باندی نے سر کے ساتھ آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں؟ باندی نے عرض کیا: اللہ کے رسول۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ پھر آپ نے بعث بعد الموت اور جنت و جہنم کا تذکرہ بھی فرمایا پھر اس شخص سے فرمایا: اسی کو آزاد کر دو، کیونکہ یہ بھی مؤمنہ ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

الکتاب الثانی

از حرفِ ہمزہ۔ ذکر و اذکار از قسم الأقوال

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔

بابِ اول..... ذکر اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۷۴۷..... اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے اعمال نامہ لکھنے کے سوا زمین میں گھومتے پھرتے ہیں، وہ اہل ذکر کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ ایسی قوم

کو جو ذکراللہ میں مشغول ہو، پالیتے ہیں تو آپس میں پکارتے ہیں: آؤ تمہارا مقصود مل گیا۔ پھر وہ ان کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے اوپر صف بندی کرتے ہوئے آسمان تک جا پہنچتے ہیں۔ پھر فرشتے ختم مجلس پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے، کہ بتاؤ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری تسبیح وتحمید اور تکبیر وتمحید کررہے تھے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: تیری عبادت میں اور زیادہ منہمک ہو جاتے اور خوب تیری بڑائی بیان کرتے اور تیری تسبیح کثرت سے کرتے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ مجھ سے کیا مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: وہ آپ سے جنت کے طلب گار تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اور زیادہ اس کی حرص کرتے، اور شدت سے اس کی طلب میں لگ جاتے۔ ارشاد ہوتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں: جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: نہیں اللہ کی قسم! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں: اور زیادہ اس سے دور بھاگتے، اور مزید اس کا خوف ان میں پیدا ہو جاتا۔ ارشاد ہوتا ہے: گواہ رہنا کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی ہے۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: کہ ایک شخص ان میں شامل نہیں تھا لیکن اپنی کسی حاجت سے ان کے پاس آیا تھا؟ ارشاد ہوتا ہے: یہ ایسی قوم ہے، کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸..... سب سے افضل ذکر "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ اور سب سے افضل دعاء "الحمد للہ" ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائیُ ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹..... ذکراللہ کی نعمت ہے۔ اس کی توفیق میسر ہو تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت نبیط بن شریط

۱۷۵۰..... وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سن سکیں اس ذکر پر، جس کو وہ فرشتے سن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

شعب الإیمان، بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۱..... اللہ کا ذکر دلوں کی شفاء ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲..... اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل یہ ہے کہ تیری موت اس حال میں آئے کہ تیری زبان ذکراللہ میں تر ہو۔

الصحیح لابن حبان، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان بروایت معاذ

۱۷۵۳..... اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تمہیں مجنون کہنے لگ جائیں۔

مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۴..... اس کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں کہ یہ ریاء کار لوگ ہیں۔

السنن لسعید، مسنداحمد فی الزھد، شعب الإیمان بروایت ابی الجوزاء مرسلاً

۱۷۵۵..... اللہ کا ذکر کرو کہ یہ تمہارے مطلوب کام میں مددگار ہے۔ ابن عساکر بروایت عطاء بن ابی مسلم مرسلاً

۱۷۵۶..... اللہ کا ذکر یوں کرو کہ منافق لوگ تمہیں کہنے لگیں کہ یہ ریاء کار لوگ ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۷..... مضمحل انداز میں اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف سے دریافت کیا گیا کہ اس کا کیا مطلب؟ فرمایا: مخفی وپست آواز میں ذکر۔

ابن المبارک فی الزھد بروایت ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

۱۷۵۸..... قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وسعادت مندوہ شخص ہوگا، جس نے دل کے اخلاص اور گہرائی کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" کہا ہوگا۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۹..... قیامت کے دن سب سے افضل المراتب بندے، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے ہوں گے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۶۰ سب سے افضل علم "لاالٰہ الااللہ" ہے۔اور سب سے افضل دعا استغفار ہے۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۱ "لاالٰہ الااللہ" کی شہادت کثرت سے ادا کیا کرو قبل اس کے کہ تمہارے اور اس کے درمیان کوئی موت کا پردہ حائل ہو جائے۔اور اپنے مردوں کو اس کی تلقین کیا کرو۔المسند لابی یعلی، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۲ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر ہر اس شخص کو حرام فرما دیا ہے، جس نے اللہ کی رضا کے لئے "لاالٰہ الااللہ" کہا ہو۔

بخاری و مسلم بروایت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۷۶۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں، جب تک کہ وہ میرا ذکر کرتا رہے اور اس کے ہونٹ میرے ذکر سے متحرک رہیں۔مسند احمد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بھی بندہ میرا ذکر کرتا ہے، تو وہ اپنے دوست اللہ سے ملاقات کر رہا ہوتا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمارۃ بن زعکرۃ

۱۷۶۵ ہر شئی کی انتہا مقرر ہے۔اور بنی آدم کی انتہا موت ہے۔پس تم پر اللہ کا ذکر لازم ہے۔کیونکہ یہ تمہاری مشکل آسان کرے گا اور تم کو آخرت کی رغبت دلائے گا۔البغوی بروایت جلاس بن عمرو

۱۷۶۶ بندہ اپنے مولیٰ کے قریب ترین رات کے آخری پہر میں ہوتا ہے۔پس اگر تجھ سے ہو سکے تو اس گھڑی میں اللہ کو ضرور یاد کر۔

النسائی، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، عمرو بن عبسۃ

۱۷۶۷ کیا میں تم کو سب سے بہتر عمل، جو تمہارے مالک کے نزدیک پاکیزہ عمل ہے، اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے، اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے، اور یہ کہ دشمنوں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں، اس سے بھی بڑھ کر عمل ..... وہ اللہ کا ذکر ہے۔

المستدرک للحاکم، بخاری و مسلم، ابن ماجہ، النسائی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۶۸ "لاالٰہ الااللہ" کی کثرت کے ساتھ اپنے ایمانوں کو تازگی بخشتے رہا کرو۔

مسند احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: کہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ "لاالٰہ الااللہ" میرا قلعہ ہے۔جو اس میں داخل ہو گیا، وہ میرے عذاب سے مامون و محفوظ ہو گیا۔ابن عساکر بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۷۷۰ ملک الموت ایک قریب المرگ شخص کے پاس حاضر ہوئے۔اس کے اعضاء کو ٹٹول کر دیکھا لیکن کسی عضو سے کوئی نیک عمل انجام شدہ نہیں پایا۔پھر دل کو دیکھا، اس میں بھی کچھ بھلائی نہ ملی۔اس کے جبڑوں کو دیکھا تو وہاں دیکھا کہ اس کی زبان کا کنارہ تالو کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔اور وہ "لاالٰہ الااللہ" کہہ رہا تھا۔اللہ نے اسی کلمہ اخلاص پر اس کی بخشش فرما دی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب المحتضرین، شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۱ بہترین ذکر، ذکر خفی ہے۔اور بہترین رزق وہ ہے، جو بقدر کفایت ہو۔مسند احمد، شعب الایمان بروایت سعد

۱۷۷۲ بہترین عمل یہ ہے کہ دنیا سے تیرا اس حال میں کوچ ہو کہ تیری زبان ذکر الٰہی میں رطب اللسان ہو۔الحلیہ بروایت عبداللہ بن بشر

۱۷۷۳ منفردون یعنی لوگوں سے بچھڑ کر ذکر اللہ ہی کے ہو کر رہ جانے والے سبقت لے گئے۔ یہ ذکر ان سے گناہوں کے بوجھ کو ہٹادے گا۔ سو وہ قیامت کے روز ہلکے پھلکے حاضر ہوں گے۔

بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۷۷۴۔۔۔ چلو اس جمدان پہاڑ پر! ذکر اللہ کے شیدائی جو اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں مرد ہوں یا عورتیں سب پر سبقت لے گئے۔

مسنداحمد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۵۔۔۔ شیطان ابن آدم کے دل پر اپنا منہ لگائے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے تو فوراً علیحدہ ہوجاتا ہے۔ پھر جب غافل ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی سونڈ ڈال دیتا ہے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۶ اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے۔ اور اللہ سے بغض کی علامت اللہ عز وجل کے ذکر سے بغض ہے۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۷۷ ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے۔ جو اس کے زنگ یا کسی بھی طرح کے میل کچیل کو زائل کرتا ہے اور دل کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اور اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شئی نہیں۔ خواہ تو تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۷۸۔۔۔ جس نے "لاالٰہ الااللہ" کہا، یہ اپنے قائل کو اس کی زندگی میں موت سے پہلے کسی بھی دن کسی ناگہانی آفت سے نفع دے گا۔

البزار،شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۷۹ جس نے اخلاص کے ساتھ "لاالٰہ الااللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ البزار بروایت ابی سعید

۱۷۸۰۔۔۔ جس شخص کا آخری کلام "لاالٰہ الااللہ" ہو وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔

مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۸۱ "لاالٰہ الااللہ" سے کوئی عمل بازی نہیں لے جا سکتا اور نہ یہ کسی گناہ کو باقی چھوڑتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ام ھانی رضی اللہ عنہ

۱۷۸۲۔۔۔ شیطان ابن آدم کے دل پر اپنی سونڈ لگائے وسوسہ اندازی کرتا ہے۔ پس جب بندہ اللہ عز وجل کا ذکر کرتا ہے تو فوراً علیحدہ ہوجاتا ہے۔ پھر جب غافل ہوتا ہے تو دوبارہ اپنی سونڈ ڈال دیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا، شعب الإیمان، المسند لأبی یعلی بروایت انس رضی اللہ عنہ

اولیاء اللہ کی پہچان

۱۷۸۳ اللہ کے اولیاء وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ الحکیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۸۴ تم میں افضل ترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو شخص دیکھنے کی وجہ سے اللہ یاد آجائے۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۷۸۵ میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور میری امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

مسند احمد بروایت عبدالرحمن بن عاصم او ابن غنم الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عبادہ بن الصامت

۱۷۸۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور تم میں شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ شعب الإیمان ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۸۷ تم میں بہترین انسان وہ ہے کہ شخص اس کا دیکھنا ہی تم کو خدا کی یاد تازہ کردے۔ اور اس کا بولنا تمہارے علم میں اضافہ کا باعث

ہو۔اور اس کا عمل تم کو آخرت کی رغبت دلائے۔الحکیم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۸۸۔۔۔۔۔سنو! کیا میں تم کو تم میں بہترین لوگوں کی خبر نہ دوں؟ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آ جائے۔

مسنداحمد، ابن ماجه بروايت اسماء بنت يزيد

۱۷۸۹۔۔۔۔کچھ لوگ یادِ الٰہی کی چابیاں ہیں کہ ان کو دیکھو تو از خود اللہ یاد آ جاتا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۱۷۹۰۔۔۔۔"لا اله الا الله" جنت کی قیمت ہے۔الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ،ابن مردویہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔

عبد بن حميد في تفسيره عن الحسن مرسلا

۱۷۹۱۔۔۔۔شروع وقت میں تم پر اللہ کا ذکر اور درود لازم ہے،اس سے اللہ عزوجل تمہارے عمل کو بڑھاتے چلے جائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عرباض

۱۷۹۲۔۔۔۔تم پر "لا الـــه الا الله" اور استغفار لازم ہے۔دونوں کی خوب کثرت کرو،کیونکہ ابلیس کہتا ہے:میں نے لوگوں کو گناہوں میں تباہ و برباد کر دیا۔لیکن انہوں نے بھی مجھے "لا الـه الا الله" اور استغفار کے ساتھ تباہ و برباد کر دیا۔پس جب میں نے یہ صورت دیکھی تو ان کو ایسی خواہشات میں ہلاک کر دیا کہ وہ اپنے آپ کو ہدایت یاب ہی سمجھتے رہیں گے۔المسند لأبی یعلی بروایت ابی بکر

۱۷۹۳۔۔۔۔مجالسِ ذکر کا مال غنیمت جنت ہے۔مسند احمد،الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۷۹۴۔۔۔۔تین چیزوں میں غفلت ہوتی ہے۔ذکر اللہ سے،صبح کی نماز کے بعد طلوع شمس تک،اور انسان کی اپنے دین کے بارے میں غفلت۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۷۹۵۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اے ابن آدم! فجر وعصر کے بعد چند گھڑی مجھے یاد کر لیا کر،میں تیری ان کے درمیانی اوقات میں کفایت کروں گا۔

الحلیة،المصنف لعبدالرزاق ابو هریره رضی الله عنه

۱۷۹۶۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:کوئی بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتا مگر میں اس کو اپنے ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد نہیں کرتا مگر میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت معاذبن انس رضی الله عنه

۱۷۹۷۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:اے بندے جب تو مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی تجھے خلوت میں یاد کرتا ہوں۔اور اگر تو مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں اور زیادہ یاد کرتا ہوں۔شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۱۷۹۸۔۔۔۔دو کلمات ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کے مرتبے کی تو عرش تلے انتہاء ہی نہیں ہے۔اور دوسرا آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔"لا اله الا الله" اور "الله اکبر"۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت معاذ رضی الله عنه

فجر اور عصر کے بعد ذکر کرنا

۱۷۹۹۔۔۔۔میں کسی قوم کے ساتھ نماز صبح کے بعد طلوعِ شمس تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور اس کے ساز وسامان سے زیادہ محبوب ہے۔اور کسی قوم کے ساتھ عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک اللہ کے ذکر میں مشغول رہوں یہ مجھے دنیا اور اس کے ساز وسامان سے زیادہ محبوب ہے۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۱۸۰۰۔۔۔۔میں کسی ایسی قوم کے ساتھ صبح کی نماز سے طلوعِ شمس تک بیٹھ جاؤں،جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ مجھے اولادِ اسماعیل کے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔اور اسی طرح میں کسی ایسی قوم کے ساتھ عصر کے بعد سے غروبِ شمس تک بیٹھ جاؤں،جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو یہ بھی مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ الصحیح لابن حبان، ابوداؤد بروایت انس رضی الله عنه

۱۸۰۱۔۔۔۔ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے۔اور آسمانوں کی چابی "لا اله الا الله" کہنا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معقل بن یسار

۱۸۰۲ ... کوئی شخص اگر اپنے گھر میں بیٹھا دراہم تقسیم کررہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کا ذکر کررہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔
الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۱۸۰۳ ... ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔ابو الشیخ بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۰۴ ... کوئی صدقہ ذکر اللہ سے افضل نہیں ہے۔الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۱۸۰۵ ... کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو سو مرتبہ "لا الــــه الا الله" کہے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس حال میں اٹھائیں گے کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاندکی مانند دمکتا ہوگا۔اور اس دن اس عمل سے بڑھ کر کسی کا عمل اوپر نہیں جاتا، الاّ یہ کہ کوئی اس کے برابر یا اس سے بھی زیادہ تعداد میں یہ کلمہ کہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۸۰۶ ... اہل جنت کو اس گھڑی کے سوا کسی چیز پر حسرت و افسوس نہیں ہوگا، جس میں وہ ذکر اللہ سے غافل رہے ہوں گے۔
الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۸۰۷ ... کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی مگر آسمان سے ایک منادی نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔
مسند احمد، الضیاء بروایت انس رضی الله عنه

۱۸۰۸ کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی، پھر وہ فارغ ہوتی ہے، مگر یہاں تک ان کو کہا جاتا ہے کہ اٹھو! اللہ نے تمہارے گناہوں کی مغفرت کردی۔اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت سهیل بن الحنظلیة

۱۹،۸۰۹ ... کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوکر نہیں بیٹھتی، پھر جب وہ جدا ہوتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔
الحسن بن سفیان بروایت سهیل بن الحنظلیة

۱۸۱۰ ... جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوکر اللہ کا ذکر، نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، وہ مجلس ان کے لئے قیامت کے دن حسرت و افسوس کا باعث بنے گی۔مسند احمد، الصحیح لا بن حبان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۱۱ کوئی قوم کسی مجلس میں نہیں بیٹھتی، پھر وہ اللہ کا ذکر کرتی ہے اور نہ نبی ﷺ پر درود بھیجتی ہے، مگر ان پر یہ وبال ونقصان ہوگا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب کرے یا مغفرت فرمادے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، ابن ماجه بروایت ابو هریره رضی الله عنه وابی سعید

۱۸۱۲ جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوکر اللہ کا ذکر کئے بغیر اور نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے بدبودار مردار پر سے اٹھے ہوں۔
الطیالسی، شعب الإیمان بروایت جابر رضی الله عنه

۱۸۱۳ جو قوم کسی مجلس میں جمع ہوکر اللہ کا ذکر کئے بغیر اور نبی ﷺ پر درود بھیجے بغیر اٹھ جاتی ہے، تو وہ ایسا ہے جیسے بدبودار مرے ہوئے گدھے پر سے اٹھے ہوں۔مسند احمد بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۱۴ ابن آدم نے ذکر اللہ کے سوا ایسا کوئی عمل انجام نہیں دیا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو۔
مسند احمد بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۸۱۵ کسی بندے نے اخلاص کے ساتھ "لا الـه الا الله" کبھی نہیں کہا مگر اس کلمہ کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔حتیٰ کہ وہ عرش پر پہنچ جاتا ہے جب تک کہ بندہ کبائر سے اجتناب کرتا رہے۔
الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۱۸۱۶ "لا اله الا الله" سے بڑھ کر کوئی ذکر افضل نہیں ہے۔اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا افضل نہیں ہے۔
الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

قطعہ زمین کا مقرر ہونا

۱۸۱۷... جس کسی قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہاء تک خوش ہوجاتا ہے۔ اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے۔ اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زمین اس کے لئے سنور جاتی ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۱۸ وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، آسمان والوں کے لئے اس طرح چمکتا ہے، جس طرح زمین والوں کے لئے ستارے چمکتے ہیں۔

ابو نعیم فی المعرفة بروایت سابط

۱۸۱۹ ...ابن آدم پر جو گھڑی بھی بغیر ذکر اللہ کے بیت جاتی ہے، وہ اس کے لئے قیامت کے روز حسرت وافسوس کا سبب بنے گی۔

الحلیه، شعب الإیمان بروایت عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۲۰...... وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، اور وہ گھر جس میں اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔

بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنه

۱۸۲۱ ....مجالس ذکر پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور اللہ عزوجل عرش پر ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ الحلیه بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه وابی سعید رضی اللہ عنه

۱۸۲۲ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے، ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ ابن ماجہ، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۲۳ ... کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی مگر ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ الصحیح لابن حبان بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه وابی سعید رضی اللہ عنه

۱۸۲۴ کوئی قوم اللہ کا ذکر کرنے نہیں بیٹھتی مگر ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے۔ اور اللہ اپنے پاس والوں سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه وابی سعید رضی اللہ عنه

۱۸۲۵ ... جنت کی چابیاں "لا الہ الا اللہ" کی شہادت ہے۔ مسند احمد بروایت معاذ رضی اللہ عنه

۱۸۲۶ جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوت قرآن قلیل ہی ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت واقد

۱۸۲۷ جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا، وہ نفاق سے بری ہوگیا۔ الصغیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابو هریرہ رضی اللہ عنه

۱۸۲۸ ... جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ الدار قطنی بروایت عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۲۹ ... جو کسی چیز سے محبت رکھتا ہے طبعاً کثرت کے ساتھ اس کا ذکر کرتا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیه بروایت عائشة رضی اللہ عنها

۱۸۳۰ ... جس شخص نے اللہ کا ذکر کیا، پھر خشیت کی وجہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں ... حتیٰ کہ زمین پر بھی کچھ قطرات گر گئے، تو اللہ قیامت کے روز اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔ المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنه

۱۸۳۱ ... غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ غازیوں کے ہمراہ جہاد میں صبر کرنے والا۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

حدیث ضعیف ہے۔ نصیحة الداعیة ص ۲۰

۱۸۳۲ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے غازیوں کے ہمراہ قتال کرنے والے کی۔ اور غافلین کے درمیان

اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس سرسبز وشاداب درخت کی سی ہے جو پت جھڑ درختوں کے جھنڈ میں ہو۔جن کے پتے سردی کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ بھی شناخت کروادیتے ہیں۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر انسان وجانور کی تعداد برابر مغفرت فرماتے ہیں۔الحلیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ص ۲۹۰۹۔الکشف الالٰہی ص ۳۹۷۔

۱۸۳۳... خلوت میں اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ کفار کی صفوں کے درمیان دشمنوں کو للکارنے والا۔

الشیرازی فی الألقاب بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

حدیث میں ضعف ہے۔

۱۸۳۴ میں طہارت کے بغیر اللہ کے ذکر کو ناپسند سمجھتا ہوں۔

ابو داؤد، النسائی، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت مهاجر بن قنفذ

۱۸۳۵ لوگوں میں عظیم ترین درجات کے مالک، اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں۔شعب الایمان بروایت ابی سعید

۱۸۳۶... ہر حال میں اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔کیونکہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کو کوئی شی محبوب نہیں اور بندے کے لئے بھی دنیا وآخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز عذاب سے زیادہ نجات دلانے والی نہیں۔شعب الایمان بروایت معاذ رضی الله عنه

۱۸۳۷... اللہ کا ذکر شفاء ہے اور لوگوں کا ذکر بیماری ہے۔شعب الایمان بروایت مکحول مرسلاً

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۳۸... صبح یا شام میں اللہ کا ذکر، جہاد میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔دیکھئے التنزیہ ج ۲ ص ۳۲۷۔ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۷۔ذیل اللآلی ۱۴۹

۱۸۳۹... وہ لوگ جو اپنی زبان اللہ کے ذکر میں تروتازہ رکھتے ہیں، وہ جنت میں ہنستے مسکراتے داخل ہو جائیں گے۔

ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

کثرت کلام قساوت قلب کا سبب ہے

۱۸۴۰... ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام سے اجتناب کرو۔کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کر دیتا ہے۔اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۱۸۴۱... تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر میں تروتازہ رہے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، ابن ماجه، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت عبدالله بن بسر

۱۸۴۲... اے لوگو! اللہ کا ذکر کرتے رہو۔راجفہ صور اول گویا کہ آچکا۔اس کے پیچھے پیچھے رادفہ صور ثانی بھی آگیا ہے۔راجفہ آچکا۔اس کے پیچھے پیچھے رادفہ بھی آگیا ہے۔کیونکہ موت آئی تو ان سمیت آگئی۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم بروایت ابی

راجفہ صور اول جو دہلنے دینے کا نام ہے، جس کا معنی زلزلہ وبھونچال ہے۔کیونکہ صور اول کی وجہ سے اس سے بھی ہولناک بغیت پیدا ہوگی، اور تمام مخلوق فنا کے گھاٹ اتر جائے گی۔پھر چالیس سال بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا جس کو رادفہ کہا گیا جس کے معنی پیچھے آنے والا۔چونکہ اول کے بعد یہ آئے گا اور اس سے تمام مردے جی اٹھیں گے۔

۱۸۴۳۔۔۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو، جس نے مجھے کسی دن بھی یاد کیا ہو یا کسی موقع پر مجھ سے ڈرا ہو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۴۴۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ذکر فرماتے ہیں، تو اس کا نام ومرتبہ عظیم وبرتر ہو جاتا ہے۔المستدرک للحاکم بروایت معاویہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۸۴۵۔۔۔قیامت کے روز اللہ کے نزدیک سب سے بلند مرتبہ وہ لوگ ہوں گے، جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ پوچھا گیا! کہ فی سبیل اللہ جہاد کرنے والے کون ہیں؟ فرمایا: وہ جو کفار ومشرکین سے اس قدر شمشیر زنی کریں کہ ان کی شمشیر ٹوٹ جائے، اور خون آلود ہو جائے۔ تو اللہ کا کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والا اس سے بھی افضل درجہ میں ہوگا۔مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے۔ابن الشاهین فی الذکر بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۸۴۶۔۔۔فرمایا ان میں سب سے زیادہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والا!

مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا مجاہد سب سے زیادہ اجر کا مستحق ہے؟ اور کون سا روزہ دار سب سے زیادہ اجر کا مستحق ہے؟ اسی طرح نماز، زکوۃ، حج، اور صدقہ سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے سب کے جواب میں مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۸۴۷۔۔۔اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ کیونکہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر اللہ کو کوئی شے محبوب نہیں اور بندے کے لئے بھی دنیا وآخرت میں اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز خوف وڈر سے زیادہ نجات دلانے والی نہیں۔لوگوں کو جس طرح ذکر کا حکم دیا گیا ہے، اگر وہ اس پر جمع ہو جائیں تو راہ خدا میں کوئی جہاد کرنے والا نہ رہے۔

شعب الإیمان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۴۸۔۔۔ہر چیز کے لئے ایک صیقل ہوتا ہے۔جو اس کے زنگ یا کسی بھی طرح کے میل کچیل کو زائل کرتا ہے اور دلوں کا صیقل اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے۔اور اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔خواہ تو تلوار اس قدر چلائے کہ وہ ٹوٹ جائے۔

شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۴۹۔۔۔کیا میں تمہیں سب سے بہتر عمل، جو پاکیزہ، اور تمہارے درجات میں سب سے زیادہ ترقی کا سبب ہے، اور اللہ کی راہ میں سونے چاندی کے خرچ کرنے سے بھی افضل ہے، اور یہ کہ تمہاری صبح کو دشمنوں سے مڈبھیڑ ہو اور تم ان کی گردن اڑاؤ اور وہ تمہاری گردن اڑائیں، اس سے بھی بڑھ کر عمل۔۔۔۔وہ اللہ کا ذکر ہے۔شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۵۰۔۔۔صبح وشام اللہ کا ذکر، جہاد میں تلواریں توڑنے سے زیادہ بہتر ہے۔اور خوب مال لٹانے سے بھی۔

ابن شاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ابن ابی شیبہ

موقوفاً ضعیف ہے۔دیکھئے التنزیہ ج ۲ ص ۳۲۷۔ذخیرۃ الحفاظ ۴۴۳۷۔ذیل اللآلی ۱۴۹

۱۸۵۱۔۔۔کسی آدمی نے ذکر اللہ سے بڑھ کر کوئی عمل عذاب خداوندی سے زیادہ نجات دینے والا نہیں کیا۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ فرمایا: نہ جہاد فی سبیل اللہ۔الا یہ کہ تم اپنی تلوار کے ساتھ اس قدر لڑو کہ وہ ٹوٹ جائے۔پھر دوسری کے ساتھ لڑو۔اور وہ بھی ٹوٹ جائے۔پھر تیسری کے ساتھ لڑو، اور وہ بھی ٹوٹ جائے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۵۲۔۔۔تم میں سے جو شخص اس بات سے عاجز ہو کہ رات کی مشقت برداشت کرے، اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل رکاوٹ ہو، اور دشمن

سے جہاد کرنے سے بزدلی مانع ہو۔تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۳۔ تم میں سے جوشخص رات کی مشقت برداشت کرنے سے ڈرتا ہو،اوردشمن سے جہاد کرنے سے بھی خوف مانع ہو،اور مال خرچ کرنے سے بھی بخل رکاوٹ ہو،تو اس کو چاہئے کہ وہ کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرے۔ابن الشاھین فی الترغیب بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۴۔ تم میں سے جوشخص رات کی مشقت برداشت کرنے سے کرزتا ہو،ور مال خرچ کرنے سے بھی بخل مانع ہو،اوردشمن سے جہاد کرنے سے بھی بزدلی آڑے آئے۔تو اس کو چاہئے کہ کثرت کے ساتھ سبحان اللہ وبحمدہ کہتا رہے۔کیونکہ یہ اللہ کے نزدیک اس کی راہ میں سونے چاندی کے پہاڑ خرچ کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن الشاھین، ابن عساکر بروایت ابی امامۃ

۱۸۵۵ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ دوران جہاد راہ فرار اختیار کرنے والوں کے درمیان، جہاد میں صبر کرنے والا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔النصیحۃ الداعیۃ ص ۲۰

ذاکرین کی مثال

۱۸۵۶ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ دوران جہاد راہ فرار اختیار کرنے والوں کے درمیان، جہاد میں صبر کرنے والا۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اس کا ٹھکانہ شناخت کروادیا جاتا ہے۔اور اس کے بعد اس سے عذاب کو دفع کردیا جاتا ہے۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو ہر انسان و حیوان کے برابر اجر ملتا ہے۔غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ایسی نظر سے دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد اس کو عذاب نہ فرمائیں گے۔اور بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے لئے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن ملاقات کے وقت ایک ایک نور ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۸۵۷ غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال یوں ہے جیسے غازیوں کے ہمراہ قتال کرنے والے کی۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے تاریک گھر میں چراغ۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی مثال اس سرسبز وشاداب درخت کی سی ہے جو پت جھڑ درختوں کے جھنڈ میں ہو۔جن کے پتے سردی کی وجہ سے جھڑ گئے ہوں۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کی اللہ تعالیٰ ہر انسان وجانور کی تعداد برابر مغفرت فرماتے ہیں۔اور غافلین کے درمیان اللہ کا ذکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا ٹھکانہ بھی شناخت کروا دیتے ہیں۔

الحلیۃ شعب الإیمان، ابن صصری فی امالیہ، ابن النجار، ابن الشاھین فی الترغیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

فرمایا کہ حدیث صحیح الاسناد اور عمدہ متن لیکن غریب وضعیف الفاظ پر مشتمل ہے۔

۱۸۵۸ ذکر راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سوگنا زیادہ اجر رکھتا ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۵۹ ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔نفلی روزوں سے بہتر ہے۔ابو الشیخ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۰ اگر کوئی شخص اپنے حجرہ میں بیٹھا دراہم خرچ کررہا ہواور دوسرا اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتو اللہ کا ذکر کرنے والا بہتر ہے۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

یہ روایت جو بہترین الفاظ پر مشتمل ہے جس سے امام مسلم نے روایت کی ہے۔لیکن امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ منکرالحدیث ہے۔

۱۸۶۱ ذکر راہ خدا میں مال خرچ کرنے سے سات سوگنا زیادہ اجر رکھتا ہے۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

ابن لہیعۃ کے سوا اس روایت میں کوئی متکلم فیہ راوی نہیں ہے۔

۱۸۶۲..... جو تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل یہ سب عرش خداوندی کے گرد محو گردش رہتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی مانند ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ رحمن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ الحکیم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۳..... جو تم اللہ کا ذکر کرتے ہو، تسبیح وتحمید، تکبیر وتہلیل یہ سب عرشِ خداوندی کے گرد محوِ گردش رہتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کی مانند ان کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اس طرح وہ اپنے پڑھنے والے کا ذکر کرتی رہتی ہیں۔ تو کیا اب بھی کوئی یہ پسند نہ کرے گا کہ رحمن کے ہاں ہمیشہ اس کا کوئی ذکر کرانے والا رہے۔ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت النعمان بن بشیر

۱۸۶۴..... جس طرح دونوں ہونٹ پر آپس میں نہیں ملتے، اسی طرح کوئی آسمان اس کلمہ کو اوپر جانے کے لئے بند نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش پر جا پہنچتا ہے۔ اور شہد کی مکھی کی مانند اس کی آواز ہوتی ہے، وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتا ہے۔ الدیلمی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۶۵..... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اے موسیٰ کیا تو چاہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ تیرے گھر میں رہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے آگے سجدہ میں گر پڑے۔ اور عرض کیا: پروردگار! آپ میرے ساتھ میرے گھر میں رہیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ: کیا تجھے علم نہیں کہ جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اور بندہ جہاں کہیں مجھے تلاش کرتا ہے، پالیتا ہے۔

ابن الشاهين فی الترغيب فی الذكر بروايت جابر رضی الله عنه

اس میں ایک راوی محمد بن جعفر المدائنی ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں اس سے کبھی روایت نہیں کرتا۔ اور محمد بن جعفر المدائنی سلام بن مسلم المدائنی سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان کی روایت زید العمی سے روایت کرتے ہیں جو قوی نہیں ہے۔

۱۸۶۶ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے خلوت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو خلوت میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۸۶۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندہ مجھے اپنے دل میں یاد نہیں کرتا مگر میں اس کو ملائکہ کی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور کوئی بندہ کسی مجلس میں مجھے یاد نہیں کرتا مگر میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کو یاد کرتا ہوں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۱۸۶۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ مجھے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھے مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسکو اس سے بہتر اور بڑی مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۶۹..... تمہارے پروردگار عزوجل کا فرمان ہے: بندہ جب تک میرا ذکر کرتا رہتا ہے، اور اس کے ہونٹ میرے لئے متحرک رہتے ہیں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

۱۸۷۰..... موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: اے پروردگار! میں جاننا چاہتا ہوں کہ کونسا بندہ تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے؟ تاکہ میں بھی اس سے محبت رکھوں۔ فرمایا: جب تو کسی کو دیکھے کہ وہ کثرت کے ساتھ میرا ذکر کر رہا ہے، تو سمجھ لے کہ میں نے ہی اس کو اس میں مصروف کیا ہے۔ اور میں اس سے محبت رکھتا ہوں۔ اور جب تو کسی بندہ کو دیکھے کہ وہ میرا ذکر نہیں کر رہا تو جان لے کہ میں نے ہی اس کو اس سے باز رکھا ہے۔ اور میں اس سے بغض رکھتا ہوں۔ الدارقطنی فی الافراد، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۷۱..... موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا: اے پروردگار! کیا تو مجھ سے قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشیاں اور مناجات کروں؟ یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں؟ کیونکہ میں تیری آواز کو محسوس کر رہا ہوں، پر تجھے نہیں دیکھ پا رہا! سو تو کہاں ہے؟ اللہ نے فرمایا: میں

تیرے پیچھے بھی ہوں اورآگے بھی۔ تیرے دائیں بھی ہوں توبائیں بھی۔اے موسیٰ!جب بندہ مجھے یادکرتا ہے تو میں اس کا ہمنشیں ہوتا ہوں۔اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔الدیلمی بروایت ثوبان

۱۸۷۲.....اللہ عزوجل فرماتے ہیں: جب بندہ زیادہ تر میرے ساتھ مشغول رہتا ہے تو میں اس کا مطلوب اوراس کی لذت اپنا ذکر بنا دیتا ہوں۔ پس جب اس کا مطلوب اوراس کی لذت میرا ذکر ہوجاتا ہے تو اسے مجھ سے عشق ہوجاتا ہے۔اور مجھے اس سے عشق ہوجاتا ہے۔جب یہ منزل آجاتی ہے تو میں اپنے اوراس کے درمیان سے پردے اٹھادیتا ہوں۔اور پھراکثر وقت اس پر یہ کیفیت طاری کردیتا ہوں اسی وجہ سے جب اورلوگ غفلت وبھول چوک کا شکار ہوجاتے ہیں تو وہ اس سے محفوظ رہتا ہے۔پھرایسے لوگوں کا کلام انبیاء کے کلام کے مشابہ ہوجاتا ہے۔یہی مردانِ حق ہیں۔یہی ہیں کہ جب میں روئے زمین والوں پر عذاب مسلط کرنا چاہتا ہوں لیکن پھران کا خیال آتا ہے اور میں اہلِ زمین سے عذاب کو ہٹالیتا ہوں۔الحلیہ المسند لابی یعلیٰبن الحسن مرسلاً

۱۸۷۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے سے قبل ہی عطا کردیتا ہوں۔

الحلیہ، الدیلمی بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۷۴.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ فی خلق افعال العباد، ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر، ابونعیم فی المعرفۃ. شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما المصنف لعبدالرزاق بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۷۵.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت کی وجہ سے سوال نہیں کرسکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ابن ابی شیبہ بروایت عمرو بن مرۃ مرسلاً

۱۸۷۶.....اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے سیر کرتے ہیں۔اورذکر کے حلقے تلاش کرتے ہیں۔پس جب کسی ذکر کے حلقہ پران کا گزر ہوتا ہے تو آپس میں ایک دوسرے کو کہتے ہیں: آؤ بیٹھ جاؤ! پھر جب قوم دعا میں مشغول ہوتی ہے تو وہ ان کی دعاؤں پرآمین کہتے ہیں۔جب قوم والے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں تو یہ بھی ان کے ساتھ آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔حتیٰ کہ جب وہ فارغ ہوجاتے ہیں تو یہ آپس میں ایک دوسرے کو ان کے متعلق کہتے ہیں: ان کے لئے خوشی کا مقام ہے کہ یہ بخشے بخشائے واپس لوٹ رہے ہیں۔ابن النجار بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

ذکر کی مجالس جنت کے باغات ہیں

۱۸۷۷.....فرشتگانِ خدا کی کچھ جماعتیں فارغ رہتی ہیں۔یہ زمین پرذکر کی مجالس میں ٹھہرتی ہیں۔سوتم جنت کے باغات میں چرا کرو۔دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس۔پس تم بھی صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔اوراپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہو،اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے! کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔

عبدبن حمید، الحکیم، المستدرک للحاکم. ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۷۸.....اللہ تعالیٰ کے کچھ فاضل فرشتے ذکر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔جہاں ذکر ہورہا ہوتا ہے وہاں جمع ہوجاتے ہیں۔اورذکر کی کسی مجلس میں پہنچتے ہیں تو اوپر تلے صف بندی کرتے ہوئے عرشِ خداوندی تک چلے جاتے ہیں۔پھرفرشتے ختمِ مجلس پر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے بندوں کے احوال کو بخوبی جانتا ہے، کہ کہاں سے آرہے ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیرے بندوں کے پاس سے جو تجھ سے جنت طلب کررہے تھے،جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے،اور تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت کے طلب گار تھے۔ارشاد ہوتا ہے: وہ جنت طلب کررہے تھے،لیکن اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے،لیکن اگر

جہنم دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ پس میں نے ان سب کی مغفرت کردی ہے۔ عرض کرتے ہیں: پروردگار! آپ کا ایک گناہ گار بندہ ان میں شامل نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی حاجت کے لئے آیا تھا۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں: یہ ایسے ہم نشیں ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، ابن الشاھین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ذکر میں یہ حدیث احسن اور اصح السند ہے۔

۱۸۷۹..... آپ ﷺ نے اپنے سامنے بیٹھی ایک مجلس کے متعلق فرمایا: یہ اللہ کا ذکر کررہے تھے تو سکینہ مثل قبہ کے ان پر اتر رہی تھی، جب ان کے قریب پہنچی تو ان میں سے ایک شخص نے کوئی باطل بات کہہ دی جس سے وہ دوبارہ اٹھالی گئی۔ ابن عساکر بروایت سعد بن مسعود مرسلاً

۱۸۸۰..... ہر ایسی مجلس جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، ملائکہ اس کو گھیر لیتے ہیں: حتیٰ کہ کہتے ہیں اللہ تمہیں برکت دے، ذکر اور زیادہ کرو۔ ذکر ان میں بڑھتا رہتا ہے، اور فرشتے ان پر پر پھیلائے رہتے ہیں۔ ابو الشیخ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۱..... کوئی قوم اللہ کے ذکر پر جمع نہیں ہوتی، مگر ملائکہ ان پر چھا جاتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔

حدیث ضعیف ہے۔

رزق اللہ التمیمی فی المجلس الذی املاہ باصبھانی عن ابیہ عبدالوھاب عن ابیہ ابی الحسن عبدالعزیز عن ابیہ بکر بن الحارث عن ابیہ اسد عن ابیہ سلیمان عن ابیہ الاسود عن ابیہ صفیان عن ابیہ یزید، عن ابیہ اکینۃ عن ابیہ الھیثم عن ابیہ عبداللہ التمیمی، ورواہ ابن النجار من طریقہ، قال الذھبی اکثر ھؤلاء الآباء لاذکر لھم فی تاریخ ولا فی اسماء الرجال العلاء فی الوشی المعلم لہ

۱۸۸۲..... اے لوگو! فرشتگانِ خدا کی کچھ جماعتیں زمین پر ذکر کی مجالس میں آتی اور ٹھہر جاتی ہیں۔ سو تم جنت کے باغات میں چرا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کہاں ہیں؟ فرمایا: ذکر کی مجالس۔ پس تم بھی صبح وشام اللہ کے ذکر میں مشغول رہو۔ اور اپنے دلوں کو بھی اس کے ذکر سے منور کرو۔ جو اللہ کے ہاں اپنا مرتبہ جاننا چاہتا ہو، اس کو چاہئے کہ اپنے ہاں اللہ کا مرتبہ دیکھ لے! کیونکہ اللہ تعالیٰ بندہ کو اسی مرتبہ میں رکھتے ہیں جس میں بندہ اپنے دل میں اللہ کو مرتبہ دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم،

ابن ماجہ نے اس پر کلام فرمایا ہے۔ مسند البزار، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان، ابن عساکر بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۸۸۳..... میں نے تم سے کسی قسم تم پر کسی تہمت وشک کی وجہ سے نہیں لی، بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تھے۔ انہوں نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہے ہیں۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۴..... جب تمہارا جنت کے باغات سے گذر ہو تو وہاں بیٹھ جایا کرو۔ دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہلِ ذکر کے حلقے۔

ابن الشاھین بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۵..... جب تمہارا جنت کے باغات سے گذر ہو تو ان میں خوب چرا کرو، دریافت کیا گیا: جنت کے باغات کیا ہیں؟ فرمایا: اہل ذکر کے حلقے۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، یہ حدیث حسن غریب ہے۔

ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۶..... کہاں ہیں بازی لے جانے والے؟ جو محض اللہ کے ذکر ہی کے ہو رہے؟ جو جنت کے باغات میں چرنا چاہے، ذکر خوب کیا کرے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۸۸۷..... جو جنت کے باغات میں چرنا چاہے، اس کو چاہئے کہ ذکر زیادہ کیا کرے۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن جبل

۱۸۸۸..... کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی، مگر آسمان سے ایک منادی انہیں نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کردی گئی۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۸۹..... کوئی قوم اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع نہیں ہوتی مگر آسمان سے ایک منادی انہیں نداء دیتا ہے کہ اٹھو! تمہاری مغفرت کر دی گئی۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ شعب الإیمان بروایت عبداللہ بن معقل

۱۸۹۰..... کوئی قوم اللہ کے ذکر پر مجتمع نہیں ہوتی مگر پھر وہ اٹھتی ہے تو ان کو کہا جاتا ہے اٹھو! تمہاری مغفرت کر دی گئی۔

الحسن بن سفیان بروایت سهل بن الحنظلیة

۱۸۹۱..... جو قوم اللہ عز وجل کا ذکر محض اس کی رضاء کے لئے کرنے بیٹھتی ہے تو ان کو آسمان سے نداء دی جاتی ہے: اٹھو! تمہاری مغفرت کر دی گئی۔ اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ ابن الشاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۸۹۲ جو قوم اللہ عز وجل کا ذکر محض اس کی رضاء جوئی کے لئے کرتی ہے تو ان کو آسمان سے نداء دی جاتی ہے: اٹھو! میں نے تمہاری بخشش کر دی اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ العسکری فی الصحابة، ابو موسى بروایت الحنظلیة العبشمی

حدیث ضعیف ہے۔

۱۸۹۳..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایسی اقوام کو اٹھائیں گے، کہ ان کے چہروں میں نور عیاں ہوگا، وہ لوءلوء کے منبروں پر جلوہ افروز ہوں گے۔ لوگ رشک آمیز نگاہیں ان پر اٹھائیں گے۔ لیکن وہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء۔ وہ تو محض اللہ کی محبت میں مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کے لوگ ہوں گے، جو اللہ کے ذکر کے لئے جمع ہوئے ہوں گے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۱۸۹۴..... ذکر اللہ کے ساتھ کثرتِ کلام کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کر دیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۹۵..... ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام سے اجتناب کرو۔ کیونکہ ذکر اللہ کے سوا کثرت کلام دل کو قساوت کا شکار کر دیتا ہے۔ اور لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور قسی القلب سخت دل شخص ہے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه،

نیز فرمایا حدیث غریب ہے۔ ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر، شعب الإیمان، بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۱۸۹۶..... اے حفصہ کثرتِ کلام سے اجتناب کر، کیونکہ ذکر اللہ کے سوا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ پس تجھ پر ذکر اللہ کے ساتھ کثرت کلام ضروری ہے، کیونکہ یہ چیز دل کو زندہ رکھتی ہے۔ الدیلمی بروایت حفصة رضی الله عنها

۱۸۹۷..... اس قدر اللہ کا ذکر کرو کہ کہا جانے لگے: تم توریا کار ہو۔ ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن عباس رضی الله عنه

۱۸۹۸..... اس کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ منافق تمہیں کہنے لگیں: تم توریا کار ہو۔

ابن ابی شیبه، مسند احمد فی الزهد، شعب الإیمان بروایت ابی الجوزاء مرسلا

۱۸۹۹..... اس امت کے بہترین لوگ وہ ہیں کہ ان کو دیکھو تو اللہ یاد آجائے۔ اور اس امت کے شریر ترین لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الأخلاق من طریق عبدالرحمن بن غنم عن ابی مالک الأشعری

۱۹۰۰..... کیا میں تمہیں اس امت کے بہترین افراد نہ بتاؤں! وہ لوگ ہیں جب لوگ ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو اللہ کی یاد آجاتی ہے۔ اور جب ان لوگوں کے پاس اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو وہ بھرپور معاونت کرتے ہیں۔

ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت محمد بن عامر بن ابراهیم الأصبهانی عن ابیه عن نهشل عن الضحاک عن ابن عباس رضی الله عنهما

یہ اسناد کمزور اور نا قابلِ اعتماد ہے۔

۱۹۰۱..... اے لوگو! کیا میں تمہارے بہترین افراد کی نشاندہی نہ کروں! وہ لوگ ہیں کہ محض ان کا دیکھنا ہی تم کو خدا کی یاد تازہ کر دے۔ اور کیا میں تمہارے شریر ترین افراد کی نشاندہی نہ کروں؟ لوگ وہ ہیں، جو چغل خوری کرتے ہیں۔ دوستوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتے ہیں۔ پاکیزہ لوگوں

پر بہتان تراشی کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید

۱۹۰۲......اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندوں میں میرے دوست، اور میری مخلوق میں سے میرے محبوب ترین افراد وہ ہیں کہ میرے ذکر کے ساتھ ان کا ذکر کیا جاتا ہے اوران کے ذکر کے ساتھ میرا ذکر کیا جاتا ہے۔الحکیم، الحلیہ بروایت عمرو بن الجموح

۱۹۰۳......یہ کہ شام ہو یا صبح ہر دم تمہاری زبان اللہ عزوجل کی یاد میں تروتازہ رہے۔ابن النجار بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کونسا عمل سب سے بہتر؟ اور اللہ اوراس کے رسول کے اقرب ترین ہے؟ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۰۴......وہ لوگ، جو اللہ کے ذکر میں رطب اللسان رہتے ہیں۔وہ جنت میں ہنستے مسکراتے داخل ہوں گے۔

ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ. ابو الشیخ فی الثواب بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ. موقوفاً

سب سے افضل ترین عمل

۱۹۰۵......کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ قیامت کے روز اہل ارض میں سب سے افضل ترین عمل کس کا ہوگا! وہ شخص جو ہر روز اخلاص کے ساتھ سو بار "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ" کا ورد کرے۔ الا یہ کوئی اس سے زیادہ یہ عمل کرے۔وہ اس سے بڑھ سکتا ہے۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۰۶......تم ساری رات دن سمیت ذکر کرو، اور سارا دن رات سمیت ذکر کرو.....کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم ان کلمات کا ورد کرو:

الحمدللہ عددَ ماخلقَ، والحمدُللہ مِلأ ماخلقَ، والحمدللہ عددَ مافی السمواتِ والارضِ، والحمدُللہ عدد ما احصی کتابہ، والحمدُللہ عددِ کلِ شیءٍ، والحمدللہ ملأ کلِ شیءٍ، وسبحان اللہ عدد ماخلقَ، وسبحان اللہ ملأ ماخلقَ، وسبحان اللہِ عددَ مافی السمواتِ والأرض، وسبحان اللہ عددَ ما احصی کتابُہٗ، وسبحان عقبک من بعدِک

"تمام تعریفیں مخلوقات کی تعداد بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔تمام تعریفیں مخلوق بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی بڑائی ہو۔لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی بڑائی ہو۔ہر چیز کے بقدر اللہ کی بڑائی ہو۔ہر چیز بھر تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہوں۔مخلوقات کی تعداد بھر اللہ کی پاکی ہو۔مخلوق بھر اللہ کی پاکی ہو۔آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی پاکی ہو۔ہر چیز کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ہر چیز بھر اللہ کی پاکی ہو۔تم ان کلمات کو سیکھ لو اور اپنے علاوہ اوروں کو بھی سکھاؤ"۔

النسائی، وابن خزیمۃ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ وسمویہ وابن عساکر، السنن لسعید عن ابی أمامۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ.

۱۹۰۷......موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ رب العزت میں عرض کیا: اے پروردگار! مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھا، جس کے ذریعہ میں تجھے یاد کیا کروں اوراس کے وسیلہ تجھ سے مانگا کروں۔ارشادِ باری ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام! "لاالہ الااللہ" کہا کر۔عرض کیا: اے پروردگار! یہ کلمہ تو تیرے سب بندے کہتے ہیں۔ارشادِ باری ہوا: "لاالٰــــہ الااللہ" کہا کر۔عرض کیا: اے پروردگار! بے شک تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔لیکن میں تو ایسا کلمہ جاننا چاہتا ہوں، جو آپ میرے لئے خاص کردیں۔ارشادِ باری ہوا: اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اوران میں میرے سوا جو کچھ آباد ہے، اور ساتوں زمین ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں، اور دوسرے پلڑے میں "لاالٰــــہ الااللہ" رکھ دیا جائے تو "لاالٰــــہ الااللہ" والا پلڑا ان سب

پر بھاری ہوجائے گا۔ المسندلأبی یعلی، الحکیم، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، الحلیہ فی الأسماء بروایت ابی سعید

۱۹۰۸۔۔۔ "لا الٰہ الا اللہ" سے افضل کوئی ذکر نہیں۔ اور استغفار سے بڑھ کر کوئی دعا نہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۰۹۔۔۔ جو بندہ "لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی چوتھائی جان جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ اور جو اس کلمہ کو دو مرتبہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی نصف جان جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ اور جو بندہ اس کلمہ کو چار مرتبہ کہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو جہنم سے مکمل آزادی مرحمت فرمادیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی لدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۱۰۔۔۔ اے معاذ دن میں تو اللہ کا کتنا ذکر کرتا ہے؟ کیا تو دس ہزار بار ذکر کرتا ہے؟ تو کیا میں اس سے آسان کلمات نہ بتاؤں۔ کہ وہ دس ہزار اور دس ہزار سے بھی زیادہ ثواب رکھتے ہوں گے۔ وہ یہ ہے کہ تم یوں کہو:

لا الٰہ الا اللہ مخلوقِ خدا کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ عرش خداوندی کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ آسمانوں کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ مزید اس کے بقدر۔ اور اللہ اکبر اسی کے بقدر الحمد للہ اسی کے بقدر۔ اس اس قدر کے کوئی فرشتہ نہ اور کوئی اس کو شمار کر سکے۔ ابن النجار بروایت ابی شبل بروایت اپنے دادا کے جو صحابی رسول تھے۔

۱۹۱۱۔۔۔ اے معاذ! کیا بات ہے کہ تم ہر صبح ہمارے پاس نہیں آتے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے پاس حاضر ہونے سے قبل ہر صبح کو سات ہزار بار تسبیح کرتا ہوں۔ فرمایا: کیا میں اس سے آسان کلمات نہ بتاؤں، جو میزان میں اس سے بھی زیادہ وزنی ہوں گے؟ جن کا ثواب فرشتے شمار کر سکیں گے اور نہ ہی اہل ارض۔ تو کہو:

لا الٰہ الا اللہ، اللہ کی رضاء برابر۔ لا الٰہ الا اللہ عرش خداوندی کے برابر۔ لا الٰہ الا اللہ مخلوقِ خدا کے برابر لا الٰہ الا اللہ آسمانوں بھر لا الٰہ الا اللہ زمین بھر لا الٰہ الا اللہ آسمان وزمین کے درمیان جو کچھ ہے سب کے برابر۔ ابن برکان، الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۱۲۔۔۔ ہر شجر و حجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔ مسنداحمد فی الزهد بروایت عطاء بن یسار مرسلاً

۱۹۱۳۔۔۔ تو جہاں کہیں ہو اللہ کا ذکر کرتا رہ۔ لوگوں کے ساتھ عمدہ اخلاق سے ساتھ پیش آ۔ جب بھی کوئی برائی سرزد ہوجائے اس کے بعد کوئی نیکی انجام دے لے، تا کہ وہ اس برائی کو محو کردے۔ ابن الشاهین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۱۴۔۔۔ اے بندگانِ خدا! ذکر الٰہی کرتے رہو۔ کیونکہ بندہ جب سبحان اللہ وبحمدہ کہتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور دس بار پڑھنے سے سو نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور سو بار پڑھنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ اور جو زیادہ کرتا ہے اللہ اس کا اجر بھی زیادہ کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے مغفرت کا طلب گار ہوتا ہے، اللہ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ ابن شاهین بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

رواہ الخطیب اور اس میں یہ اضافہ مذکور ہے: جس کی سفارش حدود اللہ نافذ کرنے میں حائل ہوتی، وہ اللہ کی سلطنت میں اللہ سے ضد اور دشمنی کرتا ہے۔ اور جس نے بغیر علم کے کسی خصومت و جھگڑے میں حمایت و مدد کی، اس نے اللہ کی ناراضگی مول لے لی۔ اور جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت کو تہمت زنی کی، اللہ اس کو ردغۃ الخبال جہنمیوں کے خون و پیپ سے بھری ہوئی جہنم کی وادی میں قید فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ وہ اس کا سبب وعذر لائے۔ اور جو اپنے اوپر قرض لے کر مرا، اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ کیونکہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

ذکر الٰہی شکر کی بجا آوری ہے

۱۹۱۵۔۔۔ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: اے ابن آدم جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو درحقیقت میرا شکر ادا کرتا ہے۔ اور جب مجھ سے غفلت و بھول

میں پڑ جاتا ہے تو میری ناشکری میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكر، الخطيب، الديلمي، ابن عساكر برواية ابو هريره رضي الله عنه

لیکن اس روایت میں ایک راوی المعلی بن الفضل ہے، جس کی احادیث منکر ونا قابلِ قبول ہوتی ہیں۔

۱۹۱۶ ...... ابلیس نے کہا: اے پروردگار! تو نے اپنی اور مخلوق کا رزق مقدر فرما دیا، لیکن میرا رزق کیا ہے؟! ارشادِ باری ہوا: جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔ ابو الشيخ في العظمةبروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۹۱۷ ...... ابلیس نے کہا: اے پروردگار! تو نے اپنی ہر مخلوق کی روزی اور معیشت مقرر فرمادی میرا رزق کیا ہے؟ ارشادِ باری ہوا: جس پر میرا نام نہ لیا جائے، وہ تیرا رزق ہے۔ الحليه بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۱۹۱۸ ...... کوئی شکار شکار ہوتا ہے تو محض اس وجہ سے کہ اس کے ذکر کرنے میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے کو پیدا فرما دیتے ہیں۔ اور ایک فرشتہ بھی اس پر مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتا ہے ...... یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ اور اسی طرح کوئی درخت بھی اسی وقت کٹتا ہے، جب اس کے ذکر کرنے میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اور یونہی کسی شخص کو ناگوار بات تبھی پیش آتی ہے، جب اس سے کوئی گناہ سرزد ہوجاتا ہے۔ اور جن گناہوں کو اللہ تعالیٰ درگذر فرما دیتے ہیں وہ تو بہت زیادہ ہیں۔

ابن عساكر برواية ابي بكر الصديق رضي الله عنه وعمر رضي الله عنه معاً

مصنف علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ اور اس کی اسناد میں دو راوی بالکل ضعیف و مجہول ہیں۔

۱۹۱۹ کوئی شکار شکار نہیں ہوتا ہے، اور کوئی درخت نہیں کٹتا ... مگر ترکِ تسبیح کی وجہ سے۔ اور ہر مخلوق خدا کی تسبیح کرتی ہے، اور اس کی ادائیگی میں اپنی تخلیق شدہ کیفیت سے بدل جاتی ہے۔ کبھی تم بھی بعض چیزوں کو سنتے ہوگے، وہی تسبیح ہوتی ہے۔

ابونعيم برواية ابو هريره رضي الله عنه

۱۹۲۰ ...... کوئی شکار شکار نہیں ہوتا ہے، اور کوئی شاخ نہیں کٹتی، اور کوئی درخت نہیں کٹتا ... مگر قلتِ تسبیح کی وجہ سے۔

ابن راهويه برواية ابي بكر رضي الله عنه

اس روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۹۲۱ ... تمام جانور خواہ وہ جوئیں، مچھر، ٹڈی، گھوڑے، خچر اور گائیں وغیرہ سب کی موت تسبیح سے متعلق ہوتی ہے۔ جب ان کی تسبیح ختم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی ارواح قبض فرما لیتے ہیں۔ اور ملک الموت کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

الضعفاء للعقيلي رحمة الله عليه، ابو الشيخ برواية انس رضي الله عنه

علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت غیر ثابت الاُصل ہے۔ اور ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار فرمایا ہے۔

۱۹۲۲ ...... جس قطعہ زمین پر اللہ کا نام لیا جاتا ہے، وہ قطعہ زمین اللہ کے ذکر کی وجہ سے ساتوں زمین سے لے کر اپنی انتہاء تک خوش ہوجاتا ہے۔ اور زمین کے دوسرے ٹکڑوں پر فخر کناں ہوتا ہے۔ اور جب مؤمن بندہ کسی زمین کو نماز کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو وہ زمین اس کے لئے سنور جاتی ہے۔ ابن الشاهين في الترغيب في الذكر برواية انس رضي الله عنه

اس روایت میں ابن موسیٰ بن عبیدہ الربذی، یزید الرقاشی سے روایت کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۹۲۳ ...... وہ گھر جس میں اللہ کا نام لیا جائے، اور وہ گھر جس میں اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ زندہ اور مردہ کے مثل ہے۔

مسنداحمد، الصحيح لمسلم، الصحيح لإبن حبان برواية يزيد عن ابي بردةعن ابي موسى رضي الله عنه

۱۹۲۴ ...... جس نے اللہ کی اطاعت کی، اس نے اللہ کا ذکر کیا۔ خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوتِ قرآن قلیل ہی ہوں۔ اور جس نے اللہ کے ذکر کو ترک کیا اس نے اللہ کی نافرمانی کی خواہ اس کی نماز روزے اور تلاوتِ قرآن بہت زیادہ کیوں نہ ہوں۔ الحسن بن سفيان، الكبير للطبراني رحمة الله عليه، ابن عساكر برواية واقدمولى رسول الله صلى الله عليه وسلم، السنن لسعيد، شعب الإيمان برواية ابن ابي عمران مرسلاً

۱۹۲۵.....جس نے کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کیا، وہ نفاق سے بری ہوگیا۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكر بروايت ابو هريره رضي الله عنه

اس روایت کے راوی ثقہ لوگ ہیں۔

۱۹۲۶.....اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ذکر اللہ سے محبت ہے۔ اور اللہ سے بغض کی علامت، اللہ عزوجل کے ذکر سے بغض ہے۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكربروايت انس رضي الله عنه

یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۹۲۷.....جب تک تو ذکر خدا میں مشغول رہے گا نماز وعبادت میں رہے گا، خواہ تو کھڑا ہو یا بیٹھا، بازار میں ہو یا مجلس میں، یا جہاں کہیں بھی ہو۔

شعب الإيمان بروايت يحي بن ابي كثير. مرسلاً

۱۹۲۸.....اے مؤمنوں کی خواتین! تم پر تہلیل وتسبیح اور تقدیس لازم ہے۔ اور غفلت میں نہ پڑو، ورنہ رحمت سے بھی محروم ہو جاؤ گی۔ اور انگلیوں کے پوروں پر شمار کیا کرو، کیونکہ ان اعضاء سے بھی سوال ہوگا اور یہ کلام کریں گے۔

مسنداحمد، ابن سعدؒ، الكبيرللطبراني رحمة الله عليه بروايت هانيء بن عفان عن امه حميضة بنت ياسر عن جدتها يسيرة

۱۹۲۹.....وہ ذکر جس کو نگہبان فرشتے بھی نہ سن سکیں، اس ذکر پر جس کو وہ فرشتے سن سکیں ستر درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

ابن ابي الدنيا، شعب الإيمان بروايت عائشه رضي الله عنها

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۹۳۰.....اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو، جس نے مجھے کبھی یاد کیا ہو۔ یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا ہو۔

ابن الشاهين في الترغيب في الذكرشعب الإيمان بروايت انس رضي الله عنه

اس میں ایک راوی مبارک بن فضالۃ ہے، جس کو ایک جماعت نے ثقہ دوسری نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۹۳۱.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اب عنقریب مجمع کو اہلِ کرم کا علم ہو جائے گا! وچھا جائے گا: اہلِ کرم کون ہیں؟ ارشاد ہوگا: وہ جو مساجد میں اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ مسنداحمد، المسندلأبي يعلى، السنن لسعيد، الصحيح لابن حبان، ابن الشاهين في الترغيب في الذكرشعب الإيمان بروايت ابي سعيد رضي الله عنه

۱۹۳۲.....تم کیا باتیں کر رہے تھے؟ میں نے دیکھا کہ رحمت تم پر نازل ہو رہی ہے، تو مجھے بھی خواہش ہوئی کہ تمہارے ساتھ اس میں شریک ہو جاؤں۔

المستدرك للحاكم بروايت سلمان رضي الله عنه

آپ رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ہمراہ بیٹھے ہوئے ذکر اللہ میں مشغول تھے، کہ آپ ﷺ کا ان کے پاس سے گزر ہوا اور آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

باب دوم......اسماء حسنیٰ کے بیان میں

۱۹۳۳.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔

بخاری ومسلم، الصحيح للترمذی رحمة الله عليه، ابن ماجه بروايت ابو هريره رضي الله عنه، ابن عساكر بروايت عمر رضي الله عنه

۱۹۳۴.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، جو ان کو یاد کرلے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ بخاری ومسلم بروايت ابو هريره رضي الله عنه

۱۹۳۵.....اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسماء گرامی ہیں، یعنی سو سے ایک کم، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ اور جو بندہ ان کے ساتھ اللہ کو یاد کرنے

گا،اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔الحلیہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۹۳۶......اللہ تعالیٰ کے ایک کم ننانوے نام ہیں جس نے ان کے ساتھ دعا کی اللہ اس کو قبول فرمائیں گے۔

ابن مردویہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۳۷......اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرلے جنت میں داخل ہوگا۔

ترجمہ:......وہ اللہ ہے۔جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔نہایت مہربان۔بہت رحم کرنے والا۔بادشاہ۔ہر عیب سے پاک۔ہر آفت سے سلامت رکھنے والا۔امن دینے والا۔نگہبانی کرنے والا۔زبردست۔بدی کو طاقت سے دفع کرنے والا۔بڑائی کا مالک۔پیدا فرمانے والا۔ٹھیک ٹھیک بنانے والا۔صورت بنانے والا۔بہت بخشنے والا۔غلبہ رکھنے والا۔خوب دینے والا۔رزق رساں۔بڑا فیصلہ کرنے والا۔بہت جاننے والا۔رزق وغیرہ تنگ کرنے والا۔وسعت وفراخی بخشنے والا۔ پست کرنے والا۔بلند کرنے والا۔عزت دینے والا۔ذلت دینے والا۔سننے والا۔دیکھنے والا۔اٹل فیصلہ والا۔عین انصاف کرنے والا۔بھیدوں کا جاننے والا۔مکمل خبر رکھنے والا۔ بردبار۔عظمت کا مالک۔بے انتہاء بخشنے والا۔قدر دان،اور تھوڑے پر بہت عطا کرنے والا۔بلند مرتبہ والا۔بہت بڑا۔حفاظت کرنے والا۔خوراک رساں۔حساب کرنے والا۔بڑی بزرگی والا۔بے مانگے عطا فرمانے والا۔نگران۔دعاؤں کا قبول کرنے والا۔وسعت والا۔بڑی حکمت والا۔بہت محبت والا۔بڑی بزرگی والا۔زندہ کرکے قبروں سے اٹھانے والا۔حاضر وموجود۔اپنی سب صفات کے ساتھ ثابت۔کام بنانے والا۔قوت والا۔نہایت قوت والا۔کارساز۔مستحق حمد۔ذرہ ذرہ کا شمار رکھنے والا۔پہلی بار پیدا کرتے والا۔دوبارہ پیدا کرنے والا۔زندہ کرنے والا۔موت دینے والا۔ ہمیشہ زندہ۔سب کی ہستی قائم رکھنے والا۔بالفعل ہر کمال سے متصف۔ بزرگی والا۔ایک۔بے نیاز۔بہت زیادہ قدرت والا۔آگے بڑھانے والا۔پیچھے ہٹانے والا۔سب سے اول۔سب سے آخر۔آشکارا۔پوشیدہ۔پوری کائنات کا متولی۔صفات مخلوق سے برتر۔بہت بڑا محسن۔بہت توبہ قبول فرمانے والا۔انعام کرنے والا۔انتقام لینے والا۔معاف فرمانے والا۔بہت شفقت رکھنے والا۔پورے ملک کا مالک۔بزرگی وبخشش والا۔بڑا انصاف والا۔سب کو جمع کرنے والا۔سب سے بے نیاز۔دوسروں کو غنی بنانے والا۔روکنے والا۔نقصان پہنچانے والا۔نفع پہنچانے والا۔سب کو روشن کرنے والا۔ ہدایت دینے والا۔بے مثال پیدا فرمانے والا۔ہمیشہ رہنے والا۔سب کے فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا۔ہدایت والا۔بہت برداشت کرنے والا۔

الاکمال

۱۹۴۰......اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں،تمام قرآن میں ہیں۔جس نے ان کو یاد کرلیا جنت میں داخل ہوگا۔

ابن جریر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

فصل......اللہ کے اسم اعظم کے بیان میں

۱۹۴۱......اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

﴿والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم﴾

﴿آلم اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم﴾

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابن ماجہ بروایت اسماء بنت یزید

۱۹۴۲ اللہ کا اسم اعظم وہ،جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔اور وہ قرآن کی تین سورتوں میں ہے۔البقرۃ، ال عمران، طٰہٰ

ابن ماجہ، المستدرک للحاکم. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

۱۹۴۳ اللہ کا اسم اعظم وہ، جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، وہ اس آیت میں ہے:
﴿قل اللھم مالک الملک﴾ الخ۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۴۴ اللہ کا اسم اعظم وہ، جس کے ذریعہ سے جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، جو مانگا جائے، عطا ہوتا ہے، وہ حضرت یونس بن متی کی دعا لاالٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ہے۔ابن جریر بروایت سعد

۱۹۴۵ اللہ کا اسم اعظم سورۂ حشر کی آخری چھ آیات ہیں۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۴۶ اے عائشہ! کیا تو نہیں جانتی کہ اللہ نے مجھے وہ اسم بتا دیا ہے، جس کے ذریعہ جب بھی دعا کی جائے، قبول ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: اے عائشہ! وہ تیرے لئے مناسب نہیں ہے۔ابن ماجہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۹۴۷ کیا میں تمہیں اللہ کا اسم اعظم بتاؤں؟ وہ حضرت یونس علیہ السلام کی دعا ہے۔ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اس کے بارے میں فرمان باری نہیں سنا:

﴿ونجیناہ من الغم و کذالک ننجی المؤمنین﴾

"اور ہم نے اس یونس کو نجات دی۔اسی طرح ہم اور مؤمنین کو بھی نجات دیتے ہیں۔"

اور جو مسلمان بھی اس دعا کو اپنے مرض میں چالیس مرتبہ پڑھے گا اگر اس کی اسی مرض میں موت آ گئی تو شہادت کی موت مرے گا اور اگر صحت یاب ہو گیا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔المستدرک للحاکم بروایت سعد

۱۹۴۸ اس نے اللہ کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے، جس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابو داؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ ، النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

حضور ﷺ نے کسی شخص کو یوں دعا کرتے سنا تھا:

اللھم انی اسئلک بان لک الحمد لاالٰہ الا انت وحدک لاشریک لک المنان بدیع السموات والأرض ذوالجلال والإکرام

"اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تجھے ہی لائق۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو تنہا ہے۔تیرا کوئی ساجھی نہیں۔تو احسان کرنے والا ہے۔آسمان و زمین کو بے مثل پیدا کرنے والا ہے۔بڑی بزرگی و عظمت والا ہے۔اے ہمیشہ زندہ اے ہر شئے کو سنبھالنے والے!"

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۴۹ تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا تھا، جس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔اور جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت بریدۃ

حضور ﷺ نے کسی شخص کو یوں دعا کرتے سنا تھا:

اللھم انی اسئلک بأنک انت اللہ لاالٰہ الا انت الأحد الصمد، الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد

"اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تو تنہا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ خود اس کو جنم دیا گیا ہے۔"

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۹۵۰..... قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! تو نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا، جس کے ذریعہ جب دعا کی جاتی ہے، قبول ہوتی ہے۔ اور اس کے ذریعہ جو مانگا جاتا ہے، عطا ہوتا ہے۔

مسنداحمد، النسائی، الصحیح لإبن حبان بروایت انس رضی اللہ عنہ

اللهم انی اسئلک بأن لک الحمد لااله الا انت الحنان المنان بديع السموات والأرض ذوالجلال والإكرام

"اے اللہ میں تجھ سے اس واسطے سے سوال کرتا ہوں کہ تمام تعریفیں تجھے ہی لائق۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بڑا شفقت فرمانے والا اور احسان کرنے والا ہے۔ آسمان وزمین کو بے مثل پیدا کرنے والا ہے۔ اے بڑی بزرگی وعظمت والے! اے ہمیشہ زندہ! اے ہر شے کو سنبھالنے والے!"

یہ سن کر آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

تیسرا باب......الحوقلۃ کے بیان میں

۱۹۵۱..... کیا میں تم کو وہ کلمہ نہ بتاؤں جو عرش کے نیچے خزینۂ جنت سے ہے؟ یہ کہ تم کہو:

"لاحول ولاقوة الاباللہ"

"بندہ جب یہ کلمہ کہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہوگیا اور میرے سامنے سرِ تسلیم خم ہوگیا۔"

المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۲..... کیا میں تم کو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ نہ بتاؤں؟ وہ "لاحول ولاقوة الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت قیس بن سعد بن عبادة

۱۹۵۳..... "لاحول ولاقوة الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۴..... "لاحول ولاقوة الاباللہ" اہل آسمان کا کلام ہے۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۱۹۵۵..... جس پر اللہ نے کوئی نعمت نازل فرمائی ہو، اور وہ اس کو آئندہ بھی باقی رکھنا چاہتا ہو تو اس کو کثرت سے "لاحول ولاقوة الاباللہ" پڑھنا چاہئے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبةبن عامر رضی اللہ عنہ

۱۹۵۶..... "لاحول ولاقوة الاباللہ" ننانوے بیماریوں کی دواء ہے۔ جن میں سے ادنیٰ بیماری رنج وغم ہے۔

ابن ابی الدنیافی الفرج عن ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۷..... "لاحول ولاقوة الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکامل لإبن عدی رحمۃ اللہ علیہ، المسند لأبی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ایوب

۱۹۵۸..... "لاحول ولاقوة الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

الکامل لإبن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۵۹..... جنت میں کثرت سے درخت اگاؤ۔ کیونکہ اس کا پانی میٹھا اور اس کی مٹی عمدہ ہے۔ تو "لاحول ولاقوة الاباللہ" پڑھ کر کثرت سے درخت اگاؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۶۰.....کیا میں تمہیں "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کی تفسیر نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ مجھے کسی معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ کی حفاظت کے بغیر نہیں ہے۔ اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوانہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے، اے ابن ام عبد۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ. ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۶۱ ....."لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۲....."لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ اور جو اس کو کثرت سے پڑھے گا، اللہ اس کی طرف نظرِ رحمت فرمائیں گے اور جس کی طرف اللہ نظرِ رحمت فرمائیں، اسے دونوں جہاں کی بھلائیاں میسر ہوگئیں۔

ابن عساکر بروایت ابی بکر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳۔ کشف الخفاء ۵۰۲۔

۱۹۶۳..... روئے زمین پر کوئی ایسا بندہ نہیں ہے، جو کہے:

"لاالٰہ الااللہ واللہ اکبر لاحول ولاقوۃ الاباللہ"

"مگر اس کی تمام خطاؤں کا کفارہ ہو جائے گا..... خواہ سمندر کی جھاگ کے بقدر ہوں۔"

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۹۶۴.....اے ابوذر! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۵.....اے حازم! "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ہے۔

ابن ماجہ، بروایت حازم بن حرملۃ الأسلمی رضی اللہ عنہ

۱۹۶۶..... اے عبداللہ بن قیس! تجھے ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے؟ وہ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہے۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۹۶۷....."لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۶۸ ....."لاحول ولاقوۃ الاباللہ" اپنے پڑھنے والے سے ننانوے مصائب کے دروازے بند کرتا ہے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۹۶۹ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" جس نے کہا، اس کے لئے یہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے ہلکی غم ہے۔

المستدرک للحاکم، بروایت ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۰ "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کثرت سے کہا کرو۔ کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ اور اس میں ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جن میں سے سب سے اول بیماری غم ہے۔ میسرۃ بن علی فی مشیختہ بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۹۷۱....."لاحول ولاقوۃ الاباللہ" جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ جس نے اس کو کہا: اللہ تعالیٰ اس سے ستر شرور دفع فرمادیں گے۔ جن میں سے ادنیٰ غم ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عساکر، بروایت بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۹۷۲..... جب بندہ ''لاالــہ الااللہ '' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق فرماتے ہیں کہ میرے بندہ نے سچ کہا اور جب بندہ ''لاالــہ الااللہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' کہتا ہے تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوتی۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ، اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الأربعین، الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۳..... کیا میں تجھے جنت کا دروزہ نہ بتاؤں؟ وہ ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' ہے۔ مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ابن سعد، المستدرک للحاکم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت قیس بن سعد بن عبادۃ، مسنداحمد بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۴..... جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ پھر ان کے بتانے پر کہ یہ محمد ﷺ ہیں انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ اور کہا اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔ کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ

شعب الإیمان بروایت ابی ایوب

جنت میں درخت لگائیں

۱۹۷۵..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا: محمد۔ اس پر انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور مجھے سلام کیا۔ اور کہا اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔ کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ۔

مسنداحمد، المسندلأبی یعلی، الصحیح لإبن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت ابی ایوب

۱۹۷۶..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر میرا گذر ہوا تو آپ علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا: آپ کے ساتھ یہ کون ہیں؟ کہا: محمد۔ اس پر انہوں نے کہا اے محمد! اپنی امت کو کہنا: کہ جنت میں کثرت سے درخت اگالیں۔ کیونکہ اس کی مٹی عمدہ ہے۔ اور زمین کشادہ ہے۔ میں نے کہا: جنت کے درخت کیا ہیں؟ فرمایا: لاحول ولاقوۃ الاباللہ''

الصحیح لابن حبان بروایت ابی ایوب

۱۹۷۷..... کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ لاحول ولاقوۃ الاباللہ ولاملجأمن اللہ الاالیہ ہے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۷۸..... کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت زیدبن اسحاق

۱۹۷۹..... کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۰ کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں! وہ یہ کہ تم کثرت سے ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' کہا کرو۔

عبدبن حمید، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت زیدبن ثابت رضی اللہ عنہ

۱۹۸۱ اے ابوب! کیا میں تجھے ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے! وہ یہ کہ کثرت سے ''لاحــــول ولاقــــوۃ الاباللہ'' کہا کرو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۹۸۲..... جو جنت کے خزانے چاہتا ہو، اس پر ''لاحول ولاقوۃ الاباللہ'' لازم ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن النجار بروایت فضالۃ بن عبید

۱۹۸۳..... "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کے بغیر آسمان سے کوئی فرشتہ اتر سکتا ہے اور نہ چڑھ سکتا ہے۔

الدیلمی من طریق صفوان بن سلیم بروایت انس بن مالک عن ابی بکر الصدیق عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۸۴..... اے معاذ! کیا میں تمہیں "لاحول ولاقوۃ الاباللہ" کی تفسیر نہ بتاؤں؟ وہ یہ کہ مجھے کسی معصیت سے بچنے کی طاقت اللہ کی حفاظت کے بغیر نہیں ہے۔ اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے سوانہیں ہے۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے، اے معاذ!

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

باب چہارم ..... تسبیح کے بیان میں

۱۹۸۵..... ہر دن، جب بندگانِ خدا صبح کرتے ہیں، ایک منادی نداء دیتا ہے: مقدس بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الزبیر

۱۹۸۶..... ہر روز بندوں کی صبح کے وقت، ایک منادی نداء دیتا ہے: پاک ہے، وہ ذات، جو تمام سلطنتوں کا مالک اور مقدس صفات کا حامل ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الزبیر

۱۹۸۷..... ہر صبح کے اجالے میں ایک چیخنے والا چیختا ہے: اے مخلوقِ خدا! مقدس بادشاہ کی پاکی بیان کرو۔ المسند لابی یعلی، ابن السنی الزبیر

۱۹۸۸..... جس نے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۱۹۸۹..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی، ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنی امت کو میرا اسلام دیجیو گا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۰..... لیلۃ الاسراء میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا اسلام کہنا اور ان کو یہ خبر دینا، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔ وہ چٹیل میدان ہے۔ اس کے درخت" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر و لاحول ولاقوۃ الاباللہ" ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۹۹۱..... جس نے" سبحان اللہ وبحمدہ" سو مرتبہ کہا، اس کی تمام خطائیں محو کر دی جائیں گی۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، النسائی ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۲..... اللہ کو محبوب کلام، یہ ہے کہ بندہ" سبحان اللہ وبحمدہ" کہے۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۳..... اللہ کے نزدیک محبوب کلمات چار ہیں" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتدا کرو، کوئی حرج نہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

۱۹۹۴..... چار کلمات افضل الکلام ہیں:" سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کسی سے ابتداء کرو، تمہیں کوئی ضرر نہیں۔

ابن ماجہ، بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۹۹۵..... افضل ترین کلام" سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الااللہ واللہ اکبر" ہے۔ مسند احمد، بروایت رجل

۱۹۹۶..... "سبحان الملک القدوس، رب الملائکۃ والروح جللت السموات والأرض بالعزۃ والجبروت"

پاک ہے وہ ذات جو ملک کا مالک اور ہر عیب سے منزہ ہے۔ ملائکہ اور روح الامین جبرئیل کا پروردگار ہے۔ بے شک تو نے آسمان وزمین

کو اپنی عزت وطاقت کے ساتھ عظیم کردیا۔ کثرت سے پڑھا کرو۔

ابن السنی الخرائطی فی مکارم الأخلاق، ابن عساکر بروایت البراء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۷......"سبحان اللہ وبحمدہ" یہ دو متصل کلمے کثرت سے کہا کرو۔ التاریخ للحاکم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۱۹۹۸......ہم کو حکم ہے، کہ فرض نمازوں کے بعد تینتیس بار "سبحان اللہ" اور تینتیس بار "الحمدللہ" اور چونتیس بار "اللہ اکبر" کہا کریں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۹۹۹......اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے چار کلمات کو منتخب فرمالیا ہے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" سو جو شخص "سبحان اللہ" کہتا ہے، اس کیلئے بیس نیکی لکھی جاتی ہیں۔ اور بیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ اور جو "اللہ اکبر" کہتا ہے اس کو بھی اسی قدر اجر ملتا ہے۔ اور جو "لاالٰہ الااللہ" کہتا ہے اس کو بھی اسی قدر اجر ملتا ہے۔ اور جو اپنی طرف سے "الحمدللہ رب العالمین" کہتا ہے، اس کیلئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور تیس خطائیں مٹائی جاتی ہیں۔ مسنداحمد. المستدرک للحاکم. الضیاء بروایت ابی سعید وابی ہریرہ رضی اللہ عنہما

۲۰۰۰......کیا میں تجھے اس سے بہتر شجر کاری نہ بتاؤں؟ "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہہ لے۔ ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں ایک درخت لگادیا جائے گا۔ ابن ماجہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۱......"سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ "لاالٰہ الااللہ" اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں، حتیٰ کہ اس کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۰۲......بہترین کلمات چار ہیں "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کسی سے ابتداء کرو کوئی ضرر نہیں۔

ابن النجار بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۳......"سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الااللہ واللہ اکبر" خطاؤں کو اسی طرح ختم کر دیتا ہے، جس طرح درخت موسم سرما میں تند وتیز ہواؤں کی وجہ سے پتے گرادیتے ہیں۔ مسنداحمد، الحلیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۰۴......تجھ پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" لازم ہے۔ کیونکہ یہ کلمات گناہوں کو اس طرح ساقط کر دیتے ہیں، جیسے درخت پتوں کو۔ ابن ماجہ، بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۰۵......تم پر "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ" یہ پانچ کلمے لازم ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۶......اے خواتین! تم پر "سبحان اللہ، لاالٰہ الااللہ اورسبحان الملک القدوس" کا وردلازم ہے۔ اوران کو اپنی انگلیوں کے پوروں پر شمار کرنے کا معمول بناؤ۔ کیونکہ ان سے بھی سوال ہوگا اوران کو بلوایا جائے گا۔ غفلت میں نہ پڑو ورنہ تم بھی رحمت سے محروم ہوجاؤ گی۔

النسائی. المستدرک للحاکم بروایت یسیرۃ

۲۰۰۷......دو کلمے ایسے ہیں، جو زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں گرانقدر ہیں۔ رحمٰن کے ہاں محبوب ترین ہیں۔

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم"

مسنداحمد. ابن ماجہ. بخاری ومسلم. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۸......مجھے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالٰہ الااللہ واللہ اکبر" کہنا، ان تمام چیزوں سے بدرجہا محبوب ہے، جن پر آفتاب اپنی کرنیں ڈالتا ہے۔ مسنداحمد. الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۰۹......کوئی شکار دام صیاد نہیں آتا اور کوئی درخت نہیں کاٹا جاتا، مگر محض ان کی تسبیح کو ضائع کرنے کی وجہ سے۔

الحلیہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۰......اللہ کو وہی کلام محبوب ہے، جس کو ملائکہ نے پسند فرمایا ہے، یعنی "سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی وبحمدہ، سبحان ربی

وبحمدہ: الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم. الصحیح لابن حبان بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۱۱ ... اللہ تعالیٰ نے کلام میں سے تمہارے لئے چار کلمات پسند فرمائے ہیں۔ وہ قرآن تو نہیں مگر قرآن میں سے ہیں: "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۱۲ ... "الحمدللہ، سبحان اللہ، لاالہ الااللہ اور اللہ اکبر" سے بندہ کے گناہ یوں جھڑتے ہیں، جس طرح اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔
الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۱۳ "سبحان اللہ اور اللہ اکبر" صدقہ سے افضل ہیں۔ بخاری و مسلم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۱۴ "سبحان اللہ وبحمدہ" سوبار کہو۔ جس نے اس کو ایک بار کہا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جس نے دس بار کہا، اس کے لئے سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور جس نے سوبار کہا، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ جو اضافہ کرتا جائے گا، اللہ بھی اس کو اجر میں اضافہ کرتے جائیں گے۔ اور جو اللہ سے مغفرت کا طلبگار ہوگا، اللہ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۰۱۵ میں نے اور نہ مجھ سے قبل انبیاء نے "سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر" سے بہتر کوئی تسبیح نہیں کہی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۶ جس نے صبح کی نماز کے بعد سوبار "سبحان اللہ" کہا اور سوبار "لا الہ الااللہ" کہا، اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں، خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مثل ہوں۔ النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۱۷ بخل جس کو مال خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہو اور نہ ہی اس میں رات کی مشقت برداشت کرنے کی ہمت ہو، تو اس کو "سبحان اللہ وبحمدہ" پڑھنا چاہئے۔ ابو نعیم فی المعرفۃ بروایت عبداللہ بن حبیب

۲۰۱۸ ... "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ روزہ نصف صبر ہے۔ مسند احمد، شعب الایمان. بروایت رجل من بنی سلیم

۲۰۱۹ "سبحان اللہ" نصف میزان ہے۔ "الحمدللہ" اس کو بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رجل من بنی سلیم

۲۰۲۰ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر" مؤمن کے گناہوں کو یوں کھاجاتا ہے، جس طرح عضو کو سڑادینے والی بیماری ابن آدم کے پہلو میں اس کو کھاجاتی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۰۲۱ ... "سبحان اللہ" نصف ایمان ہے۔ "الحمدللہ" میزان کو بھر دیتا ہے۔ اللہ اکبر آسمان وزمین کو پُر کر دیتا ہے۔ لاالہ الااللہ کے لئے اللہ تک پہنچنے میں کوئی رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔ السجزی فی الابانۃ بروایت ابن عمرو. ابن عساکر بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۰۲۲ اللہ کے نزدیک محبوب کلام "سبحان اللہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیءٍ قدیر، لاحول ولاقوۃ الا باللہ سبحان اللہ وبحمدہ" ہے۔ البخاری فی الأدب بروایت ابی ذر

۲۰۲۳ ... اللہ کے نزدیک محبوب کلام چار ہیں "سبحان اللہ، والحمدللہ ولا الہ الااللہ" کسی سے ابتداء کرو کوئی ضرر نہیں۔
اپنے کسی لڑکے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھو۔ کیونکہ تم پوچھوگے: کیا وہ وہاں ہے؟ مجیب کہے گا نہیں۔

مسند احمد. ابن ابی شیبہ. الصحیح لمسلم. الصحیح لابن حبان. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. ابن شاہین فی الترغیب فی

الذکر بروایت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

یسار کا معنی سہولت۔ رباح کا معنی نفع مند۔ نجیح کا معنی کامیاب۔ اور افلح بھی اسی کے ہم معنی ہے۔ تو مثلاً نجیح کے جواب میں کہا جائے گا کہ وہ نہیں ہے۔ تو گویا اس کے متعلق معنی کا لحاظ کرتے ہوئے کہا گیا کہ وہ کامیاب نہیں ہے۔

۲۰۲۴..... افضل الکلام چار کلمات ہیں "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتداء کرو کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبہ. الصحیح لابن حبان، بروایت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ

۲۰۲۵..... جب میں تم کو حدیث کہوں تو چار کلمات پر چنداں اضافہ نہ کرنا۔ وہ چار کلمات سب سے عمدہ کلام ہیں۔ قرآن نہیں ہیں۔ تم کسی کے ساتھ ذکر کی ابتداء کرو کوئی حرج نہیں۔ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" ابوداؤد الطیالسی بروایت سمرۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۶..... کیا میں تمہیں اللہ کے ہاں محبوب ترین کلمہ کا پتہ نہ بتاؤں؟ وہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

الصحیح لمسلم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۷..... اللہ کے کو پسندیدہ کلمہ یہ ہے کہ بندہ سبحان ربی وبحمدہ کہے۔ النسائی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۰۲۸..... چار کلمات کہنے میں جنبی کو ممانعت ہے اور نہ کسی حائضہ کو "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر"

التاریخ للحاکم رحمۃ اللہ علیہ. ابوالشیخ. الدیلمی بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۲۹..... جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے سچ کہا کہ میری پاکی اور حمد بیان کی، جس کی تسبیح میرے سوا کسی اور کے لئے زیب نہیں۔ الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۰..... جب تو نے سبحان اللہ کہا تو اللہ کا ذکر کیا پس اللہ نے بھی تیرا ذکر کیا۔ اور جب تو نے الحمدللہ کہا تو اللہ کا شکر ادا کیا پس اللہ تعالیٰ تیری نعمت میں مزید اضافہ فرمائیں گے۔ اور جب تو نے لا الٰہ الا اللہ کہا تو یہ ایسا کلمہ توحید ہے، کہ جو اس کو بغیر شک وشبہ اور بغیر بڑائی وسرکشی کے کہے، اللہ اس کو جہنم سے آزاد فرمادیتے ہیں۔ التاریخ للحاکم رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحکم بن عمیر الثمالی

۲۰۳۱..... "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ" یہ باقیاتِ صالحات باقی رہنے والے اعمال ہیں۔ جو گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت پتوں کو۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔

الرامهرمزی فی الأمثال بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

اس روایت میں عمر بن راشد یمانی ایک راوی ہے، جس کو "المغنی" میں ضعیف شمار کیا ہے۔

۲۰۳۲..... اللہ تعالیٰ نے تم میں اخلاق کو اسی طرح تقسیم فرمادیا ہے، جس طرح تمہارے درمیان رزق کو تقسیم فرمادیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مال ہر شخص کو عطا فرماتا ہے، خواہ اس سے محبت ہو یا نہیں۔ لیکن ایمان اس کو عطا فرماتا ہے، جس سے محبت ہو۔ سو جب وہ کسی سے محبت فرماتا ہے تو اس کو ایمان سے نوازتا ہے۔

باقیات الصالحات

بخل جس کو مال خرچ کرنے کی اجازت دیتا ہو اور نہ ہی اس میں رات کی مشقت برداشت کرنے کی ہمت ہو اور دشمن سے جہاد کرنے سے بھی خوف مانع ہو تو اس کو چاہئے کہ "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر" کثرت سے پڑھا کرے۔ کیونکہ یہ کلمات آگے سے، دائیں بائیں سے اور پیچھے سے حفاظت کریں گے۔ اور یہی باقیاتِ صالحات باقی رہنے والے اعمال ہیں۔

شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۳۳..... "لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر، الحمدللہ اور سبحان اللہ" گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے۔ اے

ابوالدرداء! ان کو محفوظ کر لے، اس سے قبل کہ تیرے اور ان کے درمیان کوئی شے حائل ہو جائے۔ کیونکہ یہ باقیاتِ صالحات ہیں۔ نیز یہ جنت کے خزانے سے ہیں۔ابن عساکر بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۴.....''لاالٰہ الااللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ اور اللہ اکبر گناہوں کو ایسے ہی زائل کرتے ہیں، جیسے اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔

ابن صھری فی امالیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۰۳۵.....تجھ پر ''سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الااللہ'' لازم ہے۔ کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے ہی گراتے ہیں، جیسے درخت اپنے پتوں کو گراتا ہے۔ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۰۳۶.....بندہ ''سبحان اللہ و الحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ مسلمان ہو گیا اور میرے آگے سرتسلیم خم ہو گیا ہے۔المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۳۷.....بندہ جب ان کلمات کو کہتا ہے تو ایک فرشتہ ان کو اپنے پر میں رکھ کر آسمان کی طرف نکلتا ہے اور ملائکہ کی کسی جماعت پر سے گزرتا ہے تو وہ ملائکہ ان کلمات پر اور ان کے قائلین پر رحمت کی دعا کرتے ہیں۔حتیٰ کہ ان کے آگے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔وہ کلمات یہ ہیں: ''سبحان اللہ والحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' اور بندہ کا ''سبحان اللہ'' کہنا، اللہ کو تمام نقائص سے منزہ گردانا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت موسیٰ بن طلحۃ مرسلاً

درست لفظ غالباً تنزیہ اللہ ہے۔

۲۰۳۸.....جنت میں چٹیل میدان ہے۔لہٰذا اس میں کثرت سے شجرکاری کرو۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کی شجرکاری کیا ہے؟ فرمایا: ''سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الااللہ و اللہ اکبر''۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمان

۲۰۳۹.....لیلۃ الاسراء میں، میری حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا سلام کہنا اور ان کو یہ خبر دینا، کہ جنت کی مٹی عمدہ اور پانی میٹھا ہے۔وہ چٹیل میدان ہے۔اس کے درخت'' سبحان اللہ والحمدللہ و لا الٰہ الااللہ واللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الا باللہ'' ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۰.....جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی، ساتویں آسمان پر ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! اپنی امت کو میرا اسلام دیئے گا اور یہ خبر بھی، کہ جنت کا پانی میٹھا ہے۔اس کا پینا خوشگوار ہے۔جنت وہ چٹیل میدان ہے۔اس کے درخت ''سبحان اللہ و الحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر'' ہیں۔ابن شاھین فی الترغیب فی الذکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۰۴۱.....جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا، اس کے درخت وغیرہ'' سبحان اللہ والحمدللہ و لاالٰہ الااللہ و اللہ اکبر و لاحول و لاقوۃ الاباللہ'' قرار دیئے۔پھر جنت کو مخاطب ہو کر فرمایا: اے جنت مؤمنین فلاح پا گئے۔تو مجھ سے کلام کر! جنت حکمِ ربی سے گویا ہوئی: آپ اللہ ہیں۔آپ کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔آپ ہمیشہ زندہ رہنے والے اور ہر شے کو قائم فرمانے والے ہیں۔اور یقیناً جو مجھ میں داخل ہوا، سعادت و فیروز مند ہوا۔اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اپنی عزت اور مخلوق پر اپنی بڑائی کی قسم اٹھاتا ہوں! کہ اے جنت تجھ میں زنا پر مصر شخص، ہر وقت شراب کا دھت اور چغل خور داخل نہ ہوں گے۔الشیرازی فی الألقاب بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۲.....حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے سوال کیا: اے پروردگار! جو تیری حمد بیان کرے، اس کی کیا جزاء ہے؟ فرمایا: حمد شکر کی چابی ہے۔شکر حمد کو رب العالمین کے عرش تک لے جاتا ہے۔پھر سوال عرض کیا: اور جو تیری تسبیح سبحان اللہ کرے، اس کی کیا جزا ہے؟ فرمایا: تسبیح کی حقیقت اللہ رب العالمین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۴۳.....میں تمہارے لئے اس سے سہل و آسان اور افضل چیز بتاتا ہوں:

سبحان اللہ عدد ماخلق فی السماء، سبحان اللہ عدد ماخلق فی الأرض سبحان اللہ عدد ماھو خالق و اللہ اکبر مثل ذالک الحمدللہ مثل ذالک و لاحول و لاقوۃ الاباللہ' مثل ذالک

آسمانوں میں جو پیدا کیا، اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ زمین میں جو پیدا کیا، اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آئندہ اللہ پاک جو پیدا فرمانے والے ہیں اس کے بقدر اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اور اللہ اکبر بھی اسی کے مثل۔ الحمد للہ بھی اسی کے مثل۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی اسی کے مثل۔ ابوداؤد

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ ایک عورت کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ اس کے آگے گٹھلیاں اور کنکریاں رکھی ہیں اور وہ ان پر تسبیح کر رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

٢٠٤٤..... تم ساری رات، دن سمیت ذکر کرو، اور سارا دن، رات سمیت ذکر کرو..... کیا میں تجھے اس سے بھی بڑھ کر عمل نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے کہ تم ان کلمات کا ورد کرو:

سبحان الله عددَ ماخلقَ، وسبحان الله ملأماخلقَ، وسبحان اللهِ عددَ مافي الأرض والسماء، سبحان الله ملأمافي الأرض والسماء، سبحان الله عددَ ماأحصى كتابُهُ، سبحان الله عدد كل شيءٍ والحمدلله مثل ذالك

مخلوقات کی تعداد بھر اللہ کی پاکی ہو۔ مخلوق بھر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین میں تمام تعریفیں مخلوقات کی تعداد بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ تمام تعریفیں مخلوق بھر اللہ ہی کے لئے ہیں۔ آسمان وزمین میں جو کچھ ہے، سب کی تعداد برابر اللہ کی پاکی ہو۔ آسمان وزمین بھر اللہ کی پاکی ہو۔ لوح تقدیر میں جو کچھ ہے سب کے برابر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز کے بقدر اللہ کی پاکی ہو۔ ہر چیز بھر اللہ کی پاکی ہو۔ اسی کے بقدر اللہ کی تعریف ہو۔ الصحیح لابن حبان بروایت ابی امامة رضی الله عنه

٢٠٤٥..... تم نے جو چار کلمات تین مرتبہ دہرائے، وہ تمہارے تمام ذکر واذکار سے افضل ہیں:

سبحان الله عدد خلقه، سبحان الله رضاء نفسه، سبحان الله زنة عرشه، سبحان الله مداد كلماته. والحمدلله مثل ذالك.

اللہ کی مخلوق کی تعداد کے مطابق اس کی پاکی ہو۔ اس قدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں جس سے وہ خوش ہو جائے۔ اس کے عرش کے وزن کے بقدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اس کے تمام کلمات کے بقدر اس کی پاکی بیان کرتا ہوں۔ اسی قدر اس کی تعریف وثناء کرتا ہوں۔ مسنداحمد بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

٢٠٤٦..... کیا تم میں سے کوئی ہر روز جبل احد کے بقدر سونا نہیں کما سکتا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کون اس کی ہمت رکھ سکتا ہے یا رسول اللہ! فرمایا: تم سب اس کی ہمت رکھتے ہو! سبحان الله احد سے بڑھ کر ہے۔ لاالٰـه الاالله احد سے بڑھ کر ہے۔ الله اکبـر احد سے بڑھ کر ہے۔ الحمدلله احد سے بڑھ کر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه. الرافعی. ابن النجار بروایت عمران بن حصین رضی الله عنه

٢٠٤٧..... کیا میں تم کو حضرت نوح علیہ السلام کی، حالتِ مرگ میں کی ہوئی اپنے بیٹے کو وصیت نہ سناؤں؟ انہوں نے فرمایا: میں تجھے چار کلمات دیئے جا رہا ہوں۔ آسمان وزمین کا قیام انہی کے مدار پر ہے۔ اللہ کے ہاں پہنچنے والے کلمات میں سب سے اول ہیں۔ اور نکلنے والے کلمات میں سے بھی سب سے آخر میں ہیں۔ اگر تمام بنی آدم کے اعمال ان کے ساتھ وزن کئے جائیں تو یہ کلمات ان سے زیادہ وزن دار ہوں گے۔ سو ان پر عمل کر۔ اور ان کو مضبوطی سے تھام لے..... حتیٰ کہ تو مجھ سے آملے وہ کلمات یہ ہیں:

سبحان الله والحمدلله ولااله الاالله والله اكبر

قسم ہے اس ذات والاصفات کی، جس کے ہاتھ میں نوح کی جان ہے! اگر آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے من میں ہے اور جو ان کے نیچے ہے سب کا ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے تو یہ کلمات ان سے وزن دار نکلیں گے۔ الحکیم، الدیلمی بروایت معاذ بن انس رضی الله عنه

٢٠٤٨..... کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں، جو نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو سکھائے تھے! انہوں نے بیٹے کو فرمایا۔ میں تجھے لاالٰـه الاالله وحده لاشريک له، له الملک وله الحمد وهوعلی کل شیءٍ قدير کا حکم کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر سارے آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے۔ تب بھی اس کلمہ کا وزن ان سے زیادہ ہوگا۔ اور اگر سب آسمان اس کے مقابلہ میں ایک حلقہ ہو جائیں تو یہ سب کو توڑ کر نکل جائے

گا۔اور میں تجھے سبحان اللہ وبحمدہ کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ ساری مخلوق کی نماز وتسبیح ہے۔اسی کی بدولت سب کو رزق مہیا ہوتا ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۰۴۹.....دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے اور میزانِ عمل میں بھاری اور رحمٰن کے ہاں محبوب ہیں تسبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ. ابن ابی شیبہ. الصحیح لمسلم. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۰ ''سبحان اللہ'' نصف میزان ہے۔''الحمدللہ'' اس کو بھر دیتا ہے۔لاالٰہ الااللہ آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو پُر کر دیتا ہے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔نماز نور ہے۔زکوٰۃ برہان ہے۔صبر روشنی ہے۔قرآن حجت ہے تیرے حق میں یا تیرے خلاف۔ہر انسان صبح کو نکلتا ہے اور اپنی جان فروخت کرآتا ہے۔یا تو اس کو جہنم سے آزاد کرانے والا ہوتا ہے یا شیطان کے ہاتھوں فروخت کر کے اس کو قعرِ ہلاکت میں دھکیل دیتا ہے۔عبدالرزاق بروایت ابی سلمۃبن عبدالرحمن

سوغلام آزاد کرنے والا

۲۰۵۱.....جس نے سومرتبہ''سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ'' کہا اس کے لئے سوغلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔اور جس نے سومرتبہ''الحمدللہ'' کہا اس کے لئے سوگھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے کا ثواب ہوگا۔اور جس نے سومرتبہ''اللہ اکبر'' کہا اس کے لئے سواونٹ مکہ میں قربان کرنے کا ثواب ہوگا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ،شعب الایمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۲.....جس نے صبح وشام ہر دووقت''سبحان اللّٰہ وبحمدہٖ'' سوسومرتبہ کہا اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔الصحیح لابن حبان،المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۰۵۳.....''اللہ اکبر'' سوبار کہو،وہ تیرے لئے سواونٹ اپنے پالان سمیت جو مکہ کو ہولئے ہوں،ان سے بھی بہتر ہے۔''الحمدللہ'' سوبار کہو، وہ تیرے لئے سوگھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے سے بھی بہتر ہے۔''سبحان اللہ'' سوبار کہو،وہ تیرے لئے بنی اسماعیل کے سوغلام اللہ کے لئے آزاد کرنے سے بھی بہتر ہے۔اور لاالٰہ الااللہ کہو، تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔اور کوئی عمل اس سے آگے نہ بڑھ سکے گا۔

مسنداحمد اوالحلیہ بروایت ام ھانی

۲۰۵۴ ''سبحان اللہ'' سوبار کہو،وہ تیرے لئے اللہ کے واسطے سوغلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔''الحمدللہ'' سوبار کہو،وہ تیرے لئے سوگھوڑے مع زین ولگام کے راہِ خدا میں دینے کے برابر ہوگا۔''اللہ اکبر'' سوبار کہو،وہ تیرے لئے سواونٹ اپنے پالان سمیت جو مکہ کو ہولئے ہوں،کے برابر ہوگا۔اور لاالٰہ الااللہ کہہ کر اللہ کی وحدانیت کہو،تو شرک کے بعد تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

شرک کے بعد تجھے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔یعنی شرک کے سوا ہر گناہ قابلِ معافی ہوگا نہ کہ قابلِ ہلاکت۔

۲۰۵۵.....جس نے سومرتبہ''لا الٰہ الااللہ'' کہا،اور سومرتبہ''سبحان اللہ'' کہا،اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔

الأدب للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۵۶.....تین کلمات کا کہنے والا یا فرمایا کرنے والا خائب وخاسر نہیں ہوگا۔ہر فرض نماز کے بعد تینتیس بار''سبحان اللہ''. تینتیس بار ''الحمدللہ'' چونتیس بار''اللہ اکبر''ابن النجار بروایت کعب بن عجرۃ

گناہوں کی بخشش ہوگی

۲۰۵۷ جس نے غروب شمس کے وقت ستر بار "سبحان اللہ" کہا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
الدیلمی بروایت بھزبن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۲۰۵۸ جس نے کہا، اس کے لئے جنت میں ہزار درخت اگا دیئے جائیں گے جن کی جڑیں سونے کی اور شاخیں موتیوں کی اور خوشے کنواری عورتوں کے پستان کی مانند مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ میٹھے ہوں گے۔ جب بھی ان سے کچھ توڑا جائے گا، پھر دوبارہ وہ اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹ جائے گا۔ التاریخ للحاکم الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث موضوع ہے۔ اس کی اصل نہیں۔ دیکھئے المتناھیہ ۱۳۹۲

۲۰۵۹ ... جس نے ایک بار اللہ عزوجل کی تسبیح کی یعنی سبحان اللہ کہا۔ یا ایک بار حمد کی یعنی 'الحمدللہ' کہا۔ یا ایک بار 'لاالہ الااللہ' کہا۔ یا ایک بار 'اللہ اکبر' کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگا دیا جاتا ہے۔ جس کی جڑیں موتیوں سے جڑا ہوا سرخ یاقوت ہوتا ہے۔ اور خوشے کنواری عورتوں کے پستان کی مانند شہد سے زیادہ میٹھے اور مکھن سے زیادہ نرم ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلمانؓ

۲۰۶۰ ... جس نے سبحان اللہ العظیم کہا، اس کے لئے جنت میں ایک درخت اگ آتا ہے۔ اور جس نے قرآن پڑھا اور اس کو مضبوطی سے تھاما اور جو اس میں ہے، اس پر عمل کیا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے والدین کو ایسا تاج پہنائیں گے، جس کی روشنی چاند کو ماند کرنے والی ہوگی۔
مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۰۶۱ ... سبحان اللہ کہنا اللہ کو ہر عیب سے منزہ قرار دینا ہے۔ الدیلمی بروایت طلحۃ

۲۰۶۲ ... اے پروردگار تو ہر عیب سے پاک ذات ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاویۃ رضی اللہ عنہ

۲۰۶۳ پاک ہے وہ ذات سلطنت و بزرگی والی، پاک ہے وہ ذات عزت و قدرت والی، پاک ہے وہ ذات جو زندہ کبھی اس کو فنا نہیں۔
الدیلمی بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

باب پنجم ...... استغفار اور تعوذ کے بیان میں

یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔

فصل اول ...... استغفار کے بیان میں

۲۰۶۴ استغفار نامہ اعمال میں نور بن کر چمکتا رہتا ہے۔ ابن عساکر. الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاویۃ بن جندب

۲۰۶۵ جس کی منشاء و خواہش ہو کہ اس کا نامہ اعمال اس کے لئے خوشگوار ثابت ہو تو اس کو چاہئے کہ اس میں استغفار کی کثرت کرے۔
شعب الایمان، الضیاء بروایت زبیر

۲۰۶۶ جس نے ہر فرض نماز کے بعد اللہ سے یوں استغفار کیا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ

میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں۔ تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ

کیوں نہ ہو؟ المسند لأبی یعلی. ابن السنی بروایت البراء رضی الله عنه

۲۰۶۶۔ ...جس نے ہر روز ستر بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو جھوٹے لوگوں میں سے نہ لکھا جائے گا۔ اور جس نے ہر رات ستر بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو غافلین میں نہ شمار کیا جائے گا۔ ابن السنی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۰۶۷۔ ...جس نے مؤمن مرد وعورتوں کے لئے استغفار کیا، اس کے لئے ہر مؤمن مرد وعورت کے بدلے ایک ایک نیکی لکھی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عبادة رضی الله عنه

۲۰۶۸۔ ...جس نے مؤمن مرد وعورتوں کے لئے ہر روز ستائیس بار اللہ سے استغفار کیا، اس کو مستجاب الدعوات میں لکھا جائے گا جن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور ان کے طفیل اہلِ ارض کو رزق رسانی ہوتی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۰۶۹۔ ...جس نے استغفار کی کثرت کی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مشکل آسان فرمادیں گے اور ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے۔ اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچے گی جہاں اس کا وہم وگمان تک نہ جائے گا۔

مسند احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۰۷۰۔ ...اللہ کی قسم! میں ہر روز ستر سے زیادہ مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ استغفار کرتا ہوں۔

الصحیح للبخاری رحمة الله علیه بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۰۷۱۔ ...استغفار گناہوں کو مٹادینے والا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت حذیفة رضی الله عنه

۲۰۷۲۔ شیطان نے کہا: تیری عزت وجلال کی قسم، اے پروردگار! میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں موجود ہے، بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا: میری عزت وجلال کی قسم، میں بھی، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے، بخشش کرتا رہوں گا۔

مسند احمد، المسند لأبی یعلی، المستدرک للحاکم بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۲۰۷۳۔ ...پروردگار بندے پر ازراہِ رحمت ومحبت تعجب فرماتا ہے، جب وہ کہتا ہے: اے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، اور جانتا ہے کہ میرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں ہے۔ ابو داؤد. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت علی رضی الله عنه

۲۰۷۴۔ ...دل بھی لوہے کی مانند زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ ان کی جلاء استغفار ہے۔

الحکیم، الکامل لابن عدی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۲۰۷۵۔ میرے دل پر بھی پردہ سا آجاتا ہے۔ اور میں ایک دن میں سو سے زائد بار استغفار کرتا ہوں۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم. ابو داؤد، النسائی بروایت اغر المزنی

۲۰۷۶۔ ...اپنے رب سے مغفرت طلب کرو، میں ہر دن میں سو سے زائد بار توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ البغوی بروایت اغر

۲۰۷۷۔ ...میں ایک دن میں ستر سے زائد بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابو هریرہ رضی الله عنه

۲۰۷۸۔ ...میں اللہ سے ایک دن میں ستر سے زائد بار توبہ کرتا ہوں۔ النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت انس رضی الله عنه

۲۰۷۹۔ ...میں نے کوئی دن ایسا بسر نہیں کیا، جس میں اللہ سے سو بار استغفار نہ کی ہو۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۲۰۸۰۔ ...اگر تم استغفار کی کثرت کرسکتے ہو تو دریغ نہ کرو۔ کیونکہ اللہ کے ہاں اس سے زیادہ نجات دہندہ اور محبوب کوئی شے نہیں ہے۔

الحکیم بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۰۸۱۔ ...اللہ نے میری امت کے لئے مجھ پر دو امان نازل کی ہیں:

وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله معذبهم وهم یستغفرون

”جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا اور جب تک وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہیں گے

تب بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔"

سو جب میں گذر جاؤں گا تو قیامت تک کے لئے عذاب الٰہی سے امن کے واسطے تمہارے اندر استغفار چھوڑ جاؤں گا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابی موسیٰ رضی الله عنه

۲۰۸۲..... کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

اللھم انت ربی لااله الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انه لایغفر الذنوب الاانت

"اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔"

جو بندہ شام کو یہ کہتا ہے اور پھر صبح سے قبل اس کی موت آجاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو بندہ صبح کو یہ کہتا ہے اور پھر شام سے قبل اس کی موت آجاتی ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت شداد بن اوس

۲۰۸۳..... جس نے استغفار کو اپنے لئے لازم کر لیا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات کا راستہ فراہم فرمائیں گے اور ہر مشکل آسان فرمادیں گے۔ اور اس کو ایسی ایسی جگہ سے روزی پہنچائیں گے، جہاں اس کا وہم و گمان تک نہ ہوگا۔ ابو داؤد، ابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنھما

۲۰۸۴..... کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں، کہ جب تم انہیں کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمادیں گے، خواہ پہلے ہو چکی ہو۔ کہو:

لااله الاالله العلی العظیم لااله الاالله الحلیم الکریم لااله الاالله سبحان رب السموات ورب العرش العظیم الحمدلله رب العالمین

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو عالی شان اور عظیم ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو بردبار اور کریم ذات ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو ہر عیب سے پاک اور آسمانوں کا رب اور عرشِ عظیم کا رب ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔" الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت علی رضی الله عنه

خطیب نے اس کو ان الفاظ میں روایت کیا ہے: جب تم ان کلمات کو کہو التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ گے اور ذرات کے برابر تمہارے گناہ ہوں گے تب بھی اللہ تمہاری ساری خطاؤں کو بخش دیں گے۔

۲۰۸۵..... سب سے بہتر دعا استغفار ہے۔ التاریخ للحاکم رحمة الله علیه. بروایت علی رضی الله عنه

۲۰۸۶..... میری امت کے بہترین افراد وہ ہیں، کہ جب ان سے برائی سرزد ہو جاتی ہے تو استغفار کر لیتے ہیں۔ اور جب ان سے کوئی نیکی کا کام انجام پاجاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں۔ اور جب سفر پر گامزن ہوتے ہیں تو خدا کی رخصت قبول کرتے ہوئے نماز میں قصر اور روزوں میں افطار کرتے ہیں۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت جابر رضی الله عنه

۲۰۸۷..... کیا میں تجھے سید الاستغفار نہ بتاؤں؟ وہ یہ ہے:

اللھم انت ربی لااله الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انه لایغفرالذنوب الاانت

"اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے

والا کوئی نہیں ہے۔''

جس نے دن کے وقت اس کلمہ کو دل کے یقین کے ساتھ کہا اور پھر شام سے قبل موت نے آلیا تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا۔

مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ النسائی بروایت شداد بن اوس

نسائی میں یہ اضافہ ہے کہ اور جس نے اس کلمہ کو رات کے وقت دل کے یقین کے ساتھ کہا اور پھر صبح سے قبل موت نے آلیا تو وہ اہل جنت میں شمار ہوگا۔

۲۰۸۸۔ واہ کیا ہی خوشی کا مقام ہوگا اس شخص کے لئے جو اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پائے گا۔

ابن ماجہ بروایت عبداللہ بن بسر۔ الحلیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا۔ مسنداحمد فی الزھد بروایت ابی الدرداء موقوفاً

۲۰۸۹ ہر مرض کی دواء ہے۔ اور گناہوں کی دواء استغفار ہے۔ الصحیح لمسلم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۰۹۰ ولی بندہ یا بندی ہر دن اللہ سے ستر بار استغفار نہیں کرتے، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے سات سو گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ اور خائب وخاسر ہو وہ بندہ اور بندی جو دن ورات میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ کرتا ہو۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۱۔ جو بندہ حالتِ سجدہ میں تین مرتبہ کہتا ہے ''اللھم اغفرلی'' تو اس کے سر اٹھانے سے قبل ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت والد ابی مالک الاشجعی

الاکمال

۲۰۹۲ کیا میں تمہیں تمہارا مرض اور اس کی دوا نہ بتاؤں؟ تمہارا مرض گناہ ہیں اور تمہاری دوا استغفار ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۳۔ زمین میں دو امن تا ہے ہیں۔ میں امن ہوں۔ اور استغفار امن ہے۔ مجھے تو اٹھا لیا جائے گا۔ لیکن استغفار والا امن باقی رہ جائے گا۔ پس تم پر ہر نئے وقوعہ اور ہر گناہ کے وقت استغفار لازم ہے۔ الدیلمی بروایت عثمان بن ابی العاص

درحقیقت یہ حدیث آیت ذیل کی تفسیر ہے:

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم وما کان اللہ معذبھم وھم یستغفرون

''جب تک آپ ان میں موجود ہیں اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا اور جب تک وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتے رہیں گے تب بھی اللہ ان کو عذاب میں مبتلا نہ کرے گا۔''

۲۰۹۴۔ بندہ مستقل عذاب الٰہی سے امن میں ہوتا ہے، جب تک کہ وہ اپنے گناہوں پر استغفار کرتا رہے۔

ابن عساکر بروایت یعقوب بن محمد بن فضالة بن عبید عن ابیہ عن جدہ

۲۰۹۵ ادائیگی حقوق اور حفظ امانات میرا اور مجھ سے قبل انبیاء کا فرض رہا ہے۔ اور تم کو وہ چیزیں عطا کی گئی ہیں، جو تم سے قبل کسی امت کو نہیں عطا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے استغفار کو قرب کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور تمہاری پانچ نمازوں کو اذان واقامت کے ساتھ بنایا ہے، تم سے پہلے کسی امت نے ان کو نہیں پڑھا۔ سو اپنی نمازوں پر محافظت کرو۔ اور جو بندہ فرض نماز کے بعد دس بار استغفار کرے گا تو اس کے اپنی جگہ سے کھڑے ہونے سے قبل اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ وہ ریت کے ذرات سے اور تہامہ کے پہاڑوں سے بھی زیادہ ہوں۔

التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

فرماتے ہیں: یہ روایت بہت ہی منکر نا قابل اعتبار ہے۔ ابوعمرو القاسم بن عمر بن عبداللہ بن مالک بن ابی ایوب الانصاری

۲۰۹۶۔ جب بندہ اللہ سے یوں استغفار کرتا ہے:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟

التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ. ابن النجار بروایت دینارؒ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۷ بندہ سے گناہ سرزد ہوجاتا ہے تو کہتا ہے: اے پروردگار! میری بخشش فرمادے، فرشتے کہتے ہیں اے رب! بندے کو یہ گناہ زیب نہیں دیتا۔ پروردگار عزوجل فرماتے ہیں: لیکن مجھے زیب دیتا ہے کہ میں اس کی بخشش کردوں۔ الحکیم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۰۹۸ کوئی بندہ غروب شمس کے وقت جب دن کا اعمال نامہ بند ہوتا ہے، استغفار نہیں کرتا مگر اس سے پہلے کے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں۔

الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

غروب شمس کے وقت استغفار کرنا

۲۰۹۹ جو بندہ غروب شمس کے وقت ستر بار استغفار کرلے، تو اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور انشاء اللہ کوئی بندہ دن ورات میں سات سو سے بھی زیادہ گناہ نہ کرتا ہوگا۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۰ ابلیس نے اپنے رب کو کہا: تیری عزت وجلال کی قسم، اے پروردگار! میں تیرے بندوں کو جب تک روح ان کے جسموں میں موجود ہے، بہکاتا رہوں گا۔ پروردگار نے فرمایا میری عزت وجلال کی قسم، میں بھی، جب تک وہ استغفار کرتے رہیں گے بخشش کرتا رہوں گا۔

الحلیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۱۰۱ ماہ رجب میں کثرت کے ساتھ استغفار کرو۔ کیونکہ اس ماہ کی ہر گھڑی میں اللہ کی طرف جہنم سے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے اور بہت سے اللہ کے شہر ہیں، جن میں وہی داخل ہوسکتے ہیں، جو ماہ رجب میں روزے رکھیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

حدیث نہایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۱۶۔ التنزیہ ج ۲ ص ۳۳۵۔ ذیل اللآلی ۱۵۵۔ الفوائد المجموعۃ ۱۳۶۱

۲۱۰۲ دل بھی لوہوں کی مانند زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ ان کی جلا استغفار ہے۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۳ ہر زنگ کے لئے کوئی جلا بخشنے کی چیز ہوتی ہے۔ اور دلوں کی جلا بخش چیز استغفار ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۴ جس نے ہر نماز کے بعد اللہ عزوجل سے ستر مرتبہ استغفار کیا، اس کے کئے ہوئے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اور وہ دنیا سے اس وقت تک نہ جائے گا جب تک کہ اپنی جنتی بیویوں اور اپنے محلات کو نہ دیکھ لے۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۰۵ جس نے ستر مرتبہ استغفار کیا، اللہ تعالیٰ اس کے سات سو گناہ بخش دیں گے اور خائب وخاسر ہو وہ شخص، جو ایک دن رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے۔ الحسن بن سفیان الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۰۶ جس نے تین بار کہا:

استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں، جو عظیم ہے، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہر شے اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔

تو اس کے تمام گناہ خواہ وہ ریت کے ذرات، سمندر کے جھاگ اور آسمان کے تاروں سے زیادہ ہوں۔ ابن عساکر بروایت ابی سعید

۲۱۰۷ جس نے تین بار کہا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں،، جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شیء اسی کے دم سے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔
تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟

المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۸ جس نے سبحان اللہ وبحمدہ، واستغفر اللہ واتوب الیہ کہا، تو اس کلمہ کو اسی طرح لکھ دیا جاتا ہے، جس طرح کہنے والے نے کہا۔ پھر اس کو عرشِ خداوندی پر معلق کر دیا جاتا ہے۔ تاکہ بندہ کے کئے ہوئے گناہ معاف کرتا رہے، حتیٰ کہ وہ اللہ سے جا ملے اور وہ اس کو اسی طرح مہر زدہ پائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۰۹..... جس نے کہا:

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ

''میں اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش کا طلبگار ہوں'' جس کے سوا کوئی پرستش کا مستحق نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے۔ اور ہر شے اسی کے سہارے قائم ہے۔ اور میں اسی کی طرف رجوع و توبہ تائب ہوتا ہوں''۔
تو اس کے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔ خواہ جنگ سے بھاگنے کا گناہ کیوں نہ ہو؟ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ غریب ہے۔

ابن سعد. البغوی. ابن مندہ. الباوردی. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. السنن لسعید. ابن عساکر بروایت بلال بن یسار عن زیدمولی رسول اللہ ﷺ عن ابیہ عن جدہ.

قال البغوی میں بلال کی کوئی اور حدیث نہیں جانتا۔

ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ومعاذ موقوفاً علیہم

۲۱۱۰ ..... اللہ کے ہاں بلند مقام کا کلمہ یہ ہے:

اللھم انت ربی وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت ذنبی ولایغفر الذنوب الاانت ای رب فاغفرلی

''اے اللہ تو میرا رب ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے نفس پر ظلم کرلیا۔ سو میں اپنے گناہ کا معترف ہوں۔ اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں ہے۔ پس اے رب میرے گناہ معاف فرما دے''

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی مالک الأشعری

۲۱۱۱ تم سید الاستغفار سیکھو:

اللّٰھم انت ربی لاالہ الاانت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک مااستطعت اعوذبک من شر ماصنعت، ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی ذنوبی انہ لایغفر الذنوب الاانت

''اے اللہ تو ہی میرا رب ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ اپنی ہمت و وسعت کے بقدر تیرے ساتھ کئے ہوئے عہد و پیمان پر کاربند ہوں۔ اور اپنے کاموں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تیری مجھ پر نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اقراری ہوں۔ پس میرے گناہوں کو بخش دے۔ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں''۔

عبدبن حمید ا. ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ. السنن لسعید. المسند لأبی یعلی بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۱۱۲ ..... بہترین دعا استغفار ہے۔ اور بہترین عبادت لاالٰہ الااللہ کہنا ہے۔ الحاکم فی التاریخ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۳ میں اللہ سے دن میں ستر بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن ماجہ بروایت ابی موسٰی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۴..... میں اللہ سے دن میں سو بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔

ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ. ابن السنی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسی رضی اللہ عنہ

۲۱۱۵..... میں اللہ سے دن میں ستر سے زیادہ بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔مسنداحمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۱۶..... اے حذیفہ! تو استغفار کرنے سے کہاں رہ گیا؟ میں تو دن رات میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔

مسند احمد، النسائی، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد الطیالسی، وھنا ابوداؤد، ابن ماجہ، المستدرک للحاکم، المسند لأبی یعلی، الرویانی، شعب الإیمان، الحلیہ، السنن لسعید بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تیز زبان آدمی ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۱۱۷..... اے لوگو! اللہ سے توبہ استغفار کرتے رہا کرو، میں بھی دن رات میں سو یا سو سے زائد بار توبہ استغفار کرتا ہوں۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت ابی بردۃ عن رجل من المھاجرین، الحکیم بروایت ابی بردۃ عن الأغر

دوسری فصل.....تعوذ کے بیان میں

۲۱۱۸..... جس نے اللہ کی پناہ مانگی، اس نے مضبوط جائے پناہ مانگی۔مسنداحمد بروایت عثمان وابن عمر

۲۱۱۹..... عذابِ قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔عذاب جہنم سے اللہ کی پناہ مانگو۔مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔الصحیح لمسلم، النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۰..... شیطان کو برا بھلا کہنے کی بجائے، اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو۔الملخص بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۱..... جن کلمات کے ساتھ تعوذ کیا جاتا ہے..... کیا میں ان میں سب سے افضل کلام نہ بتاؤں؟ وہ قرآنی دوسورتیں ہیں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" ہیں۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۱۲۲..... میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اس کو کہہ لے تو جو وساوس وہ محسوس کرتا ہے، سب دفع ہو جائیں گے۔"اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کہ اگر اس کو کہہ لے تو وساوس دور ہو جائیں گے۔مسنداحمد، بخاری ومسلم، النسائی بروایت سلیمان بن صرد

۲۱۲۳..... اعوذ باللہ الذی لا الہ الاانت الذی لاتموت، والجن والإنس یموتون.

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔تجھے کبھی فنا نہیں۔جبکہ جن وانس ہر مخلوق فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۲۴..... اعیذک باللہ الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد من شر ماتجد یاعثمان

"اے عثمان! میں تجھے اس بیماری سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو یکتا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کو جنم دیا گیا ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر وثانی نہیں۔"

ان کلمات کے ساتھ تعوذ کر۔تو نے ایسے کلمات کے ساتھ تعوذ نہیں کیا ہے۔

مسنداحمد، ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

مریض خود تعوذ کرے تو اعیذک باللہ کے بجائے اعوذ باللہ کہے۔

۲۱۲۵..... اعیذک باللہ الأحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد من شر ماتجد یاعثمان

"میں تجھے اس بیماری سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، جو یکتا و بے نیاز ہے۔جس نے کسی کو جنم دیا ہے اور نہ اس کو جنم دیا گیا ہے۔اور کوئی اس کا ہمسر وثانی نہیں۔"

یہ سورۃ اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔جس نے اس کے ساتھ تعوذ کیا، اس نے اللہ کی اس نسبت کے ساتھ تعوذ کیا جس سے وہ اپنے لئے خوش ہے۔الحکیم بروایت عثمان

الاکمال

۲۱۲۶ اے ابوذر! انس وجن کے شیاطین سے خدا کی پناہ مانگو۔عرض کیا: یارسول اللہ! کیا انسانوں میں بھی شیاطین ہوتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کیا ہے؟ فرمایا: بہترین عمل مقرر کیا گیا ہے۔کوئی کم کرے یا زیادہ۔عرض کیا: یارسول اللہ! روزہ؟ فرمایا: کفایت شعاری کا سبق انگیز فرض ہے۔عرض کیا: یارسول اللہ! صدقہ؟ فرمایا: وہ عمل ہے جس میں اضافہ دراضافہ ہوتا ہے۔اور اللہ کے ہاں کوئی کمی نہیں۔عرض کیا: یارسول اللہ! پھر کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: تھوڑے میں سے تھوڑا خرچ کرنا۔اور فقیر کو رازداری کے ساتھ دینا۔عرض کیا: کون سے نبی اول اول تھے؟ فرمایا: آدم۔عرض کیا: سب سے اول نبی حضرت آدم علیہ السلام تھے؟ فرمایا: جی ہاں اور ان پر کلام یعنی صحیفہ بھی پیش کیا گیا تھا۔عرض کیا: رسول کتنے گذرے ہیں؟ فرمایا: تین سو دس سے کچھ زائد۔عرض کیا یارسول اللہ! آپ پر جو نازل کیا گیا، اس میں عظیم ترین شے کونسی ہے؟ فرمایا: آیۃ الکرسی۔ابوداؤد الطیالسی. مسنداحمد. النسائی. المسند لأبی یعلی. المستدرک للحاکم. شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ. مسنداحمد. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۷ جب شیطان پر لعنت کی جاتی ہے تو وہ کہتا ہے: وہ تو پہلے سے ملعون ہے، جس پر تو لعنت کررہا ہے۔اور لیکن اگر اعوذ باللہ پڑھ کر اس سے اللہ کی پناہ مانگو تو وہ کہتا ہے: تو نے میری کمر توڑ دی۔الدیلمی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۲۸ آدمی کو جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا تو جہنم سکڑ جائے گی اور اس کے حصے ایک دوسرے میں نکڑ جائیں گے۔اس کیفیت کے ساتھ گویا وہ اس شخص کو اپنے اندر جگہ دینے سے انکار کرے گی۔رحمٰن اس سے دریافت فرمائیں گے: کیا بات ہے؟ وہ کہے گی: یہ شخص مجھ سے پناہ مانگتا تھا۔اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندے کو چھوڑ دو۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۲۹ اے حابس! جن کلمات کے ساتھ تعوذ کیا جاتا ہے کیا ان میں سب سے افضل کلام نہ بتاؤں؟ وہ قرآنی دوسورتیں ہیں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" یہ معوذتین ہیں۔شعب الإیمان بروایت ابوحابس الجھنی

۲۱۳۰ اے عقبہ! ان کے ساتھ تعوذ کرو۔کیونکہ کسی متعوذ نے ان جیسے کلام کے ساتھ تعوذ نہیں کیا۔یعنی سورۃ المعوذتین۔

ابوداؤد. شعب الإیمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۱۳۱ میں تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے غضب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے عذاب سے تیری رحمت کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔میں کماحقہ تیری مدح وثناء کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔بس تو ایسا ہی ہے، جیسا تو نے خود اپنی توصیف بیان فرمائی۔الدار قطنی فی الافراد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۲ میں تیری ناراضگی سے تیری رضاء کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔اور تجھ سے تیری ہی پناہ مانگتا ہوں۔میں کماحقہ تیری مدح وثناء کرنے تک رسائی نہیں پاسکتا۔

المستدرک للحاکم. السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۳ میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔المستدرک للحاکم بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۱۳۴ میں اس دل سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو ڈرے نہیں۔اور اس علم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو نفع نہ دے۔اور اس دعا سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو سنی نہ جائے۔اور اس نفس سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، جو کبھی سیر نہ ہو۔اور بھوک سے، کہ وہ برا ساتھی ہے۔

ابن ابی شیبہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۳۵ میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔اور ہلاکت ہے اہل جہنم کے لئے۔ابن ماجہ. ابوداؤد بروایت عبدالرحمن بن ابی لیلی

۲۱۳۶ میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔ مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ زندگی وموت کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ ابن ابی شیبہ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۷ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ عرض کیا گیا: کیا آپ کفر کو قرض کے برابر ٹھہراتے ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔

مسند احمد، عبد بن حمید، المسند لأبی یعلیٰ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن لسعید بروایت ابی سعید

باب ششم ...... آپ ﷺ پر درود کے بیان میں

۲۱۳۸ میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ مسند احمد، السنن لسعید بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۳۹ ہر جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ السنن لسعید بروایت الحسن وخالدبن معدان

۲۱۴۰ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ وہ ملائکہ کی حاضری کا دن ہے۔ اور کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر وہ ضرور مجھ پر پڑھنے والے کی فراغت تک پیش کردیا جاتا ہے۔ ابن ماجہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۱۴۱ ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوتا ہے وہی مجھ سے قریب تر ہوتا ہے۔ شعب الإیمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۲ ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ جو ایسا کرے گا میں روز محشر اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ ہوں گا۔

شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۴۳ مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہارے گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔ اور میرے لئے درجہ وسیلہ طلب کرو۔ کیونکہ میرے رب کے ہاں میرا مقام وسیلہ پر فائز ہونا تمہارے لئے شفاعت کا باعث ہوگا۔

ابن عساکر بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۴ لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ الحارث بروایت عوف بن مالک

۲۱۴۵ روز محشر مجھ سے قریب تر وہ شخص ہوگا جو مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۱۴۶ لوگوں میں بخیل شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

مسند احمد۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۷ تم جہاں کہیں بھی ہو، مجھ پر درود بھیجو۔ کیونکہ مجھ پر تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۲۱۴۸ ہلاک ہو وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جس پر ماہ رمضان آجائے اور اس کی بخشش سے قبل چلا جائے۔ اور ہلاک ہو وہ شخص جس کے پاس اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور وہ اس کو اس کی خدمت کی بدولت جنت میں داخل نہ کرادیں۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۴۹ مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور ثابت ہوگا۔ سو جس نے جمعہ کے روز مجھ پر اسّی مرتبہ درود بھیجا اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ الأزدی فی الضعفاء، الدار قطنی فی الأفراد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ضعیف الجامع ۳۵۶۴

۲۱۵۰.... کہو: ترجمہ! اے اللہ محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرمائیے، جیسے کہ آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر جہاں میں درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ مستحق حمد اور بزرگ صفات ذات ہیں۔السنن للبیهقی رحمة الله علیه.ابوداؤد النسائی، ابن ماجه بروایت کعب بن عجره

۲۱۵۱..... بخل کے لئے اتنا کافی ہے کہ کسی کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔السنن لسعید بروایت الحسن مرسلاً

۲۱۵۲.... اس شخص کے بخل میں کوئی دقیقہ نہیں، جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۵۳.... ہر دعا پردے میں ہوتی ہے جب تک کہ نبی ﷺ پر درود بھیجا جائے۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه.شعب الإیمان بروایت علی رضی الله عنه موقوفاً

۲۱۵۴..... میری امت کا کوئی بندہ صدق دل کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔اور اس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔الحلیه بروایت سعید بن عمیر الأنصاری

۲۱۵۵..... کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔مسند احمد، ابن ماجه، الضیاء بروایت عامر بن ربیعة

۲۱۵۶..... کس قدر ظلم ہے کہ کسی شخص کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔المصنف لعبدالرزاق بروایت قتادة مرسلاً

۲۱۵۷..... جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے، وہ یقیناً شقی انسان ہے۔ابن السنی بروایت جابر رضی الله عنه

۲۱۵۸..... جس کے پاس میرا ذکر ہو، اور وہ مجھ پر درود بھیجنے سے خطا کر جائے تو وہ شخص جنت کا راستہ بھی خطا کر جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت الحسین

۲۱۵۹.... جس کے پاس میرا ذکر ہو، اسے چاہئے کہ وہ مجھ پر درود بھیجے۔کیونکہ جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔النسائی بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۶۰.... جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا در حقیقت وہ جنت کا راستہ خطا کر گیا۔ابن ماجه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۱۶۱.... کوئی مجھ پر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابوداؤد بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۶۲.... جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

مسند احمد. الصحیح لمسلم. ۳ بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۶۳.... جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کی دس برائیاں محو فرماتا ہے۔اور دس درجات بلند فرماتا ہے۔مسند احمد. الأدب للبخاری رحمة الله علیه، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت انس رضی الله عنه

۲۱۶۴.... جس نے صبح و شام کے وقت مجھ پر دس بار درود بھیجا روزِ قیامت اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۱۶۵..... جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا اسے میں خود سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۱۶۶.... جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک قیراط ثواب لکھیں گے۔اور قیراط احد کے برابر ہوگا۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت علی رضی الله عنه

۲۱۶۷......مجھ پر درود پڑھو۔ کیونکہ مجھ پر تمہارا درود تمہارے لئے زکوٰۃ وپاکیزگی ہے۔

ابن ابی شیبہ، ابن مردویہ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۶۸......مجھ پر درود پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت نازل فرمائے گا۔ بروایت ابن عمرو وابوھریرہ رضی اللہ عنہما

۲۱۶۹......مجھ پر درود پڑھو اور دعا میں خوب الحاح وزاری کرو اور کہو۔

مسند احمد، النسائی. ابن سعد، سمویہ البغوی، الباوردی ابن قانع. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت زید بن خارجۃ

۲۱۷۰......اللہ کے انبیاء ورسل پر درود پڑھو۔ کیونکہ ان کو بھی اللہ ہی نے مبعوث فرمایا تھا، جس طرح مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ ابن ابی عمر شعب الایمان بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۷۱......جب تم مجھ پر درود کا تذکرہ کرو تو دیگر انبیاء پر بھی درود پڑھو۔ کیونکہ وہ بھی مبعوث کئے گئے ہیں جیسے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔

الشاشی. ابن عساکر بروایت وائل بن حجر

۲۱۷۲......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا: آپ پر آپ کی امت کا کوئی فرد ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک بار سلام نہیں کرے گا مگر میں اس پر دس سلامتی بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں؟ اے پروردگار!

مسند احمد. النسائی. الصحیح لابن حبان. المستدرک للحاکم الضیاء بروایت ابی طلحۃ

۲۱۷۳......میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا: اے محمد! آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ اور فرشتہ بھی اس کو یوں ہی دعا دے گا جس طرح اس نے آپ پر درود بھیجا۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل! وہ فرشتہ کونسا ہے؟ جواب دیا کہ جب سے اللہ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے آپ کی بعثت تک آپ پر دو فرشتے مقرر فرمادیئے ہیں کہ جو بھی آپ کی امت کا فرد آپ پر درود بھیجے تو وہ فرشتہ اس کو کہے: اللہ بھی تجھ پر رحمت نازل فرمائے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۴......میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا: اے محمد! کیا آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کے پروردگار نے فرمایا: آپ پر آپ کی امت کا کوئی فرد ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں گا۔ آپ کی امت کا کوئی فرد آپ پر ایک بار سلام نہیں کرے گا مگر میں اس پر دس سلامتی بھیجوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر کیوں خوش نہ ہوں؟ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۵......جس کی خواہش ہو کہ اس کا اعمال نامہ بڑی ترازو میں تلے، تو اسے چاہئے کہ جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو یوں کہے:

''اے اللہ! محمد پر اور آپ کی ازواج امہات المؤمنین پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے گھر والوں پر یونہی درود ورحمت بھیج، جس طرح آپ نے آلِ ابراہیم پر بھیجا۔ بے شک آپ ستودہ صفات بزرگ ہستی ہیں''۔ النسائی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۶......ہر جمعہ کے دن اور اس کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ الشافعی بروایت صفوان بن سلیم

۲۱۷۷......جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتے ہیں، جن کے ساتھ چاندی کے صحیفے اور سونے کے قلم ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات دن کو اور جمعہ کی رات کو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے کا نام لکھتے ہیں۔ ابن عساکر بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۷۸......جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ جمعہ کے دن جو مجھ پر درود پڑھا جاتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابی مسعود الأنصاری

۲۱۷۹......جمعہ کے دن اور اس کی شب مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

بیھقی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۸۰......جمعہ کی شب اور جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۱۸۱ مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ اللہ نے میری قبر کے ایک فرشتہ کو مقرر فرمایا ہے۔ پس جب میری امت کا کوئی فرد مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ کہتا ہے: اے محمد! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ پر درود پڑھا ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی بکر

الاکمال

۲۱۸۲ مجھ پر درود پڑھو کیونکہ تمہارا درود پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا سبب ہے۔ اور اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں حاصل کرسکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔ ھنا ابوداؤد البزار بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۸۳ ...ان کلمات کو جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ میں شمار کیا اور کہا کہ اسی طرح یہ پروردگار رب العزت کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر سلامتی نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلامتی نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔''

شعب الایمان حدیث ضعیف ہے۔ الدیلمی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۸۴ ...کہو:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر سلامتی نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' شعب الایمان حدیث ضعیف ہے۔ الدیلمی بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۱۸۵ ...کہو:

''اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ اور محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم پر جہاں میں برکت نازل فرمائی۔''

اور سلام کس طرح بھیجو گے وہ تم کو معلوم ہے۔ عبدالرزاق بروایت محمد بن عبداللہ بن یزید

۲۱۸۶ ...کہو:

''اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔'' مسند احمد بروایت بریدۃ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۱۸۷ ...کہو

''اللہ! محمد اور آلِ محمد پر درود نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر درود نازل فرمایا۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی۔ اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما جیسے آپ نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی۔ بے شک آپ سزاوار حمد اور بزرگ ہستی ہیں۔''

اور سلام کس طرح بھیجو گے وہ تم کو معلوم ہے۔ ابن عساکر بروایت الحکم بن عبداللہ عن القاسم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

پس منظر! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں جمعہ کی رات اور دن کو آپ پر کثرت سے درود پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ اور ہمارے پڑھنے کا سب سے اچھا درود وہی ہے جو آپ پسند کریں تو آپ بتائیے ہم کونسا درود پڑھیں تب آپ ﷺ نے ارشاد بالا فرمایا۔

اس روایت کا راوی الحکم انتہائی جھوٹا شخص ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام مرویات من گھڑت ہیں۔

۲۱۸۸ جس نے محمد ﷺ پر درود بھیجا اور یوں کہا:

''اے اللہ! ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب ٹھکانہ بخشئے، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

مسنداحمد. ابن قانع بروایت رویفع بن ثابت

۲۱۸۹ جس نے کہا:

''اے اللہ! محمد پر درود نازل فرما اور ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقرب ٹھکانہ بخشئے، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔'' مسنداحمد. الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، البغوی بروایت رویفع بن ثابت

۲۱۹۰ اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: وسیلہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ جنت کا اعلیٰ ترین درجہ ہے۔ جسے ایک شخص کے سوا کوئی نہیں حاصل کر سکتا۔ اور مجھے امید ہے کہ میں ہی وہ شخص ہوں۔

الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۱ ... اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگو۔ کیونکہ کوئی بندہ دنیا میں میرے لئے اس کی دعا نہیں کرتا مگر قیامت کے روز میں اس کے لئے گواہ اور سفارشی بنوں گا۔ ابن ابی شیبہ، الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ، ابن مردویہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدۃ ہے۔

۲۱۹۲ جس نے اللہ سے میرے لئے مقام وسیلہ مانگا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۱۹۳ ... جب تم مجھ پر درود پڑھو تو اچھی طرح درود پڑھو۔ کیونکہ تمہیں علم نہیں کہ وہ مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ بمطابق منتخب کے آئندہ حدیث اس کے ساتھ متصل ہے۔ اس صورت میں اس کا حوالہ اس کے لئے کافی ہے۔

۲۱۹۴ ... کہو:

''اے اللہ! اپنی رحمتیں اور برکتیں سید المرسلین پر نازل فرما، جو امام المتقین، خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بندے اور رسول ہیں امام الخیر، قائد الخیر اور امام الرحمۃ ہیں۔ اے اللہ! ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما، جس پر اولین وآخرین رشک کریں گے۔''

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ روایت آپ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہو۔

۲۱۹۵ تم مجھ پر اپنے ناموں اور علامات کے ساتھ پیش کئے جاتے ہو، سو مجھ پر اچھی طرح درود پڑھو۔

عبدالرزاق بروایت مجاهد رحمة اللہ علیہ

یہ حدیث مرسل وصحیح ہے۔

۲۱۹۶ ... کوئی بندہ میری قبر کے پاس مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر اللہ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتے ہیں جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس بندہ کے دنیا وآخرت کے کاموں کی کفالت کر دی جاتی ہے۔ اور قیامت کے روز میں اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ بنوں گا۔

شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۷ ... جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے دور سے پڑھا، اللہ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے جو اس درود کو مجھ تک پہنچاتا ہے۔ اور اس بندہ کے دنیا وآخرت کے کاموں کی کفالت کر دی جاتی ہے۔ اور میں اس کے لئے گواہ اور شفاعت کنندہ

ہوں گا۔شعب الإیمان. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۸......جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اس کو سنوں گا اور جس نے دور سے پڑھا، اس کا بھی مجھے علم ہو جائے گا۔

ابو الشیخ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۱۹۹... میری قبر کو عید نہ بناؤ۔ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم جہاں کہیں ہو مجھ پر درود وسلام بھیجو۔ تمہارا درود وسلام مجھ تک پہنچ جائے گا۔

الحکیم بروایت علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ

میری قبر کو عید نہ بناؤ، کا مطلب ہے کہ اس کو اس قدر مرجع نہ بناؤ کہ اس پر شرک وبدعت پرستی شروع کردو۔ جیسا کہ فی زمانہ اولیاء کے مقبروں کے ساتھ سلوک کیا جارہا ہے۔

۲۲۰۰......کوئی مجھ پر سلام نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ میری روح مجھ میں لوٹاتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۰۱......کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت تک کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔ شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۲۰۲......تمہارے دنوں میں سب سے افضل جمعہ کا دن ہے۔ اسی میں آدم کی تخلیق ہوئی۔ پھر اسی میں ان کی روح قبض ہوئی۔ اسی میں صور اول وثانی پھونکا جائے گا۔ سو اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو، تمہارا درود مجھ پر پیش کر دیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارا درود پڑھنا آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جبکہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام فرما دیئے ہیں۔

مسند احمد. ابن ابی شیبہ. النسائی. ابو داؤد. ابن ماجہ. الدارمی. ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ. السنن لسعید بروایت اوس بن اوس الثقفی

مصنف نے یہی روایت ''کتاب الصلاۃ'' میں بیان کی تو وہاں شداد بن اوس راوی کا حوالہ دیا ہے۔ امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مصنف کا وہم ہے۔

۲۲۰۳......کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ملائکہ اس پر اس وقت کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا اضافہ کرے۔ شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۲۰۴ کوئی بندہ مجھ پر درود نہیں بھیجتا، مگر ایک فرشتہ اسے لے کر آسمان پر جاتا ہے، حتیٰ کہ رحمٰن کی بارگاہ میں اس کو پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کو میرے بندے کی قبر پر لے جاؤ، یہ اس کے پڑھنے والے کے لئے استغفار کرے گا اور میرے بندے کی آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہوں گی۔ الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۰۵......جس نے مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس تمہارا اختیار ہے، اس میں کمی کردو یا اضافہ کرو۔

الحاکم فی الکنیٰ، شعب الإیمان بروایت عامر بن ربیعۃ

۲۲۰۶......جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پس بندہ کا اختیار ہے، اس میں کمی کرے یا کثرت کرے۔

شعب الإیمان بروایت ابی طلحۃ

۲۲۰۷......جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ اس پر ایک فرشتہ مقرر ہے، جو اس درود کو مجھ تک پہنچائے گا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۲۲۰۸......جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے، وہ مجھ درود پڑھے اور جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

ابو داؤد الطیالسی. النسائی، ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۰۹......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس میرے رب کی طرف سے خوشخبری لے کر آئے اور کہا اللہ عزوجل نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ کو خوشخبری

سناؤں کہ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر اللہ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس ابی طلحۃ

۲۲۱۰......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار رحمتیں بھیجیں گے۔اور جو آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار سلامتی بھیجیں گے۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی طلحۃ

۲۲۱۱......جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اپنی امت کو خوشخبری سنایئے کہ جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔اور اللہ تعالیٰ بھی اس کو یوں ہی جواب مرحمت فرمائیں گے، جس طرح اس نے کہا۔اور وہ درود آپ پر روزِ قیامت پیش کیا جائے گا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ عنہ

۲۲۱۲......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ آپ کے رب فرماتے ہیں: کیا آپ اس سے خوش نہیں ہیں؟ آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار درود نہیں پڑھے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار رحمتیں بھیجوں گا۔اور آپ کی امت کا کوئی بندہ آپ پر ایک بار سلام نہیں بھیجے گا مگر میں اللہ اس پر دس بار سلامتی بھیجوں گا۔النسائی بروایت عبداللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ

۲۲۱۳......جبرئیل ابھی میرے پاس آئے اور کہا اے محمد! جو آپ پر ایک بار درود پڑھے گا، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔اور دس برائیاں مٹائی جائیں گی۔اور دس درجات بلند کئے جائیں گے۔ابن النجار، السنن لسعید بروایت سھل بن سعد

۲۲۱۴......مجھے جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمتیں بھیجے گا۔
الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت عبدالرحمن بن عوف

پس منظر:......حضور ﷺ نے ایک مرتبہ سجدہ انتہائی طویل فرمایا۔پھر جب آپ ﷺ نے سجدہ سے سرِ اقدس اٹھایا تو آپ سے اس کا سبب پوچھا گیا تو آپ نے اس حدیث کے مانند الفاظ ارشاد فرمائے۔علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے اور شیخین کی شرائط پر اترتی ہے۔لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سجدہ شکر کے متعلق اضافہ بھی صحت کو پہنچتا ہے یا نہیں واللہ اعلم۔

۲۲۱۵......جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیں گے۔
مسند احمد، الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۱۶......میرے پاس میرے پروردگار کا ایک قاصد آیا اور خبر دی ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔شعب الایمان بروایت ابی طلحۃ

ایک بار درود دس رحمتوں کا سبب ہے

۲۲۱۷......مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھو کیونکہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔
ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۱۸......اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا ہے۔کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ضمانت دی ہے کہ میں اس پر ہر درود کے بدلے دس بار رحمت بھیجوں۔ابن النجار بروایت عمار بن یاسر

۲۲۱۹......جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ نے آپ کو آپ کی امت کی طرف سے کیا عطا کیا اور آپ کی امت کو آپ کی بدولت کیا عطا ہوا؟ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا، اللہ تعالیٰ اس پر رحمت فرمائیں گے۔

اور جو آپ پر سلام بھیجے گا اللہ اس پر سلامتی فرمائیں گے۔ ابن عساکر بروایت عبدالرحمن بن عوف

۲۲۲۰ ... میں جب بستان میں داخل ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا: اے محمد میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں بھی اس پر سلامتی بھیجوں گا۔ اور جو آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: یہ سن کر میں بطور شکرانہ کے اللہ کے لئے سجدہ ریز ہوگیا۔

مسند احمد۔ السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت عبدالرحمن بن عوف

۲۲۲۱ ... مجھ سے جبرئیل نے کہا: جو آپ پر درود بھیجے گا اس کو دس نیکیاں ملیں گی۔ البخاری فی تاریخہ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۲۲ ... مجھ سے جبرئیل نے کہا: آپ کی امت کا جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں بھی اس کے لئے دس بار دعائے رحمت کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر دس بار سلام بھیجوں گا۔ ابن قانع بروایت ابی طلحۃ

۲۲۲۳ ... میری امت کا کوئی فرد اپنے دل کی سچائی سے مجھ پر ایک بار درود نہیں بھیجے گا مگر اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ اور اس کی دس برائیاں مٹادیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی بردۃ بن یسار

۲۲۲۴ ... جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر ستر بار رحمت بھیجیں گے۔ وہ کمی کرے یا کثرت کرے۔

مسند احمد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۲۵ ... اور مجھے کیا مانع ہے؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام ابھی میرے ہاں سے نکل کر گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے خوشخبری دی ہے، کہ جو بندہ مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور اس کی دس برائیاں مٹادی جائیں گی۔ نیز جیسے اس نے درود پڑھا، وہ اسی طرح مجھ کو پیش کردیا جائے گا اور اس کا جواب بھی مجھ پر لوٹایا جائے گا۔

عبدالرزاق بروایت ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ

ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ انتہائی مسرور وخوش ہیں۔ میں نے وجہ پوچھی تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۲۲۶ ... اے ابوطلحہ! مجھے کیا مانع ہے، کہ میں یوں خوشی نہ کروں؟ جبکہ جبرئیل علیہ السلام ابھی ابھی مجھ سے جدا ہوکر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا: اے محمد! آپ کے رب نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ اور یہ فرمایا: آپ کی امت کا جو فرد آپ پر ایک درود بھیجے گا، اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھیں گے اور دس برائیاں مٹادیں گے اور اس کے دس درجات بلند فرمادیں گے۔ اور اس درود کے عرش باری تک پہنچنے کے لئے کوئی انتہاء نہیں ہوگی۔ اور وہ درود جب بھی کسی فرشتے کے پاس سے گذرے گا وہ کہے گا: اس کے قائل کے لئے بھی دعائے رحمت کرو۔ جس طرح اس نے محمد پر رحمت کی دعا کی۔ الخطیب بروایت انس رضی اللہ عنہ عن ابی طلحۃ

فرمایا کہ ابوالجنید الحسین بن خالد الضر یر اس روایت میں متفرد تنہا ہیں، اور چونکہ وہ ثقہ نہیں ہیں لہٰذا ان کے تفرد پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔

۲۲۲۷ ... اے عمار! اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی آواز سننے کی طاقت دی اور وہ میری موت سے قیامت تک کے لئے میری قبر پر کھڑا ہے۔ کوئی مجھ پر درود نہیں پڑھتا، مگر وہ فرشتہ اس کے نام اور اس کے والد کے نام کے ساتھ مجھے کہتا ہے کہ اے محمد! فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر ہر درود کے بدلے دس بار رحمت نازل فرمائیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمار بن یاسر

۲۲۲۸ ... اے لوگو! قیامت کی ہولناکیوں اور اس کے سخت مقامات سے تم میں سب سے زیادہ نجات یافتہ وہ شخص ہوگا، جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ کثرت سے درود خوانی کرتا ہوگا۔ اللہ اور اس کے ملائکہ کے لئے یہی چیز کافی تھی، تبھی فرمایا:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی

"اللہ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں"۔
اسی وجہ سے مؤمنین کو اس کا حکم دیا تا کہ اس پر ان کو اجر سے نوازے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۲۹ جس کی خواہش ومنشا ہو کہ کل روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے، کہ وہ اس پر خوش ہو تو اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود کی کثرت کرے۔ الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۳۰ تب تو اللہ تعالیٰ تیرے دنیا وآخرت کے سارے غموں کی طرف سے کافی ہو جائے گا۔ مسند احمد. عبدبن حمید
کسی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے نفلی نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔ عبدان۔ ابن شاہین

ایوب بن بشر الأنصاری سے منقول ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے عزم کیا ہے کہ اپنا سارا نفلی وقت آپ پر درود کے لئے وقف کردوں تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن حبان بن منقذ عن ابیہ عن جدہ طریق سے روایت کرتے ہیں کہ کسی شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں اپنے نفلی نماز کا سارا وقت آپ پر درود کے لئے صرف کردوں تو کیسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے یہ جواب ارشاد فرمایا۔ شعب الإیمان

محمد بن یحییٰ بن حبان مرسلاً نیز فرمایا یہ مرسل حدیث عمدہ سند کے ساتھ ہے۔

۲۲۳۱ ..... علم الفرائض کا اہتمام کرو۔ کیونکہ یہ بیس غزوات سے زیادہ اجر رکھتا ہے۔ اور مجھ پر درود پڑھنا ان سب کے برابر ہے۔

الدیلمی بروایت عبداللہ بن الجراد

۲۲۳۲ جس نے مجھ پر دن میں سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔

ابن النجار بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۳۳ ..... جس نے مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھا، وہ اس دنیا سے کوچ نہ کرے گا۔ حتیٰ کہ اس کو جنت کی بشارت نہ مل جائے۔

ابو الشیخ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۳۴ ..... جب جمعہ کا دن اور اس کی رات ہو، مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ الشافعی فی المعرفۃ بروایت صفوان بن سلیم

۲۲۳۵ ..... جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ جمعہ کے دن کا تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

المستدرک للحاکم. شعب الإیمان بروایت ابی مسعود الأنصاری

۲۲۳۶ ..... جمعہ کے روشن دن اور اس کی روشن رات کو مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۳۷ ..... روز قیامت ہر مقام پر تم میں سے مجھ سے قریب ترین شخص وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سو مرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تیس دنیا سے متعلق ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لئے کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے۔ اور پھر وہ فرشتہ پڑھنے والے کا اور اس کے والد کا نام اور قبیلہ تک کا نام لے کر مجھے خبر دے گا۔ اور میں اس کو اپنے پاس موجود ایک سفید بیاض میں محفوظ کرلوں گا۔ شعب الإیمان، ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۳۸ ..... اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ صرف جمعہ کے دن اور اس کی رات کو زمین پر اترتے ہیں ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم اور چاندی کی دوات اور نور کی بیاض ہوتی ہیں۔ وہ صرف مجھ پر پڑھا گیا درود لکھتے ہیں۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۲۳۹ ..... جس نے مجھ پر جمعہ کے دن درود پڑھا، یہ اس کے لئے قیامت کے روز میرے پاس شفاعت بنے گا۔

الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۴۰ جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں سومرتبہ درود پڑھا، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا کہ اگر وہ ساری مخلوق کو تقسیم کردیا جائے تو سب کو محیط ہوجائے۔ الحلیہ بروایت علی بن الحسین بن علی عن ابیہ عن جدہ

۲۲۴۱ ... جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں دوسومرتبہ درود پڑھا، اس کے دوسوسال کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۴۲ ... جس نے مجھ پر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں سومرتبہ درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کی سوحاجات پوری فرمائیں گے۔ ستر آخرت سے اور تمیں دنیا سے متعلق ہوں گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس درود پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیں گے جو اس درود کو لے کر میری قبر میں آئے گا جس طرح تمہارے لئے کوئی ہدیہ لے کر آتا ہے۔ اور میری موت کے بعد بھی میرا علم حیات کی طرح کامل درست ہے۔

الدیلمی بروایت حکامۃ عن ابیھا عن عثمان بن دینار عن اخیہ مالک بن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۴۳ جس نے کسی کتاب میں مجھ پر درود پڑھا یعنی اس میں لکھا تو ملائکہ اس وقت تک اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے جب تک وہ درود وہاں لکھا ہوا ہے۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۴ جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو مجھ پر بھی پڑھو کیونکہ میں رب العالمین کا رسول ہوں۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۴۵ ... اللہ کے دیگر انبیاء ورسل پر بھی درود پڑھو۔ جیسے مجھ پر پڑھتے ہو۔ کیونکہ ان کو بھی اللہ ہی نے مبعوث فرمایا تھا، جس طرح مجھے مبعوث فرمایا ہے۔ ابوالحسین احمد بن میمون فی فوائدہ. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۶ لوگوں میں بخیل ترین شخص وہ ہے، جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۴۷ ... آدمی کے بخل کے لئے یہ کافی ہے کہ اس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

المستدرک للحاکم فی تاریخہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۴۸ جبرئیل علیہ السلام نے سوئے عرش سے مجھے نداء دی: اے محمد! رحمٰن عزوجل آپ کو فرماتا ہے: جس کے روبرو آپ کا تذکرہ ہو، اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، وہ شخص جہنم واصل ہوگا۔ الدیلمی بروایت عبداللہ بن الجراد

۲۲۴۹ ... جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھی بھٹک جائے گا۔ شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۰ ... جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کی راہ بھی بھٹک جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عبدالرزاق بروایت محمدبن علی مرسلا

۲۲۵۱ ... کوئی قوم اللہ عزوجل کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی اور پھر اپنے نبی پر درود پڑھے بغیر مجلس برخاست کردیتی ہے، تو وہ مجلس روز قیامت ان کے لئے وبالِ جان ہوگی۔ اور کوئی قوم ذکر اللہ کے بغیر اٹھ جاتی ہے تو وہ مجلس بھی ان کے لئے حسرت وشرمندگی کا باعث بنے گی۔

المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۵۲ ... مجھے سوار کے پیالہ کی مانند محض ضرورت کی شیءنہ بناؤ۔ کہ سوار پیالہ میں پانی بھرتا ہے اور اس کو کسی جگہ لٹکا دیتا ہے۔ پھر اپنے کام سے فراغت پر پیالہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اگر پینے کی خواہش ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ اور اگر پینے کی طلب نہیں ہوتی تو اس سے ہاتھ منہ دھولیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بھی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر انڈیل دیتا ہے۔ سو اپنے رسول کے ساتھ ایسا سلوک نہ کرو بلکہ اپنی دعا کے اول وآخر اور گاہے بگاہے مجھے یاد رکھو۔ شعب الإیمان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۵۳ مجھے سوار کے پیالہ کی مانند وہی ضرورت کی شیءنہ بناؤ۔ کہ جب مسافر سفر کا قصد کرتا ہے تو ضروریاتِ سفر لیتا ہے۔ اور پیالہ کو پانی سے لبریز کرلیتا ہے۔ پھر اگر وضوء کی حاجت ہوتی ہے تو وضوء کرلیتا ہے۔ اور اگر پینے کی طلب ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ لیکن اگر اس کی بھی ضرورت

نہیں ہوتی تو اس کو زمین پر انڈیل دیتا ہے۔ بلکہ اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں اور گاہے بگاہے مجھے یاد رکھو۔

عبدالرزاق، عبدبن حمید بروایت جابر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۳۲۵۴... مجھے سوار کے پیالہ کی مانند نہ بناؤ کہ وہ پیالہ کو پانی سے لبریز کرلیتا ہے۔ پھر اگر پینے کی طلب ہوتی ہے تو پی لیتا ہے۔ ورنہ بہا دیتا ہے۔ بلکہ اپنی دعا کے اول و آخر اور درمیان میں مجھے یاد رکھو۔ ابن النجار بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۳۲۵۵... تین مواقع پر مجھے یاد نہ کرو۔ کھانے پر بسم اللہ کہتے وقت۔ جانور ذبح کرتے وقت اور چھینک آنے پر۔

السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عبدالرحمن بن زید العمی عن ابیہ مرسلاً

حدیث ضعیف ہے۔

۳۲۵۶ تین مواقع پر مجھے یاد نہ کرو۔ چھینک آنے پر۔ جانور ذبح کرتے وقت اور تعجب کے وقت۔ المستدرک للحاکم فی تاریخہ

باب ہفتم ...... تلاوتِ قرآن اور اس کے فضائل کے بیان میں

یہ پانچ فصول پر مشتمل ہے۔

فصلِ اول فضائل قرآن میں

۳۲۵۷ جب کوئی شخص اپنے رب سے ہم کلام ہونا چاہے تو قرآن کی تلاوت میں مشغول ہوجائے۔

التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۵۸ بندہ جب قرآن ختم کرتا ہے، تو ختم قرآن کے موقعہ پر ساٹھ ہزار ملائکہ قاری کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمرو بن شعیب

۳۲۵۹... میری امت کے برگزیدہ لوگ حاملینِ قرآن، اصحابِ قرآن اور شب زندہ دار ہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۳۲۶۰ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گذار شخص وہ، جو سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرتا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۳۲۶۱... لوگوں میں سب سے غنی افراد حاملینِ قرآن۔ جن کے سینوں میں اللہ نے قرآن کو آباد کردیا ہے۔

ابن عساکر بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۳۲۶۲ آنکھوں کو بھی عبادت کا حصہ دو۔ یعنی قرآن میں دیکھو اور اس میں غور و تدبر کرو اور اس کے عجائبات سے درسِ عبرت لو۔

الحکیم، الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۳۲۶۳... افضل ترین عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔ ابن قانع بروایت اسیر بن جابر۔ السجزی فی الإبانۃ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۳۲۶۴... میری امت کی افضل ترین عبادت، تلاوتِ قرآن ہے۔ شعب الإیمان بروایت النعمان بن بشیر

۳۲۶۵... میری امت کی افضل ترین عبادت، نظروں کے ساتھ تلاوتِ قرآن ہے۔ الحکیم بروایت عبادۃ بن الصامت

۳۲۶۶ قرآن کا ماہر، نیکوکار کاتب قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن کو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، اس کو دہرا

اجر ہوگا۔ بخاری ومسلم، ابوداؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۶۷..... وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں ماہر ہے۔ وہ کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص جو قرآن کو مشقت کے ساتھ پڑھتا ہے، اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔ مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۶۸ قرآن کا قاری خیانت دار ہونا ناممکن ہے۔ ابن عساکر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۶۹..... قرآن سیکھو۔ اس کو پڑھو اور پھر سنو۔ قرآن کی مثال ایسی ہے کہ جس شخص نے اس کو سیکھا پھر پڑھا اور اس کے ساتھ رات کو نوافل میں پڑھتے ہوئے قیام کیا..... وہ شخص مشک کی اس تھیلی کی مانند ہے، جس کا منہ کھلا ہوا ہے۔ اور اس کی خوشبو سارے مکان میں مہک رہی ہے۔ اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کو سیکھا۔ پھر سینے میں لئے ہوئے سو گیا وہ اس مشک کی تھیلی کی مانند ہے، جس کا منہ بند ہو۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. النسائی. ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۰..... قرآن پڑھو اور اس پر عمل پیرا ہو۔ اس سے اعراض نہ کرو۔ نہ اس میں خیانت سے کام لو۔ اس کے ساتھ دنیا نہ کھاؤ اور نہ اس کو مال جمع کرنے کا ذریعہ بناؤ۔ مسند احمد، المسند لأبی یعلی. الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. شعب الإیمان. بروایت عبدالرحمن بن شبل

۲۲۷۱..... قرآن پڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو عذاب سے دوچار نہیں کرتے، جس نے قرآن کو یاد رکھا ہو۔ تمام بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۲۷۲..... جنت کے درجات، آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہیں۔ سو جو قاریِ قرآن جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۷۳..... جنت کے درجات، آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہیں۔ سو جو قاریِ قرآن جنت میں داخل ہوا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۷۴..... حاملینِ قرآن کا احترام کرو۔ جس نے ان کا احترام کیا، گویا میرا احترام کیا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۷۵..... اللہ تعالیٰ اس قرآن کی بدولت بہت سی اقوام کو رفعت و بلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پستی و ذلت کا شکار کرتے ہیں۔

الصحیح لمسلم. ابن ماجہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۲۷۶..... جس کے سینے میں کچھ بھی قرآن نہیں ہے، وہ ویران واجڑے گھر کی مانند ہے۔

مسند احمد. الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۷۷..... انسانوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے گھر والے ہیں۔ وہ اہل اللہ اور اس کے خواص ہیں۔

مسند احمد. النسائی. ابن ماجہ. المستدرک للحاکم بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۷۸ اہلِ قرآن اہل اللہ اور اس کے خاص لوگ ہیں۔ ابوالقاسم بن حیدر فی مشیختہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۲۷۹..... اہلِ قرآن اہل اللہ ہیں۔ الخطیب فی روایۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۰..... صاحبِ قرآن کی ہر ختم پر دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جنت میں ایک درخت ہے۔ اگر کوا اس کی جڑ سے اڑے تو بڑھاپے تک اس کی شاخوں کی انتہاء تک نہیں پہنچ سکے گا۔ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۱..... صاحبِ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ اب اس کا اختیار ہے، خواہ دنیا میں عجلت سے کام لے یا آخرت کے لئے کچھ مانگ لے۔

ابن مردویہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۲۸۲..... ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔ جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے اوپر لے جاتا ہے۔ ابوسعید السمان فی مشیختہ. الرافعی فی تاریخہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۳..... ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔ جو عجمی یا عربی قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے صحیح حالت میں اوپر لے جاتا ہے۔ الشیرازی فی 'الألقاب' بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۸۴.....قاری جب قرآن پڑھتا ہے اور چھوٹی یا بڑی غلطی کرتا ہے یا وہ عجمی ہے تو فرشتہ اس کو اسی طرح لکھتا ہے، جس طرح نازل کیا گیا تھا۔
الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۲۸۵ یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔ سو جتنا ہو سکے لے لو۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

قرآن اللہ تعالیٰ کا دسترخوان ہے

۲۲۸۶..... ہر میزبان اپنا دسترخوان پیش کرنا پسند کرتا ہے۔ اور اللہ کا دسترخوان قرآن ہے۔ سو اس کو مت چھوڑو۔ شعب الایمان بروایت سمرۃ

۲۲۸۷..... تم اللہ کے پاس اس سے بہتر کوئی شی نہیں لے جا سکتے، جو خود اس سے نکلی ہے۔ یعنی قرآن۔
مسند احمد فی الزھد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جبیر بن نفیر مرسلاً۔ المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۲۸۸ اہل قرآن اہل جنت کے نقباء وسرداران ہوں گے۔ الحکیم بروایت ابی امامۃ

۲۲۸۹ حاملین قرآن قیامت کے روز اہلِ جنت کے نقباء ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسین بن علی رضی اللہ عنہ

۲۲۹۰..... قراء لوگ اہلِ جنت کے سردار ہوں گے۔ ابن جمیع فی معجمہ، الضیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۲۹۱..... وہ گھر جس میں قرآن پڑھا جاتا ہے، اہلِ آسمان کے لئے ایسے چمکتا ہے، جیسے اہلِ ارض کے لئے ستارے۔
شعب الایمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۲۹۲..... حاملِ قرآن منازلِ جنت پر آخر تک ترقی کرتا جائے گا۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عثمان

۲۲۹۳..... کتاب اللہ کے حامل کے لئے مسلمانوں کے بیت المال میں ہر سال دوسو دینار ہیں۔
الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سلیک الغطفانی

۲۲۹۴..... حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔ جس نے اس کی توقیر وعزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔ اور جس نے اس کی اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

اس روایت میں ایک راوی الکدیمی ہے جو اہلِ صدق میں سے نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ج۸ ص ۱۲۲

۲۲۹۵..... حاملین قرآن اولیاء اللہ ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔ جس نے ان سے دوستی نبھائی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ، ابن النجار بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۲۹۶ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور اس کو سکھائیں۔ ابن ماجہ بروایت سعد

۲۲۹۷ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کو پڑھیں اور اس کو پڑھائیں۔ ابن الضریس۔ ابن مردویہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۲۹۸..... کیا ہی خوشی کا مقام ہے، اس شخص کے لئے، جو قیامت کے روز اس حال میں اٹھایا جائے کہ اس کا اندر قرآن علم الفرائض اور علم دین سے پُر ہو۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۲۹۹ حاملِ قرآن کی فضیلت اس شخص پر جو حاملِ قرآن نہیں ہے، ایسی ہے جیسے خالق کی فضیلت مخلوق پر۔
الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۳۰۰..... قرآن کو مضبوطی سے تھام لو۔ اس کو امام اور پیشوا بناؤ۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ وہی اس کا منبع ہے اور وہی معاد۔ سو اس کی متشابہ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔
ابن شاھین فی السنۃ، ابن مردویہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۰۱.....قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

المسند لأبی یعلی فی معجمه شعب الإیمان بروایت ابو هریره رضی الله عنه

دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت

۲۳۰۲.....قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت، اس شخص پر جو بغیر دیکھے قرآن پڑھ رہا ہے، ایسی ہے جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

ابی عبید فی فضائله بروایت بعض الصحابة

۲۳۰۳.....نماز میں قرآن کی تلاوت غیر نماز کی حالت سے فضیلت رکھتی ہے۔ اور غیر نماز میں قرآن کی تلاوت دیگر تسبیح وتکبیر پر فضیلت رکھتی ہے۔ اور تسبیح صدقہ سے فضیلت رکھتی ہے۔ صدقہ روزے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اور روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، شعب الإیمان بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۳۰۴.....آدمی کا یادداشت کے زور پر تلاوتِ قرآن ہزار درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ اور قرآن میں دیکھ کر تلاوت دو ہزار درجہ تک فضیلت پالیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه. شعب الإیمان بروایت اوس بن اوس الثقفی

۲۳۰۵.....تیرا دیکھ کر قرآن پڑھنا یادداشت کے زور پر پڑھنے سے ایسے ہی زیادہ فضیلت رکھتا ہے، جیسے فرض نفل پر فضیلت رکھتا ہے۔

ابن مردویه بروایت عمرو بن اوس

۲۳۰۶.....قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس نے اس کو اپنے آگے آگے رکھا، یہ اس کو جنت تک پہنچادے گا۔ اور جس نے اس کو پسِ پشت ڈال دیا، اسے جہنم تک ہانک کرآئے گا۔

الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان بروایت جابر رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۰

۲۳۰۷.....قرآن ایسی غِنیٰ و مالداری ہے، جس کے حصول کے بعد فقر وافلاس کا شائبہ نہیں۔ اور اس کے بغیر غنیٰ کا تصور نہیں۔

المسند لأبی یعلی محمد بن نصر بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۰۸.....قرآن دس لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کیلئے ہر حرف کے بدلہ ایک حورِ عین ہوگی۔ الصغیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عمر رضی الله عنه

حدیث ضعیف ہے۔ المغیر ۱۰۶

۲۳۰۹.....قرآن کھلا نور ہے، حکمت ودانائی کا ذکر ہے اور راہِ مستقیم ہے۔ شعب الإیمان بروایت رجل

۲۳۱۰.....قرآن دواء ہے۔ السجزی فی الابانه۔ القضاعی بروایت علی رضی الله عنه

۲۳۱۱.....قرآن کی ہر آیت جنت کا ایک درجہ ہے اور تمہارے گھروں میں ایک روشن چراغ ہے۔ الحلیه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۳۱۲.....اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت عقبة بن عامر وبروایت عصمةبن مالک

۲۳۱۳.....اگر قرآن کو کسی چمڑے میں بند کردیا جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے نہ جلائیں گے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۲۳۱۴.....ہر ختمِ قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی الله عنه

۲۳۱۵.....حاملِ قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة

۲۳۱۰ جس نے قرآن کی ایک آیت کی طرف سننے کے لئے کان لگائے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جائے گی، جو چند در چند ہوتی جائے گی۔ اور جس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی، وہ روزِ قیامت اس کے لئے نور ثابت ہوگی۔

مسند احمد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۱۷ ..... جس کو اللہ نے اپنی کتاب یاد کرنے کی توفیق مرحمت فرمائی، پھر اس نے کسی اور دنیاوی شان وشوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل النعمت ہے۔ تو درحقیقت اس نے افضل ترین نعمت کی حقارت وناقدری کی۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ شعب الإیمان بروایت رجاء الغنوی مرسلاً

۲۳۱۸ ..... جس نے قرآن کو محفوظ کیا، اللہ تعالیٰ اس کو اس کی عقل کے ساتھ متمتع فرماتے رہیں گے حتیٰ کہ اس کا وقتِ آخری آ جائے۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۱۰ ..... جو شخص صبح کے وقت ختم قرآن کرے ملائکہ شام تک اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جو شام کو ختم کرے اس کے لئے صبح تک دعا کرتے ہیں۔ الحلیہ بروایت سعد

۲۳۲۰ ..... کوئی قوم کسی گھر میں جمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت ورد نہیں کرتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے پاس موجود ملائکہ سے کرتے ہیں۔ ابو داؤد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲ ..... قرآن پڑھتے رہو، اجر پاؤ گے۔ میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ لام ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ میم ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ اس طرح کل تیس نیکیاں ہوئیں۔

ابو جعفر النحاس فی الوقف والابتداء والسجزی فی الإبانۃ التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۲۱ جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے ایک نیکی ہے۔ اور ہر نیکی کا اجر دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۲۳ ..... قرآن کی مثال مشک کی اس سربند تھیلی کی طرح ہے۔ کہ اگر تم اس کا منہ کھولو گے تو مشک کی خوشبو مہک جائے گی۔ ورنہ مشک اپنی جگہ بھی ہے۔ اسی طرح قرآن ہے پڑھو، ورنہ سینے میں بند رہے گا۔ الحکیم بروایت عثمان رضی اللہ عنہ

۲۳۲۴ تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ صبح تڑکے وادی بطحان و عقیق جائے اور دو سرخ، کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ تو وہ شخص صبح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب اللہ کی دو آیات پڑھ کر یا سیکھ کر آ جائے۔ یہ اس کے لئے ان دو اونٹنیوں سے درجہا بہتر ہے۔ اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے، اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد سے آیات کی تعداد بہتر ہے۔

مسند احمد الصحیح لمسلم۔ ابو داؤد بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۳۲۵ ..... کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر لوٹے تو وہاں تین موٹی تازی گابھن اونٹنیاں پائے۔ پس کسی کا تین آیات پڑھنا، تین موٹی تازی گابھن اونٹنیوں سے بہتر ہے۔ الصحیح مسلم، ابن ماجہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۲۶ ..... قرآن کے ساتھ تبرک لو کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحکم بن عمیر

۲۳۲۷ حامل قرآن جو اس پر عمل پیرا ہو، اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانتا ہو ... وہ اپنے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی، ان کی شفاعت کا حقدار ہوگا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۳۲۸ قرآن قیامت کے روز فق رنگ شخص (کسی بیماری یا بیداری کی وجہ سے اڑے ہوئے رنگ کے چہرے والے) کی صورت میں آئے گا۔ اور اپنے ساتھی سے کہے گا: میں نے تیری راتیں بیدار رکھیں، تیرے دن پیاسے رکھے۔ ابن ماجہ۔ المستدرک للحاکم بروایت بریدۃ

قرآن پڑھنے والے کو تاج پہنایا جائے گا

۲۳۲۹ ...قرآن قیامت کے روز آئے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس کو خلعت عزت سے نوازیں۔ پھر اس پڑھنے والے کو ایک تاج پہنا دیا جائے گا۔ قرآن کہے گا اے اللہ مزید اضافہ فرمائیے! پھر اس کو مکمل خلعت عزت زیب تن کر دی جائے گی۔ قرآن کہے گا اے اللہ! اب اس کو اپنی رضاء وخوشنودی کا پروانہ عطا کر دیجئے۔ تو پروردگار اس سے راضی وخوش ہو جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا: پڑھتا جا چڑھتا جا۔ اور اس کو ہر حرف کے عوض ایک نیکی دی جائے گی۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۳۰ ...صاحب قرآن کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا۔ اور دھیرے دھیرے یونہی پڑھ، جیسے دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیری منزل وہ آخری درجہ ہے جہاں تیری آخری آیت کی تلاوت ختم ہو۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ۔ الصحیح لابن حبان۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن عمرو

۲۳۳۱ ...صاحب قرآن جب جنت میں داخل ہوگا، اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور ترقی کرتا جا۔ تو وہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ ترقی کرتا جائے گا۔ حتیٰ کہ اپنے پاس محفوظ کلام اللہ میں سے آخری آیت پڑھے۔ مسند احمد۔ ابن ماجہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۲ ...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جب بندہ میرے ذکر کی مشغولیت اور قرآن کی وجہ سے سوال نہیں کر سکتا تو میں اس کو مانگنے والوں سے افضل عطا کرتا ہوں۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے رحمٰن کی فضیلت تمام مخلوق پر۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۳۳ ...جو شخص قرآن پڑھنے کے بعد اس کو بھول جائے، اسے قیامت کے روز کٹے ہوئے ہاتھ پاؤں والا اور بغیر حجت کے اٹھایا جائے گا۔

مسند احمد۔ الدارمی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ۔ الصحیح لابن حبان بروایت سعد بن عبادۃ

۲۳۳۴ ...جس نے قرآن پڑھا پھر حفظ کیا اور اس کی نگہداشت رکھی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا...... اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے اہل خانہ میں سے دس ایسے افراد، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی تھی، کے لئے اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔ ابن ماجہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۳۵ ...جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، اس کے والدین کو قیامت کے روز ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا، جس کی روشنی اس آفتاب کی روشنی کو ماند کرنے والی ہوگی۔ تو پھر خود عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟

مسند احمد، ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۳۶ ...قرآن کو سفر میں ساتھ مت لے جاؤ، مجھے خطرہ ہے کہ کہیں دشمن اس کو نہ چھین لے۔ الصحیح لمسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۳۷ ...اس مؤمن کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مؤمن کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک سے محروم ہوتا ہے۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ تلخ۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ تو خوشبو بھی ندارد۔

اچھے ہم نشیں کی مثال مشک والے کی طرح ہے۔ اگر مشک نہ لگی تو خوشبو ضرور پہنچے گی۔ اور برے ہم نشیں کی مثال لوہار کی دھونکنی والے کی مانند ہے۔ اگر کوئی شعلہ نہ لگا دھواں تو پہنچ کر رہے گا۔ ابو داؤد، النسائی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۳۸ ...اس مؤمن کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کی خوشبو بھی عمدہ اور ذائقہ بھی اچھا۔ اور اس مؤمن کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک سے محروم ہوتا ہے۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن پڑھتا ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کی خوشبو عمدہ لیکن ذائقہ تلخ۔ اور اس فاسق کی مثال، جو قرآن نہیں پڑھتا ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ

تو خوشبو بھی ندارد۔ مسند احمد، بخاری ومسلم ۴ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

حسد صرف دو قسم لوگوں پر جائز ہے

۲۳۳۹ غبطہ ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرنے میں مصروف ہو۔

مسند احمد. بخاری ومسلم. الصحیح للترمذی رحمة الله علیه. ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۳۴۰......غبطہ ورشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن سکھایا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مصروف ہو۔اس کا پڑوسی اس کو سنے اور کہے: کاش مجھے بھی یہ عطا ہوتا تو میں بھی یوں ہی عمل کرتا۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کو راہِ حق میں خرچ کرنے میں مصروف ہو۔تو کوئی اس کو دیکھ کر کہے: کاش مجھے بھی یہ عطا ہوتا تو میں بھی یوں ہی عمل کرتا۔

مسند احمد. الصحیح للبخاری رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۳۴۱......اہل قرآن اہل اللہ ہے۔خطیب فی روایة مالک من طریق محمد بن بزیع المدنی عن مالک عن الزهری عن انس رضی الله عنه

ابن بزیع مجہول راوی ہے۔اور میزان میں اس کے متعلق کہا گیا ہے کہ یہ باطل راوی ہے۔

۲۳۴۲..... انسانوں میں دو گروہ اللہ تعالیٰ کے اہل ہیں۔دریافت کیا گیا: وہ کون ہیں! فرمایا: وہ اہل اللہ اور اس کے خواص لوگ ہیں۔

ابو داؤد الطیالسی. مسند احمد. النسائی. ابن ماجه. الدارمی. ابن الضریس. العسکری فی الأمثال. المستدرک للحاکم.

الصحیح لابن حبان. الحلیه بروایت انس رضی الله عنه. ابن النجار بروایت النعمان بن بشیر

۲۳۴۳......حاملینِ قرآن کی توقیر وعزت کرو، جس نے ان کی عزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔خبردار! ان حاملینِ قرآن کی حق تلفی نہ کرنا۔کیونکہ وہ اللہ کے ہاں ایسے مرتبہ پر فائز ہیں کہ قریب تھا وہ انبیاء ہو جاتے، مگر ان کی طرف وحی نہیں کی جاتی۔

الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۳۴۴......حامل قرآن اسلام کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہے۔جس نے اس کی توقیر وعزت کی، اس نے اللہ کی توقیر وعزت کی۔اور جس نے اس کی اہانت کی، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة رضی الله عنه

اس روایت میں ایک راوی الکدیمی ہے جو اہلِ صدق میں سے نہیں ہے۔ الجرح والتعدیل ج ۸ ص ۱۲۲

۲۳۴۵ ......حاملینِ قرآن کلام اللہ سکھانے والے ہیں اور اللہ کے نور کو پہننے والے ہیں۔جس نے ان سے دوستی کی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔

المستدرک للحاکم فی تاریخه بروایت علی رضی الله عنه

۲۳۴۶ ......جس نے تہائی قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے تہائی امرِ نبوت حاصل کرلیا۔اور جس نے نصف قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے نصف امرِ نبوت حاصل کرلیا۔اور جس نے مکمل قرآن یاد کرلیا اور اس پر عمل پیرا ہو گیا اس نے مکمل امرِ نبوت حاصل کرلیا۔

ابن الأنباری فی المصاحف. شعب الإیمان بروایت الحسن مرسلاً

۲۳۴۷... جس نے قرآن پڑھا، اس نے نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔صاحب قرآن

کو ہرگز زیب نہیں دیتا کہ کسی غصہ ور کے ساتھ غصہ کرے۔اور کسی جاہل کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔جبکہ اس کے سینے میں اللہ کا کلام ہے۔
المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عمرو

جنت میں صاحب قرآن کا اونچا مقام

۲۳۴۸ ۔۔۔جس نے تہائی قرآن یادکرلیااس کو تہائی امر نبوت عطا کردیا گیا۔اورجس نے نصف قرآن یادکرلیااس کو نصف امر نبوت عطا کردیا گیا۔اورجس نے دو تہائی قرآن یادکرلیااس کو دو تہائی امر نبوت عطا کردیا گیااورجس نے مکمل قرآن یادکرلیااس کو مکمل امر نبوت عطا کردیا گیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔اوراس کو کہا جائے گا پڑھتا جا چڑھتا جا۔پھر وہ ہر آیت پر ایک ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔حتیٰ کہ قرآن کا آخری مقام آجائے گا۔پھراس کو کہا جائے گا کہ اپنی مٹھی بند کر۔وہ مٹھی بند کرے گا۔پھراس سے پوچھا جائے گا کیا جانتے ہو تمہاری مٹھی میں کیا ہے؟ دیکھے گا تو ایک ہاتھ میں جنت الخلد کا پروانہ اور دوسری میں جنت النعیم کا پروانہ ہے۔

ابن الانباری فی المصاحف، شعب الایمان، ابن عساکر بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت روایات میں شمار کیا ہے۔لیکن یہ بات درست نہیں۔

الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۴۹ ۔۔۔جس نے قرآن پڑھا،اس نے نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا۔صرف یہ کہ اس پر وحی نہیں اترتی۔اورجس نے قرآن پڑھا۔پھراس نے کسی اور دنیاوی شان وشوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔تو درحقیقت اس نے ذلیل وپست چیز کو عظیم خیال کیا۔اورافضل ترین نعمت کی حقارت وناقدری کی۔اورحامل قرآن کو مناسب نہیں کہ کسی بے وقوف کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے اور یہ کہ کسی غصہ ور کے ساتھ غصہ کرے۔اور کسی سخت طبع کے ساتھ سختی وتیزی کا سلوک کرے۔بلکہ اسے چاہئے کہ فضیلت قرآنیہ کی وجہ سے عفو ودرگزر سے کام لے۔

محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ عنہ موقوفا

۲۳۵۰ ۔۔۔جس نے قرآن پڑھا،پھراس نے کسی اور دنیاوی شان وشوکت والے کے متعلق گمان کیا کہ وہ اس سے افضل نعمت ہے۔تو درحقیقت اس نے ذلیل وپست چیز کو عظیم خیال کیا۔اورافضل ترین نعمت کی حقارت وناقدری کی۔اورحامل قرآن کو مناسب نہیں کہ کسی سخت طبع کے ساتھ سختی وتیزی کا سلوک کرے۔اور نہ یہ کہ کسی جاہل کے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے۔بلکہ اسے چاہئے کہ عظمت قرآنیہ کی وجہ سے عفو ودرگزر سے کام لے۔الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۵۱ ۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اوراسے سکھائے۔ابن عساکر بروایت عثمان

۲۳۵۲ ۔۔۔تم میں بہترین اور معزز شخص وہ ہے،جو قرآن سیکھے اوراسے سکھائے۔ابن عساکر بروایت عثمان

۲۳۵۳ ۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اوراسے سکھائے۔اورقرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے،جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔نیز یہ کہ یہ قرآن کا منبع بھی وہی ذات قدسی ہے۔ابن الضریس، شعب الایمان بروایت عثمان

۲۳۵۴ ۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۵۵ ۔۔۔تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔حامل قرآن کی دعا قبول ہوتی ہے وہ جو مانگتا ہے قبول ہوتا ہے۔

شعب الایمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۳۵۶ ۔۔۔یہ قرآن اللہ کا دسترخوان ہے۔سو جتنا ہو سکے،سیکھ لو۔اور یہ قرآن اللہ کی رسی اور واضح نور ہے۔شفاء دینے والا نفع مند ہے۔جس نے اس کو تھاما وہ محفوظ ہو گیا۔جس نے اس کی پیروی کی،اس کے لئے نجات دہندہ ہے۔اس کی راہ کج نہیں ہوتی،جس کو درست کیا جائے۔نہ جادہ حق سے منحرف ہوتی کہ اس کو واپس لایا جائے۔اس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔بار بار دہرانے سے بوسیدہ نہیں ہوتا۔اس کی تلاوت

کرو۔ اللہ تمہیں ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں مرحمت فرمائے گا۔ میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ جس پر دس نیکیاں ملیں گی۔ لام ایک حرف ہے۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ ٹانگ پر ٹانگ دھرے نخوت وغرور سے سورۂ بقرہ کو ترک کئے بیٹھا ہے۔ اس کی تلاوت کرو کیونکہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے، جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ گھروں میں سے خالی وویران گھر وہ دل ہے، جو کتاب اللہ سے خالی ہو۔

ابن ابی شیبہ. محمد بن نصر. ابن الأنباری فی کتاب المصاحف، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۵۷..... افضل ترین عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔ ابن قانع بروایت اسیر بن جابر التمیمی۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۵۸..... میری امت کی افضل ترین عبادت دیکھ کر تلاوتِ قرآن کرنا ہے۔ الحکیم بروایت عبادة بن الصامت

۲۳۵۹..... میری امت کی افضل ترین عبادت قرآتِ قرآن ہے۔ شعب الإیمان السجزی فی الإبانة بروایت النعمان بن بشیر

۲۳۶۰..... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ ابن الضریس بروایت شھر بن حوشب مرسلاً

۲۳۶۱..... قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ کیونکہ وہی اس کا منبع و سرچشمہ ہے اور وہی انتہاء و معاد۔

ابن النجار بروایت عثمان

تم اس کے پاس ہرگز اس سے بہتر چیز نہیں لے جاسکتے جو خود اس کی ذات سے نکلی ہے یعنی قرآن۔

المستدرک للحاکم بروایت جبیر بن نفیر عن ابن عامر

قرآن پاک افضیلت کا بیان

۲۳۶۲..... قرآن اللہ کے سوا ہر چیز سے افضل ہے۔ قرآن کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے، جیسے اللہ کی فضیلت تمام مخلوق پر۔ جس نے قرآن کی توقیر کی، اس نے اللہ کی توقیر کی۔ جس نے قرآن کی توقیر نہ کی، اس نے اللہ کے حق کی اہانت کی۔ اللہ کے ہاں قرآن کی حرمت وعظمت ایسی ہے، جیسے کہ والد کے ہاں اپنی اولاد کی۔ قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کے لئے قرآن نے شفاعت کی، سن لی گئی۔ جس کے خلاف جھگڑا کیا، اسے تسلیم کیا گیا۔ جس نے اس کو اپنے آگے آگے رکھا، یہ اس کو جنت تک پہنچادے گا۔ اور جس نے اس کو پس پشت ڈال دیا، اسے جہنم تک ہانک کر لے آئے گا۔ حاملینِ قرآن ہی اللہ کی رحمت کے سائے میں ہیں۔ اس کے نور کے ساتھ متصف ہین۔ کلامِ الٰہی کو سیکھنے والے ہیں۔ جس نے ان سے دشمنی مول لی، اس نے درحقیقت اللہ سے جنگ مول لی۔ جس نے ان سے دوستی نبھائی، درحقیقت اللہ سے دوستی کی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے حاملینِ کتاب اللہ! اس کی کتاب کی عزت وعظمت قائم کرو، اور اللہ کی اس پکار کا جواب دو۔ وہ تم سے بڑھ کر محبت کرے گا اور اپنی مخلوق کے ہاں بھی تم کو ہر دلعزیز کردے گا۔ سننے کے لئے قرآن کی طرف کان لگانے والے سے دنیا کی تکلیف دفع کردی جاتی ہے۔ اور پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبت دفع کردی جاتی ہے۔ قرآن کی ایک آیت سننے والے کے لئے یہ سونے کے پہاڑ سے بہتر ہے۔ اور قرآن کی ایک آیت تلاوت کرنے والے کے لئے یہ آسمان کے تلے کی تمام اشیاء سے بہتر ہے۔ قرآن میں ایک سورت ہے، جس کو اللہ کے ہاں عظیمہ سے پکارا جاتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کو اللہ کے ہاں بلایا جائے گا اور یہ سورت اس کے لئے قبیلہ ربیعة ومضر سے زیادہ افراد کے بارے میں شفاعت کرے گی۔ اور یہ "سورۂ یٰسٓ" ہے۔

السجزی فی الإبانة بروایت عائشه رضی اللہ عنها.

یہ حدیث حسن ہے اس کی اسناد میں مقبول سے کم سے کم درجہ راوی نہیں ہے۔ الحکیم بروایت محمد بن علی، مرسلاً

المستدرک للحاکم فی تاریخه بروایت محمد بن الحنفیه عن علی بن ابی طالب موصولا

۲۳۶۳..... قرآن اللہ کے ہاں آسمان وزمین اور جو کچھ ان میں ہے، سب سے زیادہ محبوب ہے۔ ابو نعیم بروایت ابن عمرو

۲۳۶۴ قرآن کے ساتھ تبرک لو کیونکہ وہ کلام الٰہی ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن قانع بروایت الحکیم بن عمیر

۲۳۶۵ خود اللہ سے جو چیز نکلی ہے، بندہ اس کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اللہ کا زیادہ تقرب حاصل نہیں کر سکتا، یعنی قرآن۔

مطین. ابن منده بروایت زیدبن ارطاة عن جبیربن نوفل رضی اللہ عنہ

۲۳۶۶ بندے اس کے سوا کسی اور چیز کے ساتھ اللہ کا زیادہ تقرب حاصل نہیں کر سکتے جو خود اس سے نکلی ہے، یعنی قرآن۔

ابن السنی بروایت زیدبن ارطاة عن ابی امامة

۲۳۶۷ قرآن کو مضبوطی سے تھام لو۔ کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے۔ وہی اس کا منبع ہے۔ اور اس کے امثال سے عبرت حاصل کرو۔

ابوعمرو الدانی فی طبقات القراء بروایت علی رضی اللہ عنہ

اس کی اسنادی حیثیت کمزور ہے۔

۲۳۶۸ تم پر قرآن سیکھنا، اس کی کثرت سے تلاوت کرنا اور اس کے عجائبات میں غور و فکر کرنا لازم ہے۔ اس طرح تم جنت کے عالی درجات تک رسائی پالوگے۔ ابوالشیخ و ابونعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۶۹ قرآن سیکھو۔ اس کے عجائب کی جستجو کرو۔ اس کے عجائب فرائض ہیں۔ فرائض حدود ہیں۔ حدود حلال، حرام ناقابل تاویل آیات واحکام، مشتبہ المعنی آیات اور امثال کو محیط ہیں۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قرآن کے مختلف مضامین

۲۳۷۰ قرآن مختلف مضامین پر نازل ہوا ہے، امر، نہی، حلال، حرام، محکم اور متشابہ وغیرہ۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ محکم یعنی ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔"

الدیلمی بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۳۷۱ اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات پر نازل ہوا ہے۔ نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ امثال سے عبرت حاصل کرو۔ محکم یعنی ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۷۲ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ علم الفرائض میراث سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ مجھے ایک وقت اٹھالیا جائے گا۔ اور علم بھی اٹھ جائے گا فتنے رونما ہو جائیں گے دین سے اس قدر لاعلمی ہو جائے گی کہ دو آدمیوں کا کسی میراث کے مسئلہ میں اختلاف ہو جائے گا لیکن کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں ملے گا۔ السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ. المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۷۳ کتاب اللہ سیکھو اور اس کی نشر و توزیع کا کام انجام دو۔ اس کی حفاظت کرو اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، اونٹنی کے اپنی رسی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، شعب الایمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۳۷۴ قرآن سیکھو اور لوگوں کو پڑھاؤ۔ اور جو آسانی سے ہو سکے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں

کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، اونٹنی کے اپنی رسی سے بھی زیادہ۔

جان لو جس نے رات کے پہر پچاس آیات کی تلاوت کر لی، اسے غافلین میں شمار نہ کیا جائے گا۔ جس نے سو آیات کی تلاوت کر لی، اسے قائتین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔ اور جس نے دوسو آیات کی تلاوت کر لی، اس رات کے متعلق قرآن اس کے خلاف حجت نہیں کرے گا۔ اور جس نے رات کے وقت پانچ سو سے ہزار تک آیات کی تلاوت کر لی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

ابو نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۷۵..... لو یاد رکھو! جس نے قرآن سیکھا اور اسے اوروں کو سکھایا اور اس پر عمل پیرا ہو، پس میں اس کو جنت تک لے جانے کا ذمہ دار اور رہنما ہوں۔

ابن عساکر بروایت ابراهیم بن هدبة عن انس رضی اللہ عنہ

قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت

۲۳۷۶..... جس نے قرآن سیکھا اور اسے اوروں کو سکھایا۔ اس کے احکام کو لیا، تو میں اس کے لئے شفاعت کنندہ اور جنت کی راہ بتانے والا ہوں گا۔ ابن عساکر بروایت ابی هدبة عن انس رضی اللہ عنہ

۲۳۷۷..... اے علی! قرآن سیکھ، اور لوگوں کو سکھا۔ تجھے ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔ اگر اسی پر مرا تو شہید مرے گا۔ اے علی! قرآن سیکھ، اور لوگوں کو سکھا۔ اگر اسی پر مرا تو ملائکہ تیری قبر کا طواف کیا کریں گے، جیسے انسان بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں۔ ابو نعیم بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۳۷۸..... قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر حرف پر دس نیکیاں عطا فرمائیں گے۔ اور میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔

ابن الضریس بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۳۷۹..... قرآن سیکھو اور اس کی بدولت اللہ سے جنت کا سوال کرو قبل اس کے کہ وہ قوم آجائے، جو اس کی بدولت دنیا کا سوال کریں گے۔ قرآن پڑھنے والے تین طرح کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو اس کے ساتھ دوسروں پر فخر و غرور کرتا ہے۔ دوسرا وہ جو اس کے ذریعہ کھاتا ہے۔ تیسرا وہ، جو اسے محض اللہ کے لئے پڑھتا ہے۔ ابن نصر، شعب الایمان بروایت ابی سعید

۲۳۸۰..... جو قرآن پڑھے، وہ اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرے۔ عنقریب ایسی اقوام آئیں گی، جو قرآن پڑھیں گی اور اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گی۔ ابن ابی شیبہ، ابو داؤد الطیالسی، شعب الایمان، مسند البزار بروایت عمران بن حصین

۲۳۸۱..... جس نے قرآن کو جوانی میں پڑھا، یہ اس کے گوشت پوست اور رگ و پٹھے میں رچ جائے گا۔ جس نے اس کو بڑھاپے میں پڑھا، یہ اس سے نکلے گا وہ دوبارہ پڑھے گا تو یوں بھی دگنا اجر پائے گا۔ المستدرک للحاکم، التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ المرهبی فی طلب العلم، ابو نعیم، شعب الایمان، المصنف لعبدالرزاق، ابن النجار، المسند لأبی یعلی عن ابو هریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۲..... جس نے کسی شخص کو قرآن پڑھا دیا، وہ اس کا آقا ہے۔ لیکن اب اسکو رسوا نہ کرے اور نہ اس پر اوروں کو ترجیح دینے لگ جائے۔

شعب الایمان بروایت حماد

۲۳۸۳..... جس نے ایک آیت یا دین کا ایک مسئلہ کسی کو سکھا دیا، اللہ اس کے لئے ثواب کی ایک مٹھی بھر دیں گے۔ اور اللہ کے ہاں اس سے افضل کوئی شئی نہیں جو خود اس کی ذات سے وابستہ ہے۔ الحلیہ بروایت الأوزاعی مرسلاً

۲۳۸۴..... جس نے کسی غلام کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھا دی وہ اس کا مولی ہے۔ لیکن اس کو لائق نہیں کہ اس کو اب رسوا نہ کرے اور نہ اس پر اوروں کو ترجیح دینے لگ جائے۔ اگر ایسا کرے گا تو اسلام کے مضبوط رشتے کو کاٹنے والا ہوگا۔

الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، شعب الایمان ابن النجار بروایت ابی امامۃ

۲۳۸۵..... جس نے کسی کو کتاب اللہ کی ایک آیت سکھا دی وہ آیت اس کو قیامت کے روز پائے گی اور اس کے ساتھ ہنس مسکرائے گی۔ بشرطیکہ

اس شخص نے اس پر کوئی اجرت نہ لی ہو۔ابن النجار بروایت ابی امامۃ

۲۳۸۶.....جس نے اپنی اولاد کو قرآن سکھایا اللہ تعالیٰ اس والد کو ایسا ہار پہنائیں گے جس پر اولین وآخرین سب رشک کریں گے۔

ابو نعیم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۸۷.....جس نے قرآن پڑھا، اس کو سیکھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے روز اس کو ایسا تاج پہنایا جائے گا، جو چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔اس کے والدین کو ایسا لباس پہنایا جائے گا، ساری دنیا جس کی قیمت پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔وہ عرض کریں گے ہمیں کس وجہ سے یہ فضیلت لباس دیا گیا کہا جائے گا تمہاری اولاد کے قرآن یاد کرنے کی وجہ سے۔المستدرک للحاکم بروایت عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۲۳۸۸.....ایک فرشتہ قرآن پر مامور ہے۔جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو درست نہیں پڑھ سکتا تو وہ فرشتہ اس کو درست کر کے اوپر لے جاتا ہے۔

ابو سعید السمان فی مشیختہ، والرافعی فی تاریخہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۸۹.....جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض چالیس نیکیاں ہوں گی۔اور جس نے کچھ صحیح اور کچھ غلط پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں ہوں گی۔اور جس نے مجبوراً سارا غلط پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔

ابو عثمان الصابونی فی المائتین،شعب الإیمان بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۳۹۰.....جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں ہوں گی۔اور جس نے مجبوراً سارا بغیر تجوید کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۱.....جس نے قرآن کو تجوید سے پڑھا، اس کو شہید کا ثواب ہوگا۔ابو نعیم بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۲.....جس نے قرآن پڑھا اور اچھا کر کے نہ پڑھ سکا اس پر ایک فرشتہ مامور ہے جو اس کو ویسے ہی درست لکھے گا جیسے نازل ہوا تھا اور اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوں گی۔اور اگر اس نے کچھ صحیح اور کچھ غلط پڑھا اس پر دو فرشتے مامور ہیں وہ اس کے لئے ہر حرف کے عوض بیس نیکیاں لکھیں گے۔اور اگر اس نے سارا قرآن اچھا کر کے پڑھا اس پر چار فرشتے مامور ہیں وہ اس کے لئے ہر حرف کے عوض ستر نیکیاں لکھیں گے۔

ابن الأنباری فی الوقف بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۳۹۳.....جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت تلاوت کی، وہ روزِ قیامت اس کے لئے نور ثابت ہوگی۔جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت کی طرف سننے کے لئے کان لگائے، اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جائے گی، جو چند در چند ہوتی جائے گی۔

شعب الإیمان بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۳۹۴.....جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اللہ ایک نیکی لکھ دیں گے۔اور میں نہیں کہتا کہ "بسم اللہ" سارا ایک حرف ہے۔بلکہ باء، سین، میم جدا جدا حرف ہیں۔اور میں نہیں کہتا کہ "الم" ایک حرف ہے۔بلکہ الف، لام، میم جدا جدا حرف ہیں۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۵.....جس نے قرآن کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے اللہ ایک نیکی لکھ دیں گے۔اور میں نہیں کہتا کہ "الم ذالک الکتاب" ایک ہی ہے۔بلکہ الف، لام، میم، ذال، لام، کاف جدا جدا حرف ہیں۔المصنف لعبدالرزاق بروایت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۳۹۶.....جس نے قرآن پڑھا، اس کے لئے اللہ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں لکھ دیں گے۔اور جس نے قرآن سنا، اس کے لئے اللہ ہر حرف کے عوض ایک نیکی لکھ دیں گے۔اور اس کو ان لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا جو پڑھتے جائیں گے اور منازل ترقی عبور کرتے جائیں گے۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۳۹۷.....قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قرآن کی ایک آیت سننا سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے۔اور ایک آیت پڑھنا عرش کے تلے کی تمام اشیاء سے افضل ہے۔ابو الشیخ، والدیلمی بروایت صھیب

۲۳۹۸.....جس نے قرآن پڑھا اور شب وروز اس کی تلاوت کی۔اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا.....اللہ تعالیٰ اس کے گوشت وخون کو

جہنم کی آگ پر حرام فرمادیں گے۔اور کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کی رفاقت میسر فرمائیں گے۔حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔الصغیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۳۹۹......جس نے قرآن پڑھا، اللہ پر لازم ہے کہ آگ اس کو نہ کھائے۔بشرطیکہ اس نے اس میں خیانت نہ کی ہو۔اس کے ساتھ دنیا نہ کھائی ہو۔اس کے ذریعہ دکھاوے وریاکاری میں مبتلا نہ ہوا ہو اور اس کو کسی غیر کے سپرد نہ کردیا ہو۔الدیلمی بروایت ابی عتبة الحمصی

۲۴۰۰......یہ قرآن جو تمہارے ہاں آویزاں ہیں تمہیں غفلت میں نہ ڈال دیں کہ تم ان کو بھول جاؤ۔بے شک اللہ تعالیٰ ایسے دل کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا جس نے قرآن کو محفوظ کر رکھا ہو۔الحکیم بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۴۰۱ ......اللہ اس بندے کو عذاب نہ فرمائیں گے جس نے قرآن کو یاد کر رکھا ہو۔الدیلمی بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۲......اگر قرآن کو کسی چمڑے میں کردیا جائے اور آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔مسنداحمد بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۳......اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو جلا نہ سکے گی۔ابن الضریس. الحکیم بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۴......اگر قرآن کسی چمڑے میں ہو تو آگ اس کو چھو نہ سکے گی۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه بروایت سهل بن سعد. شعب الإیمان بروایت عقبةبن عامر

۲۴۰۵ جس نے قرآن مصحف شریف قرآن میں دیکھ کر پڑھا، اس کے لئے دو ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔اور جس نے قرآن مصحف شریف میں دیکھے بغیر پڑھا، اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔الکامل لإبن عدی رحمة اللہ علیه، شعب الإیمان بروایت اوس الثقفی

۲۴۰۶ ......جس نے مصحف شریف میں دیکھنے پر پابندی ودوام کیا جب تک دنیا میں رہے گا اس کو آنکھوں سے فائدہ پہنچتا رہے گا۔

ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنهما

۲۴۰۷......جس نے قرآن دیکھ کر پڑھا اس کی بینائی محفوظ رہے گی۔ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۴۰۸......جس نے ہر روز قرآن کی دوسوآیات دیکھ کر پڑھیں، اس کی قبر کے آس پاس والی سات قبروں کے لئے اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین سے عذاب ہلکا کردیں گے خواہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

ابی داؤد فی المصاحف، الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنه

اس روایت میں اسمٰعیل بن عیاش، یحییٰ بن سعد سے روایت کرتے ہیں۔اور محدثین کا خیال ہے کہ اسمٰعیل کی روایت حجازیین سے درست نہیں ہوتی بخلاف شامیین کے۔لیکن علامہ شمس الدین ذھبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں فی الجملہ ان کی روایت کو قابلِ استدلال تسلیم نہیں کرتا۔من تکلم فیه. ج ۲ ص ۴۷

۲۴۰۹ جس نے دوسوآیات کی تلاوت کرلی اس نے بہت بڑا عمل انجام دیا۔ابو نعیم بروایت المقدام

۲۴۱۰......جس نے راہِ خدا میں ہزار آیات کی تلاوت کرلی، قیامت کے روز اس کا نام نبیین، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔جن کی رفاقت کا کیا ہی کہنا؟ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیه، مسنداحمد ابن السنی، المستدرک للحاکم، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیه بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنه

۲۴۱۱......جس نے رات کے پہر چالیس آیات کی تلاوت کرلی، اسے غافلین میں شمار نہ کیا جائے گا۔اور جس نے سوآیات کی تلاوت کرلی، اسے قانتین اطاعت شعار بندوں میں لکھا جائے گا۔اور جس نے دوسوآیات کی تلاوت کرلی، اس رات کی بابت قرآن اس کے خلاف حجت نہیں کرے گا۔اور جس نے رات کے وقت پانچ سوآیات کی تلاوت کرلی، اس کے لئے جنت کا خزانہ ہوگا۔

شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنه

۲۴۱۲......جس نے رات کو تیس آیات کی تلاوت کی، اس رات کوئی درندہ یا چور اس کو ضرر نہ پہنچا سکے گا۔بلکہ وہ اور اس کے اہل خانہ اور مال سب خیر وعافیت میں رہیں گے حتیٰ کہ صبح ہوجائے۔الدیلمی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۴۱۳ ...... جس نے رات کو "الم سجدہ، اقتربت الساعۃ، تبارک الذی" ان تین سورتوں کی تلاوت کی، تو یہ اس کے لئے شیطان اور اس کے شر سے حفاظت کا ذریعہ بنیں گی اور اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے درجات بلند فرمائیں گے۔ ابوالشیخ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۴۱۴ جس نے دل کی یادداشت کے ساتھ یاد کیھ کر قرآن کا ختم کیا، اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں ایک درخت عطا فرمائیں گے۔

ابن مردویہ بروایت ابن الزبیر

۲۴۱۵ ...... جس نے دل کی یادداشت کے ساتھ یاد کیھ کر قرآن پڑھا حتیٰ کہ پورا کرلیا تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے ایک ایسا درخت اگادیں گے، اگر کوئی کوا اس کے پتے میں انڈے دے۔ پھر وہ اٹھے اور اڑنے لگے تو اس کو موت آجائے گی مگر اسی پتے کی مسافت قطع نہیں ہوسکے گی۔

الرافعی بروایت حذیفة، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، المستدرک للحاکم تعقب شعب الإیمان وابن مردویہ بروایت ابن الزبیر

سات دن میں ختم قرآن

۲۴۱۶ ...... جس نے سات دن میں قرآن ختم کرلیا، اللہ اس کو محسنین میں لکھ دیں گے۔ لیکن تین دن سے کم میں ختم نہ کرو بلکہ جو پڑھنے میں نشاط ورغبت محسوس کرے تو وہ حسنِ تلاوت میں وقت لگائے۔ الدیلمی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۱۷ ...... جس نے سات دن میں قرآن ختم کیا تو یہ مقربین کا عمل ہے۔ اور جس نے پانچ دن میں قرآن ختم کیا تو یہ صدیقین کا عمل ہے۔ اور جس نے تین دن میں قرآن ختم کیا تو یہ نبیین کا عمل ہے اور پُر از مشقت ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم اس کی طاقت رکھو گے۔ اِلا یہ کہ کوئی رات بھر مشقت اٹھائے، یا سورۃ شروع کرلے اور اس کو آخر تک پہنچانے کا ارادہ کرلے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا تین دن سے کم میں بھی ختم کیا جاسکتا ہے؟ فرمایا: نہیں بلکہ جو پڑھنے میں نشاط ورغبت محسوس کرے تو وہ حسنِ تلاوت میں وقت لگائے۔

الحکیم بروایت مجاھد مرسلا

۲۴۱۸ ... جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ ہی مرگیا اللہ اس کو قیامت کے روز کاتبین فرشتوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ ابونصر السجزی فی الإبانة بروایت معاذ

حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۱۹ ... جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا اور جماعتِ مسلمین کے ساتھ ہی مرگیا اللہ اس کو قیامت کے روز کاتبین اور سردار فرشتوں کے ساتھ اٹھائیں گے۔ اور جس نے قرآن پڑھا اور وہ اس میں اٹکتا ہے لیکن پھر بھی چھوڑتا نہیں تو اس کو دگنا اجر ہوگا۔ اور جو قرآن کا حریص ہے لیکن اس کو پڑھ بھی نہیں سکتا اور چھوڑتا بھی نہیں، اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے روز اس کے خاندان کے اشراف ومعزز لوگوں میں اٹھائیں گے۔ اور ان کو مخلوق پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہوگی جیسی سرخاب کو تمام پرندوں پر ہے۔ اور جیسے چراگاہ میں چشمہ کو آس پاس کی ساری زمین پر فوقیت ہوتی ہے۔ پھر ایک منادی نداء دے گا: کہاں ہیں وہ لوگ، جن کو جانوروں کا چرانا میری کتاب کی تلاوت سے مانع نہیں ہوتا تھا؟ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کو کرامت وعزت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پروانۂ نور اس کے دائیں ہاتھ اور پروانۂ خلد بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس کے والدین مسلمان ہوں گے تو ان کو دنیا اور اس کے ساز وسامان سے قیمتی جوڑا پہنایا جائے گا۔ وہ کہیں گے: یہ کس سبب سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ ابن زنجویہ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ شعب الإیمان بروایت معاذ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۰ جس نے قرآن پڑھا اور دن رات اس کی تلاوت کی۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا۔ اللہ تعالیٰ قرآن اس کے گوشت پوست اور رگ وپٹے میں بسادیں گے۔ اور کاتبین، نیکوکار اور سردار فرشتوں کی رفاقت میسر فرمائیں گے۔ حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ قرآن اس کے لئے حجت ہوگا۔ اور قرآن بارگاہِ رب العزت میں کہے گا: اے پروردگار! ہر شخص دنیا میں عمل کرکے اپنی اجرت لیتا تھا سوائے اس شخص کے۔ یہ شب وروز مجھ ہی میں مصروف رہتا تھا۔ میرے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانتا تھا۔ پس پروردگار! اس کو نواز دیجئے۔ پھر اس شخص

کو بادشاہی کا تاج پہنایا جائے گا اور عزت و کرامت کا حلہ زیب تن کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! میں تو اس کے لئے اس سے زیادہ کا خواہشمند تھا۔ تب اللہ تعالیٰ پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ قرآن سے فرمائیں گے: کیا اب تو راضی ہے؟ وہ کہے گا: پروردگار! جی پروردگار! اب میں راضی ہوں۔
اور جو شخص اس قرآن کو سن رسیدگی کے بعد حاصل کرے گا اور اس میں اٹکے گا اللہ تعالیٰ اس کو دھرا اجر مرحمت فرمائیں گے۔

شعب الإیمان بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۱..... جو شخص اپنے بیٹے کو قرآن پڑھائے، تو قیامت کے روز اس کے والدین کو بادشاہت کا تاج اور ایسا لباس پہنائیں گے، کہ کسی انسان کی نظر سے ایسا لباس نہ گذرا ہوگا۔ ابن عساکر بروایت ابان بن ابی عیاش. عن رجاء بن حیوۃ عن معاذ بن جبل

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے۔ ابان راوی ضعیف ہے۔ نیز رجاء کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں۔

۲۴۲۲..... قرآن اپنے قاری کے لئے قیامت کے روز کیا ہی بھلا شفاعت کنندہ ہوگا؟ بارگاہِ رب العزت میں کہے گا: اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرمائیے! اس کو عزت و کرامت کا تاج پہنادیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! ابھی اور اضافہ فرمائیے۔ پھر اس کو عزت و کرامت کا مکمل لبادہ پہنادیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب یوں اور اضافہ فرمائیے، کہ اس کو اپنی رضاء کا پروانہ عطا کردیجئے۔ کیونکہ اللہ کی رضاء کے بعد کوئی شے بڑی نہیں۔ ابونعیم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ. ابن ابی شیبہ عنہ موقوفاً

۲۴۲۳..... قیامت کے دن صاحب قرآن آئے گا تو قرآن کہے گا: یارب! اس کو خلعت مرحمت فرمائیے۔ اس کو عزت و کرامت کا تاج پہنادیا جائے گا۔ قرآن پھر کہے گا پروردگار! اب یوں اور اضافہ فرمائیے، کہ اس کو اپنی رضاء کا پروانہ عطا کردیجئے۔ تو پروردگار اس کو رضاء کا پروانہ عطا فرمادیں گے۔ اور اس کو کہا جائے گا: قرآن پڑھتا اور اس کو ہر آیت کے بدلے ایک ایک نیکی عطا کی جائے گی۔

بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۲۴..... جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہے۔ قارئینِ قرآن میں سے جو فرد جنت میں داخل ہوگا اس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوگا۔

ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

جنت کے درجات کی تعداد

۲۴۲۵..... جنت کے درجات کی تعداد آیاتِ قرآنیہ کے بقدر ہے۔ ہر آیت کے مقابلہ میں ایک ایک درجہ ہے۔ قرآن کی آیات چھ ہزار دوسو سولہ ہیں۔ جنت کے ہر دو درجوں کے درمیان آسمان و زمین کی مسافت ہے۔ اس طرح یہ جنتی شخص قرآن کے ذریعہ جنت کے اعلیٰ علیین سب سے بلند درجہ تک پہنچ جائے گا۔ جس کے ستر ہزار ستون ہیں۔ اور وہ مکمل عمارت ایک یاقوت ہے۔ جو کئی دن و رات کی مسافت سے روشن نظر آتا ہے۔ الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۲۶..... قرآن دس لاکھ ستائیس ہزار حروف کا مجموعہ ہے۔ جس نے اس کو صبر اور ثواب کی امید کے ساتھ پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے بدلہ ایک حور عین ہوگی۔ الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ. ابن مردویہ. ابونصر السجزی فی الإبانۃ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے مصنف فرماتے ہیں ابونصر کی روایت سند و متن دونوں ضعف رکھتے ہیں۔ نیز اس میں قرآن کے مضمون کی مخالفت بھی ہے۔ لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ تلاوت منسوخ ہوگئی ہو جبکہ مضمون کی افادیت یونہی موجود ثابت ہو۔

خلاصہ کلام: ..... احقر عرض کرتا ہے حدیث ضعیف ہے، دیکھئے: المغیر ۱۰۲۔

۲۴۲۷..... جس نے حالتِ قیام میں نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض سو نیکیاں ہوگی۔ جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا، اس کے لئے ہر حرف کے عوض پچاس نیکیاں ہوگی۔ جس نے بغیر نماز کے پڑھا اس کے لئے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہوگی۔ جس نے قرآن

کوسنااس کے لئے ہرحرف کے عوض ایک نیکی ہوگی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۲۸.....نماز میں قرآن پڑھنا غیرِ نماز میں قرآن پڑھنے سے افضل وبہتر ہے۔غیرِ نماز میں قرآن پڑھنا دوسرے ذکرواذکار سے بہتر ہے۔ذکر صدقہ سے بہتر ہے۔صدقہ روزے سے بہتر ہے۔روزہ جہنم سے ڈھال ہے۔عمل کے بغیر قول کا اعتبار نہیں۔عمل اور قول ہردو کا نیت کے بغیر اعتبار نہیں۔عمل،قول اور نیت کسی چیز کا اتباع سنت کے بغیر اعتبار نہیں۔ ابونصر السجزی فی الإبانةبروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث کا مضمون وسند ہردو ضعیف ہیں۔

۲۴۲۹.....جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف سنا،اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔دس خطائیں محو کی جائیں گی۔دس درجات بلند کئے جائیں گے۔جس نے بیٹھ کر نماز میں قرآن پڑھا،اس کے لئے ہرحرف کے عوض پچاس نیکیاں لکھی جائیں گی۔پچاس خطائیں محو کی جائیں گی۔پچاس درجات بلند کئے جائیں گے۔

اور جس نے حالتِ قیام میں نماز میں قرآن کا ایک حرف پڑھا،اس کے لئے اس کے عوض سونیکیاں لکھی جائیں گی۔سوخطائیں محو کی جائیں گی۔سودرجات بلند کئے جائیں گے۔اور جس نے اتنا پڑھا کہ ختم تک پہنچا دیا اللہ اس کی دعا قبول فرمائیں گے خواہ تاخیر کیوں نہ ہوجائے۔

الکامل لإبن عدی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۳۰.....جوقرآن کی فاتحہ میں یعنی کسی کے قرآن شروع کرتے وقت حاضر ہوا وہ گویا کہ راہِ خدا میں کسی معرکہ کی فتح میں شریک ہوا۔جوختمِ قرآن پر حاضر ہوا وہ گویا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حاضر ہوا۔محمد بن نصر ،ابن الضریس بروایت ابی قلابة مرسلاً

۲۴۳۱.....جوقرآن کی فاتحہ میں حاضر ہوا وہ گویا کہ راہِ خدا میں لڑے جانے والے معرکوں کی فتح میں شریک ہوا۔جوختمِ قرآن پر حاضر ہوا وہ گویا کہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے موقعہ پر حاضر ہوا۔ابوالشیخ۔الدیلمی بروایت مختلف اسناد کے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔

۲۴۳۲.....قرآن پڑھتا رہ،قرآن پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔

مسند احمد ،الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ ،الصحیح لمسلم بروایت البراء رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے سورۂ کہف کی تلاوت کی تو گھر میں بندھا ایک جانور بدکنے لگا دیکھا تو ایک بادل سا چھایا ہوا ہے۔اس کا ذکر آپ ﷺ سے کیا تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

سورۂ کہف کی فضیلت

۲۴۳۳.....اے اسید پڑھتا رہتا۔کیونکہ ملائکہ تیری آواز سن رہے تھے۔اگر تو یوں ہی پڑھتا رہتا تو آسمان وزمین کے درمیان بادل کا سا سائبان رونما ہوجاتا،جسے تمام لوگ دیکھتے اور اس میں ملائکہ ہوتے۔الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت محمود بن لبید عن اسید بن حضیر

حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر سے مروی ہے کہ انہوں نے رات کے پہر تلاوت شروع کی۔ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا،وہ اپنے دائرے میں چکر کاٹنے لگا۔توانہوں نے تلاوت موقوف کردی اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۲۴۳۴.....اے اسید پڑھتا رہتا۔کیونکہ یہ تو ایک فرشتہ تھا،جوقرآن سن رہا تھا۔المصنف لعبدالرزاق رحمة اللہ علیہ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی سلمۃ حضرت اسید رضی اللہ عنہ بن حضیر شب کو نماز میں مشغول تھے۔وہ خود فرماتے ہیں:اچانک میں نے دیکھا کہ مجھے ابر کے ٹکڑے نے ڈھانپ لیا اور اس میں چراغ سے جل رہے ہیں۔تو میں نے نماز موقوف کردی۔اور حضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب مرحمت فرمایا۔

۲۴۳۵.....کوئی قوم مجتمع ہوکر کتاب اللہ کا آپس میں دور نہیں کرتی،مگر وہ اللہ کی مہمان بن جاتی ہے۔اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔یہاں تک کہ وہ اس مجلس سے کھڑے ہوجائیں یا کسی اور گفتگو میں مصروف ہوجائیں۔

اور جو بندہ اس خطرہ کے پیشِ نظر، کہ کہیں علم ناپید ہوجائے، علم کی تلاش وجستجو میں نکل کھڑا ہوا۔ یا کوئی بندہ اس خوف کے دامن گیر ہونے پر کہ کہیں علم مٹ جائے، اس کو لکھنے اور نقل کرنے کی غرض سے نکلا...... وہ شب وروز جہاد فی سبیل اللہ میں مصروف غازی کی طرح ہوگا۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کبھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الرزین

۲۴۳۶...... اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کوئی قوم مجتمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت اور آپس میں اس کا درس نہیں دیتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ملائکہ ان کو گھیر لیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکرِ خیر اپنے پاس حاضر ملائکہ سے فرماتے ہیں۔ اور جس کو اس کا عمل پیچھے چھوڑ جائے، اس کا حسب نسب اس کو کبھی آگے نہیں بڑھا سکتا۔ المصنف لعبدالرزاق بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۴۳۷...... جس گھر میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کی جاتی ہے، اس مبارک گھر میں ملائکہ حاضری دیتے ہیں۔ شیاطین اور آسیبی اثرات وہاں سے دفعان ہوجاتے ہیں۔ اس گھر والوں میں وسعت وفراخی خوب ہوجاتی ہے۔ خیر بڑھ جاتا ہے، شر کم ہوجاتا ہے۔ اور جس گھر میں قرآن کی تلاوت نہیں کی جاتی...... شیاطین اور برے اثرات اس گھر میں ڈیرہ ڈال لیتے ہیں۔ ملائکہ وہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس گھر والوں کے مال ورزق وغیرہ میں عسرت وتنگدستی ہوجاتی ہے۔ خیر کم ہوجاتا ہے۔ شر بڑھ جاتا ہے۔

محمدبن نصر بروایت انس رضی الله عنهٗ ابن ابی شیبه. محمد بن نصر بروایت ابو هریره رضی الله عنه موقوفا

۲۴۳۸...... یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو فرمایا: اے بنی اسرائیل! اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے: اس کی کتاب پڑھو...... اور اس کی کتاب پڑھنے والوں کی مثال یوں ہے کہ ایک قوم اپنے قلعہ میں ہے۔ ان کا دشمن اس قلعہ کا رخ کرتا ہے۔ اہلِ قلعہ قلعہ کے ہر ہر گوشہ میں پہرا بٹھادیتے ہیں۔ دشمن آکر جس جانب کا بھی رخ کرتا ہے وہاں محافظین قلعہ کو چوکس پاتا ہے، جو اس کو ہر اطراف سے دھکیل دیتے ہیں۔ تو بس یہی مثال قرآن پڑھنے والوں کی ہے۔ جو اپنے قلعہ وحفاظت گاہ میں محفوظ و پرامن ہیں۔

السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت علی رضی الله عنه

۲۴۳۹...... اے معاذ! اگر تو خواہشمند ہے...... سعادت مندوں کی زندگی کا! شہیدوں کی موت کا! یوم حشر کی نجات کا! یوم خوف سے امن کا! تاریکیوں کے دن روشنی کا! تپتے دن سائے کا! پیاس وتشنگی کے دن سیرابی کا! بے سروسامانی کے دن وزن اعمال کا! گمراہی وبھٹکنے کے دن سیدھی راہ کا! تو...... تو قرآن کو سینے سے لگا اور اس کو پڑھ۔ بے شک وہ رحمٰن کا ذکر ہے۔ شیطان سے حفاظت ہے اور میزان عمل میں گراں وزن ہے۔

الدیلمی بروایت غضیف بن الحارث

۲۴۴۰...... اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں: جس کو تلاوتِ قرآن نے مجھ سے دعا وسوال کرنے سے مشغول رکھا، میں اس کو شکر گذاروں سے افضل عطا کروں گا۔ ابن الأنباری فی الوقف وابوعمرو الدانی فی طبقات القراء بروایت ابی سعید

۲۴۴۱...... دل بھی لوہے کی مانند زنگ آلود ہوجاتے ہیں۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ان کی جلاء کیا ہے؟ فرمایا: تلاوتِ قرآن۔

محمد بن نصر، المخرائطی فی اعتلال القلوب، الحلیه، شعب الإیمان، الخطیب بروایت ابن عمر رضی الله عنه

۲۴۴۲...... اس کی تلاوتِ قرآن کریم عنقریب اسکو اس سے روک دے گی۔ السنن لسعید بروایت جابر رضی الله عنه

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی حدیث کہتے ہیں آپ ﷺ کو کسی نے کہا کہ فلاں شخص رات کو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے لیکن صبح کو چوری کرتا ہے تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۲۴۴۳...... جس نے قرآن پڑھا اور اس کی تفسیر ومعانی کو بھی جان لیا لیکن پھر بھی اس پر عمل نہ کیا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

ابونعیم بروایت انس رضی الله عنه

قرآن کریم کی شفاعت

۲۴۴۴ ۔ ۔ روزِ قیامت قرآن آدمی کے حلیہ میں آئے گا۔ پس ایک شخص کو پیش کیا جائے گا، جس نے اس قرآن کو آدمی کے حلیہ میں اٹھا رکھا ہوگا۔ لیکن اس اٹھانے والے نے اس کا حق نہ ادا کیا ہوگا۔ تو وہ اس کے خلاف مدعی بنے گا اور کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے اٹھایا۔ لیکن یہ برا اٹھانے والا ہے۔ اس نے میری حدود کو پامال کیا۔ میرے فرائض کو ضائع کیا۔ میری نافرمانی کا ارتکاب کیا۔ میری طاعت کو خیرآباد کہا۔ سو اس طرح قرآن اس کے خلاف طرح طرح کے الزامات عائد کرے گا۔ آخر اس کو کہا جائے گا: تمہارا اختیار ہے، اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑے گا ..... جب تک کہ اس کو منہ کے بل جہنم میں نہ گرادے۔ پھر ایک نیکوکار شخص کو لایا جائے گا اس نے بھی اس کو اٹھا رکھا ہوگا۔ اور اس کے حقوق کی حفاظت کی ہوگی۔ اس کے لئے اس پر سوار قرآن حمایتی بن کر سامنے آئے گا اور کہے گا: اس نے مجھے اٹھایا اور میری حدود کی رعایت کی۔ میرے فرائض پر عمل کیا۔ میری نافرمانی سے اجتناب کیا۔ میری طاعت کا متبع رہا۔ اس طرح قرآن اس کے حق میں طرح طرح کی خوبیاں شمار کرائے گا۔ حتیٰ کہ اسے کہا جائے گا جا تیرا اختیار ہے، اس کے ساتھ جو چاہے کر۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑ لے گا اور اس وقت تک نہیں چھوڑے گا...... جب تک کہ اس کو ریشم کا حلّہ زیبِ تن نہ کرادے اور بادشاہت کا تاج اس کے سر پر نہ رکھوادے اور جام شراب نہ پلوادے۔ ابن ابی شیبہ. ابن الضریس بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۲۴۴۵ ..... جس نے کسی امیر کے پاس حرص کے تقاضا سے کتاب اللہ پڑھی، اللہ تعالیٰ ہر حرف کے بدلے اس پر لعنت فرمائیں گے۔ اور پھر اس پر یہ ایک لعنت دس لعنتیں بن کر برسیں گی۔ اور روز قیامت قرآن اس سے جھگڑے گا۔ تب یہ شخص اپنی ہلاکت کو روئے گا۔ انہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے "آج اپنے لئے صرف ایک ہلاکت پر اکتفاء نہ کرو بلکہ اپنے لئے بہت سی ہلاکتیں پکارو۔ الآیۃ۔

المسند لأبي يعلى بروايت ابن عمر رضي الله عنهما الديلمي بروايت ابي الدرداء رضي الله عنه

دیلمی کی روایت میں ایک راوی عمرو بن بکر السکسکی ہے۔ اور یہ راوی غیر معتبر ہے اس کی مرویات منکر ہیں۔ مزید تفصیل دیکھئے میزان الاعتدال ج۵/ص۳۰۰۔

۲۴۴۶ چاہت و رشک دو شخصوں کے سوا کسی میں جائز نہیں۔ ایک وہ، جس کو اللہ نے قرآن عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہا۔ دوسرا وہ شخص، جس کو اللہ نے مال خوب عطا کیا ہو اور وہ دن ورات اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔

محمد بن نصر في الصلاة بروايت ابن عمر رضي الله عنهما

۲۴۴۷ ..... قرآن پڑھنے والے کے لئے فقر وافلاس کا شائبہ نہیں۔ اور اس کے بغیر غنی کا تصور نہیں۔ ابن ابی شیبہ بروایت الحسن مرسلاً

۲۴۴۸ ..... اے حاملین قرآن! اہل آسمان اللہ کے ہاں تمہارا ذکر کرتے ہیں۔ پس تم مزید خوب کتاب اللہ کی تلاوت کر کے اس کے ہاں مقام محبت پیدا کرو۔ اور وہ اپنی محبوبیت کے ساتھ ساتھ اپنے بندوں کے ہاں بھی تم کو محبوب بنادے۔ ابو نعیم بروایت صهيب

۲۴۴۹ ..... جس نے قرآن پڑھنا شروع کیا لیکن حفظ کرنے سے قبل ہی موت نے اسے آلیا، تو اس کی قبر میں ایک فرشتہ اس کو پڑھائے گا حتیٰ کہ وہ حافظ ہو جائے۔ ابو الحسن بن بشران في فوائده وابن النجار بروايت ابي سعيد

۲۴۵۰ ..... جس نے قرآن پڑھا۔ اپنے رب کی حمد وثناء کی۔ اپنے پیغمبر ﷺ پر درود بھیجا۔ اور اپنے رب سے استغفار کی، تو اس نے خیر کو صحیح جگہ تلاش کرلیا۔ شعب الإيمان بروايت ابو هريره رضي الله عنه

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۵۱ جس نے قرآن کی ایک آیت پڑھی اسے جنت میں ایک درجہ نصیب ہوا اور نور کا چراغ اس کے لئے روشن ہوا۔

شعب الإيمان بروايت ابن عمرو

۲۴۵۲...... جس نے حدِ بلوغت سے قبل ہی قرآن پڑھ لیا، اسے بچپن ہی میں حکمت و دانائی عطا ہوگئی۔

ابن مردویه. شعب الإيمان بروايت ابن عباس رضي الله عنهما

۲۴۵۳...... جس نے قرآن یاد کرلیا اللہ کے ہاں اس کی ایک دعا ضرور قبول ہوگی اب اس کا اختیار ہے خواہ دنیا ہی میں اس سے کچھ مانگ لے یا آخرت کے لئے کچھ مانگ کر ذخیرہ کرلے۔ عبدالجبار الخولاني في تاريخ داريا بروايت جابر رضي الله عنه

۲۴۵۴...... جو اولین وآخرین کا علم جمع کرنے کا خواہشمند ہو، وہ قرآن میں غور وتدبر کرے۔ الديلمي بروايت انس رضي الله عنه

۲۴۵۵...... قرآن کا ماہر، نیکوکار کاتب قرآن فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور وہ شخص، جو قرآن کو پڑھتا ہے اور مشقت اٹھاتا ہے، اس کو دہرا اجر ہوگا۔

الصحيح لابن حبان بروايت عائشه رضي الله عنها

۲۴۵۶...... جس شخص کو قرآن اور ایمان کی دولت عطا ہوئی، وہ اس اترجہ پھل کی مانند ہے، جس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی عمدہ۔ اور جو شخص قرآن اور ایمان ہر دو کی دولت سے محروم رہا وہ ایلوے کی طرح ہے۔ ذائقہ تلخ تو خوشبو بھی ندارد۔ اور اس شخص کی مثال، جس کو ایمان تو عطا ہوا لیکن قرآن کی دولت سے محروم ہے کھجور کی مانند ہے۔ جس کا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے لیکن خوشبو ومہک نہیں ہوتی۔ اور اس شخص کی مثال، جس کو قرآن عطا ہوا لیکن ایمان کی دولت سے محروم ہے، ریحانہ پھول کی طرح ہے۔ جس کا ذائقہ تلخ لیکن خوشبو عمدہ۔ الصحيح لابن حبان بروايت ابي موسى رضي الله عنه

۲۴۵۷...... قرآن اور انسانوں کی مثال...... اس پیاسی زمین اور بارش کی سی ہے۔ جو بنجر و مردہ ہوچکی تھی۔ اللہ نے اس پر بارش برسائی تو وہ زمین لہلہا اٹھی۔ اللہ نے مزید موسلا دھار بارش برسائی۔ تو زمین مزید شاداب وتر وتازہ ہوگئی۔ مینہ مسلسل برستا رہا...... حتیٰ کہ وادیاں بہہ پڑیں اور زمین کی سوتوں سے بیج نکل آئے اور اگنا شروع ہوئے۔ اللہ نے زمین سے اس کی زیب وزینت اور انسانوں اور جانوروں کا رزق نکالا۔ تو بس قرآن نے بھی انسانوں کے ساتھ یہی برتاؤ کیا۔ ابونعيم والديلمي بروايت ابي سعيد

۲۴۵۸...... کوئی مؤمن مرد یا عورت ایسا نہیں جس کا جنت میں کوئی نائب نہ ہو۔ اگر مؤمن قرآن پڑھتا ہے تو وہ اس کے لئے محل تعمیر کرتا ہے۔ اگر تسبیح کرتا ہے تو اس کے لئے درخت اگاتا ہے۔ مؤمن اگر قرآن وتسبیح کی رسد رسانی سے رک جاتا ہے تو وہ بھی رک جاتا ہے۔

الصحيح للبخاري رحمة الله عليه في تاريخه. الديلمي بروايت انس رضي الله عنه

اس میں ایک راوی یحییٰ بن حمید ہے، ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی مرویات درست نہیں۔

۲۴۵۹...... اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔ جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات میں نازل ہوا ہے۔ نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانو۔ جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کرو۔ جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہو۔ امثال سے عبرت حاصل کرو۔ محکم یعنی ناقابل تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہو۔ متشابہ یعنی مشتبہ المعنیٰ آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ۔ اور یوں کہو "ہم اس پر ایمان لے آئے اور یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے۔"

ابن حزم. الفردوس للديلمي رحمة الله عليه. المستدرك للحاكم. ابونصر السجزي في الإبانة بروايت ابن مسعود رضي الله عنه

۲۴۶۰...... تم پر تلاوتِ قرآن لازم ہے۔ شعب الإيمان

واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو شکایت کی کہ اس کے حلق میں تکلیف ہے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

۲۴۶۱...... اللہ عزوجل نے کوئی ایسی آیت نازل نہیں کی، جس کا ظاہری وباطنی معنی نہ ہو۔ ہر حرف کی ایک حد ہے اور ہر حد کی ابتداء ہے۔

ابوعبيد في فضائله. ابونصر السجزي في الإبانة بروايت الحسن مرسلا

۲۴۶۲...... قرآن محض تلاوت کا نام نہیں علم محض روایت کرنے کا نام نہیں بلکہ قرآن ہدایت اور علم درایت سمجھنے کا نام ہے۔

الديلمي بروايت انس رضي الله عنه

۲۴۶۳...... جنت میں ایک نہر ہے، جس کو ریان کہا جاتا ہے۔ اس پر مرجان کا ایک شہر آباد ہے۔ اس کے سونے چاندی کے ستر ہزار دروازے ہیں۔ وہ حاملِ قرآن کے لئے ہوگا۔ ابن عساكر بروايت انس رضي الله عنه

اس میں ایک راوی کثیر بن حکیم متروک ہے۔

۲۴۶۴..... حاملینِ قرآن اہلِ جنت کے نقباء ہیں جن کا درجہ سردار سے قدرے کم ہوتا ہے اور شہداء اہلِ جنت کے دل ہیں۔ اور انبیاء اہل جنت کے سردار ہیں۔ ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۶۵..... قرآن سارا درست ہے۔ البخاری رحمۃ اللہ علیہ فی تاریخہ بروایت رجل صحابی

۲۴۶۶..... قرآن کسکسہ یا کشکشہ میں نازل نہیں ہوا بلکہ خالص عربی میں نازل ہوا ہے۔ ابونعیم بروایت بریدۃ

عرب ہی کا قبیلہ بنی بکر سین کو کاف سے اور قبیلہ تمیم شین کو کاف سے بدل دیتا تھا۔ یہ کسی بھی وجہ سے ہو، فصاحت سے مانع ہے۔ اس وجہ قرآن میں اس کو استعمال نہیں کیا گیا۔ الغریب لابن قتیبہ ج ۲ / ص ۴۰۴

۲۴۶۷..... قرآن اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت و گرانی رکھتا ہو۔ اور آسان ہے اس شخص پر جو اس کا متبع ہو۔ اور یہ فیصلہ کن قول ہے۔ اور میری حدیث بھی اس شخص پر مشکل اور دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت و گرانی رکھتا ہو۔ لیکن جس نے میری حدیث کو مضبوطی سے تھاما اور اس کو سمجھا، حفظ کیا تو یہ بھی قرآن کے ساتھ آئے گی۔ اور جس نے قرآن و حدیث میں سستی و کاہلی برتی، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔ ابونعیم بروایت الحکم بن عمیر

قرآن و حدیث سے محبت کرو

۲۴۶۸..... قرآن اس شخص پر دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں گرانی رکھتا ہو۔ اور آسان ہے اس شخص پر جو اس کا متبع ہو۔ اور میری حدیث بھی اس شخص پر دشوار ہے، جو اس سے طبیعت میں کراہت رکھتا ہو۔ لیکن اپنے متبع پر آسان ہے۔ جس نے میری حدیث کو سنا سمجھا اور حفظ کیا۔ پھر اس پر عمل بھی کیا تو یہ حدیث روزِ قیامت قرآن کے ساتھ آئے گی۔ جس نے میری حدیث میں لاپرواہی کا ثبوت دیا اس نے قرآن میں بھی تساہل سے کام لیا اور جس نے قرآن و حدیث میں سستی و کاہلی برتی، اس نے دنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔

الخطیب فی الجامع بروایت الحکم بن عمیر الثمالی

۲۴۶۹..... قرآن مختلف مراتب و حیثیات رکھتا ہے۔ پس تم عمدہ حیثیات میں اس کے حامل بن جاؤ۔ ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۰..... قرآن اللہ عزوجل کا کلام ہے۔ پس صاحب قرآن محارمِ الٰہیہ سے اجتناب کر کے اپنے رب کی عظمت کرے۔

ابونعیم بروایت جویبر عن الضحاک بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۱..... تم میں سے کون پسند کرتا ہے کہ صبح تڑکے وادی، بطحان و عقیق جائے اور دو سرخ، کوہان والی اونٹنیاں بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے؟ تو وہ شخص صبح سویرے مسجد کو جائے اور کتاب اللہ کی دو آیات پڑھ کر یا سیکھ کر آجائے۔ یہ اس کے لئے ان دو اونٹنیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اسی طرح تین آیتیں تین اونٹنیوں سے اور چار چار سے، اسی طرح اونٹنیوں کی تعداد سے آیات کی تعداد بہتر ہے۔

ابوداؤد، المسند لابی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ

۲۴۷۲..... آگاہ رہو..... جو اپنے رب کا مشتاق ہے وہ اس کا کلام سنے۔ کیونکہ قرآن کی مثال مشک کی اس تھیلی کی سی ہے جس کا منہ کھول دیا گیا ہو اور اس کی خوشبو و مہک ہر سو پھوٹ پڑی ہو۔ الدیلمی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۳..... کیا میں تم کو تجارت میں اس سے زیادہ نفع اٹھانے والا نہ بتاؤں، وہ شخص جو قرآن کی دس آیات سیکھ لے۔

المسند لابی یعلی، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۲۴۷۴..... قرآن ایسا شفاعت کنندہ ہے، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور ایسا مدعی ہے، جس کا دعویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ قیامت کے دن

جس کے لئے قرآن نے شفاعت کردی وہ نجات پا گیا۔اور اس روز جس کے خلاف دعویٰ کردیا اللہ اس کو جہنم میں اوندھا گرادیں گے۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۴۷۵......جب صاحب قرآن اپنی قبر سے اٹھے گا یہ قرآن خوبرو نوجوان کی شکل میں اس سے ملے گا اور کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔قرآن کہے گا میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔میں نے تجھے گرمیوں شدید دوپہر میں تشنہ رکھا تیری راتوں کو بیدار رکھا اور ہر شخص دنیا میں تجارت کرکے اپنا نفع لیتا تھا۔سوآج میں تیرے لئے ہر تجارت سے زیادہ نفع مند بنوں گا۔پھر پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدلآ باد بائیں ہاتھ میں مرحمت کردیا جائے گا۔اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیب تن کیا جائے گا۔کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں ہوسکتی۔والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے؟ کہا جائے گا:تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔پھر اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر ترقی کرتا جا تو جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ سبک روی سے پڑھے یا دھیرے دھیرے۔ابن ابی شیبہ، محمدبن نصر، ابن الضریس بروایت بریدۃ

۲۴۷۶......قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے پاس آئے گا جس وقت وہ اس کے سخت محتاج ہوں گے۔وہ مسلمان سے کہے گا: میں وہی ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اور اس کی جدائی تم پر شاق گذرتی تھی۔جو تمہیں بھوکا پیاسا اور مسلسل محنت ومشقت میں ڈالے رکھتا تھا۔وہ بندہ کہے گا: شاید تو قرآن ہے؟ پھر قرآن اس کو ساتھ لے کر پروردگار عزوجل کے ہاں پہنچے گا۔پھر پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدلآ باد بائیں ہاتھ میں مرحمت کردیا جائے گا۔اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیب تن کیا جائے گا، کہ ساری دنیا کئی گنا ہوکر بھی اس کی قیمت نہیں ہوسکتی۔والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے جبکہ ہمارے اعمال تو اس درجہ تک نہ تھے؟ کہا جائے گا:تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ابن الضریس بروایت ابی امامۃ

۲۴۷۷......اول کتاب ایک ہی عنوان اور ایک ہی لغت میں نازل ہوئی تھی۔جبکہ قرآن سات عنوان اور سات لغات پر نازل ہوا ہے۔نہی، امر، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔سو اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جان۔جس کا حکم ہوا ہے، اس کی تعمیل کر۔جس سے ممانعت کی گئی ہے، اس سے باز رہ۔محکم یعنی ناقابلِ تاویل آیات واحکام پر عمل پیرا رہ۔متشابہ مشتبہ المعنی آیات پر کھوج میں پڑے بغیر ایمان لے آؤ اور توقف اختیار کرو۔امثال سے عبرت حاصل کر۔اور جان رکھو یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمربن سلمۃ

۲۴۷۸......جس دل میں کچھ بھی قرآن نہیں وہ ویران واجڑے گھر کی مانند ہے۔مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، نیز فرمایا: حسن صحیح ہے۔

ابن منیع، ابن الضریس، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، ابن مردویہ، شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۴۷۹......جو قرآن کو اونچی آواز سے پڑھتا ہے وہ اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔اور جو پست آواز میں قرآن پڑھتا ہے وہ خفیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

۲۴۸۰......بے شک کمترین وبے وقعت گھر وہ ہے جس میں کچھ بھی کلام الٰہی نہیں۔قرآن پڑھتے رہو، ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔میں نہیں کہتا کہ "الٓمٓ" ایک حرف ہے۔بلکہ الف۔لام۔میم جدا جدا حرف ہیں۔شعب الایمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۴۸۱......مؤمنین کے گھر عرش والوں کے ہاں روشن چراغ ہیں، جن کو ساتوں آسمان کے ملائکہ مقربین جانتے ہیں۔وہ کہتے ہیں: یہ مؤمنین کے گھر ہیں جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔الحکیم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۸۲ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بہت سی اقوام کو رفعت وبلندی عطا فرماتے ہیں اور بہت سی اقوام کو پستی وذلت کا شکار کرتے ہیں۔

الصحیح لابن حبان بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۴۸۳ اللہ تعالیٰ غضب میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو ملائکہ غضب الٰہی کی وجہ سے تسبیح میں مشغول ہوجاتے ہیں۔پھر جب

پروردگار زمین کی طرف دیکھتے ہیں اور بچوں کو قرآن پڑھتا پاتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔

الکامل لابن عدی رحمة الله علیه، الشیرازی فی الألقاب، الدیلمی، ابن عساکر بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

مصنف فرماتے ہیں حدیث منکر ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو من گھڑت احادیث میں شمار کیا ہے۔

۲۴۸۴..... جب اللہ تعالیٰ غضب میں آتے ہیں تو ملائکہ غضب الٰہی کی وجہ سے تسبیح میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ پھر جب پروردگار حاملین قرآن کی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی سے بھر جاتے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۴۸۵..... اللہ تعالیٰ قرآن کے لئے توجہ فرماتے ہیں اور اس کو اس کے اہل سے سنتے ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۴۸۶..... جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بذاتِ خود قرآن کی تلاوت فرمائیں گے، تو لوگوں کو محسوس ہوگا آج سے پہلے کبھی سنا ہی نہیں۔ پھر مؤمنین اس کو یاد کرلیں گے اور منافقین بھول جائیں گے۔ الدیلمی بروایت ابوهریره رضی الله عنه

۲۴۸۷..... قرآن کا اکرام کرو۔ اس کو کچے پکے پتھروں پر نہ لکھو۔ بلکہ ایسی اشیاء پر لکھو جن سے مٹایا جا سکے، اور اس کو تھوک سے نہ مٹاؤ بلکہ پانی سے مٹاؤ۔ الدیلمی بروایت عائشه رضی الله عنها

۲۴۸۸..... جب حاملِ قرآن مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتے ہیں اس کا گوشت نہ کھانا۔ زمین عرض کرتی ہے: الٰہی! میں کیسے اس کا گوشت کھا سکتی ہوں؟ جبکہ تیرا کلام اس کے پیٹ میں ہے۔ الدیلمی بروایت جابر رضی الله عنه

۲۴۸۹..... اللہ کی رسی قرآن ہے۔ الدیلمی بروایت زیدبن ارقم رضی الله عنه

فصلِ دوم..... سور و آیاتِ قرآنیہ اور بسم اللہ کے فضائل میں

۲۴۹۰..... "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" ہر کتاب کی مفتاح ہے۔ الخطیب فی الجامع بروایت ابی جعفر مرسلاً

۲۴۹۱..... ہر مہتم بالشان امر، جس کی ابتداء "بِسْمِ اللّٰہِ" سے نہ کی جائے، وہ بے برکت رہتا ہے۔

عبدالقادر الرهاوی فی الأربعین بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۴۹۲..... سنو، کیا میں تمہیں ایسی آیت نہ بتاؤں، جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی..... وہ "بسم الله الرحمٰن الرحیم" ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت سلیمان بن بریدة عن ابیه

۲۴۹۳..... مسجد سے نہ نکلنا..... تاوقتیکہ میں تمہیں ایک سورۃ کی ایسی آیت نہ بتاؤں، جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے بعد میرے سوا کسی پر نازل نہیں ہوئی۔ پھر آپ ﷺ نے اسی شخص سے دریافت کیا: تم کس چیز سے اپنی نماز و قرآت کی ابتداء کرتے ہو؟ عرض کیا "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" سے فرمایا: بس یہی یہی۔ الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه بروایت بریدة

حدیث ضعیف ہے۔

۲۴۹۴..... جس نے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" چھوڑ دی اس نے کتاب اللہ کی ایک آیت چھوڑ دی۔ مجھ پر ام الکتاب کی جو آیات نازل ہوئیں انہی میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" بھی ہے۔ الدیلمی بروایت طلحة بن عبیدالله

سورۂ فاتحہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ○ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَاالضَّآلِّیْنَ○ آمین

۲۴۹۵.....سورۂ فاتحہ تہائی قرآن کے مساوی ہے۔عبدبن حمید بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۴۹۶.....اللہ تعالیٰ نے انجیل وتوراۃ میں بھی ام القرآن جیسی سورت نازل نہیں فرمائی اوروہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے۔اس میں جو بندے کے سوال ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۴۹۷.....قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! قرآن میں، نہ زبور میں، نہ انجیل میں اور نہ فرقانِ حمید میں ام القرآن کی مثل کوئی سورت نازل نہیں ہوئی۔اوروہ بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہیں، اور قرآنِ عظیم جو مجھے عطا کئے گئے۔

مسند احمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۴۹۸.....فاتحۃ الکتاب اس چیز کی طرف سے بھی کفایت کرتی ہے جس کے لئے قرآن کافی نہیں۔اگر فاتحۃ الکتاب کو ایک پلے میں اورقرآن کو دوسرے پلے میں رکھ دیا جائے تو فاتحہ قرآن پر سات مرتبہ بھاری ہوگی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۴۹۹.....فاتحۃ الکتاب زہر سے بھی شفاء دیتی ہے۔السنن لسعید، الصحیح لإبن حبان اوشعب الإیمان بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ ابوالشیخ فی الثواب بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ و ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۰۰.....فاتحۃ الکتاب ہر بیماری سے شفاء ہے۔شعب الإیمان عبدالملک بن عمیر مرسلاً

۲۵۰۱.....فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے خزانے سے نازل کی گئی ہے۔ابن راھویہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۰۲.....بندہ کسی گھر میں فاتحۃ الکتاب اورآیۃ الکرسی پڑھ لے تو اس دن اس گھر والوں کو کسی انسان یا جن کی نظر بد نہیں لگ سکتی۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمران بن حصین

۲۵۰۳.....افضل القرآن فاتحۃ الکتاب ہے۔المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۰۴.....چار چیزیں عرش کے نیچے خزانے سے اتری ہیں، ام الکتاب سورۂ فاتحہ آیۃ الکرسی، سورۂ بقرہ کی اختتامی آیات اور سورۂ کوثر۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابوالشیخ، الضیاء بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہاں بھی ذکر ہو اس سے اٰمن الرسول سے آخر تک کی آیات مراد ہیں

۲۵۰۵.....الحمدللہ رب العالمین ام القرآن، ام الکتاب اور سبع المثانی بار بار پڑھی جانے والی سات آیات ہے۔

ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

فاتحہ بندہ اور رب کے درمیان منقسم ہے

۲۵۰۶.....اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا خاص احسان فرمایا ہے، انہی میں مجھے فرمایا: میں تجھے فاتحۃ الکتاب عطا کرتا ہوں اور یہ میرے عرش

کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔اس کو میں نے اپنے اور تیرے درمیان نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔

ابن الضریس، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔یعنی الحمد سے مالک یوم الدین میں رب کی توصیف وثناء ہے۔ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہے اور اھدنا سے آخر تک بندہ کے لئے دعا ہے۔

۲۵۰۷... ام القرآن اپنے سوا ہر شیء کا بدل ہو سکتی ہے۔لیکن اس کا بدل کوئی شے نہیں ہو سکتی۔الدار قطنی، المستدرک للحاکم بروایت عبادة

۲۵۰۸... کیا میں تمہیں قرآن کی سورتوں میں سب سے بہتر سورت نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

مسند احمد بروایت عبداللہ بن جابر البیاض

۲۵۰۹... ہر مہتم بالشان اور اہم کام، جس کی ابتداء "الحمدللہ" سے نہ کی جائے، وہ بے برکت رہتا ہے۔بیھقی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۰... ہر ذی شان اور اہم کام، جس کی ابتداء الحمدللہ اور مجھ پر درود سے نہ کی جائے وہ بے برکت اور دم بریدہ انجام تک نہ پہنچنے والا رہتا ہے۔اس سے ساری برکت اٹھ جاتی ہے۔الرھاوی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۱... ہر مہتم بالشان جس میں الحمد للہ سے ابتداء نہ کی جائے وہ ادھورا رہتا ہے۔ابو داؤد بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۱۲... آمین بندگانِ مؤمنین کی زبان پر رب العالمین کی مہر ہے۔

الکامل لابن عدی رحمة اللہ علیہ، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ فی الدعاء بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

یعنی دعا اور سورۂ فاتحہ کے اخیر میں آمین کہنا، گویا اس کی قبولیت پر اللہ سے مہر لگوالینا ہے۔

الاکمال

۲۵۱۳... قرآن میں سب سے عظیم سورت الحمدللہ رب العالمین ہے۔بروایت ابی سعید بن المعلی

۲۵۱۴... کیا میں تجھے افضل القرآن نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

سمویہ، ابن ابی شیبہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان ضض بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۱۵... اے عبداللہ بن جابر! کیا میں تمہیں فرقان کی سورتوں میں سب سے بہترین سورة نہ بتاؤں؟ وہ الحمدللہ رب العالمین ہے۔

مسند احمد، السنن لسعید بروایت عبداللہ بن جراد البیاضی

عبداللہ بن جراد البیاضی کے متعلق کوئی ذکر نہیں کہ وہ کیسا شخص تھا لہٰذا اس کی روایت درست نہیں۔میزان ج ۲/ص ۴۰۰

۲۵۱۶... اے جابر! کیا میں تمہیں وہ بہترین سورة نہ بتاؤں، جو قرآن میں نازل ہوئی ہے۔وہ فاتحۃ الکتاب ہے۔اس میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔

شعب الإیمان بروایت جابر

۲۵۱۷... کیا میں تمہیں وہ بہترین سورة نہ بتاؤں جو تورات میں اور نہ زبور میں، اور نہ ہی انجیل وقرآن میں نازل ہوئی؟ عرض کیا کیوں نہیں۔تو آپ ﷺ نے پوچھا: تم جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا فاتحۃ الکتاب۔فرمایا بس وہی وہی۔اور یہ بار بار دھرائی جانے والی سورت ہے۔یہ اور قرآن مجھے عطا کیا گیا ہے۔

عبد بن حمید، الدارمی، ابن خزیمہ، الزوائد لابن احمد، المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

۲۵۱۸... تورات وانجیل میں ام القرآن جیسی کوئی سورت نہیں۔اور یہ بار بار دھرائی جانے والی سورت ہے۔اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم شدہ ہے۔اس میں جو بندے کے سوال ہیں وہ اس کو عطا ہوں گے۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب

۲۵۱۹..... الحمدللہ رب العالمین سات آیات ہیں ان میں سے ایک "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" ہے۔ اور یہ سبع مثانی اور قرآن کریم ہے۔ یہی ام القرآن ہے۔ یہی فاتحۃ الکتاب ہے۔ السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ بروایۃ ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔ النافلۃ ص ۱۴۵

۲۵۲۰..... اللہ نے مجھ پر جن چیزوں کا خاص احسان فرمایا ہے، انہی میں مجھے فرمایا: میں تجھے فاتحۃ الکتاب عطا کرتا ہوں اور یہ میرے عرش کے نیچے خزانوں میں سے ہے۔ اس کو میں نے اپنے اور تیرے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔

ابن الضریس، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

نصف نصف تقسیم کرلیا ہے۔ یعنی الحمد سے، مالک یوم الدین میں رب کی توصیف وثناء ہے۔ ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہے اور اھدنا سے آخر تک بندہ کے لئے دعا ہے۔

۲۵۲۱..... فاتحۃ الکتاب عرش کے نیچے خزانوں میں سے نازل ہوئی ہے۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۲۲..... جس نے ام القرآن اور قل ھو اللہ احد پڑھی، گویا اس نے ایک تہائی قرآن پڑھ لیا۔ ابونعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سورۃ البقرۃ

۲۵۲۳..... قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔ اور اس میں عظیم ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔ شیطان جس گھر میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی سن لے، اس سے نکل جاتا ہے۔ الحارث وابن الضریس، محمد بن نصر بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۲۴..... اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو، کیونکہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۲۵..... قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔ اور افضل ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔ البغوی فی معجمہ بروایت ربیعۃ الجرشی

۲۵۲۶..... جس نے اپنے گھر میں رات کے پہر سورۃ البقرۃ پڑھی، شیطان اس گھر میں تین رات تک داخل نہ ہوگا۔ اور جس نے اس کو اپنے گھر دن میں پڑھا تین دن تک داخل نہ ہوگا۔

المسند لأبی یعلی، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت سھل بن سعد

۲۵۲۷..... ہر چیز کی کوہان بلندی ہوتی ہے۔ اور قرآن کی کوہان سورۃ البقرۃ ہے۔ اس میں ایک آیت ہے، جو آیاتِ قرآنیہ کا سردار ہے۔ وہ آیۃ الکرسی ہے۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۲۸..... مجھے پہلے صحائف سے سورۃ البقرۃ دی گئی اور الواحِ موسیٰ علیہ السلام یعنی انجیل کی تختیوں سے، طٰہٰ، طواسین اور حوامیم عطا کی گئی ہیں۔ اور سورۃ الفاتحۃ اور سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں۔

التاریخ للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۲۹..... مجھے یہ سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۳۰..... اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھا کرو۔ اور ان کو قبرستان نہ بناؤ۔ جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

شعب الإیمان بروایت الصلصال بن دھمس

۲۵۳۱..... جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔ شعب الإیمان بروایت الصلصال

۲۵۳۲..... جس سورت میں "بقرۃ" گائے کا ذکر ہے، وہ سورت قرآن کا خیمہ ہے۔ اس کو سیکھو۔ اس کا سیکھنا موجب برکت ہے۔ اس کا ترک کرنا

موجبِ حسرت ہے۔ باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابی سعید رضی اللہ عنہ

۲۵۳۳... مجھے آیۃ الکرسی تحت العرش سے ملی ہے۔التاریخ للبخاری رحمة اللہ علیہ، ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۵۳۴... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الصحیح لإبن حبان بروایت ابی امامة

۲۵۳۵...... جس نے رات کے پہر سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں، یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۳۶...... آیۃ الکرسی چوتھائی قرآن ہے۔ابو الشیخ فی الثواب

۲۵۳۷...... دو آیتیں وہی قرآن ہیں۔ وہ شفاعطا کرنے والی ہیں۔ اللہ ان کو بہت محبوب رکھتا ہے۔ وہ سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات ہیں۔

الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۳۸... سورۃ البقرۃ کی ان دو آخری آیات کو پڑھو۔ میرے رب نے مجھے یہ عرش کے نیچے سے عطا کی ہیں۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت عقبةبن عامر

۲۵۳۹... قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سب سے عدل والی آیت "ان اللہ یـأمر بالعدل و الإحسان" الخ۔ سب سے خوف زدہ کرنے والی آیت "فـمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره، ومن یعمل مثقال ذرةشرا یره"۔ سب سے زیادہ امید رساں اور دل کو تقویت بخش آیت "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة اللہ" ہے۔

الشیرازی فی الألقاب، ابن مردویه، الهروی فی فضائله بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۴۰...... اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ کا اختتام ایسی دو آیات پر فرمایا ہے، جو اس نے مجھے تحت العرش خزانے سے عطا کی ہیں۔ پس تم خود بھی ان کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو بھی سکھاؤ۔ کیونکہ وہ درود، قرآن اور دعا سب کچھ ہے۔المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

۲۵۴۱..... اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تخلیق کرنے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب لکھی؟ جو عرش کے پاس ہے۔ اسی سے دو آیات نازل کیں جن پر سورۃ بقرہ کا اختتام فرمایا۔ یہ دو آیات کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتی مگر شیطان تین رات تک اس گھر کے قریب نہیں پھٹک سکتا۔

بخاری ومسلم، النسائی، المستدرک للحاکم، المسندلأبی یعلین النعمان بن بشیر

۲۵۴۲...... جس نے رات کے پہر سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھیں، یہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی۔

مسند احمد بخاری رمسلم ابن ماجه بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ آلِ عمران

۲۵۴۳...... جس نے روزِ جمعہ کو وہ سورت پڑھی، جس میں آلِ عمران یعنی حضرت عمران اور ان کی دختر مریم علیہا السلام علیہ السلام اور نواسے عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کا ذکر ہے، تو غروبِ شمس تک اللہ اور اس کے ملائکہ اس پر رحمت بھیجیں گے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۴۴... قرآن پڑھو کیونکہ یہ روزِ قیامت اپنے اصحاب کے لئے شفاعت گار بن کر آئے گا۔ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ و سورۃ آل عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف درصف پرندوں کے غول کی مانند آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑیں گی۔ سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا باعث حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔مسنداحمد. الصحیح لمسلم بروایت ابی اما مة

۲۵۴۵... قرآن اور اس کے اپنے پڑھنے والے آئیں گے۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران آگے آگے ہوں گی وہ یوں ہوں گی گویا بادل کے دو

ٹکڑے ہیں اوران کے بیچ سے روشنی پھوٹ رہی ہے۔یادوسیاہ بادل ہیں۔یاصف درصف پرندوں کے دوغول ہیں جواپنے صاحبان کی طرف سے جھگڑرہے ہیں۔مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت النواس بن سمعان

۲۵۴۶۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ اس بندے کوخائب وخاسرنہ فرمائیں گے جورات کے اندھیرے میں اٹھے اورنمازشروع کردے اوراس میں سورۃ البقرۃ اورسورۃ آل عمران شروع کردے۔پس مردمؤمن کے لئے سورۃ البقرۃ اورسورۃ آل عمران کیا ہی عظیم خزانہ ہے۔

الأوسط للطبرانی رحمة الله علیه، الحلیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

الاکمال

۲۵۴۷۔۔۔۔۔قرآن میں افضل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔اورافضل ترین آیت آیۃ الکرسی ہے۔البغوی فی معجمه بروایت ربیعة الجرشی

۲۵۴۸۔۔۔۔۔سورۃ البقرۃ قرآن کی کوہان اوراس کی بلندی وعظمت ہے۔اس کی ہرآیت کے ساتھ اسی اسی ملائکہ نازل ہوتے ہوئے ہیں۔اور "اللہ لا الٰه الا هو الحی القیوم" عرش کے نیچے سے نازل ہوئی ہے۔اوراسی تک پہنچتی ہے۔اورسورۂ یٰس قرآن کادل ہے۔کوئی شخص اللہ کی رضاءاورآخرت سنوارنے کے لئے نہیں پڑھتامگراللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیتے ہیں۔اس کواپنے مردوں پربھی پڑھاکرو۔

مسنداحمد، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، ابوالشیخ بروایت معقل بن یسار

۲۵۴۹۔۔۔۔۔ ہرشیء کی ایک کوہان یعنی عظمت وبلندی کی چیز ہوتی ہے۔قرآن کی کوہان اوراس کی بلندی وعظمت سورۃ البقرۃ ہے۔جس نے اپنے گھرمیں رات کے پہرسورۃ البقرۃ پڑھی،شیطان اس گھرمیں تین رات تک داخل نہ ہوگا۔اورجس نے اس کواپنے گھردن میں پڑھاتین دن تک داخل نہ ہوگا۔المسندلأبی یعلیٰ، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان، السنن لسعید بروایت سهل بن سعد

۲۵۵۰۔۔۔۔۔قرآن پڑھو۔قسم ہےاس ذات کی جس کی ہاتھ میں میری جان ہے!کہ جس گھرمیں سورۃ البقرۃ پڑھی جاتی ہے،شیطان اس گھرسے نکل جاتاہے۔الکامل لابن عدی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۵۵۱۔۔۔۔۔میں کسی کونہ پاؤں کی وہ ٹانگ پرٹانگ دھرے نخوت وغرورسے گاناگارہاہےاورسورۂ بقرہ کوترک کئے بیٹھاہے۔اس کی تلاوت کرو کیونکہ شیطان اس گھرسے بھاگ جاتاہے،جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔گھروں میں سے خالی وویران گھروہ دل ہے،جوکتاب اللہ سے خالی ہو۔شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۵۵۲۔۔۔۔۔جس سورت میں ''بقرۃ'' گائے کاذکرہے،وہ سورت قرآن کاخیمہ ہے۔اس کوسیکھو۔اس کاسیکھناموجبِ برکت ہےاوراس کاترک کرناموجبِ حسرت ہے۔باطل لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابی سعید رضی الله عنه

۲۵۵۳۔۔۔۔۔اپنے گھروں میں سورۃ البقرۃ پڑھاکرو۔اوران کوقبرستان نہ بناؤ۔شعب الإیمان بروایت الصلصال

۲۵۵۴۔۔۔۔۔ جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایاجائے گا۔

شعب الإیمان بروایت محمدبن نصر عن الصلصال بن دهمس عن ابیه عن جده

۲۵۵۵۔۔۔۔۔جس نے سورۃ البقرۃ پڑھی اسے جنت میں تاج پہنایاجائے گا۔ابونعیم بروایت ابن عمرو

آیۃ والھکم۔۔۔۔۔ازالاکمال

۲۵۵۶۔۔۔۔۔مردودسرکش جنوں کے لئے سورۃ البقرۃ کی ان دوآیات ''والھکم اله واحد'' سے بڑھ کرکوئی سخت چیزنہیں ہے۔

الدیلمی بروایت انس رضی الله عنه

آیۃ الکرسی......از الاکمال

۲۵۵۷...سورۃ البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سردار آیت ہے کسی گھر میں نہیں پڑھی جاتی، مگر شیطان اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۸......البقرۃ جس میں قرآن کی تمام آیات کی سردار آیت ہے۔ کسی ایسے گھر میں نہیں پڑھی جاتی جس میں شیطان ہو مگر وہ اس سے نکل جاتا ہے۔ اور وہ سردار آیت آیۃ الکرسی ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۵۹......اے ابومنذر! کیا جانتے ہو کہ قرآن میں سب سے عظیم آیت کونسی ہے؟ عرض کیا: آیۃ الکرسی۔ فرمایا: اے ابومنذر! یہ علم تجھے مبارک ہو۔ قسم ہے اس ہستی کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کے دن اس کی ایک زبان ہوگی دو ہونٹ ہوں گے اور یہ پایۂ عرش کے پاس خداوندِ بادشاہ کی پاکی بیان کررہی ہوگی۔ ابو داؤد الطیالسی، مسنداحمد، عبدبن حمید. شعب الإیمان بروایت ابی بن کعب

اس روایت کا شروع حصہ عن ابی سے یا ابا المنذر تک مسلم، ابوداؤد اور مستدرک للحاکم نے بھی ذکر کیا ہے۔

۲۵۶۰... قرآن کی سب سے عظمت والی آیت آیۃ الکرسی ہے۔ سب سے عدل والی آیت "ان اللہ یامر بالعدل و لإحسان" الخ۔ سب سے خوف زدہ کرنے والی آیت "فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ، ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ"۔ سب سے زیادہ امید رساں اور دل کو تقویت بخش آیت "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" ہے۔

الشیرازی فی الألقاب، ابن مردویہ، الھروی فی فضائلہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۵۶۱......بہرحال وہ سچ کہہ گیا اگرچہ وہ ہے جھوٹا ہے کیا جانتا ہے مسلسل تین راتوں سے کون تیرا مخاطب تھا عرض کیا نہیں، فرمایا وہ شیطان تھا۔

الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۵۶۲......وہ تجھ سے سچ کہہ گیا اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی اسید

۲۵۶۳......مجھے آیۃ الکرسی عرش کے نیچے سے عطا ہوئی ہیں، جو پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئی۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۶۴...جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری نماز تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔ اور اس پر نبی یا صدیق یا شہید کے سوا کسی نے بھی مواظبت نہیں کی۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۶۵... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، دوسری نماز تک وہ اللہ کی حفاظت اور ذمہ میں رہے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت الحسین بن علی رضی اللہ عنہ. الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۵۶۶... جس نے آیۃ الکرسی پڑھی اللہ کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ فرمائے گا۔ الخطیب بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۲۵۶۷......جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، ذوالجلال والإکرام کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص انبیاء و رسل کی طرف سے لڑنے والے کی طرح ہوگا جو حتیٰ کہ شہید ہو گیا ہو۔ الحکیم بروایت زید لمروزی

سند روایت میں انقطاع ہے۔

ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھنا

۲۵۶۸......جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، ذوالجلال والإکرام کے سوا کوئی اس کی روح قبض نہ کرے گا۔ اور یہ شخص انبیاء و رسل کی

طرف سے لڑنے والے کی طرح ہوگا جوحتیٰ کہ شہید ہوگیا ہو۔ابن السنی والدیلمی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۵۶۹...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شی ءمانع نہیں۔اور جس نے اس کو بستر پر لیٹتے وقت پڑھا اللہ تعالیٰ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور آس پاس کے گھروں کی حفاظت فرمائیں گے۔

شعب الایمان بروایت علی رضی اللہ عنه

حدیث ضعیف ہے۔

۲۵۷۰...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے حائل نہیں ہوگی۔

ابن السنی بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۵۷۱...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہوجائے گا۔شعب الایمان بروایت الصلصال

۲۵۷۲...... جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور قل هو الله احد پڑھی، اس کو دخولِ جنت سے موت کے سوا کوئی شے مانع نہیں۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی امامة رضی اللہ عنه

۲۵۷۳...... مجھے سورۃ البقرۃ کی آخری آیات عرش کے نیچے سے عطا کی گئیں ہیں۔اور یہ مجھ سے قبل کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

مسند احمد، شعب الایمان، السنن لسعید بروایت ابی ذر رضی اللہ عنه

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات کا جہاں بھی ذکر ہو اس سے امن الرسول سے آخر تک کی آیات مراد ہیں۔

۲۵۷۴...... جس نے رات کو سورۃ البقرۃ کی آخری آیات ختم تک پڑھیں اس کے لئے یہ اس رات کے نوافل کی طرف سے کافی ہوجائیں گی۔

الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

سورۂ ال عمران......از الاکمال

۲۵۷۵...... جس نے ال عمران کی آیات "من شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولو العلم...... تا عند الله الإسلام" تک پڑھیں پھر کہا وانا اشهد بما شهد الله به واستودع الله هذه الشهادة وهي لي عند الله وديعة "اور میں بھی شہادت دیتا ہوں جس کی اللہ شہادت دیتے ہیں اور اپنی یہ شہادت اللہ کے ہاں بطور امانت رکھواتا ہوں۔" تو جب قیامت کا دن ہوگا اور اس بندے کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس بندے نے میرے پاس ایک امانت رکھوائی تھی اور میں سب سے زیادہ عہد کے وفا کرنے کا حق دار ہوں۔پس میرے بندے کو جنت میں داخل کردو۔ابو الشیخ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنه

۲۵۷۶...... افسوس اس شخص پر جس نے یہ آیت پڑھی:

"ان في خلق السماوات والأرض" الخ ال عمران ۱۹۰

"بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات و دن کے بدل بدل کر آنے جانے میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

لیکن اس میں کچھ غور وفکر نہ کیا۔الدیلمی بروایت عائشه رضی اللہ عنها

دو روشن سورتیں......از الاکمال

۲۵۷۷ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ و سورۃ ال عمران پڑھو۔کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف درصف پرندوں کے دو غولوں کی مانند آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کی حمایت میں جھگڑیں گی۔سورۃ البقرۃ پڑھو۔کیونکہ اس کا پڑھنا باعث

برکت اور ترک کرنا باعث حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۷۸.....سورۃ البقرۃ پڑھو۔ کیونکہ اس کا پڑھنا باعثِ برکت اور ترک کرنا باعثِ حسرت وندامت ہے۔ باطل لوگ اس کی ہمت نہیں رکھتے۔ دو روشن سورتیں یعنی سورۃ البقرۃ وسورۃ آل عمران پڑھو۔ کیونکہ وہ روزِ حشر اپنے پڑھنے والوں پر بادل کی مانند چھا جائیں گی یا صف درصف پرندوں کے دوغولوں کی مانند آئیں گی۔ جب صاحبِ قرآن اپنی قبر سے اٹھے گا یہ قرآن خوبرو نوجوان کی شکل میں اس سے ملے گا اور کہے گا کیا تو مجھے جانتا ہے؟ وہ نفی میں جواب دے گا۔ قرآن کہے گا میں تیرا ساتھی قرآن ہوں۔ میں نے تجھے گرمیوں کی شدید دوپہر میں تشنہ رکھا تیری راتوں کو بیدار رکھا اور ہر شخص دنیا میں تجارت کر کے اپنا نفع لیتا تھا۔ سو آج میں تیرے لئے ہر تجارت سے زیادہ نفع مند بنوں گا۔ پھر پروانہ سلطنت اس کے دائیں اور پروانہ ابدالآباد بائیں ہاتھ میں مرحمت کر دیا جائے گا۔ اور اس کے سر پر وقار وعظمت کا تاج رکھ دیا جائے گا اور اس کے والدین کو ایسا لباس زیب تن کیا جائے گا۔ کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں ہو سکتی۔ والدین کہیں گے یہ کس وجہ سے؟ کہا جائے گا: تمہاری اولاد کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ پھر اس کو کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر ترقی کرتا جا تو جب تک وہ پڑھتا رہے گا چڑھتا رہے گا خواہ سبک روی سے پڑھے یا دھیرے دھیرے۔ مسند احمد، الدارمی، الرویانی، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عبداللہ بن زید او بریدۃ عن ابیہ

ابن ماجہ نے اس کو مختصراً روایت کیا ہے۔

۲۵۷۹.....قرآن اور اس کے اپنے پڑھنے والے آئیں گے۔ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران آگے آگے ہوں گی وہ یوں ہونگی گویا بادل کے دو ٹکڑے ہیں اور ان کے بیچ سے روشنی پھوٹ رہی ہے۔ یا دو سیاہ بادل ہیں۔ یا صف درصف پرندوں کے دوغول ہیں جو اپنے صاحبان کی طرف سے جھگڑ رہے ہیں۔ مسند احمد، الصحیح لمسلم بروایت النواس بن سمعان

سورۃ الانعام.....از الاکمال

۲۵۸۰.....اس سورت نے ملائکہ سے افق کو بھر دیا۔ یعنی سورۃ الانعام نے۔ المستدرک للحاکم تعقبہ شعب الإیمان بروایت جابر

السبع الطّوال

۲۵۸۱.....اللہ تعالیٰ نے مجھے تورات کے بدلے سبع مثانی عطا کیں۔ اور انجیل کے بدلے رآءات سے طواسین تک عطا کیں۔ اور زبور کے بدلے طواسین وحوامیم کی درمیانی سورتیں عطا کیں۔ مزید حوامیم اور مفصل کے ساتھ مجھے افضلیت عطا ہوئی، یہ سورہ مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں ہوئیں۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۸۲.....مجھے تورات کے بدلے سبع مثانی عطا ہوئیں۔ اور زبور کے بدلے مئین عطا ہوئیں۔ اور انجیل کے بدلے مثانی عطا ہوئیں۔ اور مفصل مجھے زائد عطا کی گئیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ب بروایت واثلۃ

۲۵۸۳.....جس نے سبع طوال کو یاد کر لیا یہ بہت بہتر ہے۔ المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۲۵۸۴.....جس نے قرآن کی سبعِ اُوَل یاد کر لیں وہ بہت بہتر ہے۔ مسند احمد، الخطیب بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۵۸۵.....مجھے تورات کے بدلے رب نے سبع مثانی عطا کیں۔ انجیل کے بدلے مئین عطا فرمائیں۔ مفصل کے ساتھ مجھے فضیلت

عطا کی۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ ھود علیہ السلام

۲۵۸۶۔ مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کر دیا۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃبن عامر رضی اللہ عنہ
آپ ﷺ کا یہ فرمان مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کر دیا اس بناء پر ہے کہ ان سورتوں میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے۔ اور بہنوں سے مراد دوسری چند سورتیں ہیں جن کا ذیل کی احادیث میں ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۸۷۔ ... مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں سورۃ الواقعہ، سورۃ الحاقۃ، سورۃ کورت نے سفید بالوں والا کر دیا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت سھل بن سعد

۲۵۸۸۔..... مجھے ھود، واقعہ، مرسلات، عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما. المستدرک للحاکم بروایت ابی بکر. ابن مردویہ بروایت سعد

۲۵۸۹۔..... مجھے بڑھاپے سے قبل ہی سورۂ ھود اور اس کی بہنوں نے سفید بالوں والا کر دیا۔ابن مردویہ بروایت ابی بکر

۲۵۹۰۔ .... مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں سورۃ الواقعہ، سورۃ القارعۃ، سورۃ الحاقۃ، سورۃ کورت اور سورۂ سأل سآئل نے سفید بالوں والا کر دیا۔

ابن مردویہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۵۹۱۔..... مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں اور اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کر دیا۔(ابن عساکر بروایت محمد بن علی مرسلا) اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کر دیا ... سورۂ ھود میں اگلی اقوام کے حالات مذکور ہیں ان کی طرف اشارہ ہے۔

۲۵۹۲۔..... مجھے سورۂ ھود اور اس کی بہنوں اور قیامت کے ذکر اور اگلی اقوام کے حالات نے بوڑھا کر دیا۔

الزوائد لابن احمد، ابو الشیخ فی تفسیرہ بروایت ابی عُمران الجونی مرسلا

سورۂ سبحان

۲۵۹۳۔..... آیۃ العزت "الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا" الخ، بنی اسرائیل ۱۱۱ ہے۔جس کا معنی ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے کوئی بیٹا نہیں اپنایا۔یہ سورۂ بنی اسرائیل کی آخری آیت ہے۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت معاذ بن انس

الاکمال

۲۵۹۴۔ ... جس نے صبح یا شام کو" قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن " بنی اسرائیل ۱۱۲ کو سورت کے اخیر تک پڑھا اس دن اور رات اس کا دل مردہ نہ ہوگا۔ترجمہ آیت کہ دو تم خدا کو جس نام سے پکارو اللہ سے یا رحمٰن سے اس کے سب نام اچھے ہیں۔

الدیلمی بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

سورۃ الکہف

۲۵۹۵۔..... کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان وزمین کا خلاء بھی پُر ہے۔اور اس کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے۔اور جو اس کو جمعہ کے روز پڑھتا ہے، دوسرے جمعہ تک اور مزید تین یوم کے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔اور جو شخص سوتے

وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ وہ سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۵۹۶ ... سورۃ الکہف کو تورات میں ''حائلہ'' کہا گیا کیونکہ یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۵۹۷ ..... سورۃ الکہف، جس کو تورات میں ''حائلہ'' کہا گیا یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔

شعب الایمان، الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۵۹۸ ..... جس نے جمعہ کو سورۃ الکہف پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے گھر کے درمیان تک نور روشن فرما دیں گے۔

شعب الایمان بروایت ابی سعید

۲۵۹۹ ... جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ او النسائی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۰۰ جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۰۱ ..... جس نے سورۃ الکہف کی اول دس آیات حفظ کر لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

مسند احمد، الصحیح لمسلم، ابو داؤد، النسائی بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۲۶۰۲ ... کیا میں تم کو ایسی سورت نہ بتاؤں جس کی عظمت سے آسمان وزمین کا خلاء بھی پُر ہے۔ اور اس کے لکھنے والے کو بھی اتنا ہی اجر ملتا ہے۔ اور جو اس کو جمعہ کے روز پڑھتا ہے، دوسرے جمعہ تک اور مزید تین یوم کے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جو شخص سوتے وقت اس کی آخری پانچ آیات پڑھ لے، تو اللہ تعالیٰ اس کو جس وقت بھی وہ چاہے بیدار فرما دیتے ہیں۔ وہ سورت سورۃ الکہف ہے۔

ابن مردویہ الدیلمی بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۰۳ ..... جس نے سورۃ الکہف کی دس آیات پڑھ لیں، وہ از سرتاپا ایمان سے بھر جائے گا اور جس نے اس کو جمعہ کی رات پڑھا اس کے لئے صنعاء وبصری کے درمیان جتنا نور ہوگا اور جس نے اس کو جمعہ کے دن جمعہ سے پہلے یا اس کے بعد پڑھا اس کی دوسرے جمعہ تک حفاظت کی جائے گی۔ اگر ان دونوں جمعوں کے درمیان خروج دجال ہو گیا تو وہ اس کا پیچھا نہ کر سکے گا۔ ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس میں ایک راوی سوار ہے۔

۲۶۰۴ ..... جس نے کہف جمعہ کے دن پڑھی وہ آٹھ دن تک ہر فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اگر دجال نکلا اس سے بھی مامون رہے گا۔

ابن مردویہ، السنن لسعید بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۶۰۵ ..... جس نے جمعہ کے دن سورۃ الکہف پڑھی، اس کے قدموں سے آسمان تک نور چمکے گا جو قیامت کے دن اس کے لئے روشن ہو جائے گا۔ اور دونوں جمعوں کے درمیانی گناہوں کی بخشش کر دی جائے گی۔ ابن مردویہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۶۰۶ ..... جس نے سورت الکہف پڑھی... تین دن تک گناہوں سے محفوظ رہے گا۔ ابن النجار بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۶۰۷ ..... جس نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات پڑھیں، وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

ابو عبیدہ فی فضائلہ، مسند احمد، الصحیح لمسلم، النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۰۸..... جس نے سورۃ الکہف کی اول تین آیات پڑھ لیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ ہو جائے گا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

حدیث حسن وصحیح ہے۔

۲۶۰۹..... جس نے سوتے وقت کہف کی دس آیات پڑھیں وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ اور جس نے کہف کی آخری آیات سوتے وقت پڑھیں، قیامت کے دن وہ از سر تا پا نور میں نہایا ہوگا۔ ابن مردویہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۶۱۰..... جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو قیامت کے دن اس کے مقام سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ اور جس نے اس کی آخری دس آیات پڑھ لیں اور پھر دجال آ گیا تو وہ اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیھقی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت ابی سعید

۲۶۱۱..... جس نے سورۃ الکہف کا اول و آخر پڑھا قیامت کے دن وہ از سر تا پا نور میں ہوگا۔ اور جس نے اس کو مکمل پڑھا اس کے لئے آسمان تا زمین نور ہی نور ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی ابن مردویہ بروایت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ

۲۶۱۲..... جس نے سورۃ الکہف پڑھی، جیسے وہ نازل ہوئی تھی، تو اس کے پڑھنے کے مقام سے مکہ تک نور ہی نور ہوگا۔ اور جس نے وضو کے وقت "سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک" "اے اللہ میں آپ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور آپ کی حمد کرتا ہوں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں سو میں آپ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ تو ان کلمات کو ایک تختی پر لکھ کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا حتی کہ اس کا پڑھنے والا قیامت کے دن اس کو پالے گا۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی سعید

۲۶۱۳..... جس گھر میں سورۃ الکہف پڑھی جاتی ہے شیطان اس رات گھر اس گھر میں داخل نہیں ہوتا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، ابو الشیخ فی الثواب بروایت عبداللہ بن مغفل

۲۶۱۴..... سورۃ الکہف، جس کو تورات میں "حائلہ" کہا گیا یہ اپنے قاری اور جہنم کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ الدیلمی بروایت ابن عمرو

اس میں سلیمان بن قارع منکر الحدیث ہے۔

۲۶۱۵　سورۃ الکہف جب نازل ہوئی اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے تھے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۱۶　اگر میری امت پر سورۂ کہف کی آخری آیات کے سوا کچھ نازل نہ ہوتا، تب بھی یہی ان کے لئے کافی تھا۔ ابو نعیم بروایت ابی حکیم

سورۃ الحج

۲۶۱۷..... سورۃ الحج کو بقیہ قرآن پر دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

المستدرک للحاکم، ابو داؤد فی مراسیلہ حقق بروایت خالد بن معدان

۲۶۱۸..... سورۃ الحج کو دو سجدوں کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔ سو جو یہ سجدے بھی ادا نہ کرے تو وہ ان کو نہ پڑھے۔

مسند احمد، بخاری ومسلم، المستدرک للحاکم، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر

قد افلح یعنی سورۃ المؤمنون

۲۶۰۹..... مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ شروع آیت "قد افلح" سے دس آیات تک۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمر رضی اللہ عنہ

۲۶۲۰... مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں، جس نے ان پر عمل کیا جنت میں داخل ہو جائے گا۔"قد افلح" سے دس آیات تک۔
مسند احمد المستدرک للحاکم بروایت عمر رضی اللہ عنہ

الحوامیم...... ہر وہ سورت جس کی ابتداء حٰمٓ سے ہو

۲۶۲۱... حوامیم سات ہیں۔ جہنم کے دروازے بھی سات ہیں۔ ہر حامیم ایک ایک دروازے پر کھڑی ہو جائے گی۔ اور کہے گی: اے اللہ! جو بھی مجھ پر ایمان لایا اور میری قرآت کی اسے اس دروازے سے داخل نہ کیجئے۔ شعب الایمان بروایت الخلیل بن مرة مرسلاً
۲۶۲۲... حوامیم قرآن کا ریشم ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب بروایت انس رضی اللہ عنہ۔ المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۶۲۳... حوامیم جنت کے باغات ہیں۔ ابن مردویہ بروایت سمرة

سورۂ یٰسٓ

۲۶۲۴... ہر شے کا دل ہوتا ہے اور قرآن کا دل یٰسٓ ہے۔ جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ اس کی قرآت پر دس قرآن پڑھنے کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔
الدارمی، الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ
۲۶۲۵...... جس نے ہر رات یٰسٓ پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۲۶... جس نے رات کو یٰسٓ پڑھی صبح کو بخشش شدہ اٹھے گا۔ الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۶۲۷...... جس نے ایک بار یٰسٓ پڑھی گویا دو مرتبہ قرآن پڑھ لیا۔ شعب الایمان بروایت ابی سعید
۲۶۲۸... جس نے ایک بار یٰسٓ پڑھی گویا دس مرتبہ قرآن پڑھ لیا۔ شعب الایمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۲۹...... جس نے اللہ کی رضا کے لئے یٰسٓ پڑھی اللہ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دے گا۔ پس اس کو اپنے مردوں پر بھی پڑھا کرو۔
شعب الایمان بروایت معقل بن یسار

سورة الزمر

۲۶۳۰... مجھے یہ ہرگز پسند نہیں کہ مجھے ساری دنیا اس آیت کے عوض دے دی جائے: "قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة اللہ" مسند احمد بروایت ثوبان

سورة الدخان

۲۶۳۱... جس نے کسی رات حٰمٓ الدخان پڑھی، وہ صبح کو اس حال میں اٹھے گا کہ ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کر رہے ہوں گے۔
الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۳۲...... جس نے جمعہ کی رات حٰمٓ الدخان پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔
الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ والنسائی بروایت ابوهریرہ رضی اللہ عنہ
۲۶۳۳...... جس نے کسی رات حٰمٓ الدخان پڑھی، اس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابن الضریس بروایت الحسن مرسلاً

۲۶۳۴ جس نے جمعہ کی رات یا اس کے دن حم الدخان پڑھی، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

انا فتحنا......یعنی سورۃ الفتح

۲۶۳۵ اس رات مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے ہر اس شی ء سے زیادہ محبوب ہے، جس پر سورج طلوع ہوتا ہو۔ وہ ہے "انافتحنالک فتحامبینا" مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، بخاری ومسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۶۳۶ مجھ پر ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبوب ہے۔ وہ ہے "انافتحنالک فتحامبینا"
الصحیح لمسلم بروایت انس رضی اللہ عنہ

"اقتربت الساعۃ"......یعنی سورۂ قمر

۲۶۳۷ "اقتربت" کا قاری کو تورات میں المبیضہ کہا گیا ہے۔ یعنی جس دن بہت سے چہرے سیاہ پڑے ہوں گے اس دن اس کا قاری سفید چہرے والا ہوگا۔ شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سورۃ الرحمٰن

۲۶۳۸ ہر ایک شے کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورۃ الرحمٰن ہے۔ شعب الایمان بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۶۳۹ میں نے لیلۃ الجن میں سورۂ رحمٰن جنوں پر پڑھی تھی۔ وہ تم سے زیادہ اچھا جواب دینے والے نکلے۔ میں جب بھی 'فبأی الآء ربکما تکذبن' "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ پڑھتا وہ کہتے" ولابشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد" پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

سورۃ الواقعۃ

۲۶۴۰ جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی، اسے فاقہ کبھی نہ چھو سکے گا۔ شعب الایمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۴۱ اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی ہے۔ الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۴۲ سورۃ الحدید اور سورۃ الواقعہ کا پڑھنے والا آسمانوں اور زمینوں میں فردوس کا رہائشی پکارا جاتا ہے۔
شعب الایمان الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت فاطمہ رضی اللہ عنہ

سورۃ الحشر

۲۶۴۳ جس نے سورۂ حشر کی آخری آیت دن یا رات کے کسی پہر پڑھ لیں اور اسی دن یا رات اس کا انتقال ہوگیا تو اس نے اپنے لئے جنت واجب کرلی۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الایمان بروایت ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سورۃ الطلاق

۲۶۴۴......اے ابوذر! میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر ساری انسانیت اس کو لے لے تو یہ سب کو کفایت کر جائے گی۔ وہ ہے: "ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لایحتسب" کہ جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنادیں گے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائیں گے، جہاں اس کا وہم وگمان تک نہ ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابی ذر رضی اللہ عنہ

سورۃ تبارک الذی

۲۶۴۵......قرآن کی ایک سورت تیس آیات پر مشتمل ہے۔ وہ اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ وہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔

مسند احمد، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۴۶......کتاب اللہ کی ایک سورت جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرتی ہے......حتیٰ کہ اس کو جہنم سے نکلوا کر جنت میں داخل کرادیتی ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۴۷......یہ عذاب قبر کو روکنے والی اور اس سے نجات دینے والی ہے، یعنی تبارک الذی۔ الخ

صحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ

۲۶۴۸......میری خواہش ہے کہ تبارک الذی بیدہ الملک ہر مؤمن کے دل میں ہو۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۶۴۹......سورۃ تبارک عذاب قبر کو روکنے والی ہے۔ ابن مردویہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ اذا زلزلت

۲۶۵۰...... اذا زلزلت نصف قرآن کے برابر ہے۔ اور قل یاایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ النسائی، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۶۵۱ جس نے اذا زلزلت پڑھی اس کو نصف قرآن کا ثواب حاصل ہوگا اور جس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی اس کو چوتھائی قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔ اور جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی اس کو تہائی قرآن کا ثواب حاصل ہوگا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

الھاکم التکاثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ○ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ○ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ○ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ

عِلْمَ الْيَقِيْنِ○ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ○ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ○ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ○

۲۶۵۲......الهاكم التكاثر پڑھنے والا عالمِ ملکوت میں حقِ شکر ادا کرنے والا پکارا جاتا ہے۔

الفردوس للديلمي رحمة الله عليه بروايت اسماء بنت عميس

قل ھو اللہ احد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ○ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

۲۶۵۳......قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔

مالک مسنداحمد الصحيح للبخاری رحمة الله عليه ابوداؤد الصحيح للترمذی رحمة الله عليه بروايت ابی سعيد رضی الله عنه. الصحيح للبخاری رحمة الله عليه بروايت قتادة الصحيح لمسلم بروايت ابی الدرداء رضی الله عنه. الصحيح للترمذی رحمة الله عليه ابن ماجه بروايت ابو هريره رضی الله عنه النسائی بروايت ابی ايوب. مسنداحمد ابن ماجه بروايت ابی مسعود الأنصاری. الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت ابن مسعود رضی الله عنه ومعاذ رضی الله عنه. مسنداحمد ام كلثوم بنت عقبة. البزار بروايت جابر رضی الله عنه. ابوعبيدة بروايت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۶۵۴......قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اور قل يا ايها الكفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه، المستدرک للحاكم بروايت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۶۵۵......جس نے قل هو الله احد پڑھی گویا اس نے تہائی قرآن پڑھا۔ مسنداحمد، النسائی، الضياء بروايت ابی رضی الله عنه

۲۶۵۶......جس نے قل هو الله احد تین بار پڑھی گویا اس نے پورا قرآن پڑھا۔ الضعفاء للعقيلی رحمة الله عليه بروايت رجاء الغنوی

۲۶۵۷......جس نے قل هو الله احد دس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔

مسنداحمد بروايت معاذبن انس رضی الله عنه

۲۶۵۸......جس نے قل هو الله احد بیس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائیں گے۔ ابن زنجويه بروايت خالد بن يزيد

۲۶۵۹......جس نے قل هو الله احد پچاس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

ابن نصر بروايت انس رضی الله عنه

۲۶۶۰......جس نے نماز یا غیر نماز میں سودفعہ قل هو الله احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے برآت کا پروانہ لکھ دیں گے۔

الكبير للطبرانی رحمة الله عليه بروايت فيروز

۲۶۶۱......جس نے قل هو الله احد سو بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرمادیں گے، بشرطیکہ وہ چار باتوں سے اجتناب کرتا رہے ناحق خونریزی۔ ناجائز مال۔ زناکاری اور شراب نوشی۔ الكامل لابن عدی رحمة الله عليه، شعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه۔

۲۶۶۲......جس نے قل هو الله احد دوسو بار پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے دوسو سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔

شعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه

۲۶۶۳......جس نے دن میں دوسو بار قل هو الله احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ڈیڑھ ہزار نیکیاں لکھ دیں گے الا یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو۔

المصنف لعبدالرزاق، شعب الإيمان بروايت انس رضی الله عنه

یعنی قرض اور حقوق العباد کسی عبادت سے معاف نہیں ہوں گے۔

۲۶۶۴......جس نے قل ھو اللہ احد ہزار بار پڑھی، اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی جان خرید لی۔
الخیازجی فی فوائدہ بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۶۶۵......ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی بنیاد قل ھو اللہ احد پر قائم ہے۔تمام بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۶۶۶......شمار کرنا، میں تم پر ابھی تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے قل ھو اللہ احد پڑھی۔اور فرمایا: یاد رکھو یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔
مسنداحمد، الصحیح لمسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۶۷ بے شک سورۃ الاخلاص قل ھو اللہ احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔الحایہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۶۶۸ کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک حصہ قل ھو اللہ احد ہے۔مسنداحمد، الصحیح لمسلم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۶۶۹......کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے۔کیونکہ جس نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پڑھی اس نے اس رات تہائی قرآن پڑھ لیا۔مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی ایوب

۲۶۷۰......قل ھو اللہ احد اور معوذتین صبح وشام تین تین بار پڑھ لینا یہ تیرے لئے ہر شے سے کافی ہو جائے گا۔عبداللہ بن خبیب

۲۶۷۱......قل ھو اللہ احد اللہ عزوجل کا حسب ونسب ہے۔الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۷۲......جس نے ہر دن میں دوسو بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، الا یہ کہ اس پر کوئی قرض ہو۔الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ
یعنی قرض اور حقوق العباد کسی عبادت سے معاف نہیں ہوں گے۔

معوذتین

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ٥ مِنۡ شَرِّ مَاخَلَقَ ٥ وَمِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ٥وَمِنۡ شَرِّالنَّفّٰثٰتِ فِی الۡعُقَدِ ٥ وَمِنۡ شَرِّحَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ٥

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ٥ مَلِكِ النَّاسِ ٥ اِلٰهِ النَّاسِ مِنۡ شَرِّالۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ٥ الَّذِىۡ يُوَسۡوِسُ فِىۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ٥ مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ٥

۲۶۷۳......مجھ پر چند ایسی آیات نازل ہوئیں ہیں، جن کی مثال کوئی نہیں دیکھی گئی۔"قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس"
الصحیح لمسلم، مسنداحمد، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۴......معوذتین پڑھو کیونکہ تم نے ان جیسی کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبۃ بن عامر
یعنی "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس"

۲۶۷۵ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کہو! قل اعوذ برب الفلق میں نے پڑھ دی پھر کہا کہو! قل اعوذ برب الناس تو میں نے وہ بھی پڑھ دی۔مسنداحمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۶۷۶......اللہ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ بلیغ چیز نہیں پڑھی گئی۔النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۷......اے عقبہ! سب سے بہترین دو سورتیں نہ بتاؤں؟ وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔اے عقبہ! جب بھی

سونے اور اٹھنے لگو تو ان کو پڑھ لیا کرو۔ کسی سائل نے ان سے بہتر سوال اور کسی پناہ مانگنے والے ان جیسی پناہ نہیں مانگی۔
مسند احمد، النسائی، المستدرک للحاکم بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۸ ... اے عقبہ! ان کے ساتھ تعوذ کر، کسی نے ان جیسی آیات سے تعوذ نہ کیا ہوگا۔ ابن ماجہ بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۷۹ ... اے عقبہ! قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہہ کیونکہ ان جیسی آیات سے تعوذ نہ کیا ہوگا۔
النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۶۸۰ ... ہر فرض نماز کے بعد معوذات پڑھ۔ ابوداؤد الصحیح لابن حبان بروایت عقبۃ بن عامر

بقیہ متفرق سورتوں کے فضائل ......از الاکمال

طٰہٰ

۲۶۸۱ ... اللہ تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ اور یٰس کو آدم کی تخلیق سے دوہزار سال قبل پڑھا۔ ملائکہ نے اس قرآن کو سنا تو پکار اٹھے! واہ خوشخبری ہو اس امت کو جس پر یہ قرآن نازل ہوگا اور خوشخبری ہو ان سینوں کو جو اس کو یاد رکھیں گے۔ اور خوشخبری ہو ان زبانوں کو جو اس کو پڑھیں گی۔
الدارمی، ابن ابی عاصم، ابن خزیمہ، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، ابن مردویہ، شعب الایمان، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
علامہ عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ...... اس روایت میں ابراہیم بن المہاجر بن مسمار منکر الحدیث ہے۔ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ لیکن علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ان کی گرفت فرمائی ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

سورۃ المؤمنین ......از الاکمال

۲۶۸۲ ... اگر کوئی شخص دل کے یقین کے ساتھ ان آیات کو "افحسبتم انما خلقناکم عبثا" الخ۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ یونہی بے کار پیدا کئے گئے ہو؟ آخر آیت تک۔ پہاڑ پر بھی پڑھو تو وہ اپنی جگہ سے ٹل جائے۔ الحلیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۶۸۳ ... جو شخص اپنے گھر میں "الٓمٓ تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین" تو تین دن تک شیطان اس گھر کا رخ نہ کرے گا۔ الدیلمی بروایت ابی فروۃ الأشجعی

۲۶۸۴ ... جس نے "الٓمٓ تنزیل السجدۃ اور تبارک" دونوں سورتیں سونے سے قبل پڑھیں تو عذاب قبر سے نجات پا جائے گا اور فتنہ انگیزوں سے بھی مامون رہے گا۔ اور جس نے سورۂ کہف کی دس آیات پڑھیں وہ از سرتاقدم ایمان سے لبریز ہو جائے گا۔

ابوالشیخ، الدیلمی بروایت البراء رضی اللہ عنہ

اس میں ایک راوی مصعب متروک جس کا اعتبار نہیں۔

۲۶۸۵ ... یٰس پڑھو ... کیونکہ اس میں دس برکات وفوائد ہیں۔ کوئی بھوکا اس کو پڑھے تو سیر ہو جائے۔ کسی ننگے پر پڑھی جائے تو لباس میں ملبوس ہو جائے۔ مجرد پڑھے تو شادی ہو جائے۔ خوف زدہ پڑھے تو امن پا جائے۔ رنجیدہ وغمگین پڑھے تو مسرور وخوش ہو جائے۔ مسافر پڑھے تو سفر میں مدد ہو۔ کوئی اپنی کسی گمشدہ شے پر پڑھے تو اس کو پالے۔ میت پر پڑھی جائے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ تشنہ لب پڑھے تو سیراب ہو جائے۔ اور مریض پڑھے تو چنگا بھلا ہو جائے۔ الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ

روایت میں مسعدۃ ابن الیسع کذاب شخص ہے۔

سورۂ یٰس

۲۶۸۶.....تورات میں اس کو معمہ کہا گیا ہے یعنی اپنے پڑھنے والے کو دونیا وآخرت کی کامیابیاں دلانے والی اور اس سے دنیا وآخرت کی مشقت ومصیبت دور کرنے والی۔ آخرت کی ہولناکیوں کو دفع کرنے والی۔ اسی کو الدافعہ اور القاضیہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ یہ اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی اور تکلیف کو دور کرتی ہے۔ اس کی تمام حاجات پوری کرتی ہے۔۔ جو اس کو پڑھے یہ اس کے لئے دس حجوں کے برابر ہوگی۔ جو اس کو محض سنے، یہ اس کے لئے ہزار دینار راہ خدا میں دینے کے برابر ہوگی۔ جو اس کو لکھ کر اس کا پانی نوش کرے اس کے شکم میں ہزار بیماریوں کی دوائیں، ہزار نور، ہزار یقین، ہزار برکات اور ہزار رحمتیں داخل ہو جائیں گی، اور اس سے ہر کھوٹ اور بیماری نکال لی جائے گی۔

الحکیم، شعب الإیمان بروایت ابی بکر

حدیث ضعیف ہے۔

۲۶۸۷.....تورات میں ایک سورت ہے جس کو عزیزہ اور اس کے پڑھنے والے کو عزیز کہا گیا ہے۔ وہ یٰس ہے۔ الدیلمی بروایت صھیب

۲۶۸۸.....جس نے یٰس لکھی پھر اس کو گھول کر پی لیا اس کے شکم میں ہزار نور، ہزار برکات اور ہزار بیماریوں کی دوائیں داخل ہو جائیں گی۔ اور اس سے ہزار بیماریاں نکل جائیں گی۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۶۸۹.....جس نے یٰس پڑھی، گویا اس نے دس بار قرآن پڑھا۔ شعب الإیمان بروایت حسان بن عطیہ مرسلاً

۲۶۹۰.....جس نے اللہ کی رضاء کے لئے رات کو یٰس پڑھی اللہ رات ہی کو اس کی مغفرت فرما دیں گے۔

شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۹۱.....جس نے اللہ کی رضاء کے لئے رات کو یٰس پڑھی، اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

الصحیح لإبن حبان السنن لسعید بروایت الحسن عن جندب البجلی، الدارمی، الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی، ابن مردوویہ بروایت الحسن بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ درست ہے۔

۲۶۹۲.....جس نے یٰس پڑھی، گویا اس نے دوبار قرآن پڑھا۔ شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۶۹۳.....جس نے رات کو یٰس پڑھی، وہ یٰس کے سوا بقیہ قرآن پر دس درجہ زیادہ ہوگی۔ اور جس نے اس کو شروع دن میں پڑھا پھر اپنی حاجت پیش کی تو اس کی حاجت روائی ہوگی۔ ابو الشیخ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

۲۶۹۴.....جس نے جمعہ کے روز یٰس اور صافات پڑھیں، پھر اللہ سے اپنا سوال مانگا اس کو ضرور عطا ہوگا۔

ابن ابی الدنیافی فضائلہ، ابن النجار بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

لیکن ابن النجار کی روایت ضعیف ہے۔

سورۃ الزمر

۲۶۹۵.....میں تم پر سورۃ الزمر کی آخری آیات پڑھتا ہوں، جو ان پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ پھر آپ ﷺ نے "وماقدروا اللہ حق قدرہ" سے آخر سورت تک پڑھا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جریر

۲۶۹۶.....جو چاہتا ہو کہ جنت کے باغات میں کھائے پئے اور گھومے پھرے وہ حوامیم کی تلاوت کرے۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنھما

حوامیم وہ سورتیں جن کی ابتداء میں حٰم آتا ہے۔

سورۃ الدخان

۲۶۹۷...... جو جمعہ کی رات سورۃ الدخان پڑھے، صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا اور حور عین سے اس کا عقد کیا جائے گا۔

الدیلمی بروایت ابی رافع

۲۶۹۸...... جو جمعہ کی رات سورۃ حٰم الدخان اور سورۂ یٰس پڑھے، صبح کو مغفرت کی حالت میں اٹھے گا۔ ابن الضریس شعب الإیمان،
بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ضعیف ہے۔

الواقعہ

۲۶۹۹...... اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کیونکہ یہ سورۃ الغنی ہے۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۰...... جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے گی۔ اور جس نے ہر رات "لااقسم بیوم القیامۃ" پڑھی، وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند دمکتا ہوگا۔

ابن عساکر بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۰۱...... جس نے ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھی اسے کبھی فاقہ کشی کی نوبت نہ آئے گی۔

ابن السنی، شعب الإیمان، ابن عساکر بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

سورۃ الحدید

۲۷۰۲...... سورۃ الحدید سہ شنبہ منگل کے روز نازل ہوئی۔ اور اللہ نے لوہے کو بھی اسی دن پیدا کیا اور ابن آدم نے اپنے بھائی کو اسی دن قتل کیا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سورۃ الحشر

۲۷۰۳...... جس نے سورۂ حشر کا اخیر حصہ "لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل" آخر تک پڑھا اور اسی رات انتقال ہوگیا تو شہادت کی موت مرا۔

ابو الشیخ بروایت ابی امامۃ

سورۃ الملک تیس آیات

۲۷۰۴...... سورۃ الملک عذاب قبر کو روکتی ہے۔ اور تورات میں اس کا نام مانعہ ہے۔ الدیلمی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۵...... قرآن میں ایک سورۃ جو صرف تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے...... حتیٰ کہ اس کو جنت میں داخل کرواتی ہے۔ اور وہ سورۂ تبارک ہے۔ الصغیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۰۶...... قرآن میں ایک سورۃ جو تیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہتی ہے حتیٰ کہ اس کی مغفرت

کردی جاتی ہے۔اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔الصحیح لابن حبان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۷　قرآن میں ایک سورۃ جوتیس آیات پر مشتمل ہے، اپنے پڑھنے والے کے لئے مسلسل شفاعت کرتی ہے حتی کہ اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔

مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۰۸　میں کتاب اللہ میں ایک ایسی سورت پاتا ہوں، جوتیس آیات کی ہے۔جواس کوسونے سے قبل پڑھے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔تیس برائیاں مٹائی جاتی ہیں۔اورتیس درجات بلند کئے جاتے ہیں۔اوراللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جواس پراپنے پر پھیلائے رکھتا ہے اوراس کے بیدارہونے تک ہرمصیبت سے اس کی حفاظت کرتا ہے۔اوروہ قبر میں اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑتی ہے۔ اوروہ" تبارک الذی بیدہ الملک" ہے۔الدیلمی بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۷۰۹　اللہ تعالیٰ نے اس سے زیادہ امیدودھارس بندھانے والی کوئی آیت نازل نہیں فرمائی:" ولسوف یعطیک ربک فترضی "۔" آپ کارب آپ کوعنقریب اس قدرعطا کرے گا کہ آپ راضی ہوجائیں گے۔تومیں نے یہ وعدہ قیامت کے روزاپنی امت کے فائدہ کے لئے ذخیرہ کررکھا ہے۔الدیلمی بروایت علی رضی اللہ عنہ اس میں ایک راوی حرب بن شریح ہے جس میں قدرے ضعف ہے اوربقیہ رواۃ ثقہ ہیں۔

سورۃ القدر

۲۷۱۰　جس نے" انا انزلناہ فی لیلۃ القدر "پڑھی، یہ چوتھائی قرآن کے برابرہوگی۔الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

لم یکن یعنی سورۃ البینۃ

۲۷۱۱　اللہ تعالیٰ"لم یکن الذین کفروا" کی قرآت سنتے ہیں،توفرماتے ہیں: میں اپنے بندے کوخوشخبری دیتا ہوں۔میری عزت کی قسم! میں تجھے جنت میں ایسا ٹھکانہ مرحمت کروں گا کہ توخوش ہوجائے گا۔ابونعیم فی المعرفۃ

اس طریق سے.....عبداللہ بن اسلم، ابن شہاب سے، وہ اسماعیل بن ابی حکیم المدنی سے، پھر بنی فضیل کے کسی شخص سے۔مصنف فرماتے ہیں یہ روایت منقطع ہے درمیان میں کوئی راوی چھوٹا ہوا ہے۔کیونکہ اسماعیل تابعی ہیں۔اورحافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ بنی فضیل کے کسی شخص پرموقوف ہو۔لیکن اس سے صرف نظرکریں تب بھی عبداللہ آخری راوی کوامام دارقطنی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

سورۃ الزلزلۃ

۲۷۱۲　جس نے رات کواذازلزلت الأرض زلزالھا پڑھی یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابرہوگی۔اورجس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی یہ اس کے لئے نصف قرآن کے برابرہوگی۔اورجس نے قل ھو اللہ احد پڑھی یہ اس کے لئے تہائی قرآن کے برابرہوگی۔

ابن السنی بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

سورۃ الھاکم

۲۷۱۳　کیاتم میں سے کوئی اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ ہرروزایک ہزارآیات قرآنیہ پڑھ لیا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس

میں اس کی ہمت ہو سکتی ہے؟ فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس کی ہمت بھی نہیں رکھتا کہ الھاکم التکاثر پڑھ لیا کرے۔

المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۱۴... جس نے رات کو ہزار آیات پڑھیں، وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا، کہ پروردگار اس سے مسکراتے ہوئے پیش آئیں گے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! کون ہزار آیات کے پڑھنے کی قدرت رکھتا ہے؟ آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور اس کے بعد الھاکم التکاثر آخر تک پڑھی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا کہ یہ ہزار آیات کے برابر ہے۔

الدیلمی رضی اللہ عنہ، الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت عمر.

لیکن فرماتے ہیں یہ حدیث غیر ثابت لا أصل ہے۔

۲۷۱۵... میں تم پر ایک سورۃ پڑھتا ہوں، جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔

شعب الإیمان بروایت عبدالملک بن عمیر مرسلا

۲۷۱۶ میں تم پر سورۃ الھاکم پڑھتا ہوں، جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔ میں اس کو دوبارہ پڑھتا ہوں جو اس پر رویا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی، پس جس کو رونا نہ آئے وہ رونے کی کوشش کرے۔ الحاکم والمنتخب، شعب الإیمان

یہ روایت جریر سے ضعیف ہے۔

الکافرون

۲۷۱۷... قل یاایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اذازلزلت چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اذا جاء نصر اللہ والفتح چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۱۸... جس نے قل یاایھا الکفرون پڑھی گویا اس نے چوتھائی حصہ قرآن پڑھا۔ جس نے قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے تہائی حصہ قرآن پڑھا۔

شعب الإیمان بروایت سعد

۲۷۱۹... جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ دو سورتیں قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ احد ہوں تو اس پر حساب کتاب نہ ہوگا۔ ابونعیم بروایت زیدبن ارقم

قل ھو اللہ احد

۲۷۲۰... تمہیں کیا بات مانع ہے کہ ہر رات قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرو۔ یہ پورے قرآن کے برابر ہے۔

ابن الأنباری فی المصاحف بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۲۱... جس نے قل ھو اللہ احد اللہ الصمد پڑھ لی گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۲۲... قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ یعنی قل ھو اللہ احد.

الصحیح لابن حبان بروایت ابی سعید

۲۷۲۳... کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرو؟ عرض کیا: ہم واقعی اس سے عاجز اور ضعیف ہیں۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین حصوں میں تقسیم فرمایا ہے ایک حصہ قل ھو اللہ احد ہے۔

مسنداحمد، الصحیح لمسلم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۲۷۲۴.....کیا کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟ یہ بات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بہت بڑی محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا: وہ قل ھو اللہ احد پڑھے یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، المسند لأبی یعلی بروایت ابی سعید. الصحیح لابن حبان، ابن السنی، الحلیۃ، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود. شعب الإیمان بروایت ابی ایوب. الخطیب بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۲۵.....کیا تم میں سے کوئی اس بات کی ہمت نہیں رکھتا کہ ہر رات تہائی قرآن پڑھ لیا کرے؟

۲۷۲۶.....کیا ہی بہترین ہیں دو سورتیں قل ھو اللہ احد یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔ قل یا ایھا الکفرون یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنھما

۲۷۲۷.....کوئی اس وقت تک نہ سوئے جب تک کہ تہائی قرآن نہ پڑھ لے! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: کیا اس کی طاقت بھی نہیں رکھتا کہ قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس پڑھ لیا کرے؟ المستدرک للحاکم شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۲۸.....جس نے ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی گویا تہائی قرآن پڑھ لیا۔ جس نے دو بار پڑھ لی گویا دو تہائی قرآن پڑھ لیا۔ اور جس نے تین بار پڑھ لی گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ الرافعی بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۲۹.....جس نے رات یا دن میں تین بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی تو یہ قرآن کی مقدار ہوگئی۔ ابن النجار بروایت کعب بن عجرہ

۲۷۳۰.....جس نے تین بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ الضعفاء للعقیلی رحمۃ اللہ علیہ بروایت رجاء الغنوی

۲۷۳۱.....جس نے دس بار قل ھو اللہ احد پڑھ لی اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تب تو ہم بہت گھر بنائیں گے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ اور اچھا عطا کرنے والا ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، ابن السنی بروایت معاذبن انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۲.....جس نے ہر فرض نماز کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنی رضاء و مغفرت واجب فرمادیں گے۔

ابن النجار بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۳.....جس نے فجر کے بعد کے بعد بارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھی گویا اس نے چار بار قرآن پڑھ لیا۔ اور یہ اس دن روئے زمین پر متقی ترین شخص ہوگا بشرطیکہ تقویٰ اختیار کیے رکھے۔ شعب الإیمان بروایت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۳۴.....جس نے صبح کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کرنے سے قبل سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس روز اس کے لئے پچاس صدیقین کا عمل لکھا جائے گا۔ البراء بن عازب اس میں ایک راوی سلیمان بن ربیع ہیں وہ کادح بن رحمۃ سے روایت میں ضعیف ہے اور خود کادح کذاب شخص ہے۔ لہٰذا اس روایت پر اعتماد نہیں۔

۲۷۳۵.....جس نے نماز کی طرح کامل وضوء و طہارت کے ساتھ سورۂ فاتحہ سے ابتداء کر کے سو بار قل ھو اللہ احد پڑھی۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر حرف پر دس نیکی لکھیں گے۔ اور ہر حرف پر دس برائیاں مٹائیں گے اور ہر حرف پر دس درجات بلند فرمائیں گے۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائیں گے۔ اور اس دن اس کے لئے سارے بنی آدم کے اعمال کے بقدر ثواب لکھیں گے۔ اور اس کا یہ عمل ایسا ہوگا گویا کہ قرآن تینتیس بار پڑھا۔ نیز شرک سے برائت اور ملائکہ کا قرب، شیطان سے بعد لکھ دیں گے۔ اور اس کے لئے عرش کے نزدیک کچھ آوازیں ہوں گی جو اپنے پڑھنے والے کا ذکر کریں گی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف دیکھیں گے اور جب اس کی طرف نظرِ رحمت سے دیکھ لیں گے تو کبھی اس کو عذاب سے دوچار نہ کریں گے۔ الکامل لابن عدی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۶.....کوئی مسلم بندہ مرد یا عورت ایسا نہیں جو دن و رات میں دو سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے مگر اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۷۔۔۔جو شخص عرفہ کی شام ہزار مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جو بھی مانگے عطا فرما دیں گے۔

ابو الشیخ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۳۸۔۔۔جس نے ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھی، اس پر برکت نازل کی جائے گی۔ اگر دو مرتبہ پڑھی اس پر اور اس کے اہل خانہ برکت نازل کی جائے گی۔ اگر تین مرتبہ پڑھی، تو اس پر اور اس کے اہل خانہ اور اس کے ہمسایوں پر بھی برکت نازل کی جائے گی۔ اگر بارہ مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں بارہ گھر بنائیں گے۔ اور محافظ فرشتے آپس میں کہیں گے چلو اپنے بھائی کے گھر دیکھ کر آئیں۔ اگر سو مرتبہ پڑھی تو پچیس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے خون اور اموال کے۔ اگر دو سو مرتبہ پڑھی تو پچاس سال کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا سوائے خون اور اموال کے۔ اگر تین سو مرتبہ پڑھی تو چار ایسے شہیدوں کا ثواب لکھ دیں گے، جن کے گھوڑے زخمی ہو گئے ہوں اور انکا خون بہہ گیا ہو۔ اگر ہزار مرتبہ پڑھ لی تو وہ اس وقت تک نہ مرے گا جب تک کہ جنت میں اپنا گھر نہ دیکھ لے۔

ابن عساکر بروایت ابان عن انس رضی اللہ عنہ

۲۷۳۹۔۔۔جس نے گھر میں داخل ہوتے وقت قل ھو اللہ احد پڑھ لی، اس کے گھر اور اس کے ہمسایوں کے ہاں سے فقر و افلاس اٹھ جائے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت جریر

۲۷۴۰۔۔۔تیری اس سے محبت تجھے جنت میں داخل کردے گی۔ یعنی قل ھو اللہ احد سے۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ تعلیقاً، الدارمی، عبد بن حمید، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ حسن غریب المسند لأبی یعلی، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، ابن السنی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۴۱۔۔۔جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: اے محمد! معاویہ بن معاویہ مزنی وفات پا گئے ہیں کیا آپ ان کی نماز پڑھنا پسند کرتے ہیں؟ پھر جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر مارا جس سے درمیان کے تمام شجر و حجر صاف ہو گئے اور ان کے جنازہ کی چارپائی سامنے آ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ملائکہ کی دو صفوں کے ساتھ ان پر نماز پڑھی ہر صف ستر ہزار ملائکہ پر مشتمل تھی۔ میں نے کہا اے جبرئیل! ان کو یہ مقام کس وجہ سے حاصل ہوا؟ کہا ان کی قل ھو اللہ احد کے ساتھ محبت کی وجہ سے، یہ آتے جاتے، بیٹھے اور کھڑے ہر حال میں اس کو پڑھتے رہتے تھے۔

سمویہ، السنن للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ بروایت انس رضی اللہ عنہ

المعوذتین

۲۷۴۲۔۔۔مجھ پر آج رات ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں دیکھی گئی۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس

النسائی بروایت عقبۃ بن عامر

۲۷۴۳۔۔۔دو سورتوں کی کثرت کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کی بدولت تمہیں آخرت میں بلند درجات تک پہنچا دے گا وہ معوذتین ہیں۔ جو قبر کو روشن کرتی ہیں اور شیطان کو بھگاتی ہیں۔ نیکیوں اور درجات میں اضافہ کراتی ہیں۔ میزان عمل کو وزن دار کرتی ہیں اور اپنے پڑھنے والے کو جنت کا رستہ دکھلاتی ہیں۔ الدیلمی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۴۴۔۔۔اے جابر! "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" پڑھ۔ تو نے ان کی مثل کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔

النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۷۴۵۔۔۔اے عقبہ بن عامر! تو نے کوئی سورت اللہ کے ہاں "قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس" سے زیادہ محبوب اور زیادہ پہنچ والی نہیں پڑھی ہوگی! پس اگر تجھ سے ہو سکے کہ یہ تجھ سے نماز میں نہ چھوٹیں تو کرلے۔

الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم، شعب الایمان بروایت عقبہ بن عامر

۲۷۴۶ تو نے اللہ کے ہاں قل اعوذ برب الفلق سے زیادہ مرتبہ والی کوئی سورت نہ پڑھی ہوگی۔
الصحیح لابن حبان، شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عقبہ بن عامر
۲۷۴۷ کسی سائل نے معوذتین جیسا سوال نہیں کیا اور کسی پناہ مانگنے والے نے ایسی پناہ نہیں مانگی۔ ابن ابی شیبہ بروایت عقبہ بن عامر

فصلِ سوم......تلاوت کے آداب میں

۲۷۴۸ لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ وسنجیدہ ہو۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۷۴۹ لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب قرآن پڑھے تو اس میں رنجیدہ ہو۔
الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۷۵۰.....لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب تو اس کو پڑھتا دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔
محمدبن نصر فی کتاب الصلاۃ، شعب الإیمان، التاریخ للخطیب رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما. السجزی فی الإبانۃ بروایت ابن عمرو الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا
۲۷۵۱ تمہارے منہ قرآن کے راستے ہیں سوان کو مسواک کے ساتھ صاف کرلیا کرو۔
ابونعیم فی کتاب السواک والسجزی فی الإبانۃ بروایت علی رضی اللہ عنہ
۲۷۵۲.....اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔
الکجی فی سننہ بروایت وضین مرسلا لسجزی فی الإبانۃ عنہ عن بعض الصحابۃ
۲۷۵۳.....اپنے مونہوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ شعب الإیمان بروایت سمرۃ
۲۷۵۴.....صاحبِ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کے مالک کی طرح ہے۔ اگر وہ اس کی نگہبانی کرے گا تو روکے رکھے گا اور چھوڑے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔ مالک، مسنداحمد، بخاری ومسلم، النسائی، ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما
۲۷۵۵ قرآن کی حفاظت کرتے رہو، میری جان کے مالک کی قسم! وہ لوگوں کے دلوں سے اونٹ کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔ مسنداحمد، بخاری ومسلم بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
۲۷۵۶.....کتاب اللہ سیکھو اور اس کی نگہبانی کرو اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! وہ اونٹنی کے اپنی رسی سے زیادہ جلد نکل جانے والا ہے۔ مسنداحمد بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ
۲۷۵۷.....قرآن کی دیکھ بھال رکھو۔ وہ لوگوں کے دلوں سے جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی نکل جانے والا ہے۔
مسنداحمد، بخاری ومسلم، الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ، النسائی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۲۷۵۸ آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ اور پست آواز سے قرآن پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ ابوداؤد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ النسائی بروایت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ۔ المستدرک للحاکم بروایت معاذ رضی اللہ عنہ
۲۷۵۹.....کم سن بچے کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش۔ اور سن رسیدہ کا قرآن حفظ کرنا ایسا ہے جیسے پانی پر لکھنا۔
الخطیب فی الجامع بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
۲۷۶۰.....جس کی خواہش ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرے تو وہ قرآن دیکھ کر پڑھے۔
الحلیہ، شعب الإیمان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۶۱..... کبھی اس میں تو کبھی اُس میں، یعنی قرآن اور شعر۔ ابن الأنباری فی الوقف بروایت ابی بکرة

۲۷۶۲..... اللہ تعالیٰ اس حسن الصوت بندے کی آواز زیادہ اہتمام سے سنتے ہیں جو قرآن کو اچھی آواز میں سنوار سنوار کر اور اونچی آواز سے پڑھے، بنسبت اس شخص کے جو اپنی گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔

الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت فضالة بن عبید

۲۷۶۳..... اللہ تعالیٰ اچھی و بلند آواز میں قرآن پڑھنے والے ایک نبی کی آواز پر جتنا کان لگاتے ہیں، اتنا کسی چیز پر کان نہیں لگاتے۔

مسند احمد، ابو داؤد، بخاری و مسلم، النسائی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۶۴..... حسین آواز قرآن کی زینت ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۷۶۵..... اپنی اچھی آواز کے ساتھ قرآن پڑھو۔ کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو نکھار دیتا ہے۔

الدارمی ابن نصر فی الصلاة بروایت البراء

۲۷۶۶..... قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی الصحیح لإبن حبان المستدرک للحاکم بروایت البراءؓ. ابو نصر السجزی فی الإبانة بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ. الدار قطنی فی الأفراد، الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ الحلیہ بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۶۷..... قرآن کو اچھی آواز کے ساتھ زینت بخشو، کیونکہ حسن صوت قرآن کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔ المستدرک للحاکم بروایت البراء

۲۷۶۸..... ہر چیز کا زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور عمدہ آواز ہے۔ المصنف لعبدالرزاق، الضیاء بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۷۶۹..... وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو سنوار کر نہ پڑھے۔

الصحیح للبخاری رحمة اللہ علیہ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، ابو داؤد، الصحیح لإبن حبان، المستدرک للحاکم بروایت سعد، ابو داؤد بروایت ابی لبابة بن المنذر، المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ، ابو داؤد بروایت عائشہ رضی اللہ عنہا

۲۷۷۰..... قرآن ہر حال میں پڑھو، اِلا یہ کہ تم غسل کی حاجت میں ہو۔ ابوالحسن بن صخر فی فوائدہ بروایت علی رضی اللہ عنہ

۲۷۷۱..... ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ بس اس سے کم دن میں پورا نہ کرو۔

بخاری و مسلم، ابو داؤد بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۷۲..... ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر پچیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر پندرہ دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر دس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ ہر ہفتہ میں ایک قرآن پڑھ لو۔ اور جس نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھ لیا اس نے قرآن کو سمجھا نہیں۔

مسند احمد بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۷۳..... چالیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الصحیح للترمذی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۷۴..... پانچ دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۷۵..... اگر ہو سکے تو تین دن میں قرآن پڑھ لو۔ مسند احمد الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت سعد بن المنذر

۲۷۷۶..... قرآن پڑھتا رہ جب تک کہ وہ تجھے منع کرے اور باز رکھے۔ پس اگر وہ تجھے منع نہیں کرتا تو تو قرآن نہیں پڑھ رہا۔ الفردوس للدیلمی رحمة اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہ مقصود یہ کہ اپنے من میں قرآن کی تاثیر پیدا کرو کہ وہ تمہیں گناہوں سے روکنے لگ جائے اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہو رہی تو اس کو پیدا کرو۔ یہ مطلب نہیں کہ اس کو چھوڑ کر بیٹھ جاؤ۔

۲۷۷۷..... قرآن حزن و ملال کے ساتھ پڑھو، کیونکہ یہ اسی طرح نازل ہوا ہے۔

المسند لأبی یعلیٰ، الحلیہ، الأوسط للطبرانی رحمة اللہ علیہ بروایت بریدة

۲۷۷۸..... قرآن پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس سے مانوس رہیں۔ جب اضطراب پیدا ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔

مسند احمد، بخاری و مسلم، النسائی بروایت جندب

یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے ہے جو قرآن پڑھنے کے دلدادہ ہیں، ان کو اگر وقتی نامانوسیت پیدا ہو جائے تو کچھ وقفہ کر لیں۔ ورنہ جو لوگ پڑھتے ہی نہیں ان کو چاہئے کہ ذرا جبر کر کے پہلے قرآن سے محبت وانس پیدا کریں۔

۲۷۷۹..... عرب کے لہجے اور آواز میں قرآن پڑھو۔ اہل کتاب اور فساق لوگوں کے لہجے اختیار کرنے سے اجتناب کرو۔ عنقریب میرے بعد ایسے لوگ آئیں گے، جو قرآن کو گانے اور اہلِ کتاب اور نوحہ کرنے والوں کی طرح پڑھیں گے۔ یہ قرآن ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گا۔ ان کے دل فتنہ زدہ ہوں گے اور جن کو ان کی آواز اچھی لگے گی ان کو بھی فتنہ میں مبتلا کریں گے۔

الأوسط للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، شعب الإیمان بروایت حذیفۃ رضی اللہ عنہ

۲۷۸۰..... قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے متلاشی رہو، قبل اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے، جو قرآن کے الفاظ کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے، لیکن وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں جلد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے اور آخرت کی تاخیر چھوڑ دیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۷۸۱..... قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور اس کے معانی وغرائب میں غور کرو۔

ابن ابی شیبۃ، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۸۲..... قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھو اور اس کے معانی وغرائب میں غور کرو۔ اس کے غرائب ہی اس کے فرائض وحدود ہیں۔ کیونکہ قرآن پانچ عنوان میں نازل ہوا ہے، حلال، حرام، محکم، متشابہ اور امثال۔ پس حلال پر عمل کرو۔ حرام سے اجتناب برتو۔ محکم صریح المعنی کے پیچھے لگو ان پر عمل اور غور وفکر کرو۔ اور متشابہ غیر واضح المعنی پر بغیر کھوج میں پڑے ایمان لے آؤ۔ اور امثال سے عبرت پکڑو۔

شعب الإیمان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۷۸۳..... روزمرہ کی اپنی گفتگو صاف لہجے میں کیا کرو تا کہ قرآن بھی اچھا کر کے پڑھ سکو۔

ابن الأنباری فی الوقف والمرھبی فی فضل العلم بروایت ابی جعفر معضلا

۲۷۸۴..... جب تم میں سے کوئی قرآن ختم کرے تو یہ دعا پڑھے" اللھم انس وحشتی فی قبری "اے اللہ مجھے قبر میں سامانِ انس عطا فرما۔

الفردوس للدیلمی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی امامۃ

۲۷۸۵..... جب صاحبِ قرآن کھڑا ہو کر دن رات اس کو پڑھتا رہتا ہے تو اس کو یاد رہتا ہے۔ اور اگر اس کی نگہبانی نہ کرے تو بھول جاتا ہے۔

محمد بن نصر فی الصلاۃ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۷۸۶..... اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔

الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابو داؤد بروایت زرارۃ بن ابی اوفی مرسلا

یہ اصح ہے۔

۲۷۸۷..... قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ سے سوال کرو قبل اس سے کہ ایسی قوم آئے جو اس کو پڑھ کر لوگوں کے آگے دستِ سوال دراز کرے۔

مسند احمد، شعب الإیمان، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت عمران بن حصین

۲۷۸۸..... لوگوں میں سب سے اچھی قرآت والا شخص وہ ہے جب تو اس کو پڑھتا دیکھے تو سمجھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔

ابن ماجہ بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۷۸۹..... یہ حزن وکرب کے عالم میں نازل ہوا، پس جب تم اسے پڑھو تو رویا کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو بتکلف رویا کرو۔ اور اس کو حسنِ صوت کے

ساتھ پڑھو۔ جو اس کو سنوار کر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابن ماجه، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، شعب الإیمان بروایت سعد

۲۷۹۰ مجھ پر قرآن کا ایک حصہ اترا، تو میں نے اسے پورا کرنے سے قبل نکلنے کو ناپسند خیال کیا۔

مسنداحمد، ابوداؤد، ابن ماجه بروایت اویس بن حذیفة

۲۷۹۱ دیکھو! تم میں ہر کوئی اپنے رب سے مناجات کرتا ہوگا سو آپس میں ایک دوسرے کو ایذاء رسانی سے اجتناب کرو۔ اور ایک دوسرے سے بلند آواز میں قرآت نہ کرو۔ مسنداحمد، ابوداؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابی سعید

۲۷۹۲ جو شخص سورۃ التین والزیتون پڑھے اور اس کے ختم "الیس اللہ باحکم الحاکمین" پر پہنچے تو اس کو کہنا چاہئے "بلی وانا علی ذالک من الشاھدین" آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: کیا اللہ حاکموں کا حاکم نہیں ہے؟ جس کا جواب دے: کیوں نہیں میں بھی اس پر شہادت دیتا ہوں کہ آپ ہی احکم الحاکمین ہیں۔ اور جو سورۂ قیامہ پڑھے اور آخر میں اس آیت پر پہنچے "الیس ذالک بقادر علی ان یحی الموتی" تو کہے 'بلیٰ'۔ آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: کیا وہ اللہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟ تو جواب دے کیوں نہیں۔ اور جو سورۂ مرسلات پڑھے اور آخر میں اس آیت پر پہنچے "فبای حدیث بعدہ یؤمنون" تو کہے "امنا باللہ"۔ آیت کے آخر حصہ کا معنی ہے: اس بات کے سوا اور کس بات پر ایمان لاؤ گے؟ جواب ہم اللہ پر ایمان لے آئے۔ ابوداؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۷۹۳ ... اللہ فلاں بندہ پر رحم کرے، اس نے مجھے فلاں آیت یاد دلائی جو میں فلاں سورۃ سے بھول گیا تھا۔

مسنداحمد، بخاری ومسلم، ابوداؤد بروایت عائشه رضی الله عنها

الاکمال

۲۷۹۴ ... قرآن پڑھو اور حالتِ گریہ طاری کرو۔ اگر رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرو۔ اور وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو اچھی طرح نہ پڑھے۔

ابن نصر بروایت سعدبن ابی وقاص

۲۷۹۵ ... اللہ تعالیٰ اس عمدہ آواز شخص کے قرآن پڑھنے پر کان لگاتا ہے جو قرآن کو خوش الحانی سے پڑھ رہا ہو۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت البراء

۲۷۹۶ قرآن عالمِ حزن ہی میں نازل ہوا ہے۔ سو اس کو حزن وملال کے ساتھ پڑھو۔ ابن مردویه بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۷۹۷ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی شیبه، ابوداؤد الطیالسی، مسنداحمد، عبدبن حمید، العدنی والدارمی، ابوداؤد وابوعوانة، الصحیح لابن حبان، المستدرک للحاکم، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، السنن لسعید بروایت سعد بن ابی وقاص، ابوداؤد، البغوی وابن قانع الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت ابی لبابة بن عبدالمنذر، الخطیب وابن نصر فی الإبانة المستدرک للحاکم، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم ابو نصر فی الإبانة بروایت ابن عباس رضی الله عنهما. ابونصر بروایت ابن الزبیر. ابن النضر وابو نصر، المستدرک للحاکم بروایت عائشه. الخطیب فی المتفق والمفترق بروایت انس رضی الله عنه

۲۷۹۸ ... اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھ رہا ہو۔

المصنف لعبدالرزاق بروایت ابی سلمة مرسلا وابونصر السجزی فی الإبانة بروایت ابی سلمة

۲۷۹۹ ... اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھ رہا ہو۔

ابن ابی شیبه بروایت ابی سلمة

۲۸۰۰......اللہ تعالیٰ اتنا کسی چیز میں کان نہیں لگاتے جتنا اس بندہ کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو قرآن کو بلند آواز اور خوش الحانی سے پڑھ رہا ہو۔

الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۰۱...... افسوس تجھ پر اے شہاب! تو قرآن کو اچھی آواز میں کیوں نہیں پڑھتا؟ ابونعیم بروایت زید بن ارقم عن سالم بن ابی سلام

۲۸۰۲...... قرآن تو اسی شخص سے سنا جاتا ہے جو رغبت اور خوف الٰہی سے پڑھ رہا ہو۔

ابن المبارک بروایت طاؤس مرسلاً۔ ابونصر السجزی فی الإبانة عن طاؤس عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

قرآن کی اشاعت کرنے کا حکم

۲۸۰۳......اہلِ قرآن قرآن کے ساتھ تکیہ نہ لگاؤ۔ اور جیسا کہ اس کا حق ہے، اس کی شب و روز تلاوت کرو۔ اس کی نشرواشاعت کرو۔ خوش الحانی سے پڑھو۔ اس میں غور و فکر کرو یقیناً تم فلاح پا جاؤ گے اور دنیا ہی میں اس کی اجرت طلب نہ کرو کیونکہ آخرت میں اس کا ثواب ملنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ، شعب الإیمان، ابونعیم، ابن عساکر بروایت عبیدة الملیکی

۲۸۰۴......اپنے منہ صاف ستھرے رکھو کیونکہ یہ قرآن کے راستے ہیں۔ الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۰۵......قرآن پڑھتے رہو جب تک انس محسوس کرتے رہو جب طبیعت بے چین ہو تو اٹھ جاؤ۔

الکبیر للطبرانی رحمة اللہ علیہ الحلیہ بروایت جندب

۲۸۰۶......قرآن تجوید کے ساتھ پڑھو۔ الرافعی بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۷...... پڑھتا رہ اے معاذ! اور التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ جھٹکے نہ مار۔ التاریخ للخطیب رحمة اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۰۸......جس طرح حفظ کرنا سیکھتے ہو اسی طرح خوش الحانی اور عمدہ آواز پیدا کرنا بھی سیکھو۔ الدیلمی بروایت ابی رضی اللہ عنہ

۲۸۰۹...... اپنے بھائی کی رہنمائی کرو۔ المستدرک للحاکم بروایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو غلط قرآن پڑھتے سنا تو آپ ﷺ نے دوسرے اصحاب کو فرمایا۔

۲۸۱۰...... جب قرآن کی کوئی آیت مشتبہ ہو جائے کہ یہ لفظ مؤنث ہے یا مذکر تو قرآن کو دیکھ کر یاد کرو۔

ابن قانع بروایت بشیر او بشیر بن الحارث

۲۸۱۱......جب کوئی رات کو نفل نماز کے لئے کھڑا ہو لیکن قرآن پڑھنے سے عاجز ہو جائے، پتہ نہ چلے کہ کیا پڑھ رہا ہے؟ تو وہ واپس سو جائے۔

المصنف لعبدالرزاق، مسند احمد، الصحیح لمسلم، ابوداؤد، ابن ماجة، الصحیح لابن حبان بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۱۲......افضل الأعمال منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ پوچھا گیا اس کا مطلب تو فرمایا: یعنی قرآن ختم کر کے پھر شروع کرنا۔

محمد بن نصر من طریق ابن المبارک

۲۸۱۳...... ہمیں اسکندریہ کے ایک شخص نے حدیث بیان کی: افضل الأعمال منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔

المستدرک للحاکم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

اس پر المستدرک للحاکم بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تعاقب فرمایا۔

۲۸۱۴......تجھ پر منزل پا کر پھر کوچ کر دینے والا عمل ہے۔ یعنی قرآن کے اول سے سفر شروع کرتا ہے اور آخر تک پہنچتا ہے تو پھر آخر سے اول کی طرف چل پڑتا ہے۔ گویا جیسے ہی منزل پائی پھر کوچ کر لیا۔ شعب الإیمان بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما

۲۸۱۵......فرمایا: ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: بیس راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: دس راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس سے زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: فرمایا: سات رات میں ایک قرآن پڑھ

لو اور اس سے زیادہ مت کرو۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۸۱۴ ابوداؤد بروایت ابن عمرو

۲۸۱۶۔۔۔ فرمایا: ہر ماہ میں ایک قرآن پڑھ لو عرض کیا: میں اس زیادہ قوت پاتا ہوں فرمایا: تین راتوں میں ایک قرآن پڑھ لو۔

ابوداؤد الحلیہ بروایت ابن عمرو

۲۸۱۷۔۔۔۔۔ چالیس دن میں ایک قرآن پڑھ لو۔ الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ حسن غریب بروایت ابن عمرو

۲۸۱۸۔۔۔ پانچ دن میں ایک قرآن ختم کرلو۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمرو

۲۸۱۹۔۔۔ اتنا بوجھ نہ اٹھا جس کو سہار نہ سکے۔ بلکہ تم پر سجدے لازم ہیں۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابن عساکر بروایت ابی ریحانۃ

انہوں نے عرض کیا کہ قرآن مجھ سے چھوٹ جاتا ہے اور پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے تو آپ ﷺ نے یہ فرمایا۔

۲۸۲۰۔ قرآن پڑھو اور اس میں جو کچھ ہے اس پر عمل کرو۔ الدیلمی بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۱۔۔۔ قرآن پڑھو اور اس کے ذریعہ اللہ کی رضاء وخوشنودی کے متلاشی رہو قبل اس سے کہ ایک ایسی قوم آئے، جو قرآن کے الفاظ کو تیر کی طرح سیدھا کریں گے، لیکن وہ اس کا معاوضہ دنیا ہی میں جلد حاصل کریں گے اور آخرت سے سروکار نہ رکھیں گے۔

ابن ابی شیبہ بروایت محمد بن المنکدر مرسلاً

۲۸۲۲۔ تیرے قرآن دیکھ کر قرآن پڑھنے کی فضیلت، بغیر دیکھے قرآن پڑھنے پر ایسی ہے، جیسے فرض کی فضیلت نفل پر۔

ابن مردویہ بروایت عثمان بن عبداللہ بن اوس الثقفی بروایت عمرو بن اوس

۲۸۲۳۔ کیا بات ہے میں تم کو بالکل خاموش دیکھ رہا ہوں؟ جواب دینے میں تم سے جن زیادہ بہتر تھے۔ میں جب بھی "فبأی الآء ربکما تکذبٰن" "تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟" پڑھتا وہ کہتے "لا بشیء من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد" پروردگار ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلا سکتے تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں۔

الحسن بن سفیان، المستدرک للحاکم، شعب الإیمان بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۲۴۔۔۔ کوئی آنکھ ایسی نہیں جو تلاوتِ قرآن سے اشکبار ہو جائے، مگر وہ قیامت کے دن ٹھنڈی ہو جائے گی۔

الدیلمی بروایت انس رضی اللہ عنہ

۲۸۲۵۔۔۔ یوں مت کہو کہ سورۃ البقرۃ سورۃ آل عمران۔ جس کا معنی ہے گائے کی سورت آل عمران کی سورت۔ بلکہ یوں کہا کرو وہ سورت جس میں بقرۃ کا ذکر ہے وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے۔ اسی طرح تمام قرآن میں کہا کرو۔ شعب الایمان بروایت انس رضی اللہ عنہ ضعیف

۲۸۲۶۔۔۔ مجھے قرآن سناؤ عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور آپ کو قرآن سناؤں؟ آپ پر تو قرآن نازل ہوا ہے! فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی اور سے سنوں۔ الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ الصحیح لمسلم ابوداؤد بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تم دیکھ رہے ہو میں نے اللہ کے فضل سے بیتی رات کو سبع طوال پڑھیں۔

ابن خزیمۃ المسند لابی یعلی الصحیح لابن حبان المستدرک للحاکم شعب الإیمان السنن لسعید بروایت انس رضی اللہ عنہ

فصل ...... تلاوت کے مکروہات اور چند حقوق کے بیان میں

۲۸۲۷۔۔۔ میری امت میں ایسی قوم بھی آئے گی، جو قرآن کو ردی کھجوروں کی طرح پڑھے گی۔ المسند لابی یعلی بروایت حذیفہ رضی اللہ عنہ

۲۸۲۸۔۔۔ اس نے قرآن کو سمجھا نہیں، جس نے تین دن سے کم میں قرآن پورا کر دیا۔

ابوداؤد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ ابن ماجہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۲۹ قرآن کو طہارت کے بغیر مت چھوؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ الدار قطنی المستدرک للحاکم بروایت حکیم بن حزام

۲۸۳۰ قرآن کو باوضو شخص کے سوا کوئی نہ مس کرے۔ ابوداؤد الصحیح للترمذی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۳۱ ...... یوں کہنا کتنا برا ہے میں نے فلاں آیت بھلادی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھول گئی یا بھلادی گئی۔

مسنداحمد، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۲ ... کوئی یوں کہے میں نے فلاں فلاں آیت بھلادی۔ بلکہ اسے بھلادی گئی۔ الصحیح لمسلم بروایت ابن مسعود رضی الله عنه

۲۸۳۳ ...... مجھ پر اپنی امت کے اجر پیش کئے گئے۔ حتیٰ کہ اس تنکے کا اجر بھی، جو کسی مسجد سے نکال دے۔ اور مجھ پر اپنی امت کے گناہ بھی پیش کئے گئے اور میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی نے کوئی سورت یاد کی پھر بھلادی۔

ابو داؤد، الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۳۴ ...... نہیں کوئی شخص جو قرآن سیکھے پھر اسے بھلادے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

الصحیح لمسلم، الدارمی، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، شعب الإیمان بروایت سعد بن عبادة

۲۸۳۵ ...... نہیں کوئی شخص جو قرآن پڑھے پھر اسے بھلادے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

ابو داؤد بروایت سعد بن عبادة

۲۸۳۶ ... قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑنا کفر ہے۔ الطیالسی، شعب الإیمان بروایت ابن عمرو

۲۸۳۷ ...... قرآن میں جھگڑا و جدال کرنا کفر ہے۔ ابن ماجه، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۳۸ ...... قرآن میں تنازعہ کرنا کفر ہے۔ ابو داؤد، المستدرک للحاکم بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۳۰ ...... قرآن میں تنازعہ سے ممانعت کی گئی ہے۔ السجزی فی الإبانة بروایت ابی سعید

۲۸۴۰ ...... دشمنانِ دین کی سرزمین میں قرآن لے کر سفر کرنے سے ممانعت کی گئی ہے۔ بخاری و مسلم ابو داؤد ابن ماجه بروایت ابن عمر رضی الله عنهما

۲۸۴۱ ...... جس نے قرآن کی تعلیم پر ایک کمان بھی لی، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن آگ کی کمان گلے میں ڈالیں گے۔

الحلیه، بیهقی بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۸۴۲ ... جس نے قرآن پر اجرت لی، بس قرآن سے اس کا یہی حصہ ہوگا۔ الحلیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۴۳ ...... جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے کھاتا ہے، وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا اس کا چہرہ محض ہڈیوں کی کھوپڑی ہوگی، اس پر گوشت نام کی کوئی شے نہ ہوگی۔ شعب الإیمان بروایت بریده

۲۸۴۴ ... وہ قرآن پر ایمان ہی نہیں لایا، جس نے اس کی حرام کردہ اشیاء کو حلال ٹھہرایا۔

الصحیح للترمذی رحمة الله علیه بروایت صهیب رضی الله عنه

۲۸۴۵ ... دنیا میں غریب ترین چار چیزیں ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں وہ قرآن، جو کسی ظالم کے سینے میں ہے۔ کسی قوم کے محلّہ کی وہ مسجد، جس میں نماز نہ ادا کی جاتی ہو۔ کسی گھر میں وہ قرآن جس کی تلاوت نہ کی جاتی ہو۔ اور وہ نیکوکار شخص، جو برے لوگوں کے ساتھ رہ رہا ہو۔

الفردوس للدیلمی رحمة الله علیه بروایت ابو هریره رضی الله عنه

الاکمال

۲۸۴۶ ...... عظیم ترین گناہ جو قیامت کو میری امت کا میرے سامنے آئے گا وہ کتاب اللہ کی وہ سورت ہوگی جو کسی کو یاد تھی لیکن اس نے بھلادی۔

محمد بن نصر بروایت انس رضی الله عنه

۲۸۴۷ ... مجھ پر گناہ پیش کئے گئے۔ لیکن میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ کسی کو قرآن عطا ہوا پھر اس نے اسے چھوڑ دیا۔

ابن ابی شیبه بروایت الولید بن عبدالله بن ابی مغیث

۲۸۴۸..... نہیں کوئی شخص جو قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے مگر وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی حالت میں ملاقات کرے گا۔

محمد بن نصیر بروایت سعد بن عبادۃ

۲۸۴۹..... یوں کہنا کتنا برا ہے میں نے فلاں آیت بھلا دی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔ قرآن کو یاد کرتے رہو، پس قسم ہے اس ہستی کی، جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے فوراً نکل جانے والا ہے، بنسبت جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلد۔

مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لمسلم، النسائی، الصحیح لابن حبان بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۰..... قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ یہ جلد نامانوس ہو جانے والا ہے۔ وہ اونٹ کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی لوگوں کے سینوں سے نکل جانے والا ہے۔ اور کوئی یوں ہرگز نہ کہے: میں نے فلاں آیت بھلا دی، یا بھول گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔

محمد بن نصر، الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، المستدرک للحاکم بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ موقوفاً

۲۸۵۱..... کوئی یوں ہرگز نہ کہے: میں نے فلاں آیت بھلا دی، یا بھول گیا۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے مجھے فلاں آیت بھلا دی گئی۔ کیوں کہ وہ نہیں بھولتا بلکہ بھلا دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۲۸۵۲..... قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ لوگوں کے سینوں سے جلد نکل جانے والا ہے، اس بدکے ہوئے جانور سے زیادہ جلد جو اپنی رسی سے چھوٹ کر اپنی جگہ پہنچ جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ، الخطیب بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ موقوفاً

۲۸۵۳..... قرآن کی نگہبانی کرتے رہو۔ پس قسم ہے اس ہستی کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! یہ جانور کے اپنی رسی سے زیادہ جلدی لوگوں کے سینوں سے نکل جانے والا ہے۔ الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۲۸۵۴..... قرآن کی مثال جب اس کی کوئی نگہبانی کرتا ہو اور دن رات اس کو پڑھتا ہو اس اونٹ کی طرح ہے جس کو اس کے مالک نے رسی سے باندھ رکھا ہے۔ پس اگر باندھے رکھے گا تو حفاظت کر لے گا ورنہ رسی چھوڑے گا تو اونٹ فوراً نکل جائے گا۔ سو اسی طرح قرآن ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الصحیح للبخاری رحمۃ اللہ علیہ، الصحیح لمسلم بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۵۵ قرآن کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی مانند ہے۔ اگر اس کا مالک اس کی رسی کی حفاظت رکھے گا تو روکے رکھے گا ورنہ غفلت میں پڑے گا تو وہ چلا جائے گا۔ تو جب صاحب قرآن اس کو شب و روز پڑھتا رہے گا یاد رہے گا چھوڑ بیٹھے گا تو بھلا دیا جائے گا۔

الرامھرمزی بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما

۲۸۵۶..... شیطان کو بھگا! شیطان کو بھگا! شیطان کو بھگا! اے عمر قرآن سارا درست ہے۔ جب تک کہ مغفرت کو عذاب نہ بنائے اور عذاب کو مغفرت نہ بنائے۔ البغوی بروایت اسحاق بن حارثۃ الأنصاری عن ابیہ عن جدہ

یعنی شیطان کے وسوسہ میں پڑ کر بہت زیادہ تیر کی مانند سیدھا کرنے کے پیچھے لگ کر تلاوت ترک نہ کردو بلکہ معنی صحیح ادا ہونے کا لحاظ رکھو۔

۲۸۵۷ اے عمر! قرآن سارا درست ہے۔ جب تک کہ مغفرت کو عذاب نہ بنائے اور عذاب کو مغفرت نہ بنائے۔

مسند احمد، سمویہ بروایت اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحۃ عن ابیہ عن جدہ

۲۸۵۸ قرآن میں اختلاف و تنازعہ کرنے کو چھوڑ دو۔ تم سے قبل امتیں بھی تبھی ملعون ہوئیں جب انہوں نے قرآن میں اختلاف کرنا شروع کر دیا۔ بے شک قرآن میں اختلاف و انتشار کفر ہے۔ ابو نصر السجزی فی الإبانۃ

۲۸۵۹ قرآن کے ساتھ جھگڑا مت کرو۔ اور نہ بعض کو بعض کے ساتھ ٹکراؤ۔ اللہ کی قسم مؤمن جھگڑتا ہے غالب آ جاتا ہے اور منافق جھگڑتا ہے تو ماخوذ ہوتا ہے۔ اور اس سے غلط رائے قائم کرنے کی جوابدہی کرنا ہوتی ہے۔ الدیلمی بروایت عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ عن جدہ

۲۸۶۰ قرآن میں جھگڑا مت کرو۔ بے شک قرآن میں اختلاف و انتشار کفر ہے۔

الکبیر للطبرانی رحمۃ اللہ علیہ بروایت زید بن ثابت۔ الحسن بن سفیان بروایت سعد مولی عمرو بن العاص

حسن بن سفیان کے متعلق تابعی ہونے کا قول ہے۔

۲۸۶۱ ..... اے قوم! تم سے قبل امتیں بھی اسی وجہ سے قعر ہلاکت میں پڑیں۔ قرآن تو بعض بعض کی تصدیق ہی کرتا ہے۔ پس قرآن کو آپس میں بعض کو بعض کے ساتھ مت ٹکراؤ۔ الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابن عمرو

ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس تشریف لائے دیکھا کہ وہ قرآن میں جھگڑ رہے ہیں تو آپ نے یہ فرمایا۔

۲۸۶۲ قرآن کا کچھ حصہ بھی دشمن کی سرزمین میں مت لے جاؤ۔ ابن ابی داؤد فی المصاحف بروایت ابن عمرو صحیح ہے۔

۲۸۶۳ ..... دشمنان دین کی سرزمین میں قرآن لے کر سفر نہ کرو کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں دشمن اس کو چھین نہ لے۔

الحلیه، ابن ابی داؤد فی المصاحف، المستدرک للحاکم بروایت ابن عمر

۲۸۶۴ اگر تو نے اس پر کمان لی، تو گویا جہنم کی کمان لی۔ بیہقی بروایت ابی بن کعب ضعیف ہے

کہتے ہیں میں نے کہا: میں نے کسی کو قرآن سکھایا تھا اس نے مجھے یہ کمان ہدیہ کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۸۶۵ تیرے شانوں کے درمیان ایک انگارہ ہے جو تو گردن میں ڈالے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، السنن للبیهقی رحمة الله علیه بروایت عبادة بن الصامت

عرض کیا: میں نے کسی کو قرآن سکھایا تھا اس نے مجھے یہ کمان ہدیہ کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب فرمایا۔

۲۸۶۶ ..... اگر تو چاہتا ہے کہ اس کے بدلے جہنم کی آگ کی ایک کمان اپنی گردن میں ڈالے تو قبول کر لے۔

مسند احمد، ابن منیع، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه، المستدرک للحاکم، السنن لسعید، السنن للبیهقی رحمة الله علیه، ابو داؤد، ابن ماجة، المسند لابی یعلی بروایت عبادة بن الصامت رضی الله عنه

۲۸۶۷ ..... اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ تجھے آگ کی ایک کمان گردن میں ڈالے، تو قبول کر لے۔ الحلیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

۲۸۶۸ جس نے قرآن کی تعلیم پر ایک کمان لے لی، اللہ تعالیٰ اسے آگ کی ایک کمان گردن میں ڈالے گا۔

الکبیر للطبرانی رحمة الله علیه بروایت ابی الدرداء رضی الله عنه

۲۸۶۹ جس نے قرآن کی تعلیم پر اجرت لی، اس نے اپنی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں جلد وصول کر لیا۔ اب قیامت کے دن قرآن اس سے جھگڑے گا۔

ابو نعیم بروایت ابن عباس رضی الله عنهما

۲۸۷۰ ..... قرآن تین حصوں میں ہے۔ حلال، اس کی اتباع کرو۔ حرام، اس سے اجتناب کرو۔ متشابہ، جس کا معنی تم پر مشتبہ ہو جائے، اسے اس کے عالم کے سپرد کر دو۔ الدیلمی بروایت معاذ رضی الله عنه

۲۸۷۱ جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور وہ باوضو تھا تو اسے چاہئے کہ دوبارہ وضو کرے۔

الدیلمی بروایت ابو هریره رضی الله عنه

۲۸۷۲ میری امت کی ہلاکت کتاب اور دودھ میں ہے۔ کتاب میں یوں کہ وہ اسے پڑھتے ہیں اور اپنی طرف سے اس کی غلط تاویل کرتے ہیں اور دودھ میں یوں کہ اس کو اتنا پسند کرتے ہیں کہ اس کے لئے دیہاتوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور پھر جمعوں جماعتوں کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔

مسند احمد، شعب الایمان، ابو نصر السجزی فی الابانة بروایت عقبه بن عامر

۲۸۷۳ ..... جنبی حالت میں قرآن مت پڑھ۔ البزار بروایت علی رضی الله عنه وابی موسی رضی الله عنه

۲۸۷۴ قرآن کو ناپاکی کی حالت میں مت چھو۔ ابن ابی داود فی المصاحف بروایت عثمان بن العاص

۲۸۷۵ اللہ لعنت کرے اس پر جس نے یہ کیا۔ قرآن کو اسی کی جگہ رکھو۔ الحکیم بروایت عمر بن عبدالعزیز

حضور ﷺ زمین پر پڑے ہوئے قرآن کے ٹکڑے کے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے اس کے مرتکب پر لعنت فرمائی۔

۲۸۷۶۔۔۔۔۔کتاب کو پاؤں کے ساتھ مت مٹاؤ۔ ابو نصر السجزی فی الإبانة

حدیث غریب ہے۔

۲۸۷۷۔۔۔۔۔اے حاملِ قرآن! قرآن کے ساتھ زینت اپنا۔ اللہ تجھے مزین کرے گا۔ اور لوگوں کے لئے اس کو زینت مت بنا، اللہ تجھے ذلیل ومعیوب کردے گا۔ حاملِ قرآن کو چاہئے کہ رات کو طویل نماز پڑھے۔ اور لوگوں میں طویل حزن وملال والا ہو جبکہ لوگ خوش ہوں اور قہقہے مار رہے ہوں۔

۲۸۷۸۔۔۔۔۔ایک دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرو۔ یہ بات نمازی کو ایذاء پہنچاتی ہے۔ الخطیب بروایت جابر رضی اللہ عنہ

۲۸۷۹۔۔۔۔۔ہاں میں اس کو بطن سے پڑھتا ہوں اور تم اس کو پشت سے پڑھتے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا بطن سے پڑھنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میں اس کو پڑھتا ہوں اور غور وفکر کرتا ہوں اور اس پر عمل کرتا ہوں اور تم پڑھتے ہو تو یوں استغنائی اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔

محمد بن نصر عن عمیر بن هانی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا بات ہے! کہ ہم خلوت میں جب قرآن پڑھتے ہیں تو وہ کیفیات محسوس نہیں کرتے جو آپ کرتے ہیں؟ تب آپ نے یہ فرمایا۔

حاملین قرآن کی تین قسمیں

۲۸۸۰۔۔۔۔۔حاملینِ قرآن تین طرح کے ہیں۔ ایک، جس نے اس کو ذریعۂ تجارت بنالیا۔ دوسرا، جس نے اس کو فخر ومباہات کا ذریعہ بنالیا وہ منبر پر گانے بجانے کی طرح خوب فخر کرتا ہے کہتا ہے اللہ کی قسم مجھ سے غلطی نہیں ہوسکتی کوئی ایک حرف بھی مجھ سے چھوٹ نہیں سکتا۔ تو یہ گروہ میری امت کے بدترین گروہ ہیں۔ اور ایک اور گروہ نے اس کو اٹھایا اور اس کا سینہ اس کے ساتھ ٹھنڈا ہوا اور اس کے دل میں اس کا الہام ہوا اور اس نے اپنے دل کو محراب بنالیا۔ پس یہ عافیت میں ہے لیکن اس کا نفس مصیبت میں ہے۔ اور ایسے لوگ میری امت میں کبریت احمر کی طرح قلیل التعداد ہیں۔

ابو نصر السجزی فی الإبانةو ابن السنی والدیلمی بروایت الحسن عن انس رضی اللہ عنه

ابونصر کہتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے اور اس کو مؤمل بن عبدالرحمٰن کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ اور اس میں کلام ہے۔ البتہ حسن سے ان کا قول محفوظ ہے۔

۲۸۸۱۔۔۔۔۔حاملینِ علم دنیا میں انبیاء کے خلفاء اور آخرت میں شہداء ہیں۔ الخطیب بروایت ابن عمر رضی اللہ عنهما

۲۸۸۲۔۔۔۔۔قرآن کے قاری تین ہیں۔ ایک وہ شخص، جس نے قرآن پڑھا اور اس کو سامانِ رزق بنالیا بادشاہوں کے ہاں اس کی حرمت کو پامال کیا۔ لوگوں کو اس کے ذریعہ مائل کیا۔ دوسرا وہ شخص، قرآن پڑھا اس کے حروف کو خوب خوب سیدھا کیا۔ لیکن اس کی قائم کردہ حدود کو ضائع کردیا۔ تو قارئین قرآن کے یہ گروہ بہت ہیں اللہ ان کو برکت نہ دے۔ اور ایک وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور اس کو اپنے دل کے مرض کی دواء بنایا۔ پس قرآن نے اس کی راتوں کو بیدار رکھا اس کے دنوں کو پیاسا رکھا۔ وہ لوگ مسجدوں میں کھڑے رہتے ہیں اپنے لباس میں سہارا لئے اس میں غور وفکر کرتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بلاؤں اور خطرات کو ٹال دیتے ہیں۔ دشمنوں کو دفع کردیتے ہیں۔ آسمان سے بارش نازل کرتے ہیں۔ پس اللہ کی قسم! یہ قرآء کبریت احمر سے زیادہ نایاب ہیں۔

الصحیح لابن حبان فی الضعفاء، ابو نصر السجزی فی الإبانة والدیلمی بروایت بریدة

سجزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث میں ضعف ہے۔ اس کو احمد بن متیم کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ بھی متکلم فیہ ہے۔

شعب الإیمان بروایت الحسن رحمة الله علیه

اللہ کے فضل و کرم سے جزء اوّل مکمل ہوا۔ اب اس کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرا جزء شروع ہورہا ہے، اس کی پہلی فصل تفسیر کے بیان میں ہے